بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو میں سیرت نبوی ؐ کا سرمایہ

تحقیقی مقالہ :- برائے پی ، ایچ ، ڈی

نگراں :- ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی

ایم ۔ اے ، پی ۔ ایچ ۔ ڈی

(سندھ یونیورسٹی جام شورو)

مقالہ نگار :- عبدالجبار خاں

استاد شعبۂ اردو

سرکاری کالج ، لطیف آباد ۔

حیدرآباد

(سندھ)

فہرست

"تمت بالخیر"

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جملہ حمد و ثنا اور سراپا کبریائی ذات خداوندی کیلیے ہے جس نے ہم پر جامع الکمالات والصفات رسول مبعوث فرما کر بے حد و حساب احسان فرمایا ہے۔ ایسا رسول جو نبوت کا خاتم اور جملہ کائنات کیلیے رحمت[1] ہے۔ جسکی سیرت طیبہ ہر متنفس کیلیے ہدایت اور عمل کا نمونہ ہے آپکی توصیف اور رتبہ کا تعین ذات خداوندی کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ نبوت کے درخشندہ تاروں میں آپؐ کی ذات گرامی آفتاب عالم تاب کیطرح ہے۔ آپ منبع نبوت بھی ہیں اور نبوت کی انتہا بھی آپ پر ہوئی۔ علیہ الف الف تحیات و صلوات و تسلیمات الی یوم لا یوم بعدہٗ

حسن یوسفؑ، دم عیسیٰؑ، ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جسطرح قرآن پاک قیامت تک کیلیے نمونۂ ہدایت ہے اسی طرح آپکی پاک سیرت بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلیے نمونۂ عمل ہے۔ اور قرآن پاک کی حفاظت کے ساتھ ساتھ آپؐ کی سنت اور سیرت بھی قیامت تک محفوظ رہیگی۔ آپکی اتباع ہر ایک پر فرض ہے۔ آپکی اطاعت بعینہٖ خداوند قدوس کی اطاعت ہے[2]۔ یہ سب قرآنی فیصلے ہیں۔

آپؐ کی حیات طیبہ کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہا اور جسقدر تفصیلات جناب کی گوشہائے زندگی کی دستیاب ہیں اور کسی کی بھی نہیں۔ آپؐ کا خاندان کیسا تھا؟ آپکی بعثت (نبوت) سے پہلے کی زندگی کیسی تھی؟ آپؐ کو نبوت کسطرح ملی؟ آپؐ پر وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟ آپؐ نے اسلام کی دعوت کسطرح دی؟ اور مخالفوں کا مقابلہ کسطرح کیا؟ اپنے ساتھیوں کی تربیت کسطرح فرمائی؟

~~اپنے ساتھیوں کی تربیت کسطرح~~ گھر میں آپؐ نے دعوت اسلام کسطرح دی؟ اور مخالفوں کا مقابلہ کسطرح کیا؟ ~~فرمائی~~؟ گھر میں آپؐ کسطرح رہتے تھے؟ بیویوں اور بچوں سے آپؐ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟ دوستوں اور دشمنوں سے آپؐ کا معاملہ کیسا تھا؟ آپؐ کا اخلاق کیسا تھا؟

---

[1] وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۔ قرآن حکیم۔ [2] وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۔ قرآن حکیم

کس چیز کا آپ نے حکم دیا؟ اور کس کام سے منع فرمایا؟ کس کام کو آپ نے ہوتے دیکھا اور منع نہ کیا اور کس چیز کو آپؐ نے ہوتے دیکھا اور منع فرمایا؟ یہ سب کچھ تفصیل کے ساتھ کتب حدیث و سیر میں موجود ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال، اخلاق و عادات، حرکات و سکنات، وضع قطع رفتار و گفتار اور طریق معاشرت وغیرہ سب قیامت تک کیلیے محفوظ ہے تاکہ دنیا والے ان کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا سکیں۔ آپؐ دنیا کی وہ بے مثال ہستی ہیں جنکی زندگی کا ہر لمحہ انسانوں کیلیے عملی نمونہ اور سراپا ہدایت ہے۔ آپؐ کی سیرت مبارکہ دنیا کی اکثر زبانوں میں موجود ہے اور سیرت کے ہر ہر پہلو پر بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جا رہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ چنانچہ اردو میں بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا۔ اسطرح ایک طرف اردو ادب کے سرمایہ میں اس سے اضافہ ہوا تو دوسری طرف مصنفین اپنا نام ہمیشہ کیلیے ثبت کر گئے۔

ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ لکھنے میں سب سے پہلی مشکل جو پیش آتی ہے وہ موضوع کا انتخاب ہے۔ لیکن یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے بزرگ استاذ جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے یہ موضوع منتخب فرمایا اور ہمت افزائی فرمائی اور خاکسار لکھنے کے قابل ہو سکا۔

سیرت کی کتابوں کی نوعیت دو طرح کی ہے اول وہ کتابیں جو تحقیق و تنقید کے بعد لکھی گئیں اور دوسری وہ کتابیں جو عوام کیلیے آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئیں تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کی جا سکے۔

اس مقالہ کو مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔ جنکی تفصیل یہ ہے۔

باب اوّل، اس باب میں سیرت کی ارتقائی تاریخ مختلف معتبر کتب کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔

تاریخ کے لغوی معنی وقت بتلانا اور خبر دینے کے ہیں اور اصطلاح میں اس فن کو کہتے ہیں جس میں زمانہ کے واقعات، بلکہ جو کچھ عالم میں ہوتا ہے ان سے بحث ہوتی ہے، جس طرح دوسرے لوگوں کے حالات زندگی کے بیان کو تاریخ کہیں گے اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و واقعات کے بیان کا نام بھی تاریخ ہوگا، لیکن جب ہم اسلامی ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مسلمان مصنفین اور جامعین نے آپؐ کے حالات زندگی کے لیے جو اصطلاح

قائم کی ہے وہ یا تو سنت اور حدیث سے یا سیرت اور مغازی کا عنوان دیا ہے ۔ اسی طرح سنت اور حدیث کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ سنت کے معنی طریقہ کے ہیں اور مراد وہ طریقہ جس پر آپؐ نے عمل کیا ، اور اسی طرح حدیث کے معنی ہیں بات چیت اور مراد ہے وہ بات چیت یا گفتگو یا طرزِ عمل جو آپؐ نے اپنایا ، اصطلاح میں سنت اور حدیث آپؐ کے اقوال و افعال کو کہتے ہیں ۔ مغازی اور سیرت کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مغازی، مغزی اور مغزاۃ کی جمع ہے جسکے معنی جنگ یا مقاماتِ جنگ ، اس سے مراد وہ جنگیں یا مقاماتِ جنگ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے اور اسکے مضمون میں وسعت پیدا کی گئی اور اس کا اطلاق غازیوں کے مناقب اور غزوات پر ہونے لگا ۔ اور یہ لفظ پھر وسیع تر معنوں یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے بیان کیلئے سیرت کے ہم معنی استعمال ہونے لگا لفظ سیرت ۔ سیر سے ماخوذ ہے ، سیر کے معنی ہیں چلنا اور سیرت اس چلنے کی کیفیت یا ہیئت کا نام ہے جسکے اردو میں معنیٰ چال چلن کے ہیں ـــــ سیرت کا مفہوم بہت ہی وسیع ہے ، کسی شخص کے جملہ عادات و اطوار ، نشست و برخاست ، بول چال ، حرکات و سکنات ، عبادات و معاملات ، سونا جاگنا ، غرض کہ کسی شخص کی زندگی کے جملہ پہلوؤں کے مجموعہ کو اس کی سیرت سے تعبیر کریں گے ، لیکن دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکی زندگی کے تمام پہلوؤں پر لوگوں کی نظر جا سکے ، یہ شرف صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ، جنکی زندگی کے ہر پہلو ہر ایک کے لیے کھلی ہوئی کتاب کیطرح ہے ، اسلیے جب لفظ سیرت سامنے آتا ہے تو صرف آپؐ ہی کی سیرت مبارکہ مراد ہوتی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ "خلوت میں جو کچھ مجھ سے دیکھو اسکو جلوت میں بیان کرو" آپکے اقوال و افعال کو محفوظ کرنے کیلیے بڑی کاوش اور محنت سے کام لیا گیا ، اسکی تدوین و ترتیب میں خاص خیال رکھا گیا ، چونکہ آپؐ سے غلط بات منسوب کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ اسلیے اس کا خاص اہتمام کیا گیا کہ کوئی بھی بات یا واقعہ آپؐ سے غلط منسوب نہ ہوسکے اسلیے علم اسماء الرجال وجود میں آیا ـــــ

ــــــــــــــــــــ

۱) مقدمہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا شبلی نعمانی) مقدمہ الفاروق (شبلی) علم التاریخ عند المسلمین ا الدکتور صالح احمد العلی

سیرت کے راویوں کو تین طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے طبقہ میں (۱) ابان بن عثمان بن عفانؓ (۲) عروہؒ بن زبیر بن عوام (۳) شرجیل بن سعدؒ (۴) وہبؒ ابن منبہؒ، یہ چاروں حضرات مغازی کی تالیف میں اولیت کا شرف رکھتے ہیں

انکے بعد دوسرا طبقہ وجود میں آیا، جنھوں نے مغازی کیطرف توجہ کی، ان میں مشہور منو جہ ذیل ہیں۔ (۱) عبداللہ بن ابی بکر ابن محمد ابن عمر بن حزم الانصاری (۲) عاصم بن عمر قتادہ (۳) زہری،

تیسرے طبقہ میں (۱) موسیٰ ابن عقبہ (۲) معمر بن راشد (۳) ابن اسحاق اور واقدی، سیرت میں واقدی، ابن ہشام اور ابن سعد کی کتابیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، بعد کے لکھنے والوں نے ان ہی کتابوں کو بنیاد بنایا اور سیرت کی کتابیں قلمبند کیں ——

باب دوم:- میں قدیم دور سے ۱۸۵۷ء تک کی کتب سیر کا تاریخی ترتیب سے جائزہ لیا گیا ہے، جہانتک اردو زبان کا تعلق ہے اسکو یہ شرف حاصل ہے کہ اسنے اسلام کی بڑی خدمت کی، اردو زبان کے ابتدائی دور میں، نور نامے، معراج نامے، شادی نامے، میلاد نامے، اور وفات نامے وغیرہ لکھنے کا رجحان ملتا ہے۔ خالص سیرت کی کتابیں بہت ہی کم ہیں، اسلیے سیرت کو ان ابتدائی کاوشوں (جن میں میلاد نامے، شادی نامے، معراج نامے وغیرہ) شامل ہیں ان پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس دور کے بعد سیرت کی کتابیں لکھی جانے لگیں، اسی سبب سے ان مختلف نامے جات کو شریک مقالہ نہیں کیا گیا، کیونکہ ان میں سے ہر ایک مستقل موضوع ہے۔ (البتہ ان میں ان نامے جات کو شریک کیا ہے جو مخطوطات کی شکل میں دستیاب ہوسکے) اس باب میں ۲۲ کتب سیر پر تبصرہ کیا گیا ہے، ان میں خاص خاص کتب سیر مندرجہ ذیل ہیں۔ فوائد بدریہ، عہد نبوت کے ماہ و سال، سیرت قرآنیہ، تحفہ محمدیہ، دربار رسول کے فیصلے اور تواریخ حبیب اللہ خاص کر مشہور ہیں —— اس میں فوائد بدریہ کو اولیت حاصل ہے۔ یہ ۱۲۵۵ھ / ۱۷۷۲ء میں قاضی بدر الدولہ نے قلمبند کی ہے اور مطبع گلشن راج مدراس سے شائع ہوئی۔ جنوبی ہند میں اس کتاب کو قبولیت عام نصیب ہوئی۔

باب سوم :- اس باب میں ۱۸۵۷ء کے بعد سے ۱۹۲۷ء تک کی کتب سیر کا جائزہ
لیا گیا ہے، اس دور کی ۲۷ کتب سیر دستیاب ہوئی ہیں - اس دور میں سیرت
زبان اور بیان کے اعتبار سے زیادہ موثر نظر آتی ہے - بیشتر کتب سیر معتبر اسی دور میں
لکھی گئی ہیں - اسی دور کی مشہور کتب سیر مندرجہ ذیل ہیں -
اصح السیر، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم، النبی الخاتم
صلی اللہ علیہ وسلم، انوکھے رسول، اسوۂ رسول، آمنہ کا لال، سرور عالم، طبقات
ابن سعد (ترجمہ) تاجدار دو عالم، معراج الانسانیت، محسن حقیقی، سراج منیر،
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ ——

اس دور کی نمائندہ کتب سیر، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (شبلی) (سید سلیمان ندوی)
اور رحمت للعالمین (سلیمان سلمان منصور پوری) ان کتب میں سیرت کے تقریباً ہر پہلو پر
روشنی ڈالی گئی ہے - اور بڑی تحقیق اور عقیدت سے واقعات کو پیش کیا گیا ہے -

باب چہارم :- اس باب میں ۱۹۲۷ء کے بعد سے ۱۹۷۸ء تک کی ۱۱۴ کتب سیر کو
شامل مقالہ کیا گیا ہے - اس دور کی آخری کتاب **سرور عالم** صلی اللہ علیہ وسلم جو
فی الوقت دو جلدوں میں دستیاب ہو سکی ہے اسکو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے
عرصہ ۳۰، ۴۰ سال میں مختلف کتب اور رسائل میں تحریر کیا تھا، اسکو نعیم صدیقی اور عبد الوکیل
صاحبان نے مرتب کیا - یہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں اچھرہ لاہور سے شائع ہوئی - یہ کتاب اپنے
دور کی بہترین ترجمان ہے - اسی دور کی بقیہ خاص خاص کتب سیر مندرجہ ذیل ہیں -
در یتیم، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت کبریٰ، سید الانبیاء (انگریز) سید المرسلین
سیرت پاک، سرور کائنات، سید العرب، آفتاب نبوت، شاہکار نبوت، رسول اکرم
(جلد اول، دوم) سیارہ ڈائجسٹ، رؤف الرحیم، محسن انسانیت، محمد رسول اللہ
زاد المعاد (ترجمہ) نقش سیرت، پیغمبر صحرا، خطبات مدراس اور حیات طیبہ وغیرہ

باب پنجم :- اس باب میں ان کتب سیر کو شامل مقالہ کیا گیا ہے جن کا سن تالیف

یا سنِ اشاعت درج نہیں ہے ۔ ان میں قدیم اور موجودہ دونوں ادوار کی کتبِ سیر شامل ہیں ۔
اس میں اسطرح کی ۷۴ کتبِ سیر کا جائزہ اور ان پر تبصرہ کیا گیا ہے ـــ

اس باب کی خاص خاص کتبِ سیر حسبِ ذیل ہیں ـ

سیرت المصطفیٰ ۴ ، سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت طیبہ، سیرت خیر الرسل ۴
ذکر حبیب ۴، ذکر جمیل ۴، حیات النبی ۴ ـ پیغمبر انسانیت ۱۲ اور تذکار مقدس وغیرہ ـــ

چونکہ یہ موضوع نہایت وسیع ہے اسلیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اسکے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا جا سکے میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری ساری عمر بھی لگ جائے تو بھی اس موضوع کا احاطہ نہ ہو سکے گا ۔ اسی لیے سیرت کی کسی کتاب کو بھی مکمل طور پر جامع نہیں کہا جا سکتا ہے
اسی سبب سے نور نامے، شادی نامے، معراج نامے، وفات نامے اور بعض معجزات و شمائل اور میلاد ناموں کو شاملِ مقالہ نہیں کیا گیا ہے

میلاد نامے، جو خود ایک بڑا موضوع ہے، اسکا یہاں بیان کرنا کسی طرح بھی ممکن نہ تھا البتہ ضمیمہ میں اسکی فہرست کتب شامل کر دی گئی ہے ـ

جہانتک بشری کمزوریوں، خامیوں اور غلطیوں کا تعلق ہے وہ تو اس مقالہ میں ہو سکتی ہیں اسلیے کہ یہ حرفِ آغاز تو ہے حرفِ آخر نہیں ــــــــ

خاکسار

عبد الجبار خاں

اظہارِ تشکر

اس مقالہ کی تیاری میں جن مشفق و مہربان اساتذہ کرام نے قدم قدم پر رہبری و رہنمائی فرمائی ان کا شکریہ ادا کرنا زبان و قلم کے بس میں نہیں، خصوصاً مخدومی استاذ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ، استاد محترم ڈاکٹر سنی احمد صاحب ہاشمی، ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب، پروفیسر سید سعید اللہ صاحب پشاور یونیورسٹی، محترم عالم صاحب (لاہور) اور میرے دوست پروفیسر محمد افضل صاحب، ڈاکٹر مبارک علی خان، پروفیسر احمد علی انصاری، پروفیسر اشفاق احمد انصاری، ڈاکٹر فضل حق اے ڈی انصاری، ان بزرگوں اور دوستوں کی رہنمائی اور تعاون سے یہ مقالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا —

ان حضرات کے علاوہ ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین کا بیحد ممنون و مشکور ہوں، جنہوں نے وقتاً فوقتاً راقم کو قیمتی وقت دیا اور مفید مشوروں سے رہنمائی فرماتے رہے۔ خداوند تعالیٰ انکو اور ان تمام محسنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دین و دنیا میں انکے درجات بلند فرمائے (آمین)

تحقیق کے سلسلے میں حسب ذیل کتب خانوں سے استفادہ کیا۔

کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی۔ کتب خانہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔ کتب خانہ لیاقت نیشنل کراچی، کتب خانہ نیشنل میوزیم کراچی، کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو کراچی، کتب خانہ ذاتی جناب خالد اسحاق ایڈوکیٹ کراچی، کتب خانہ مجلس علمی ناورکراچی، پیش امام صاحب گلزار مسجد کراچی، کتب خانہ جامع سندھ، کتب خانہ سرکاری کالج حیدرآباد، کتب خانہ سرکاری لطیف آباد حیدرآباد، کتب خانہ کینٹ کالج حیدرآباد، کتب خانہ جمہور یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد حیدرآباد، کتب خانہ ڈاکٹر علاقہ داؤد پوتہ گورنمنٹ سندھ نزد عیدگاہ حیدرآباد، کتب خانہ نیشنل سنٹر حیدرآباد (ذاتی) مولوی محمد سعید صاحب یونٹ نمبر ۱ لطیف آباد حیدرآباد، کتب خانہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد، کتب خانہ سٹی کالج حیدرآباد، کتب خانہ کامرس کالج حیدرآباد، کتب خانہ عربیہ مدرسہ نزد کوٹ حیدرآباد، ذاتی پروفیسر بحر الدین صاحب، ذاتی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب، ذاتی الحاج پروفیسر ڈاکٹر سنی احمد ہاشمی، مولوی محمد آفاق صاحب (ذاتی) ٹنڈو آدم، کتب خانہ شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج منصورہ ڈیپر ہالہ)

ان حضرات اور منتظمین کتب خانہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے راقم کی اعانت فرمائی اور وقتاً فوقتاً تعاون فرمایا۔ خداوند کریم ان پر کرم فرمائے (آمین)

خاکسار

عبدالجبار خان

تاریخ تکمیل ۱۹۷۹ء

باب اوّل

سیرت کی ارتقائی تاریخ

سیرت کی ارتقائی تاریخ

تاریخ اور سیرت کا تعلق

تاریخ کے معنی ہیں وقت کا پہچنوانا اور اصطلاح میں کسی وقت کی تعیین کو کہتے ہیں تاکہ اس کی طرف زمانہ کو منسوب کیا جائے خواہ وہ زمانہ حاضر ہو یا ماضی ہو یا مستقبل ہو اور علم تاریخ اس علم کو کہتے ہیں جسمیں زمانہ اور اسکے احوال سے اور اسکے متعلقات کے احوال سے اس حیثیت سے بحث کی جاتی ہے کہ اس کو متعین اور موقت کیا جائے۔

تاریخ کی یہ تعریف کافیجی (محی الدین محمد بن سلیمان کافیجی) نے اپنے رسالہ المختصر فی علم التاریخ میں کی ہے[1]۔ سخاوی نے الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اہل التاریخ میں بیان کیا ہے کہ تاریخ کے لغوی معنی ہیں وقت کا بتلانا اور خبر دینا۔ چنانچہ ارخت و ورخته " کے معنی ہیں اس کا وقت کتابت بیان کیا۔ اور اصطلاح میں اس فن کو کہتے ہیں جس میں زمانہ کے واقعات بلکہ جو کچھ بھی عالم میں ہوتا ہے ان سے اس میں بحث ہوتی ہے۔ اس کا موضوع انسان اور زمان ہے اور اسکے مسائل وہ تفصیلی احوال ہیں جو انسان یا زمان کو عارض ہوتے ہیں[2]۔ طاش کبری زادہ نے تاریخ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ

"علم تاریخ مختلف گروہ انسانی کے احوال، ان کے شہروں، انکے رسوم و عادات، نسب وفات وغیرہ کے بیان کرنے کا نام ہے اس کا موضوع گزرے ہوئے اشخاص یعنی انبیاء، اولیاء، حکماء، ملوک و شعراء وغیرھم ہیں اور اسکی غرض یہ ہے کہ گذشتہ حالات کا علم حاصل ہو اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ ان حالات سے عبرت حاصل کرکے مضر کاموں سے بچ سکیں اور مفید اخلاق سے آراستہ ہو سکیں[3]۔

ان تعریفات کی روشنی میں جسطرح دوسرے لوگوں کے حالات زندگی کے بیان کو تاریخ کہیں گے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و واقعات کے بیان کا نام بھی تاریخ ہوگا لیکن ہم اسلامی ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مسلمان مصنفین اور جامعین نے آپؐ کے حالات زندگی کے لیے جو اصطلاح قائم کی ہے وہ یا تو سنت اور حدیث ہے یا سیرت اور مغازی کا

---

[1] علم التاریخ عند المسلمین صفحہ ۴۶۹
[2] ایضاً " ۳۷۲
[3] ایضاً " ۷۵۹

عنوان دیا ہے اور علم تاریخ کو اسکے خادم کی حیثیت دی ہے - کسی واقعہ کی تقدیم
و تاخیر اور زمانہ متعین کرنے کیلیے علم تاریخ سے کام لیا جاتا ہے، اسلیے تاریخ خادم سیرت ہے -

سنت و حدیث | **حدیث** کے معنی ہیں بات چیت اور مراد ہے وہ بات چیت جو آپ نے فرمائی
اور **سنت** کے معنی ہیں طریقہ اور مراد ہے وہ طریقہ جس پر آپؐ نے عمل کیا -
اصطلاح میں سنت اور حدیث آپؐ کے اقوال و افعال کو کہتے ہیں یا ان افعال کو
کہتے ہیں جو آپؐ کے سامنے کیے گئے اور آپؐ نے ان سے منع نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہے
اور آپؐ کی خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے ان اعمال کو صحیح قرار دیا کیونکہ اگر غلط
ہوتے تو آپ ضرور منع فرما دیتے آپکے اقوال کو تو سنت قولی اور افعال کو سنت فعلی
اور تیسری صورت کو تقریری کہتے ہیں -

مغازی | مغازی، مغزیٰ اور مغزاۃ کی جمع ہے جسکے معنی ہیں جنگ یا مقامات جنگ اس سے
مراد وہ جنگیں یا مقامات جنگ ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے
بعد میں لفظ کے مفہوم میں وسعت پیدا کی گئی اور اس کا اطلاق غازیوں کے مناقب اور غزوات پر
ہونے لگا - پھر اس لفظ کا اور بھی وسیع معنی میں استعمال ہونے لگا - یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بیان میں سیرت کے ہم معنی استعمال ہونے لگا -

سیرت | لفظ سیرت، سیر سے ماخوذ ہے - سیر کے معنی ہیں چلنا اور سیرت اس چلنے کی
کیفیت یا ہیئت کا نام ہے جسکے معنی اردو میں چال اور چال چلن کے ہیں -
سیرت کا مفہوم بہت ہی وسیع ہے - کسی شخص کے جملہ عادات و اطوار، نشست و
برخاست - بول چال، حرکات و سکنات، عبادات و معاملات، سونا جاگنا، غرض کسی
شخص کی زندگی کے تمام پہلوؤں کے مجموعہ کو اسکی سیرت سے تعبیر کریں گے اور ان احوال کا
مطالعہ اس شخص کی سیرت کا مطالعہ کہلائے گا - لیکن کیا کوئی شخص ایسا ہے کہ اسکی
زندگی کے تمام پہلوؤں پر لوگوں کی نظر جا سکے ؟ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ اسکی زندگی کے
تمام حالات اور اعمال کے مختلف شعبے لوگوں کو معلوم ہوں یا معلوم ہو سکیں آپ زیادہ سے
زیادہ اس کے بیرون خانہ زندگی کے حالات معلوم کر سکتے ہیں اور بیان کر سکتے ہیں

لیکن اندرون خانہ اسکے کیا مشاغل ہیں۔ اور اسکے معمولات کیا ہیں انکے معلوم کرنے کی کیا صورت ہوگی جبکہ وہ متعلقہ فرد خود بھی اسکی اجازت نہ دیگا کہ اس کے ان حالات سے پردہ اٹھایا جائے۔ مثلاً ایک بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہیں تو اسکی پیدائش، وفات، فتوحات، اصلاحات، رعایا سے سلوک وغیرہ کا حال ہی بیان کرسکتے ہیں اسکی نجی زندگی کے معمولات نہ معلوم کیے جا سکتے ہیں اور نہ وہ گوارا کریگا کہ کوئی ان کو جان سکے۔ اسلیے آپ اس کو سوانح حیات کہہ لیں، تذکرہ کہہ لیں، تاریخ کے نام سے یاد کرلیں۔ لیکن اسے سیرت نہیں کہہ سکتے۔ اس لیے کہ اسکے اخلاق و عادات کی مکمل تصویر سامنے نہیں آسکتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر سیرت کسی کی بیان کی جاسکتی ہے تو صرف ایک ذات بابرکات کی اور وہ ذات ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپکی زندگی کا کوئی گوشہ مخفی نہیں کیونکہ خود آپؐ نے فرمایا تھا کہ خلوت میں جو کچھ مجھ سے دیکھو اسکو جلوت میں بیان کرو۔ یا ان حضرات کی سیرت بیان کی جاسکتی ہے جو آپؐ کے نقش قدم پر چلے ہوں۔

سنت و سیرت کی اہمیت } رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث اور آپکی سیرت کا علم مسلمانوں کیلیے ناگزیر تھا اور دینی و دنیاوی حیثیت سے ان کے لیے ایک بنیادی ضرورت تھی کیونکہ :-

۱- مسلمانوں کیلیے آپؐ کی ذات بابرکات کو نمونہ عمل بنا کر بھیجا گیا تھا۔ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ " (تمہارے لیے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے) احزاب ۲۱

۲- آپؐ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دی گئی تھی، من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی) سورہ نساء ۸۰

۳- اللہ کے محبوب ہونے کیلیے ضروری تھا کہ آپکی پیروی کی جائے " ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا) آل عمران ۳۱

۴ - قرآن جو تمام علوم و احکام کا سرچشمہ ہے اسکی تفسیر اور تشریح و توضیح آپ ہی کے اقوال و افعال کے ذریعے کی جا سکتی تھی - وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم (اور آپ پر یہ قرآن اتارا ہے تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ان کو آپ ان سے ظاہر کر دیں)

۵ - قرآنی احکام مثلاً نماز، روزہ اور دیگر عبادات پر عمل سنت کے بغیر ممکن نہ تھا نماز، روزہ وغیرہ کا حکم تو قرآن میں مذکور ہے لیکن اس کا طریقہ سنت ہی کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا تھا -

۶ - اخلاق کی بلندی اور عظمت کے حصول کے لیے آپ کے خلق عظیم کا جاننا ضروری تھا انک لعلیٰ خلق عظیم (بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں) (القلم - ۴)

غرض بوجوہ چند مسلمان اس علم کیطرف توجہ دینے کیلیے مجبور تھے - اسی لیے اسکی طرف متوجہ ہوئے اور محنت و کوشش کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات کا اتنا ذخیرہ اور تحقیقی مواد مہیا کیا کہ کسی قوم نے اپنے نبی کے لیے اتنی محنت نہیں کی -

تدوین و ترتیب | ابتداءً احادیث کے لکھنے پر پابندی اور روایت کرنے میں سختی تھی جسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ قرآن سے خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ تھا - لیکن اسکے باوجود بھی طور پر چند صحابہ کا ذکر ملتا ہے کہ وہ احادیث لکھ لیتے تھے - احادیث کے جمع کرنے اور لکھنے کا عام رواج حضرت عمر بن عبدالعزیز (م ۱۰۱ھ) کے عہد سے انکے حکم سے شروع ہوا - موطا امام محمد رح میں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمر بن حزم کو لکھ بھیجا کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا سنت میں سے جو کچھ ہو لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے مٹ جانے اور علماء کے گزر جانے کا خطرہ ہے اور نصیحت کی کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد بن ابی بکر کے پاس جو کچھ ہو اس کو لکھ لو - اسطرح ملک کے تمام حصوں میں علماء کو یہ ہدایت بھیجی -

یہ احادیث کے باضابطہ جمع کرنے کا نقطۂ آغاز ہے - اس حکم کے مطابق کسی

سب سے پہلے اپنی تالیف مکمل کی یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ حکم نافذ کرنے کے بعد
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی وفات بہت جلد ہو گئی - اور بہت سے حضرات نے اپنے اپنے
مقامات پر تالیف کا کام شروع کر دیا تھا - مکہ میں ابن جریج (م ۱۵۰ھ) مدینہ میں
محمد بن اسحٰق (م ۱۵۱ھ) اور مالک بن انسؒ (م ۱۷۹ھ) بصرہ میں ربیع بن صبیح (م ۱۶۰ھ)
اور سعید بن ابی عروبہ (م ۱۵۶ھ) اور حماد بن سلمہ (م ۱۶۷ھ) کوفہ میں سفیان ثوریؒ
(م ۱۶۱ھ) شام میں اوزاعی (م ۱۵۶ھ) یمن میں معمر (م ۱۵۳ھ) خراسان میں ابن مبارک
(م ۱۸۱ھ) مصر میں لیث بن سعد (م ۱۷۵ھ) کام کر رہے تھے - لیکن چونکہ ان حضرات میں
ابن جریج نے سب سے پہلے یعنی ۱۵۰ھ میں وفات پائی اس بنا پر قیاس سے کہا جا سکتا ہے کہ
انھوں نے اپنی تالیف سب سے پہلے مکمل کی ہوگی - انکی تالیفات میں سے امام مالک کی موطا کے
سوا کوئی اور تالیف ہم تک نہ پہنچ سکی -

ابتدا میں ان جمع کرنیوالوں نے حدیثیں اس طرح جمع کیں کہ جو سنا درج کر لیا
اس میں کوئی ترتیب نہ تھی لیکن بعد میں جب موضوع کے اعتبار سے احادیث کی ابواب پر
تقسیم شروع ہوئی تو احکام کی حدیثیں اور روایتیں الگ ہوئیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سیرت کا باب مغازی و سیر کے عنوان سے الگ ہوا چنانچہ ایک طرف محدثین ایک طرف اپنی
کتابوں میں سیر و مغازی کا مستقل باب شامل کرنے لگے تو دوسری طرف سیرت و مغازی کی مستقل
تصنیفات کا بھی آغاز ہو گیا - اور مستقل کتابیں لکھی جانے لگیں - حدیث اور سیرت ابتدا میں
گو ایک ہی تھے لیکن بعد میں ایکدوسرے سے جدا ہو گئے - اس لحاظ سے دونوں کے طریقہ کار میں
بھی فرق واقع ہو گیا - حدیث کی کتابوں کی ترتیب موضوعات کے اعتبار سے تھی تو سیرت کی
کتابوں کی ترتیب سنین کے اعتبار سے قائم کی گئی - سیرت و مغازی کی روایت اور انکی
تالیف و تدوین میں جو لوگ بنیادی اہمیت کے حامل ہیں اور ستونوں کی حیثیت رکھتے ہیں انکو
احمد امین نے (ضحی الاسلام الجزء الثانی صفحہ ۳۱۹) میں مندرجہ ذیل طبقات میں تقسیم کیا ہے -

۱۔ پہلے طبقہ میں مندرجہ ذیل حضرات کو شامل کیا ہے۔

(۱) ابان بن عثمان رض بن عفان (۲) عروہ بن زبیر رض بن عوام (۳) شرجیل بن سعد رض -
(۴) وہب ابن منبہ رض - یہ چاروں مغازی کی تالیف میں اولیت کا شرف رکھتے ہیں

(۱) ابان بن عثمان رض بن عفان | انھوں نے ۱۰۵ھ میں وفات پائی مدینہ میں سات سال گورنر رہے۔ حدیث اور فقہ میں مشہور تھے انھوں نے جو کچھ جمع کیا تھا وہ چند صحیفوں کی شکل میں تھا، جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق احادیث تھیں۔ یہ مغازی کو زیادہ بیان کرتے تھے۔ مغیرہ بن عبدالرحمن کے حالات کے ضمن میں ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ مغیرہ ابن عبدالرحمان ثقہ تھے۔ حدیث کم روایت کرتے تھے۔ لیکن مغازی زیادہ روایت کرتے تھے اور مغازی ابان بن عثمان سے حاصل کیا تھا۔ لیکن ایک عجیب بات یہ ہے کہ سیرت کے ابتدائی مؤلفین نے مثلاً ابن سعد اور ابن ہشام نے ان سے متعلق سیرت میں کوئی روایت نقل نہیں کی۔

(۲) عروہ بن زبیر بن عوام | یہ عبداللہ بن زبیر اور مصعب بن زبیر کے بھائی ہیں اور حضرت زبیر رض کے صاحبزادے ہیں۔ عروہ رض ۲۳ھ میں پیدا ہوئے، مدینہ میں نشو ونما پائی حدیث اور اخبار بہت سے صحابہ رض سے حاصل کیں۔ جن لوگوں نے روایتیں اخذ کیں ان میں انکے والد زبیر رض اور زید ابن ثابت، اسامہ بن زید رض، ابوہریرہ رض، عبداللہ بن عمر رض، عبداللہ بن عباس رض کا ہیں۔ بنی امیہ سے نفرت کرتے تھے اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی بن حسین رض بن علی بن ابی طالب کے ساتھ نشست و برخاست ہوتی، جس میں بنی امیہ کے مظالم کا ذکر ہوتا۔ ان کا شمار ان سات فقہاء میں ہے جن پر مدینہ میں علم کا اختتام ہوا۔ اپنے نسب کی وجہ سے ان کو اس بات کی سہولت حاصل تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث و اخبار اور اسلام کے ابتدائی زمانہ کے حالات روایت کریں۔ چنانچہ اپنے والد حضرت زبیر رض اپنی والدہ حضرت اسماء رض اور زیادہ تر اپنی خالہ حضرت عائشہ رض سے روایتیں اخذ کیں پھر حضرت عروہ رض سے جن بڑے بڑے راویوں نے روایت نقل کی وہ انکے صاحبزادے ہشام بن عروہ اور ابن شہاب زہری ہیں۔
عروہ کی روایت اور احادیث ابن اسحاق واقدی اور طبری کی کتابوں میں زیادہ تر ملتی ہیں۔

③ شرحبیل بن سعدؓ = انھوں نے ۱۰۰ سال سے زیادہ عمر پائی سنہ ۱۲۳ھ میں وفات پائی
———— حضرت زید بن ثابت رضؓ اور ابو سعید خدریؓ اور ابو ھریرہؓ سے زیادہ تر
روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک مجموعہ ترتیب دیا تھا جس میں مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والوں
اور غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہونے والوں کے نام ذکر کیے گئے تھے۔ آخر عمر میں
انکے ذہن میں کچھ خلل واقع ہو گیا تھا۔ ابن سعد اور واقدی ان سے روایت نہیں لیتے لیکن
ابن سعد نے قبا سے مدینہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتقل ہونیکا واقعہ ان ہی سے نقل کیا ہے۔

④ وہب ابن منبہؒ | انکی تصنیف نہیں ملتی مگر سیرت کے مصنفین انکی کتاب مغازی کا حوالہ
دیتے ہیں۔ مغازی کے سلسلہ میں یہ حضرات ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔
ان میں تین تو مدنی ہیں اور چونکہ مدینہ تمام مغازی کا مرکز تھا اسلیے تمام واقعات انکی
نگاہوں کے سامنے ہوئے باقی وہبؒ تو یہ ان اہل کتاب میں سے ہیں جنہوں نے اسلام
قبول کیا تھا۔ یمنی تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضؓ، حضرت جابر رضؓ اور سعیدؓ خدری کی
روایتوں پر اور اہل کتاب کی کتابوں پر اعتماد کیا ہے۔

ان کے بعد ایک دوسرا طبقہ وجود میں آیا۔ جس نے مغازی کی طرف توجہ کی
ان میں مشہور یہ ہیں۔

① عبد اللہ بن ابی بکرؓ ابن محمد ابن عمر بن حزم انصاری ② عاصم بن عمر بن قتادہ
③ زہری ——

① عبد اللہ کے جدّ اعلیٰ عمر بن حزم کبار صحابہؓ میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو اہل یمن کیطرف دین سمجھانے کیلیے اور سنت کی تعلیم کیلیے بھیجا تھا۔ ان کے والد ابو بکر
مدینہ میں قاضی تھے جس وقت عمر بن عبد العزیز وہاں کے والی تھے پھر سلیمان نے مدینہ کی گورنری بھی
ان کے حوالہ کر دی تھی۔ عمر بن عبد العزیز کی خلافت کے زمانے میں وہ وہیں تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے
حدیث جمع کرنیکا حکم جو لکھ بھیجا تھا وہ ان ہی ابو بکر ابن حزم کو لکھا تھا۔ ابو بکر کے دو بیٹے تھے
محمد اور عبد اللہ۔ محمد مدینہ کے قاضی تھے اور اپنے فیصلوں میں حدیث سے قطع نظر کرکے اہل مدینہ

عمل کے مطابق بھی فیصلے کرتے تھے لیکن انکے بھائی عبد اللہ حدیث ہی کی پیروی کرتے تھے عبد اللہ سے ابن اسحٰق، واقدی، ابن سعد، طبری نے بہت روایتیں بیان کی ہیں۔ عبد اللہ کا سیر اور مغازی کی کتابوں میں بہت زیادہ اثر ہے۔

(۲) عاصم بن عمر بن قتادہ | یہ انصاری مدنی ہیں، انکے دادا قتادہ انصاری تھے، غزوۂ بدر میں شریک تھے، عمر بن قتادہ نے اپنے والد سے احادیث، روایتیں نقل کی ہیں۔ جنکے ذریعے عاصم کو روایتیں پہنچیں۔ عمر ابن عبد العزیزؒ نے ان کو دمشق کی مسجد میں بیٹھ کر لوگوں سے مغازی اور مناقب صحابہؓ بیان کرنے کا حکم دیا تھا، چنانچہ وہ وہاں بیان کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے انکی تاریخ وفات سنہ ۱۲۰ھ اور بعضوں نے سنہ ۱۲۹ھ بیان کی ہے۔ ابن اسحٰق اور واقدیؒ نے ان پر اعتماد کیا ہے۔

(۳) زہریؒ | (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب) یہ ابن شہاب زہری کے نام سے مشہور ہیں۔ سن وفات سنہ ۱۲۴ھ ہے۔ انکے دادا عبد اللہ بن شہاب بدر کی جنگ میں مشرکین کے ساتھ تھے اور یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے غزوۂ احد کے موقع پر یہ عہد کیا تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑ جائے تو قتل کر دیں۔ یہ عبد اللہ بن شہاب زہری ہی تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر زخم لگایا تھا۔

ابن شہاب زہری کو اس علم کی تدوین میں لوگوں پر سبقت حاصل ہے حالانکہ اس زمانہ میں لوگ اس سے بچتے تھے۔ خود زہری کا قول ہے کہ اس علم کو نشر کرنے میں جو محنت میں نے کی ہے وہ کسی اور نے نہیں کی۔ حدیث کے جمع اور تدوین میں انھوں نے بہت زیادہ کوشش کی وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے قریش کے چار سمندر پائے، سعید بن مسیبؒ[1]، عروہ بن زبیر[2]، ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن[3]، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ[4] اور ان سب کا قول ہے کہ زہری مجالس میں سامنے سے آتے تھے پیچھے سے نہیں اور مجلسوں میں جوان، بوڑھے ہر شخص سے کچھ نہ کچھ سوال کرتے تھے اور سب کو مرتب کرتے

ابن سعد نے مغازی روایتیں ان سے نقل کی ہیں ———

تیسرا طبقہ یعنی موسیٰ بن عقبہ - معمر بن راشد - ابن اسحٰق - واقدی ہیں۔

① موسیٰ بن عقبہ | یہ زبیریوں کے آزاد کردہ غلام تھے اور اسی تعلق سے انھوں نے اس خاندان سے علم حاصل کیا۔ یہ معلوم ہے کہ عروہ بن زبیر اور ہشام بن عروہ مشہور علمائے مغازی میں سے تھے۔ موسیٰ اور اسکے دو بھائی ابراہیم اور محمد مدینہ کی مسجد میں علم کے درس میں معروف تھے۔ تینوں فقہ اور حدیث میں مشہور تھے۔ لیکن چھوٹے بھائی موسیٰ مغازی میں زیادہ مشہور تھے۔ مالک بن انس موسیٰ کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ تم مغازی میں ابن عقبہ کو لازم پکڑو یہ صحیح ترین مغازی ہے۔ موسیٰ ابن عقبہ نے جو سیرت کی کتاب لکھی وہ بہت مختصر تھی جس کے کچھ اقتباسات ہم تک پہنچے ہیں اور ابن سعد، طبری وغیرہ ان کو نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ کی وفات سنہ ۱۴۱ھ میں ہوئی ——

② معمر بن راشد | یہ بھی آزاد کردہ غلاموں میں سے تھے۔ بصرہ میں پیدائش اور نشو و نما ہوئی پھر یمن چلے گئے۔ یمن اور بصرہ انکی آمد و رفت رہی۔ بہت بلند اخلاق تھے، حلم اور مروت کے حامل تھے۔ حدیث اور سیر کے علم میں دسترس رکھتے تھے۔ ابن ندیم نے فہرست میں ان کی کتابوں میں کتاب مغازی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ ہم تک نہیں پہنچی۔ واقدی، ابن سعد، طبری اور بلاذری میں اقتباسات ملتے ہیں۔ معمر ابن راشد اکثر اپنی روایات زہری کے حوالہ سے ذکر کرتے ہیں۔ زہری انکے شیخ تھے سنہ ۱۵۰ھ یا سنہ ۱۵۳ھ میں معمر کی وفات ہوئی۔

③ ابن اسحاق | یہ بھی آزاد کردہ غلاموں میں سے تھے انکی پیدائش مدینہ میں ہوئی اور تقریباً سنہ ۸۵ھ میں ہوئی۔ مدینہ کے اکثر علمائے کرام کی صحبت رہی ان سے ملے اور احادیث حاصل کیں۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر۔ ابان بن عثمان، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، عبدالرحمٰن بن ہرمز، نافع، ابن شہاب زہری سے روایتیں سنیں سنہ ۱۱۵ھ میں اسکندریہ کا سفر کیا اور یزید بن ابی حبیب سے حدیثیں سنیں پھر مدینہ لوٹ آئے۔ اور احادیث جمع کرنے لگے۔ خصوصاً مغازی کی حدیثوں کو جمع کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مغازی میں مشہور ہو گئے۔ امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا جو شخص مغازی میں دسترس چاہتا ہے تو وہ محمد بن اسحاق کے عیال میں ہے۔ مدینہ میں دو بڑے عالم اسکے مخالف تھے

ایک ہشام بن عروہ بن زبیر اور دوسرے مالک بن انس رح۔ ہشام کی مخالفت کا سبب یہ تھا کہ ابن اسحاق نے بعض روایتیں فاطمہ بنت منذر سے نقل کی ہیں اور فاطمہ ہشام بن عروہ کی بیوی تھیں جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اسنے انکار کیا اور کہا کہ دیکھو خدا کے دشمن جھوٹے کو میری بیوی سے روایت نقل کرتا ہے۔ اس نے اسکو کہاں دیکھا امام احمد بن حنبل رح نے ابن اسحاق کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ فاطمہ بنت منذر سے ابن اسحاق نے اجازت لی ہو اور فاطمہ نے اجازت دیدی ہو۔ جسکی خبر ہشام بن عروہ کو نہ ہو — نیز یہ کہ فاطمہ بنت منذر کی عمر محمد بن اسحاق سے بہت زیادہ تھی (تقریباً ۳۷ سال زیادہ تھی) امام مالک رح کی مخالفت کا سبب یہ تھا کہ ابن اسحاق مالک بن انس کے نسب میں طعن کرتا تھا۔ عباسی حکومت کے قیام کے بعد عراق کا سفر کیا، کوفہ، جزیرہ، ری، بغداد پہنچے وہاں منصور سے ملاقات ہوئی، منصور نے فرمائش کی کہ اسکے بیٹے مہدی کے لیے ایک کتاب تصنیف کرے۔ جس میں آدم ع سے لیکر زمانہ حال تک کے واقعات درج کرے۔ چنانچہ انھوں نے تصنیف کی — مغازی کی کتاب میں انھوں نے وہ احادیث و اخبار جو سیرت کے متعلق ہم تک پہنچی ہے۔ ابن اسحاق کی مغازی تین قسموں پر منقسم ہے۔ ۱۔ مبتدا ۲۔ مبعث ۳۔ مغازی

مبتدا میں اسلام سے قبل وحی کی تاریخ اور مبعث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا ذکر ہے اور مغازی میں آپؐ کی مدنی زندگی کا ذکر ہے۔ ابن ھشام نے اس سیرت کا اختصار کیا ہے۔

واقدی: مغازی، سیر اور تاریخ کے علم میں ابن اسحاق کے بعد واقدی کا نمبر آتا ہے۔ واقدی ابن اسحاق کے معاصر تھے۔ لیکن عمر میں چھوٹے تھے۔ پورا نام ان کا محمد بن عمر بن واقد (واقدی) تھا یہ بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے اور ایک قول کے مطابق بنی سہم کے آزاد کردہ تھے۔ بہت سے شیوخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان سے روایتیں حاصل کیں۔ مثلاً معمر بن راشد، مالک بن انس، سفیان ثوری وغیرہ تاریخ میں انکے سب سے مشہور شیخ ابو معشر سندھی ہیں۔ ابو معشر کا نام نجیح تھا۔ یہ علمائے مدینہ میں سے تھے۔ جب مہدی مدینہ آیا تو ابو معشر کو اپنے ساتھ بغداد لے گیا۔ اس کا بغداد ہی میں ۱۷۰ھ میں انتقال ہوا۔ حدیث میں ابو معشر کو بہت سے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے امام بخاری رح انکے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہیں۔ لیکن مغازی کے علم میں انکو مطعون نہیں کرتے

امام احمد بن حنبل نے بھی کہا ہے کہ انھیں مغازی میں بصیرت حاصل ہے۔ ابن ندیم نے انکی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے جس سے ابن سعد نے طبقات میں اسی طرح طبری نے بھی استفادہ کیا ہے۔ غرض یہ کہ واقدی نے مغازی اور تاریخ میں ابو معشر سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

واقدی کی پیدائش مدینہ میں ۱۳۰ھ میں مروان بن محمد کی خلافت میں ہوئی — ہارون رشید نے اپنے حج کے موقع پر زیارت مدینہ کے دوران یحییٰ بن خالد سے کہا ایسا آدمی چاہئے جو مدینہ اور اسکے مقدس مقامات کا جاننے والا ہو۔ واقدی کو اسی کام کیلئے پیش کیا گیا —

واقدی نے یہ کام بہ طریق احسن انجام دیا جسکے صلہ میں اسکو کثیر مالی عطا ہوا۔ مامون نے عسکر مہدی کی قضا کے عہدے پر مامور کیا تھا۔ چنانچہ واقدی قاضی رہے یہاں تک کہ بغداد میں ۲۰۷ھ یا ۲۰۹ھ میں وفات پائی — واقدی نے مغازی، سیر اور تاریخ اسلامی پر بہت زیادہ کتابیں لکھیں۔ محدثین نے واقدی کو ناقابل اعتبار ٹھہرایا ہے۔ لیکن مغازی اور سیر میں تمام بعد کے مصنفین نے اسپر اعتماد کیا ہے۔

ابن سعد | محمد بن سعد بصری کی ضخیم کتاب "الطبقات الکبیر" تاریخ اسلام کے ماخذ میں شمار ہوتی ہے۔ ابن سعد ۱۶۸ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد بغداد آ گئے ہارون الرشید کا زمانہ تھا۔ بغداد میں ماہرین علم وہنر کا مجمع تھا۔ ابن سعد نے یہاں اور حجاز میں بڑے علماء اور محدثین سے استفادہ کیا۔ واپس آ کر محمد بن عمر واقدی کے شاگرد ہوئے اور پھر سکریٹری ہو گئے۔ ۲۳۰ھ میں وفات پائی — واقدی کو اہل علم ناقابل اعتبار نہیں سمجھتے۔ اسے ایک قصہ گو اخباری سے بلند مقام دیا نہیں جا سکتا۔ لیکن واقدی کا مایہ ناز گرامی شاگرد اپنے استاد کے برخلاف ثقہ اور قابل اعتبار سمجھا جاتا ہے — واقدی کی طرح یہ محض قصہ گو نہیں ہے اس نے سفیان بن عیینہ اور دوسرے ممتاز محدثین کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا — چنانچہ ان میں اور واقدی میں وہی فرق ہے جو ایک نیکوکار، سنجیدہ، اور صادق القول راوی حدیث اور ایک اخباری و قانع نگار میں ہوتا ہے۔

ابن سعد سب سے پہلے حضورؐ کی سیرت طیبہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں اتنی تفصیلات اور کسی کتاب میں نہیں ملتیں ۔ طبقات کے پہلے اور دوسرے جزو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کا بیان ہے اور باقی چھ اجزاء صحابہؓ وتابعینؒ کے حالات پر مشتمل ہے ۔ ان کی ترتیب شہروں کے لحاظ سے رکھی ہے ۔ اور ہر شہر کے علماء کی ترتیب بھی انکی شہرت کے لحاظ سے رکھی ہے ۔ یہ کتاب مدت سے مفقود تھی ۔ اس کا مکمل نسخہ کہیں موجود نہ تھا لیکن اب یورپ میں چھپ گئی ہے ۔

ابن ہشام (م ۱۴۱ھ) موسیٰ بن عقبہ کی مغازی عرصہ کر مفقود ہوگئی لیکن تقریباً ساری کتاب متفرق طور پر متاخرین کی تصنیفات میں داخل کر لی گئیں اسی طرح مغازی ابن اسحٰق کا بھی اصل نسخہ مفقود ہے مگر ابن ہشام نے مغازی ابن اسحٰق کو زیادہ لگا (م ۱۵۲ھ) سے اخذ کیا اسکو درست کیا ، الفاظ کی تصحیح ، اشعار کی تشریح ، اسماء کی توضیح اور کچھ روایات کے اضافہ کے ساتھ مرتب کیا جو سیرت ابن ہشام کے نام سے مشہور ہے اور کئی بار چھپ چکی ہے ۔

مختصر یہ کہ سیرت کی کتابوں میں واقدی ۔ ابن ہشام اور ابن سعد کی کتابیں بنیادی کتابیں ہیں بعد کے لکھنے والوں نے ان ہی کتابوں کو بنیاد بنایا اور انھیں سے استفادہ کیا ۔

اجمالی خاکہ باب اوّل

اس باب میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ارتقائی تاریخ مختلف معتبر کتابوں کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ "تاریخ" کے لغوی معنی وقت بتلانا اور خبر دینا، کے ہیں اور اصطلاح میں تاریخ اس فن کو کہتے ہیں جس میں زمانہ کے واقعات، بلکہ جو کچھ عالم میں ہوتا ہے ان سے بحث ہوتی ہے۔ جسطرح دوسرے لوگوں کے حالاتِ زندگی کے بیان کو تاریخ کہیں گے اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و واقعات کے بیان کا نام بھی تاریخ ہوگا۔ لیکن جب ہم اسلامی ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مسلمان مصنفین اور جامعین نے آپؐ کے حالاتِ زندگی کیلئے جو اصطلاح قائم کی ہے۔ وہ یا تو سنت اور حدیث ہے یا سیرت اور مغازی کا عنوان دیا ہے۔ اسی طرح سنت اور حدیث کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ سنت کے معنی طریقہ کے ہیں اور مراد وہ طریقہ جس پر آپؐ نے عمل کیا، اور اسی طرح حدیث کے معنی ہیں بات چیت مراد وہ بات چیت یا گفتگو یا عمل جو آپؐ نے اپنایا، اصطلاحِ سنت اور حدیث آپؐ کے اقوال و افعال کو کہتے ہیں۔ مغازی اور سیرت کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مغازی، مغزی اور مغزاۃ کی جمع ہے جسکے معنی جنگ یا مقام جنگ، اس سے مراد وہ جنگیں یا مقاماتِ جنگ جس میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے۔ اور اسکے مضمون میں وسعت پیدا کی گئی اور اس کا اطلاق غازیوں کے مناقب اور غزوات پر ہونے لگا۔ اور یہ لفظ پھر وسیع تر معنوں میں یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بیان کے لیے سیرت کے ہم معنی استعمال ہونے لگا۔ لفظ سیرت سیر سے ماخوذ ہے سیر کے معنی ہیں چلنا اور سیرت اسی چلنے کی کیفیت یا ہیئت کا نام ہے جسکے اردو کے میں معنی چال چلن کے ہیں، سیرت کا مفہوم بہت ہی وسیع ہے، کسی شخص کے جملہ عادات و اطوار، نشست و برخاست، بول چال، حرکات و سکنات، عبادات و معاملات، سونا جاگنا، غرضکہ کسی شخص کی زندگی کے جملہ پہلوؤں کے مجموعہ کو اسکی سیرت سے تعبیر کریں گے لیکن دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکی زندگی کے تمام پہلوؤں پر لوگوں کی نظر جا سکے۔ یہ شرف صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے، جنکی زندگی کے ہر پہلو ہر ایک کیلئے کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہے اسلیے جب لفظ سیرت، سامنے آتا ہے تو صرف آپؐ ہی کی سیرت مبارکہ مراد ہوتی ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ "خلوت میں جو کچھ دیکھو اسکو جلوت میں بیان کرو" آپؐ کے اقوال وافعال کو محفوظ کرنے کیلیے بڑی کاوش اور محنت سے کام لیا گیا، اسلیے اسکی تدوین وترتیب میں خاص خیال رکھا گیا، چونکہ آپؐ سے غلط بات منسوب کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے اس لیے اس کا خاص خیال رکھا گیا کہ کوئی بھی بات یا واقعہ آپؐ سے غلط منسوب نہ ہو جائے۔ اسی لیے علم اسماء الرجال وجود میں آیا۔

سیرت کے راویوں کو تین طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے طبقہ میں:۔ (۱) ابان بن عثمان بن عفان (۲) عروہ بن زبیر بن عوام (۳) شرحبیل بن سعد (۴) وہب ابن منبہ۔

یہ چاروں حضرات مغازی کی تالیف میں اولیت کا شرف رکھتے ہیں —

اسکے بعد دوسرا طبقہ:۔ عالم وجود میں آیا، جنہوں نے مغازی کیطرف توجہ کی، ان میں مشہور مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔ (۱) عبداللہ بن ابی بکر ابن محمد ابن عمرو بن حزم انصاری (۲) عاصم بن عمر قتادہ (۳) زہری

تیسرا طبقہ:۔ اسمیں (۱) موسیٰ ابن عقبہ (۲) معمر بن راشد (۳) ابن اسحاق اور (۴) واقدی

سیرت میں ابن ہشام، ابن سعد اور واقدی کی کتابوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے بعد کے لکھنے والوں نے ان ہی کی کتابوں کو بنیاد بنایا اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں قلمبند کیں —

لے مقدمہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) (شبلی نعمانی) مقدمہ الفاروق (شبلی) علم التاریخ عند المسلمین (الدکتور صالح احمد العلی)

باب دوم

اردو میں سیرت نبوی ؐ کا ابتدائی دور
(شروع سے ۱۸۵۷ء تک)

تاریخی ترتیب سے کتبِ سیر کا جائزہ آخر میں پورے دور پر اجمالی تبصرہ

- فوائد بدریہ
- نور نامہ کامل (مخطوطہ)
- نور نامہ (مخطوطہ)
- میلاد نامہ (مخطوطہ)
- شادی نامہ "
- نور نامہ "
- تاریخ عربی "
- ہشت بہشت "
- رسالہ من موہن "
- شمائل نامہ "
- مولود نامہ "
- معراج شریف "
- معراج نامہ "
- ہدایت نامہ "
- میلاد "
- چار باغ احمدی "
- مجموعۂ میلاد "
- معراج نامہ (منظوم) "
- عہد نبوت کے ماہ و سال
- سیرتِ قرآنیہ
- تحفۂ محمدیہ ؐ
- دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے
- تواریخ حبیب الٰہ

نورنامہ (کامل) مصنف احمد
سنہ ۱۰۸۹ھ

صفحات - ۲۶
سطور - ۱۰
تقریباً الفاظ - ۱۲

(لولاک لما خلقت الافلاک)

نمونہ

لو پیدا کیا سب تیری واسطے + کیا تجکوں پیدا میری واسطے صفحہ ۱۵ [1]

لو چار دیکیں کوتر چینر اختیار + کروں تا بنوت تیری اقرار

نہاں گنج آشکارا کروں + ترلیوں جگت میں سارا کروں

~~~~~~

یہ قلمی نسخہ سنہ ۱۰۸۹ھ / ۱۶۷۸ء میں تحریر میں لایا گیا - اسکا مصنف احمد ہے

اس میں ۲۶ صفحات ہیں نیز ہر صفحہ میں ۱۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ ہیں - زبان صاف ستھری اور موثر استعمال کی گئی ہے - بعض اشعار موجودہ دور کے معلوم ہوتے ہیں - اسمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کریمی بیان کی گئی ہے - نیز یہ بتایا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالی آپ ؐ کو پیدا نہ کرتا تو یہ کائنات عالم وجود میں نہ آتی - نورنامہ " جذبات پر مبنی ہے - سیرت کی کتابوں میں اسکا شمار کرنا مشکل ہے - چونکہ حقائق سے کام نہیں لیا گیا -

پہلے " ے " کی بجائے " ی " استعمال ہوتا تھا اور اسی طرح "گ" کے بجائے "ک" تحریر میں لایا جاتا تھا - جیسا کہ اوپر والے شعر سے ظاہر ہے -

---

[1] نورنامہ " - مصنف احمد ، صفحہ ۱۵ -
~~~~~~

N-MS958.
26/23

مولود نامہ - فتاحی دکنی سنہ ۱۰۹۵ھ / ۸۴-۱۶۸۳ء

بقول سلم ضیائی صاحب: "یہ مولود نامہ نہایت نادر ہے ---- کسی اور تصنیف کا ابھی تک پتہ نہیں چلا - نہ انڈیا آفس میں اور نہ کتب خانۂ آصفیہ میں -
ساڑھے تین ہزار سے زاید شعر ہیں" (شروع صفحہ پر)

ناقص الاول - چند شعر کم ہیں -

یہ فتاحی تیرا کمینہ غلام — تیری سو نجہ دل با ندر ہا ہے مدام

سو ہجرت کی بعد از برس یکہزار — نود ہور تہا پانچہ کا جی شمار
اسی میں مرتب ہوا یو تمام — کہ صلوات بہیجو نبی پر مدام ص ۱۴
یہ مولود ہے سرور انبیاء — چنے گئے ہیں عالم تی سب اصفیا
یوسف مانند ہر ایک اسوں بیاں — کہ دکھنی زباں سوں ہوا ہے عیاں - ص ۵
مولود کم اور معجزات اور جنت اور حوروں کا ذکر زیادہ ہے - ۲۶۲ صفحات

آخر — سو فتاحی مولود کر سب تمام — بہی ہزاراں سوں بہیجیا سلام
کیا حمد سوں ختم مولود یو — ہو فتاحی کا عین مقصود او
سو فتاحی نی کہو ہزاراں درود — بدرگاہ معبود کر سب سجود
کہو آمین آمین ای ہوشمند — سنے جب دعا ای توں ای ارجمند - مخطوط ختم ترقیمہ ندارد

یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم میں رکھا ہوا ہے - اسکو فتاحی نے سنہ ۱۰۹۵ھ / ۱۶۸۳ء میں تحریر کیا
اسکو سیرت میں شامل نہیں کیا جا سکتا - یہ کلی جذبات میں لکھی گئی ہے -

نور نامہ (کل صفحات ۲۰۳)

مولود نامہ :- (مفید عنایت)

نور نامہ :- (مختار)

نمونہ = جو پیدا کیا توں یک لک ہنر + کیا نور احمد سوں محمد ۲ نذیر

مولود نامہ | اسی نور سوں توں کیا جگ اجال + تو اس سات پکڑ یا جبت کمال

احد احمد ہور محمود کھیا + محمد کیے سر میم میں توں لکھیا ۱

(در بیان صورت مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

صفحہ ۱۲۱ سنو ای عزیزاں دھیا لو بیان + نشانیاں کھول میں اسی ذات کیاں

پیغمبر اتھی خوب سب خلق میں + ہور کامل اتھی سب ستی خلق میں

مختار :- مکھ سوں اپر تھا انو کی کمال + کہ سیٹی اتھا خوب انکا جمال

صفحہ ۱۲۲ مبارک موں انکا بی چوڑا اتھا + کہ پیلا و چوں چاند جوڑا اتھا

مبارک قد انکا اتھا معتدل + کہ قربان اس قد پو صد جان و دل ۲

——— (مصنف مختار)

الف ۲۲/۱۵۲ | ۳/۵۴۶ اس نمبر کے تحت ایک اور کتاب موجود ہے دونوں میں کوئی

فرق نہیں ہے - جو اشعار نور نامہ میں ہیں وہی میلاد نامہ میں ——— ۳

---

۱ مولود نامہ - مفید عنایت ——— صفحات ۱۲۱، ۱۲۲

۲ نور نامہ - مختار ——— ———

۳

یہ "نورنامہ" نیشنل میوزیم کراچی میں رکھا ہوا ہے۔ اس کا نمبر ۲۲/۱۸۲ ہے۔

اس میں مولودنامہ، نورنامہ شامل ہے۔ یہ نورنامہ ۱۱۱۲ھ/۱۷۰۱ء میں قلمبند کیا گیا۔

اول اور آخر کا حصہ ناقص ہے۔ کتاب کو کیڑا لگا چکا ہے۔ اس وجہ سے

بعض اشعار ناقابل فہم ہیں۔ یہ کتاب قدیم دور کی اردو کی ترجمانی کرتی ہے۔

سیرت میں اس کا شمار کرنا مشکل ہے۔ چونکہ یہ بھی جذباتی زبان میں تحریر کی گئی ہے

اس میں کل صفحات ۲۰۲ ہیں اسکو سعید عنایت نے صفحہ ۶۳ تک مولودنامہ

تحریر کیا ہے اور بقیہ صفحات پر مختار نے نورنامہ تحریر کیا ہے۔

عنوانات حسب ذیل ہیں۔

○ مولود سلطان الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ نبی الاولین والآخرین

حضرت سرور عالم خلاصہ موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مولودنامہ این ست

○ مضمون حدیث در بیان فضیلت درود

○ مضمون حدیث در نور احمدی و فضیلت امت محمدؐ

تاریخ غریبی (قلمی) صفحہ ۸ پر تاریخ درج ہے
(ناقص الاول و الآخر)
نیز صفحات غائب

عنوانات :-

- ختم کتاب در نعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
- کرسی نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
- احوال نکاح شدن عبداللہ با آمنہ
- ذکر آمدن نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم در شکم مادر -
- آمدن جبرئیل علیہ السلام بر زمین ابسلم شدن (پڑھا نہیں جا سکا)
- دیدن خواب بے بے آمنہ
- خواب دیدن عبدالمطلب
- احوال تولد شدن حضرت رسالت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- احوال تولد شدن حضرت و مبارک بادی تمام عالم
- درخواست نمودن از پیش تعہدہ خدمتگاری
- آمدن دائیہا از اطراف
- جبرئیل علیہ السلام آمد بر بالین حضرت نشستن
- از مکہ بردن بردن حلیمہ بدہ خود آنحضرت را
- بر کوہ بردن جبرئیل علیہ السلام آنحضرت را و سینہ از شکم بیرون کردن
- خبر شنیدن بی بی حلیمہ و دیدہ آمدن طرف آن کوہ و رندہ (+) آنحضرت
- در عمر سہ سالگی حضرت رسول علیہ السلام در باغ گم شدن یافتن عبدالمطلب
- وفات یافتن والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نمونۂ اشعار:—

اب سن بھائی مبارک سیدھا + حضرت کی اخلاق حمیدہ

ہی جو خلق اوسکا قرآن + کوئی کہاں تک کری بیان

تھوڑا اسا بیان کہی غریب + سبھی پڑا لفع بیہ نصیب

چہرہ شکل کی السودہ تہی + ذات مبارک پاک لطرتہی

بناوٹی کچھ کام نکرتی + یا کچھ کوہی کلام نکرتی

وحی ایک جو ظاہر آتی + وحی دوسری دل میں پاتی

سانچ بولتی سانچ بتاتی + رولشو تکو وہ سدا منانی

سدا غریب نوازی کرتا + آپ غریبی دلمیں دہرتی

سدا خدا سے ڈرتی رہتی + درد خدا سین سیکو کہتی

(ناقص الآخر)

یہ کتاب منظوم شکل میں ہے - یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے

یہ سنہ ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء میں تحریر میں آئی - کس نے تحریر کیا یہ اس کتاب میں نہیں لکھا -

چونکہ کتاب شکستہ ہے اسلیے بعض اہم معلومات حاصل نہیں ہو سکیں -

اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش اور وقت ولادت

درج ہے - چونکہ اشعار قدیم زبان میں ہیں اسلیے سمجھنے میں خاص دقت

ہوتی ہے - زبان موثر ہے - سیرت کی ایک جھلک نظر آتی ہے -

لیکن اس کو سیرت کی کتابوں میں شامل کرنا ناممکن ہے -

نور نامہ دکنی - قلمی نسخہ (نظم) از عنایت شاہ دکنی
کتابت ۱۱۶۳ھ (سرنگاپٹم میں خریدا گیا)

(ہر صفحہ میں ۱۱ سطور ہیں)

نور نامہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الست

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

(تعارف) صفحہ

الٰہی کرنہار کرتار توں + سنوار یا ہی قدرت کوں لستار کوں
زمیں کوں یہی ایسی توں خلقت دیا + زنگا سبز کر لسکوں گلشن کیا -

[جبرئیل علیہ کا آنا حضرت فاطمہ میں (حکایت ضعیف)
عرس کے سلسلہ میں حکایت ہے

حکایت یوں کر ہے میں اس وقت + کیوں کیوں کر ہیں سو انکا جزا
کہ یکروز حکم سوں فرمان تی + تبی آئی جبرئیل اسمان تی صفحہ ۹

دربیان نام آسمان گوید صفحہ ۱۱

اول آسمان نام تو اسام + خبر یو کیا ہے خدا کا کلام
دوجی آسمان زرکا ہی پائدار + تو نقرہ توں اسکوں کیا زرنگار

دربیان روایت شجر بہشت گوید صفحہ ۱۷

بیا نوار ای چہار کاس ایال + کیوں کیوں کر ہیں سونچہ کر احوال
بہشت وہی درمیانی شجر + بیا کوار انکا توں سنی نا مود

دربیان پل صراط گوید صفحہ ۱۶

اتیا یالسوں لکیا ہو کمنی کیو لکر + بیان وار اس راہ کا بہ بیسر
جو او راہ باریک ہے پل بلوں + جنسکی خلق الیکو کس حال سوں

دربیان دندان مبارک علیہ السلام صفحہ ۱۸

روایت یہی کرتا ہوں تجربات لہی + ہی کی سودا تیاں کری یاد لہی
نبی جب کسی لہر معراج رب + دلیا نور کا وان تجلی عجب

یہ نور نامہ جو ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے - یہ قلمی نسخہ سرنگاپٹم میں خرید اگیا اسوقت نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ اسکو عنایت شاہ دکنی نے ۱۱۶۳ھ ۱۲۳۹ء میں تحریر کیا۔ ہر صفحہ میں ۱۱ سطور ہیں نیز ہر سطر میں ۱۱ الفاظ ہیں۔ یہ بھی قدیم اردو کی ترجمانی کرتا ہے۔ سیرت کے معیار کے مطابق نہیں اترتا۔ البتہ یہ محبت اور عقیدت کا شہ پارہ ہے۔

۱؎ نور نامہ عنایت شاہ دکنی - صفحات ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹ -

عہد نبوت ؐ کے ماہ و سال [۱]

ترجمہ سندھی کتاب (بذل القوۃ (لجنۃ احیای الادب السندھی)
از علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ترجمہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی
جون ۱۹۷۶ء مطابع نعمت علی پرنٹرز لاہور

سیرت کی "لجنۃ احیاء الادب سندھی" کا ترجمہ کیا گیا ہے اسکو مخدوم محمد ہاشم سندھی نے قلمبند کیا۔ سن تالیف ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۲ء ہے البتہ شائع ہونیکی تاریخ ۱۳۹۶ھ جون ۱۹۷۶ء دی گئی ہے۔ اور اسکو نعمت علی پرنٹرز لاہور نے طبع کیا۔

(فقیر) محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمان سندھی ٹھٹھوی نے بڑے عالمانہ انداز میں اسکو تحریر کیا۔ واقعات و حوادث کو تاریخی ترتیب سے قلمبند کیا گیا ہے۔ ۲۳ سالہ عہد نبوت یعنی ۱۳ سال مکی اور ۱۰ سال مدنی دور کے حالات و واقعات اور غزوات کا ذکر بڑے موثر انداز میں کیا گیا ہے۔ کتاب کے دو حصے ہیں "حصہ اول" میں مکی دور کے واقعات اور "حصہ دوم" میں مدنی دور کے۔ اسکے تین باب ہیں۔ باب اول غزوات۔ باب دوم سراپا و لبوث۔ باب سوم دیگر واقعات۔

فہرست سن ہجری کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

حصہ اول — آغاز نبوت سے ہجرت تک کے واقعات

حصہ دوم — ابتدائے ہجرت سے وصال نبوی تک کے واقعات۔

---

[۱] "عہد نبوت کے ماہ و سال" مخدوم محمد ہاشم سندھی۔ مترجم مولانا محمد یوسف نعمت علی پرنٹرز لاہور ۱۹۷۶ء صفحہ ۷۱

باب دوم ۔ وہ سرایا و بعوث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از ہجرت روانہ فرمائے ۔

باب سوم ۔ مغازی و سرایا کے علاوہ دیگر واقعات و حوادث جو بعد از ہجرت تا وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش آئے ۔

نمونۂ اقتباس: اسی سال ذی الحجہ میں اور بقول بعض محرم ۳ھ میں غزوۂ السویق کیلیے تشریف لے گئے ۔ اسے غزوۂ سویق اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں مشرکوں کا بیشتر توشہ "ستو" تھے ۔ جو مسلمانوں کو غنیمت میں ہاتھ آئے ۔[1]

زبان و بیان کے اعتبار سے یہ کتاب اردو ادب میں شامل کی جا سکتی ہے زبان سادہ اور مؤثر ہے ۔ واقعات بھی صداقت پر مبنی ہیں ۔ اس لیے اس کتاب کو سیرت کی کتابوں میں شامل کیا جا سکتا ہے ۔

---

[1] "عہد نبوت کے ماہ و سال" مخدوم محمد ہاشم سندھی ۔ مترجم ۔ مولانا محمد یوسف صفحہ ۶۱ نعمت علی پبلشرز لاہور ۱۹۸۷ء

ہشت بہشت

از مولوی باقر صاحب آگاہ
مطبع :۔ گلزار حسینی
واقع بمبئی ۔

یعنی

ہشت رسالہ بر احوال جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۱۲۸۹ھ میں یہ کتاب جو آٹھ رسائل پر مشتمل ہے، بمبئی سے شائع ہوئی۔ اسکو مولوی باقر آگاہ نے سنہ ۱۱۸۸ھ میں تحریر کیا ہے۔ سیرت کی یہ بڑی قدیم کتاب ہے اسکی زبان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسوقت کی اردو کسطرح کی تھی ۔ اسکے ۲۸۲ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں۔ نیز ہر سطر میں تقریباً ۲۵ الفاظ ہیں ۔ کتاب کا کاغذ بالکل خستہ ہو چکا ہے۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے البتہ ۸ رسائل حسب ذیل عنوانات کے تحت قلمبند کئے گئے ہیں ۔

۱ - من دیپک (اس رسالہ میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مقدس کا ذکر ہے)

۲ - من ہرن (" " " بشارتوں کا بیان ہے)

۳ - من موہن (" " " ولادت معجزات کرامت حمل اور ولادت وغیرہ)

۴ - جگ موہن (" " " ولادت تا وفات کے احوال تمام بطور فہرست کے لکھا گیا ہے)

۵ - آرام دل (تین باب ہیں اول میں شمائل۔ دوم میں اخلاق اور سوم میں عادات کا ذکر ہے)

۶ - راحت جان (اس رسالہ میں حضرت کے خصائص کا بیان ہے)

۷ - من درپن (" " اقسام معجزات مذکور ہیں)

۸ - من جیون (اس میں ۳ فصل ہیں (۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی فرضیت دوم میں درود کے فضائل ۔ سوم میں زیارت کے فضائل)

کتاب قدیم اردو کی نظم ونثر دونوں میں تحریر کی گئی ہے ۔ مقدمہ نثر میں اور بقیہ ساری کتاب منظوم شکل میں ہے ۔

اقتباس در بیانِ افتادنِ قصرِ نوشیروان کہ بر کنارِ دجلہ بنا کردہ بود
در ہنگامِ تولدِ وجودِ سیّد صلی اللہ علیہ وسلم ——

تھی وہ کر خرچ لٹی روپا وسنا + دجلے اوپر کیا تھا ایک بنا
بہت خوش طرح اور بلند تھا + سب عمارت میں ارجمند تھا
یک بیک دجلہ کر کو طغیانی + اس بنا کو کیا ہے تب فانی
یوں کرامات بے شمار دسے + سب وہ لکھتا ہے اقتدار کیسے
اب میں لکھتا ہوں درود کا احوال
شوق سے اوسکو سن تو ہو خوشحال

——

یہ کتاب جو کتابی شکل میں موجود ہے اس کا قلمی نسخہ[1] نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے۔ قدیم سیرت کی کتابوں میں اس کا اہم مقام ہے۔ ادبی معیار پر بھی یہ کتاب پوری اترتی ہے۔ سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

---

[1] "ہشت بہشت" صفحہ ۷ مولوی محمد باقر آگاہ۔ گلزار حسینی تمیمی ۱۳۱۹ ہجری

رسالہ من موھن   مصنف باقر آگاہ

صفحہ ۱۲۱ کے بعد کے چار صفحات غائب ہیں

سن تصنیف ۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۲ء

صفحات ۱۲۵

ہر صفحہ میں ۱۲ سطور

اس رسالہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ۸ سال تک کے حالات درج ہیں ——

خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں

- در نعت سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- در سبب تصنیف این رسالہ با برکات و صفات چار شہر رگاہ قاضی الحاجات
- در منقبت حضرت محبوبیت مرتبت علی صحبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
- در بیان با سعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر معجزات در اثنا بیان بظہور آمد
- در بیان خبر دادن یہودی در مکہ معظمہ از نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
- حلیمہ سعدیہ برضاع سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ وصحبہ وسلم
- در بیان شق صدر یعنی شگافتن سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نمونہ :- شاہ پیغمبراں ہوا پیدا —— مقصد جسم و جاں ہوا پیدا

دونش اولیتاں فرخ و مسعود —— کر بلا دی ادشہ کوں اپیاددد

اس سبب سے تمامنہ عالم —— سب اپس میں کئی نزاع بھم

پھر کو سب کوں ندا ہوا یوں شب —— تم رہو باز ای خلائق اب

یوں کیا ہی خدا قضا و قدر —— کہ اکھی دائی اوس کے جنبی لبشر

سات دن حضرت آمنہ خاتوں —— دددا اپنا پلائی ہی شہ کوں

بعد اوس کے ابولہب کے کنیز — کہ ثوبیہ تھا اوس کا نام عزیز

سات دن اک پلائی اپنا دودھ — بعد اوس کے حلیمہ ای سعود

ابتدائی اشعار :—

ای تیری حمد میں بیاں حیران — لوح میں تیری جسم وجاں حیران

نہ تیری ابتدا کوں غایت ہے — نہ نہایت کوں کچھ ہدایت ہے

راہ میں تیری عقل ہر کیا ہی — کچھ پائی بغیر حیرانے

آخری شعر :— دیکھ میری گناہ بیحد کوں — دیوت یوں جلد تھارا ہوں

یہاں تلک مختصر کو اب نکرو — آخری دو العطا تمہارا ہوں

عفو باقر کی اب کرو تقصیر

از برای خدا تمہارا ہوں

یہ رسالہ باقر آگاہ نے تحریر کیا۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے حالات درج ہیں۔ یعنی ۸ سال تک کے حالات ملتے ہیں۔ اس کا کل ۵۹ صفحات ہیں۔ یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ ۱۱۸۶ھ ۱۷۷۲ء میں قلمبند کیا گیا۔ اس کو باقر آگاہ نے تحریر کیا۔
بیدائش سے متعلق بیشتر اشعار تحریر کئے ہیں۔ زبان قدیم دور کی یاد تازہ کرتی ہے۔
یہ کتاب بھی سیرت میں شامل کی جا سکتی ہے لیکن اس میں صرف سیرت کے بہت کم پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔
روایات صحیحہ کے مطابق واقعات مندرج نظر آتے ہیں۔

از ضامن

شمائل نامہ[1] (منظوم)

۶۲ تا ۷۴ کل صفحات ۱۳

سنہ ۱۱۹۰ھ کاتب میر غلام علی

جمادی الاول سنہ ۱۱۹۰ ہجری

ہر صفحہ میں ۱۰ اشعار تحریر ہیں نیز ہر شعر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں

شروع :- تھی پلکھو میں کل دو صد و چار بال + ہرا مو میں تھی لبی دو ذو الجلال

دو مو چھو نکی تھی بال لبس دو ہزار + کہی او نکو روح الامین آشکار

میں لکھتا ہوں ریش مبارک کا حال + سنو تم تو ہر ایک بار کی کر خیال (صفحہ ۶۲)

تھی چھبی لاک او ر چہار ہزار او میں بال + بہتر تھی آخر و ذاتی تو شنحصال

تھی سینہ پہ ... لاکہ اوپر ہزار + دو صد ا چار تھی سر میں برقرار

درمیان :- کشیدہ تھی ابرو تمام باریک خط + تھی آنکھو نکی تیلی سیاہی فقط

نہایت اپی حضرت کی بینی بلند + سراپا خلایق کی تہا دل پسند

تھی داڑھی کر د اسطرح آب دار + تصدق ہوا دسی پر سبہا دنیا دار

آخر :- شمائل کی برکت سی مجکو ذرا + عوض اوسکی دیو کیا روز جزا

دکہایا حال ضامن نی مختصر + میری حال کی انکو ہی خبر

دعا یہ ہی ضامن کی شام و سحر + خضر سی کری حق تمہاری عمر

مناجات ضامن کی ہوئی قبول + طفیل محمد ﷺ نبی الرسول

---

[1] "شمائل نامہ - ضامن - صفحہ ۶۲ سنہ ۱۱۹۰ ہجری / ۱۷۷۶ء
کاتب
میر غلام علی

یہ شمائل نامہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔

اس کو خادم نے سنہ ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء میں قلمبند کیا۔ اسکا

کاتب میر غلام علی ہے۔ یہ صرف ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے

ہر صفحہ میں ۱۰ اشعار ملتے ہیں۔ اور ہر شعر میں ۱۶

الفاظ ہیں۔ زبان قدیم ہے اسلیے سمجھنے میں خاصی دقت

ہوتی ہے۔

اسکو سیرت کی کتابوں میں شامل کرنا مشکل ہے۔

چونکہ واقعات بھی عقلی اور جذباتی ہیں — لیکن محض اطلاعاً

شامل مقالہ کیا گیا۔

شادی نامہ رسول اللہؐ (منظوم) - مخدوم (قلمی نسخہ)
(مجموعہ چہار رسائل)

صفحات ۶۲

ہر صفحہ میں ۱۵ اشعار یہ ۱۲۰۰ھ / ۱۷۰۵ء میں تالیف کی گئی۔

شادی نامہ — محمد مصطفیٰؐ تم گھر کو جاؤ ٭ چچا بہیو سے اپنے مل کو آؤ[1] (صفحہ ۹)

وہاں سے جب بنی نے گھر کو آئے ٭ چچا بہیو بولا چھاتی لگائے
دئیے بول نبی کو اور کہے جاؤ ٭ خدیجہ پاس درماہ جلد شک لاؤ
ہمارے خویش ساریوں کو بولادیں ٭ کہیں شادی تمہاری کر دکھا دیں
بہیو فرمایا یوں جاکر کہے سب ٭ خدیجہ کن طلب اپنی منگے جب
خدیجہ ہنس کہے تھوڑا سے پیاسا ٭ ہمیں شادی کریں گے ہمیں کیسا

وفات نامہ حضرت فاطمہؓ

اجازت یا علی پیسے حور جاکر ٭ نہلائے فاطمہ کو حجرے اندر[2] (۵۷)
کہ بیٹھے ہیں علی نوری کفن تب ٭ کفن میں والے کافور و عطر سب
کہ بعد از غسل کہ حوراں لیجا کر ٭ بنائے ہیں کفن نوری و انور
بعد تابوت یک آیا جنت سے ٭ ضروری جو تھا سب آیا جنت سے
سوارنے لاکر اس تابوت انور ٭ اگے انوری خلاق تابوت اوپر
علی سلمان میوں نجے بچارے ٭ جنازے کی نماز یہ سب گذارے

---

[1] "مجموعہ چہار رسائل" ، مخدوم ، شادی نامہ صفحہ ۹ -
[2] " " وفات نامہ ۵۷ -

"مجموعہ چہار رسائل" اس میں شادی نامہ، اور وفات نامہ حضرت فاطمہ رض
شامل ہے۔ یہ منظوم شکل میں ہے۔ اس میں کل صفحات ۶۲ ہیں۔
ہر صفحہ میں ۱۵ اشعار ہیں۔ یہ نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے
اس کا نمبر الف ۳۲/۶۲ ہے۔ زبان و بیان قابل فہم ہے۔ زبان قدیم ہے
لیکن سمجھ سے باہر نہیں ہے۔ کتاب جذبات کی نذر ہو گئی ہے۔
کتاب سیرت کے معیار پر نہیں اترتی ہے۔ قرآن و حدیث کے بجائے
ظن و گمان کو جگہ دی گئی ہے۔ اسی سبب سے اسکو سیرت میں شمار کرنا
مشکل ہے۔ محض طور کرم سے ملحا مجموعہ شامل کیا ہے۔

—— ۲ x ۲ ——

میلاد نامہ (کامل) (نثر کامل از رفیع الدین)

صفحات ۱۷۵
سطور ۱۳
ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ

پیدائش کا ذکر اور دوسرے واقعات مصنف نے درج کئے ہیں۔

صفحہ ۱۸

اقتباس :- درود رحمت حق اوسکی ذات پاک پر ہو مدام سیکا سلام
اوس دودمان پاک پے ہو حضرت رسالت پناہ جس سال میں پیدا
ہوئے ہیں۔ اوس سال کا نام عام فیل ہی اور آپ عام الفیل میں [1]
پیدا ہوے ہیں۔ اتفاقاً چالیس دن یا پچاس دن کے بعد اور بیچ میں
اختلاف ہے۔

صفحہ ۷۷

دوسرا نمونہ | ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے
وعدہ کیا تھا مجھی میں درم دونگا سو نہیں عنایت ہوے اپنی فضل بن
عباس سے دلوادی بعد اوسکے جناب سرور عالم حضرت میمونہ خاتون احرار بھا
کے گھر تشریف لائے اور تکلیف درد سر اور شدت تپ کے
بتب ہوے

صفحہ ۱۲۵

وفات کا ذکر | فاطمہ رضا ہر مصیبت کا اجر او بدلہ ہے حضرت فاطمہ الزہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپکو اس مصیبت کا کیا اجر ملیگا، حضرت نے فرمایا ای فاطمہ اوسکے بعد
تیرے باپ کو کچھ تکلیف وغم نہوگا یعنی جتنے غم اور اندوہ ومصیبتیں والبتہ تعلقات
جسمانی کے ہیں جبوقت روح اپنی ٹھکانے اصل کو جاویگی بیبراد سے راحت اور ختم ہے کیا کام ہے

یہ میلاد نامہ رفیع الدین نے سنہ ۱۲۰۰ھ (۱۷۸۵-۱۷۸۶ء) میں قلمبند کیا اسمیں ۱۷۵ صفحات ہیں ہر صفحہ میں
۱۳ سطور ہیں ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ یہ کتاب بھی نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ ادبی
لحاظ سے اس کا ایک مقام ہے۔ زبان وبیان میں تاثر پایا جاتا ہے۔ اتنی قدیم زبان ہونے کے باوجود
موجودہ دور کی عکاسی کرتی نظر آرہی ہے۔

---

[1] "میلاد نامہ" رفیع الدین۔ صفحات ۱۸، ۷۷، ۱۲۵ —

معراج شریف[۱] (نثر) از سید جلال الدین

کل صفحات (۱۱)

سن تالیف ندارد

صفحات " ہر صفحہ پر سطور ۹ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ تحریر ہیں۔

نمونہ:۔ پیغمبر سو نور کی جبرئیل سو الہام ہوتے آواز حجرہ مبارک سوں ہونے وجود احد میں لئی اگر اگہو لٹا پو جی ہوتے آواز کا لگنی آیا تب ہشیار ہو کر نظر کہولکر دیکھے۔ براق عشق کو زکیتی ترک ساز سوں لایا تب حضرت سوار ہو کر دیلی بیت المعمور میں دو گانہ گزارے وہاں سوں آگے چلے ـــــ صفحہ

" معراج شریف " اس کا قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے۔ اس میں کل ۱۱ صفحات ہیں۔ یہ نثر کی شکل میں ہے۔ اسکو ۱۲۰۰ھ / ۱۲۸۵ء سنہ میں جلال الدین نے قلمبند کیا۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ معراج بھی سیرت کے ایک اہم پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ اسلیے اس کو سیرت کی کتب میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

واقعۂ معراج قدیم طرز پر بیان کیا گیا ہے۔ زبان بھی قدیم ہے۔ قدیم اردو میں اس کا خاص مقام ہے۔

---

[۱] " معراج شریف " سید جلال الدین صفحہ
نثر

معراج نامہ (قلمی) از قدرت اللہ قاسم

تصنیف ۱۲۰۴ھ / ۹۰-۱۷۸۹ء صفحات ۸۱ تا ۳۲۹

ناقص الاول والآخر

(۳۲۲ تا ۳۳۱ صفحات غائب ہیں)

نمونہ:-

چھوڑ رستہ میں مقام جبرئیل + رونق سدرہ ہوا بے قال وقیل صـ ۸۵

بیس ہزار اوسکو ملی اوس جا بنی + تہنیت گویا بصد لطف وخوشی

اور فرشتے بھی ملے ستر ہزار + مرحبا گویا ہزار عز و قار

پھر لگا طی کرنے وہ آماہ حق + ایک ایک آسمانونکی طبق

یہ نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں شکستہ حالت میں موجود ہے۔ اسکے اکثر صفحات غائب ہیں۔ یہ ناقص الاول والآخر ہے۔ نیز ۳۲۲ تا ۳۳۱ صفحات غائب ہیں۔ اسکو قدرت اللہ قاسم نے ۱۲۰۴ھ / ۱۷۸۹ء میں منظوم شکل میں تحریر کیا۔ اسمیں صرف معراج کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ لیکن سیرت کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ صرف جذبات و محبت کا سہارا لیا گیا ہے۔ زبان قدیم دور کی ترجمان ہے اسلیے ناقابل فہم ہے۔ بعض الفاظ بالکل ہی سمجھ سے باہر ہیں۔ اسلیے اس کتاب کو نہ سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ادب میں ـــ یہ ذکر جو قدرت اللہ قاسم نے تحریر کیا ہے اس میں صرف جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے۔

۱؎ معراج نامہ ـــ از قدرت اللہ قاسم صفحہ ۸۵ سن تصنیف ۱۲۰۴ھ / ۹۰-۱۷۸۹ء

نور نامہ[1] (قلمی نسخہ)

کاتب: کاتب الحروف سید مصطفیٰ بیچ تاریخ ستروین کی اور بیچ مسخطے بندہ نواز کی یہ نور نامہ تمام ہوا (تمام شدہ)، سنہ ۱۲۲۵ھ

(ناقص الاول)

نمونہ :- او باری نبی دین محمدؐ قبول — کیا دین کون ہند کی کر حصول
ہے نور محمدؐ علی کا ہیں ورد — نظر اپنی دھر کر او پانی نہ کرد
او پانی کو جب کی سلام علیک — علیکی او پانی نی تب دیکی بیک
کہا نون محمد علی کا ہی نور — تیری خاطر دو جگہ کیا ہی ظہور

یہ نور نامہ جس کا مصنف کا پتہ نہیں البتہ کاتب سید مصطفیٰ مندرجہ بالا شعر میں نظر آتا ہے۔ سنہ ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں قلمبند کیا گیا۔ اسکے شروع کے صفحات ندارد ہیں۔ یہ نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے۔ مندرجہ بالا چند اشعار اس قدیم دور کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ زبان زیادہ مشکل نظر نہیں آ رہی ہے۔ اسلیے قابل فہم ہے۔ اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا ادبی معیار ہے۔ الفاظ و بیان میں تاثر ملتا ہے۔

البتہ سیرت کے معیار کے مطابق پوری نہیں اترتی۔ مخطوطہ کی وجہ سے زبان مشکل کی گئی۔

---

[1] "نور نامہ" کاتب سید مصطفیٰ — سن تالیف ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء

ہدایت نامہ (سوالات عیسائی کے جوابات محمدی کے) (نثر اردو)

ہدایت نامہ کو محمد ہادی نے ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء میں قلمبند کیا۔ یہ ۹۹ ورق ۱۳ سطور فی صفحہ ۹"×۶" پر مشتمل ہے۔ زیر نظر کتاب کو تین حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ اسکے آخری یعنی تیسرے حصہ میں عیسائی مذہب کی اصطلاحوں کی جو فرہنگ دی گئی ہے وہ مخطوطہ ۱؎ ۶۳ میں نہیں ہے۔ اور اس میں رسالہ کے ختم پر جو حصہ نظم ہے وہ زیر نظر رسالہ میں موجود نہیں ہے۔

نمونہ: ـــ ایک روز عیسائی اور محمدی یکجا بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی نے محمدی سے کہا میرے چند سوال ہیں اگر اس کا جواب دویں تو میں تمہارے دین کو برحق جانوں گا۔ ۱؎

دوسرا حصہ نئے صفحے سے اسطرح شروع ہوتا ہے۔

نمونہ: ـــ ایک روز کسی محمدی کے گھر شادی کی دعوت تھی سو لوگ جمع ہو کھانا کھاتے ہیں ۲؎

اور اس مخطوطہ کا تیسرا حصہ فرہنگ یادگاری اسماعیل علی ہے۔
اسکی ابتدا اسطرح ہوتی ہے۔

"اصطباغ دینا یعنی پاک کرنا۔ جبل یعنی پہاڑ۔ یشلم یعنی کنعان شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔ ۳؎

سیرت کے سرمایہ میں اس قلمی نسخہ کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی اس کا معیار بہتر ہے۔ الفاظ بالکل سادہ ہیں۔ اور اس دور کی یہی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔ قدیم زبان ہونے کے باوجود مصنف نے آسان الفاظ اور محاورات استعمال کئے ہیں۔ اسی سبب سے ادبی معیار قائم ہے۔

۱؎ تذکرہ مخطوطات جلد چہارم مرتبہ سید محی الدین قادری زور صفحہ ۲۰۷ حیدرآباد دکن

۲؎ " " " " " "

۳؎ " " " " " "

سیرت قرآنیہ سیدنا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت کی اس کتاب کو محمد اجمل خاں صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ یہ کتاب دوشنبہ ۲۰ رجوں ۱۲۵۵ھ سنہ ۱۸۳۲ء کو تحریر کی گئی۔ اس میں مصنف نے قرآن سے سیرت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ نیز ادیان عالم کا تقابل بھی کیا ہے۔ کتاب ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں نیز ہر سطر میں تقریباً ۲۱ الفاظ ہیں۔ یہ کتاب عبدالقدیر الاعظم عباسی محلہ کشن گنج دہلی نمبر ۶ (ہند) اور مکتبۂ تصنیف و تالیف مکان نمبر ۱۲۵۰ حویلی حسام الدین حیدر۔ بلیماران۔ دہلی سے شائع کی گئی ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔ مقدمہ سیرت۔ پس منظر اسلام۔ اسلام۔ ادیان عالم۔ مختلف اقوام کے ادیان تمام عالم پر ایک نظر۔ اسلام کا حقیقی ماخذ قرآن ہے۔ جمع قرآن قرآن کا طبقی نظام۔ سیرت الامین۔ سیرت قرآنیہ مکیہ۔ محمدؐ المنذر والمزکی۔ محمد المذکر والبشیر والہادی با قران لغفاری۔ محمد المرسل با قران یہود۔ رسول اللہ الی العالمین۔ سیرت قرآنیہ مدنیہ امیر العالمین۔ سید المجاہدین۔ خاتم النبیین یعنی مصدق النبیین محسن المفتوحین دولت کتابیہ کا دلی پروگرام۔ رحمۃ للعالمین۔ حرف آخر سیرت نبوی کا دنیا کا پیغام۔ پیام محبت و رحمت۔ وغیرہ خلاصہ تعلیم مکیہ۔ کیا قرآن کلام محمدؐ ہے؟۔

نمونۂ اقتباس :۔ " بہو گی کا دوسرا مہینہ تھا کہ مکہ پر حملہ کی خبر آئی ہے،
خوفناک ہاتھیوں والا لشکر نہ صرف مردوں کو قتل کرے گا بلکہ عورتوں اور
بچوں کو موت سے زیادہ تکلیف دہ حالت یعنی غلامی میں ڈال دے گا۔
غلامی کا یہ تصوّر ہر عورت کو بے چین اور خوف زدہ کئے ہوئے تھا۔
خیریت یہ ہوئی کہ عبد المطلب کی پارٹی حملہ آوروں کی دشمن نہ تھی
لیکن ہنگامہ کی صورت میں کون جانتا ہے کہ یگانہ و بیگانہ میں کس طرح
تمیز ہوگی۔[1]

مصنف نے پہلے مذہب اسلام کو دوسرے مذاہب سے تقابل کیا ہے۔
اسکے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ بڑے موثر انداز میں
بیان کی ہے — اسلیے اسکا ادبی معیار بھی قائم ہے۔ نیز اسکو
سیرت کی کتابوں میں بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ مصنف نے انہیں
واقعات و حالات کو قرآن و احادیث سے اخذ کیا ہے اسلیے اسکو
سیرت کی کتابوں میں اضافہ کہا جا سکتا ہے —

---

[1] سیرت قرآنیہ " از محمد اجمل خاں صفحہ ۱۰۷ — ۲۰ رجون ۱۹۵۵ء دہلی

فوائد بدریہ از قاضی بدر الدولہ

سیرت کی یہ کتاب قدیم کتب میں شمار ہوتی ہے اسکو ۱۲۵۵ھ میں (۱۸۴۲ء)
قلمبند کیا گیا۔ اور ۱۲۶۳ھ میں مطبع گلشن راج مدراس میں شائع ہوئی۔
درحقیقت یہ کتاب سیر نبوی میں لکھی گئی۔ جسکو جنوبی ھند میں قبولیت عام
حاصل ہوئی۔ درحقیقت یہ کتاب فن سیر کا نہایت عمدہ خلاصہ ہے ~~ابتک~~
~~[illegible]~~۔
آگاہ کی ہشت بہشت ۱۱۸۵ھ میں لکھی گئی۔ فوائد بدریہ تیرھویں صدی ہجری کے
وسط میں لکھی گئی۔ کتاب ۴۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۴ سطریں ہیں
اور ہر سطر میں تقریباً ۲۱ الفاظ ہیں۔ فہرست طویل ہے۔ لیکن کتاب کو
مندرجہ ذیل چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) پہلا باب بیان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد الشمس سے وفات تک۔

(۲) دوسرا باب حضرتؐ کی صورت باجمال اور سیرت باکمال کے بیان میں۔

(۳) تیسرا باب حضرتؐ کی نبوت کے دلائل اور معجزات میں۔

(۴) چوتھا باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق وغیرہ میں جو امت پر لازم ہیں۔

یہ نسخہ جو میرے زیر مطالعہ ہے اسکو حیدر آباد دکن سے ۱۲ رجادی الآخر ۱۳۵۷ھ میں
(محمد غوث) عثمانیہ نے شائع کیا۔ (انجمن اصلاح العشیرہ)

اقتباس = ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "تم اللہ کے رسول ہو۔ سو میں کیوں سمجھوں۔ حضرتؐ فرمائے یہ درخت پر خرمے کا خوشہ میں بلوانے سے آوے۔ تو تو مجھے رسول اللہ ہوں کر کر سمجھے گا بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشے کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہو کر حضرت پاس آیا۔ حضرت فرمائے اب جا پھر درخت پر گیا۔

اعرابی بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ بیشک اللہ کے رسول ہو اور ایمان لایا۔ [1]

قدیم سیرت کی کتابوں میں بڑی اہم شمار کی جاتی ہے۔ چونکہ پہلے زیادہ تر منظوم شکل میں سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ لیکن قاضی بدر الدولہ نے سیرت کی کتاب نثر میں تحریر فرما کر سیرت کو عام کیا زبان قدیم ہے اور ادبی معیار پر پوری اترتی ہے۔ سیرت کے سرمایہ میں اس کتاب کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔

---

[1] فوائد بدریہ۔ قاضی بدر الدولہ صفحہ ۳۲۳ سنہ ۱۲۶۳ھ مطبع گلشن راج مدراس۔

میلاد (منظوم)

امیر الدین خاں ۱۲۵۹ھ
[کاتب محمد یوسف علی خاں ۱۸۴۳ء]

صفحات ۱۰۸ — ہر صفحہ میں ۹ اشعار ہیں
نیز ہر دو مصرعوں میں ۸ الفاظ ہیں

(نمونہ) رسول اکرمؐ کی شان میں چند اشعار:—

صفحہ ۴۲[1]

مرحبا ای اختر برج رسالت مرحبا — مرحبا ای لایق شاہ امانت مرحبا

مرحبا ای تاج بخش کائنات انس و جاں — مرحبا ای گوہر درج شہادت مرحبا

مرحبا ای شافع لعبت لشکر حامی دیں — مرحبا ہادی دین کرامت مرحبا

مرحبا ای شاہد مشہود رب العالمیں — مرحبا ای سرور تخت ولایت مرحبا

مرحبا ای آیت شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ — مرحبا ای قاطع تیغ شجاعت مرحبا

مرحبا ای رحمۃ للعالمین لطف خدا — مرحبا ای شافع روز قیامت مرحبا

صفحہ ۸۳[2]

دوسرا نمونہ:— ماندہ ام زیر بار عصیاں پست
افتم از پای گر بگیری دست

بس یہی ہی خیال رات اور دن — کون حامی وقت ہی تجھ بن
میری مختار مالک وحشی — لائق تقصیر وار ہوں لیکن
رحم کن بر من فقیری من
دست دہ بہر دستگیری من

زبان زیادہ مشکل استعمال نہیں کی گئی ہے۔ مصنف نے میلاد النبیؐ پر پوری روشنی ڈالی ہے۔
یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے اس کا مصنف امیر الدین خاں اور کاتب محمد یوسف علیخاں ہے۔ یہ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء میں قلمبند کی گئی۔ زبان آسان استعمال کی گئی ہے۔ اسلیے اس کا ادبی معیار قائم ہے۔ البتہ سیرت میں اس کا شمار کرنا مشکل ہے۔ یہ حرف نعتیہ حد تک شمار کیا جا سکتا ہے۔

---

[1] میلاد امیر الدین کاتب محمد یوسف صفحہ ۴۲
[2] " " " صفحہ ۸۳

(۵۰)

تحفۂ محمدیہ

مرتبہ سید عبدالفتاح الحسینی القادری
المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی

(۱۲۴۵ھ ہجری مقدسہ مطابق ۱۸۲۹ء فضل الدین ککڑ کے چھاپے خانے میں چھاپا گیا)

کل صفحات ۱۵۲ - ہر صفحہ میں سطور ۱۲ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں -

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے ۔

۱- فہرست تحفۂ محمدیہ - دیباچہ - مقدمہ - باب پہلا اس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث پانے کے بیان میں - خط مولوی زین العابدین کا - باب دوسرا کلکتے میں ان لوگوں نے فساد کیا تھا اسکے بیان میں - باب تیسرا مولوی عبدالجبار کے خط کا احوال - فقہاء کے ساتھ طبقوں کا حال - لوگوں نے فساد کیا اسکے بیان میں - مدراس کے علماؤں کا اشتہار - باب پانچواں دہلی کے علماؤں کے فتوے کے بیان میں - دہلی کے علماء کے اقوال - باب چھٹا حرمین شریفین کے علماؤں کا فتوی - وغیرہ - اصل میں یہ کتاب فرقہ وہابیہ کے جواب میں تحریر کی گئی ہے - سیرت کم بیان کی گئی ہے - صرف بحث کو زیادہ جگہ دی گئی ہے - زبان آسان ہے اسلیے اسکو ادب میں جگہ دی جاسکتی ہے - لیکن سیرت میں بھی شمار کیا جاسکتا ہے مگر پورے طور پر نہیں - چونکہ اس میں کہیں کہیں سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے ——

نمونہ رقعہ کا جواب :- علیکم السلام

پہلے اپنے رقعہ کا جواب سنئے - مولیصاحب آپ نے جو رقعہ لکھا اور اسکے نیچے نام حیات نبی لکھا تو اسے کیا فائدہ آخر نادر علی کو جب ہم نے قسم دیا تب اسنے صاف کہا - یہ رقعہ بھی مولوی صاحب نے لکھا ہے اور حیات نبی کا نام بھی انھوں نے لکھا ہے تو کیا آپکو معلوم نہیں ہے کہ جیسا جھوٹ کہنا منع ہے ویسا ہی جھوٹ لکھنا بھی اسیطرح - آپ لوگوں کو مسئلہ بھی بتائے ہوں گے - [1] ۳۳

---

[1] "تحفۂ محمدیہ" مرتبہ :- سید ابوالفتاح الحسینی القادری سنہ ۱۲۴۵ھ
فضل الدین ککڑ چھاپہ خانہ صفحہ ۳۳

دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے ۔ از عبد اللہ القرطبی

مترجم :- حکیم عبد الرشید

ناشر :- آئینۂ ادب، چوک مینار

یہ کتاب سیرت کے بہت اہم پہلو پر روشنی ڈالنے کے لیے تحریر (انارکلی لاہور ۔) کی گئی ہے ۔ اسکو عربی زبان میں عبد اللہ القرطبی نے ۱۲۶۶ھ ۱۸۵۰ء میں تحریر کیا اور اس کا اردو ترجمہ حکیم عبد الرشید صاحب نے کیا ۔ کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ یہ پانچ بار شائع ہو چکی ۔ اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے درج ہیں جو آپ نے مختلف اوقات میں کئے ۔ بعض کا حکم دیا اور بعض بروقت فیصلے کئے ۔ فیصلوں میں قرآن حکیم کی اولیت دی گئی ہے ۔ یہ کتاب ہر منصف کیلیے ضروری ہے جو مسلمان ہو تاکہ شریعت کے مطابق فیصل کر سکے ۔

کتاب ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں ۔ اس کتاب کے ناشر آئینۂ ادب، چوک مینار، انارکلی لاہور والے ہیں ۔

فہرست مضامین طویل ہے ۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں ۔

مقدمات قتل ۔ کتاب الجہاد ۔ کتاب النکاح ۔ کتاب الطلاق ۔ کتاب البیوع ۔ کتاب الاقضیہ ۔ کتاب الوصایا وغیرہ ۔

نمونۂ اقتباس :- بنی لیث کے ایک آدمی نے بنی ہذیل کے ایک شخص کو قتل کر دیا تو آپ ؐ نے اس کے عوض میں اس کو سزائے موت دی ۔ واضحہ میں کہا ہے کہ اس کو قسامت[ل] کے ساتھ سزائے موت دی ۔ واضحہ اور سیر میں ہے

ل جب کسی بستی میں کوئی مقتول پایا جائے اور بستی والے اسکے قاتل کے متعلق لاعلمی ظاہر کریں تو ان میں سے ایک جماعت کو قسم کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے اسکو قسامت کہتے ہیں ۔

کہ محلم بن جثامہ نے عامر بن اضبط اشجعی کو قتل کر ڈالا تو اس کے وارثوں نے قسم کھائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیت دینے پر توجہ دلائی تو انھوں نے اس کو قبول کر لیا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ اس کی دیت میں دلائے لے

مصنف نے قرآن مجید کا زیادہ سہارا لیا ہے اسوجہ سے واقعات سچے اور پر اثر ہیں اسلیے اس کو سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے چونکہ حقائق سے کام لیکر قلم اٹھایا ہے۔ اسوجہ سے سیرت کے خاص پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس میں " انصاف " کو نمایاں طور پر جگہ دی گئی ہے۔

ادبی معیار بھی مترجم نے قائم رکھا ہے۔ زبان آسان اور عام فہم استعمال کی گئی ہے۔

لے " دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے " از عبد اللہ القرطبی صفحہ ۳۲،۳۳ مترجم حکیم عبد الرشید۔ ناشر:- آئینہ ادب چوک مینا انار کلی لاہور

چار باغ احمدی

۱۲۲ ما صفحات ۷۷ -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدا - پس از حمد خدا نعت پیمبر   بیان نور و تولد کا ہے بہتر

سنو نور محمدؐ کی حکایت   کہ راوی معتبر سے ہے روایت ص۱

۹۴ شعر میں حضورؐ کی نعت، اور پیدائش وغیرہ کا ذکر ہے - ص۴

آخری شعر - ادب سے تم جھکا کر سر عزیزو - پڑھو صلوٰۃ حضرت پر عزیزو

نثر کی ابتدا - جاننا چاہیئے کہ اس فقیر حقیر اضعف ---- شیخ احمد المتخلص بحسرت ولد محمد علی بن عبد الصالح صدیقی -

(سبب تالیف بیان کیا ہے کہ اپنے فرزندان جان محمد المتخلص سُنّی سلطان محی الدین المتخلص بمسلم - عبدالرحیم حنفی کی فرمائش پر یہ کتاب لکھی ہے تا کہ وہ بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں) - ص۵

" پہلا باغ -، پیدائش نور محمد علیہ السلام اور اسکی فضیلت اور کرشمونکے بیان میں -

" دوسرا باغ - تولد آنحضرت صلعم کے بیان میں -

" تیسرا باغ - بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح محمد رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ ہونے کے بیان میں -

" چوتھا باغ - جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلعم پر وحی لیکر نازل ہونے کے بیان میں " ص۵

تیسرا باغ - ص۴۹ سے - چار برس کی عمر سے ذکر ہے جستہ جستہ - دائی حلیمہ کے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے صحرا میں جانے - مرغ وزیں خوش پرد بال

چوزے میں پکڑ پکڑ اڑالے جانے۔ حلیمہ اور عبد المطلب کی تلاش میں بے قراری
اور پھر درخت کے نیچے مل کر بتانا کہ جبرئیل اور میکائیل پرندے کی شکل میں
آئے تھے اور پہلو چیر کر زہرہ بشریت نکال پھینکا ہے۔ عبد المطلب اور
زیادہ قدر کرنے لگے۔ بحکم خدا سات برس کی عمر میں اسرافیل علیہ السلام
حضور ؐ کی خدمت میں آئے اور حفاظت کرنے لگے۔ عبد المطلب کے بعد ابوطالب کی
پرورش اور شام کے سفر کا حال جس میں ابوبکر صدیق بھی ساتھ تھے۔
راہب کا ملنا اور پرانی کتابوں کی مدد سے پہچان لینا۔ پندرہ برس کی عمر میں
جبرئیل علیہ السلام آئے اور نگہبان ہوئے اور خدمت کرنے لگے۔

"لکھا ہے کہ جب حضرت صلعم پندرہ برس کے جوان ہوئے۔ ایکدن
ابی طالب بی بی خدیجہ ؓ کے پاس جا کر کہے کہ تو ہر سال تجارت کے واسطے
ہر کسی کو ملک شام کی طرف بھیجتی ہے اگر آپکے محمد ؐ کو تجارت کے لیے بھیجے گی
تو البتہ تجھے بہت فائدہ ہوگا۔ بی بی کا دل پہلے سے خواہش بہت رکھتا تھا کہ
جمال مبارک حضرت علیہ السلام کا دیکھیے۔ کیا واسطے کہ آوازۂ حسن وجمال
وشہرۂ عظمت وکمال آنحضرت صلعم آفتاب سے زیادہ مشہور تر تھا۔
اسیوقت حضرت علیہ السلام کو بلائی اور آپکے جمالی پر کمال کو دیکھ کر بہت
خوش ہوئی۔" ص ۵۵

حضرت خدیجہ کے بیان میں "یہاں تک کہ اسکی خوبی حسن کا کمال سنکر کسرائے فارس و
قیصر روم نے پیغام نکاح کیا تھا یہاں تک کہ مکہ معظمہ میں
اشتہار دیا تھا۔ بی بی نے قبول نکیا۔ اسی عرصہ میں آنحضرت علیہ السلام کو ندا آئی کہ اے محمد
خدیجہ کو نکاح کر کے بیٹھے اسے تیرا جوڑا گردانا ہے۔" ص ۵۶
شادی کی تفصیل دی ہے اور اولاد کی تفصیل مختلف روایتوں سے ص ۵۱ تک

یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ ادبی معیار بھی قائم رکھکر یہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ نیز سیرت کے
مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ واقعات بھی حقائق کے کسوٹی پر جانچے گئے ہیں۔ اسلئے
دونوں طرح سے اس کا معیار قائم ہے۔

۱۲۷۰ھ — 251/200
۱۸۵۳-۵۴ء

مثنوی

یہ سیوم باغ حسرت چھوڑ دیجے۔ چہارم باغ کی اب سیر کیجیے۔

نبوت کا پورا دور یہیں مختصراً بیان کیا ہے۔ نزول وحی اور وصال کا ذکر تفصیلاً ہے
باقی واقعات اجمالاً

"حضرت صلعم کے معراج میں اختلاف ہے اکثر علما کا قول یہ ہے کہ جب حضرت صلعم باون برس کے ہوئے یعنی سال نبوت پر جب بارہ برس گزرے ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ کو اور بعضوں نے بارھویں تاریخ لکھا ہے اور بعضوں نے انتیسویں ربیع الثانی کی کہا اور بعضوں کے نزدیک سترھویں تاریخ ماہ رمضان شریف کی اور ایک قول ہے کہ ستائیسویں راتکو رجب کے مہینے کی یہ مشہور ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب سال نبوت پر پانچ برس گزرے آنحضرت صلعم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ معظمہ سے دوشنبہ کی راتکو ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو گئے آٹھ برس کے بعد آپکو معراج ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ آپ نے منگل کی راتکو مکہ معظمہ سے ہجرت کی اور بعضے کہتے ہیں کہ جمعرات کے دن آنحضرت صلعم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے نکل کر جبل ثور کے غار میں رہے۔ اور چلے غار سے مدینہ منورہ کی طرف دوشنبہ کے دن اور داخل ہوئے مدینہ منورہ میں دوشنبہ کے روز ماہ ربیع الاول کی پہلی یا دوسری تاریخ کو"

وہی انداز بعض اور موقعوں پر کہیں ہے مگر کم۔

آخر:-

جاننا چاہیے کہ یہ محرر اوراق نے احوال وفات وتکفین آنحضرت صلعم

کتاب چار چمن شہادت کے پہلے چمن میں مفصل لکھا ہے۔ مطالعہ سے

معلوم ہوگا اس واسطے اس مختصر میں مختصر مختصر بیان کیا ہے۔

الحمد للہ والمنۃ چار باغ احمدی نام اس کتاب کا ہے۔

اس نام مبارک سے سال تاریخ بھی پایا جاتا ہے یعنی "چار باغ احمدی"

۱۲۷۰

نام اور تاریخ ہے اسکی۔ مثنوی

بیان چار باغ احمدی اب کہ مفصل ہوئے حسرت سے رقم کب

اگرچہ یہ بیان مختصر ہے کہ یہ ہر یک معتقد کو پر اثر ہے

محبت اس چمن سے گر کروگے کہ یقین جانوں کہ جنت میں رہوگے

ادب سے تم جھکا کر سر عزیزو

پڑھو صلواۃ حضرت پر عزیزو ۷۲

ترقیمہ:- تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ غرہ ماہ

محرم الحرام ۱۲۷۰ھ ہجری بدست فقیر حقیر شیخ احمد متخلص بحسرت

ساکن کرنول۔

سطور ۱۵- سائز ۱½ انچ کم × ایک انچ زیادہ۔

خط معمولی نسخ۔

(۱۴۵) مجموعۂ مولود شریف - ندا - مسعود - دستگیر - مسکین وغیرہ

سلسلہ ---- ۱۲۷۵ ہجری (کلام اردو)

مندرجہ بالا کتاب مولود شریف پر مبنی ہے - اس مجموعہ میں ۷ نعتیہ قصیدے - منقبتیں اور غزلیں درج ہیں جو حضرت قادر بی بی صاحبہ کے لیے محمد صدر الدین خطیب نے ۱۳۱۶ھ میں نقل کی ہیں - ان کا اجمالی ذکر یہ ہے - ۱ - قصیدہ ندا - ۱۵ شعر ہیں ندؔا کا ذکر خوب چند ذکا دہلوی نے تذکرہ عیار الشعراء میں کیا ہے ---

نمونہ :- ابتدا :- یارو مدینہ پاکو اب جائیں گے چلو
روضہ کو ہاں رسول کے اب جائیں گے چلو
" :- اختتام :- راضی نہیں ہوں ہند کی مٹی سے اے ندؔا
یثرب میں رہ کے بس وہیں مرجائیں گے چلو

اسی طرح اس مخطوطہ میں حبیب علی شاہ مسکین اور دستگیر کی نعتیہ غزلیں بھی شامل ہیں ---

" ڈاکٹر سید محی الدین قادری زؔور فرماتے ہیں کہ " یہ مخطوطہ راقم الحروف کی پرنانی حضرت قادر بی بی صاحبہ کے کتب خانہ کا ہے - اور ان کی جلد کتابوں کی طرح اسکو بھی ادارے میں بطور تحفہ داخل کیا گیا ہے -"[1]

اس کتاب میں ۱۰ ورق ۲۰ اشعار فی صفحہ $\frac{9}{4}$x $\frac{1}{2}$۵" شامل ہیں -

یہ $\frac{۱۲۷۵ھ}{۱۸۵۵ء}$ میں تالیف ہوئی ---

---

[1] تذکرہ مخطوطات جلد چہارم یعنی کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو کی ۲ دو سو قلمی کتابوں کا تفصیلی جائزہ مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور معتمد اعزازی ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن
صفحہ ۱۵۲

تواریخ حبیب الٰہ ۱۲۸۱ھ مفتی محمد عنایت احمد

سیرت کی اس کتاب کو مفتی عنایت احمد نے ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴ء میں تحریر فرمائی اسمیں ۱۹۸ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں۔ یہ کتاب جزیرہ انڈومان میں تحریر کی گئی۔ رہائی کے بعد واقعات و حالات کتب احادیث و سیر سے مطابق کردئے گئے۔ زبان قدیم ہے اور اسکا بھی وہی طرز ہے جو عام میلاد کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کو نظامی پریس کانپور نے ۱۲۹۱ھ میں شائع کیا۔

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص عنوان حسب ذیل ہیں۔

باب اول۔ احوال نور مبارک اور ولادت با سعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز بعثت سے تا ہجرت کے بیان میں۔

فصل ۱:- بیان حال نور مبارک کا تا ولادت با سعادت

فصل ۲:- " " " "

فصل ۳:- بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت میں

فصل ۴:- نکاح آپ کا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ

فصل ۵:- بیان حالات زمانِ نبوت میں تا معراج

احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

باب دوم :-

(کتب خانہ خاص)

نمونۂ اقتباس :-

بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھڑ کفار مقتولین کے چاہ بدر میں ڈلوا دیے بعد ازیں متصل اس کنوئیں کے آپنے کھڑے ہوکر ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے تو جو خدائے تعالی نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا ہے[1]

یہ مصنف بھی قدیم مصنف سے متاثر معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ واقعات جو مصنفین نے تحریر کئے ہیں اسمیں وہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے لیکن کہیں کہیں ہلکی سی روشنی بھی سیرت کو نمایاں کرتی نظر آتی ہے۔ اسلیے اسکو سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن معیار سیرت کے مطابق نہیں ——

ادبی لحاظ سے بھی اسکو معیاری نہیں کہہ سکتے چونکہ زبان صاف اور موثر نہیں ہے -

---

[1] تواریخ حبیب الہ ، مفتی محمد عنایت احمد نظامی پریس کانپور ۱۲۸۱ھ میں شائع ہوا صفحہ ۶۳ سے

اجمالی خاکہ باب دوم

اس دور میں وہ کتب سیر شامل مقالہ کی گئی ہیں جو شروع سے ۱۸۵۷ء تک تحریر میں آئیں۔ جہانتک اردو زبان کا تعلق ہے اسکو یہ شرف حاصل ہے کہ اسنے دین اسلام کی بڑی خدمت کی بیشتر تو ہیں ، دینی کتب اسی زبان میں موجود ہیں -

اردو زبان کے ابتدائی دور میں نور نامے ، معراج نامے ، شادی نامے ، میلاد نامے اور وفات نامے وغیرہ لکھنے کا رجحان ملتا ہے ، خالص سیرت کی کتابیں بہت ہی کم ہیں ۔ اسی لیے سیرت کی ان ابتدائی کاوشوں (جن میں میلاد نامے ، شادی نامے ---- وغیرہ) شامل ہیں ، ان پر خصوصی توجہ دی گئی اس کے بعد آہستہ آہستہ سیرت کی کتابیں لکھی جانے لگیں - اسی سبب سے ان مختلف نامے جات کو شریک مقالہ نہیں کیا گیا ، کیونکہ ان میں سے ہر ایک مستقل موضوع ہے - (البتہ ان میں ان نامے جات کو شریک مقالہ کیا گیا ہے جو مخطوطات کی شکل میں دستیاب ہو سکے)

اس باب میں ۲۲ کتب سیر کا جائزہ لیا گیا ہے - ان میں خاص خاص کتب سیر مندرجہ ذیل ہیں -

فوائد بدریہ ، عہد نبوت کے ماہ و سال ، سیرت قرآنیہ ، تحفۂ محمدیہ ، دربار رسول ؐ کے فیصلے اور تواریخ حبیب الٰہ — ان میں فوائد بدریہ کو فوقیت حاصل ہے یہ سنہ ۱۲۵۵ھ / ۱۸۴۷ء میں قاضی بدرالدولہ نے مدراس میں قلمبند کی اور مطبع کشن راج مدراس سے شائع ہوئی - جنوبی ہند میں اسکو بڑی شہرت نصیب ہوئی —

اس دور کے طرز ، زبان اور ادائیگی کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے کیا جا سکتا ہے کہ قدیم دور میں کس قسم کا طرز تھا اور قدیم اردو کے بارے میں بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے -

ا؎ " لکھا ہے کہ جب حضرت صلعم ہژدہ برس کے جوان ہوئے ایکدن ابی طالب بی بی خدیجہ رض کے پاس جا کر کہے کہ تو ہر سال تجارت کے واسطے ہر کسی کو ملک شام کیطرف بھیجتی ہے اگر ایکے محمد ؐ کو تجارت کے لیے بھیجے گی تو البتہ تجھے بہت فائدہ ہوگا - بی بی کا دل پہلے سے خواہش بہت رکھتا تھا کہ جمال مبارک حضرت علیہ السلام کا دیکھے کیا واسطے کہ آوازہ حسن و جمال و شہرہ عظمت و کمال آنحضرت صلعم آفتاب سے زیادہ مشہور تھا - اسیوقت حضرت علیہ السلام بلائی اور آپکے جمال پر کمال کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی "

۲؎ " ایک اعرابی بنی عامر کے قبیلے والا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ہیں سو میں کیوں سمجھوں حضرت فرمائے یہ درخت پر سے خرمے کا خوشہ میں بلوانے سے آوے - تو تو مجھے رسول اللہ ہوں کر سمجھیگا - بولا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشہ کو بلوائے خوشہ جھاڑ پر سے جدا ہو کر حضرت پاس آیا - حضرت فرمائے جا پھر درخت پر گیا اعرابی بولیگا گواہی دیتا ہوں کہ آپ ؐ بیشک اللہ کے رسول ہو ، اور ایمان لایا "

ا؎ چراغ احدی (کل صفحات ۲۲۲) (نام مصنف ندارد) ، صفحہ ۵۵ نیشنل میوزیم کراچی

۲؎ فوائد بدریہ (قاضی بدرالدولہ) مدراس سنہ ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۷ء تاریخ اشاعت صفحہ ۳۲۲ -

باب سوم

تاریخی ترتیب سے کتب سیر کا جائزہ) سنہ ۱۸۵۷ء تا سنہ ۱۹۲۷ء اور پورے دور کا اجمالی خاکہ

- اصح السیر
- سیرت النبی (اول) صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (دوم)
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (سوم)
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (چہارم)
- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (پنجم)
- رحمت للعالمینؐ (اول)
- " (دوم)
- " (سوم)
- رحمت عالمؐ
- تشنیف الکلام فی احوال شارع اسلام
- الخطبات الاحمدیہ
- آداب الاخلاق یعنی اخلاق محمدیؐ
- آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- آنحضرت یعنی ہمارے آقا خدا کے پیارے حضرت محمدؐ کے حالات
- النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم
- آفتاب عالمؐ
- انوکھے رسولؐ (ناول)
- اسوۃ الرسولؐ (دوم)
- " (سوم)
- " (چہارم)
- " پنجم

- اسوۂ حسنہ
- انوار احمدیؐ
- اسلام
- آمنہ کا لال
- سرور عالمؐ
- سلطنت مصطفیٰؐ
- سیرت رسولؐ
- سیرت رسول عربیؐ
- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت رسول اللہؐ
- سیرت الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (اول)
- سیرت نبویؐ اور مستشرقین
- سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (جگت گرو)
- سیرت خاتم الانبیاءؐ
- دیباچہ سیرت محمدیہ (ترجمہ مواہب لدنیہ)
- سراج منیر
- سیرت الرسولؐ (اول۔ سوم)
- دربار رسالتؐ
- دعوت اسلام
- تاجدار دو عالم
- تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
- تاریخ اسلام (اول)
- تاریخ مسعودی (ترجمہ)
- تصویر نورؐ (منظوم)
- تذکرۃ الحبیبؐ
- تذکرۃ المصطفیٰؐ
- شان خاتم الانبیاءؐ

- شمائل ترمذی
- شمائل الرسولؐ
- معراج انسانیت
- محمد درشن
- محسن حقیقی
- ذکر حبیبؐ
- ذکر نبیؐ
- ذکر مبارکؐ
- خاتم النبیینؐ
- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (اول)
- ختم نبوت (ہر سہ حصہ)
- حبیب خداؐ
- حیات رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- بشریٰ
- رسول عربیؐ
- (رسالہ) النبی الموعودؐ
- طبقات ابن سعد (اول)
- طبقات ابن سعد (دوم)
- حلیۃ النبیؐ
- زندہ نبیؐ کی زندہ تعلیم
- ہماری بادشاہی

N.M ④

236
287

معراج نامہ (منظوم) از شیدا

(قلمی)

کل صفحات ۱۱۳ ہر صفحہ میں ۱۰ اشعار اور ہر شعر میں تقریباً ۱۲ الفاظ درج ہیں۔

۱۲۸۹ھ میں قلمبند ہوا

نمونہ :- یہ جبرئیل ایسی صفت کا براق ۔ کہ تھا نور کا جس کی سارو براق ص ۸۶

پیمبر کی پہونچا ہی دولت سرا ۔ دیکھا ہس شکر خواب خیر الوریٰ [۱]
کیا فکر دلمیں جیسا بیٹھی کیوں ۔ یہہ سوتی ہوئی ہس اولیا بیٹھی کیوں

نمونہ :- زینت بخش شدن آن باعث کن فیکون بر آسمان سوم کرمسمی ما نور است

عجائب غرائب نبیؐ دیکھ وہاں ٭ چلی قصد کرنے کی آسمان
تہا موتی کا دروازہ اوپر تمام ٭ مقفل الہا دو لعبد اہتمام
لگا اتر کی درکو روح الامین ٭ سن آواز پوچھا فرشتہ وہیں
تیرا نام کیا ہی تو میرے بول ٭ کہ دیو دروازہ جلد لیے کہول
کہا میں ہوں جبرئیل سن میری بات ٭ حبیب خدا کو لی آیا ہوں سات

یہ قلمی نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ یہ منظوم شکل میں ہے اسکے کل ۱۱۳ صفحات ہیں نیز ہر صفحہ میں ۱۰ اشعار ہیں اور ہر شعر میں ۱۲ الفاظ ہیں
یہ نسخہ ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء میں تحریر میں آیا ۔ اسکو شیدا نے تحریر کیا ۔
زبان و بیان کے اعتبار سے اس کا معیار غنیمت معلوم ہوتا ہے البتہ سیرت کے لحاظ سے صرف عقیدت نامہ نظر آتا ہے ۔

---

[۱] معراج نامہ از شیدا ۔ صفحہ ۸۶

تنقید الکلام و احوال شارع الاسلام

از امیر علی
مترجم سید ابوالحسن صاحب۔

سیرت کی اس کتاب کو امیر علی نے تحریر کیا اور اس کا ترجمہ ابوالحسن صاحب نے کیا۔
یہ کتاب جنوری ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء میں قلمبند کی گئی اور ۱۸۸۵ء میں ترجمہ ہوئی۔
مطبع جعفری لکھنؤ "محاسن جدید"۔ اصل میں یہ کتاب ان گمراہ کن مغربی
متعاصبین کا جواب ہے جو اعتراضات انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر
کئے ہیں۔ اسمیں سر ولیم میور اور ڈاکٹر اسپرنگر خاص کر مشہور ہیں۔ ان لوگوں نے
تعدد ازواج اور بردہ فروشی اور جہاد، جنت و نار کو جسمانیات و مادیات سے
تعبیر کرنا وغیرہ پر اعتراض کیا ہے اور کیچڑ اچھالا ہے۔ مصنف نے ان کا جواب
بڑے احسن طریقہ پر دیا ہے۔ لیکن جو گمراہ ہو جائیں وہ مشکل سے راہ پر آتے ہیں۔
یہ کتاب سیرت کے معیار کے مطابق پوری اتری ہے۔ چونکہ مصنف نے
واقعات احادیث صحیحہ سے لکھنے کی کوشش کی ہے۔ نیز ادبی اعتبار سے
یہ کتاب وزن رکھتی ہے۔ مترجم نے عام فہم زبان میں ترجمہ کیا ہے۔
یہ کتاب ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں
تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین ۱۹ ابواب میں ہے اور طویل ہے
خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں:
پہلا باب:۔ (بیکٹریا یعنی بلخ کی نسبت گمان کیا گیا ہے کہ ابتدائی مسکن انسان کا ہے)

سلے: تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام از امیر علی
مترجم۔ سید ابوالحسن مطبع
جعفری، محاسن جدید، لکھنؤ

دوسرا باب :- (پیدائش حضرت خاتم الانبیاءؐ، آنحضرتؐ کے ابتدائی حالات)

تیسرا باب :- (قریش کا مسلمانوں پر متواتر ظلم و تعدی کرنا - آنحضرتؐ کا طائف میں تشریف لیجانا)

چوتھا باب :- (احوال آنحضرتؐ مدینہ میں - احوال انصار و مہاجرین)

پانچواں باب :- (آنحضرتؐ کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ)

چھٹا باب :- (غزوہ بدر کا مقابلہ جنگ)

ساتواں باب :- (آنحضرتؐ کا جود و کرم نسبت دشمنوں کے)

آٹھواں باب :- (یہود کا دوبارا آمادہ جنگ ہونا)

نواں باب :- (قاصدوں کا جا بجا سے آنحضرتؐ کی خدمت میں آنا)

دسواں باب :- (آنحضرتؐ کی رسالت کی تکمیل)

گیارھواں باب :- (معانی حقیقی و مجازی لفظ اسلام کے)

بارھواں باب :- (اعمال مذہبی اسلام میں)

تیرھواں باب :- (تردید اس قول کی کہ اسلام بزور شمشیر قائم ہوا)

چودھواں باب :- (تعداد (تعدد) ازواج)

پندرھواں باب :- (پردہ نشینی کی اصل)

سولھواں باب :- (حساب آخرت کا اعتقاد

سترھواں باب :- (عرب کا علم و فضل قبل بعثت آنحضرتؐ

اٹھارواں باب :- (اسلام کی مکمل حقیقت)

انیسواں باب :- (مسلمانوں میں ترقی علوم و فنون)

اقتباس :- اسلام نے اپنے نفس کی حفاظت کے لیے تلوار پکڑی تھی مگر دین مسیحی نے اس غرض سے شمشیر زنی کی کہ آزادی خیال اور آزادی اعتقاد کو صفحۂ روزگار سے مٹادے۔ قسطنطین اعظم نے اس دین کو کسی دشمن کا کچھ خوف نہ باقی رہا مگر جس ساعت سے اس مذہب کو فروغ ہوا بس اوسی ساعت سے اسکی سچی خاصیت ظاہر ہونے لگی یعنی اور ادیان سے نفرت و بیزاری کرنے لگا ——

الخطبات الاحمدیہ

فی العرب والسیرة المحمدیہ مصنفہ سر سید احمد خاں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب ردِّ عیسائیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ ولیم میور نے جو آگرہ کا گورنر تھا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "لائف آف محمدؐ" رکھا۔ اس نے دور از کار، خلاف واقعہ اور گمراہ کن باتیں لکھیں۔ اس سے سر سید احمد خاں کے جذبۂ دینی کو سخت ٹھیس لگی۔ اور انھوں نے سر ولیم میور کی رسوائے زمانہ کتاب کی غلطیوں اور تحریفوں کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کیا۔

خطبات احمدیہ سر ولیم میور کی کا بہترین اور مسکت جواب ہے۔ سر سید احمد خاں نے اپنی اس محققانہ کتاب میں عہد عتیق، زبور، تورات اور قدیم انبیاء بنی اسرائیل کے صحیفوں اور عہد نامۂ جدید کے حوالہ جات سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ذاتی اور خاندانی شرافت نیز حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور پیغمبرانہ خصوصیات و امتیازات کو جدید ترین اصول تاریخ و تنقید کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں سر سید احمد خاں نے اپنا نہایت قیمتی (سرمایہ) کتب خانہ فروخت کر ڈالا اور اپنے گھر اور کوٹھی کو رہن رکھ دیا اور لندن کے سفر کی تیاری کی۔ "سر سید کا سب سے اہم مقصد ولایت کے سفر سے ایک ایسی کتاب لکھنا اور انگریزی میں اس کا ترجمہ کرا کر شائع کرنا تھا جس سے اسلام کی اصلیت عیسائی قوموں پر ظاہر ہو۔ اور جو غلطیاں اکثر عیسائی مصنفوں نے اور خاصکر ولیم میور نے اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں اسلام کی حقیقت اور بانیٔ اسلام کے کیرکٹر کو ظاہر کرنے میں دانستہ یا نادانستہ کی ہیں ان کو رفع کیا جا سکے۔ (حیات جاوید صفحہ ۲۱۳)

سر سید نے سیرت کی اس کتاب کو تحریر کر کے جہاد کیا ہے۔ کیونکہ انگریزوں کے دور میں اس قسم کی جرأت ایک مجاہد ہی کر سکتا ہے۔ جہاںتک سیرت کا تعلق ہے وہ انھوں نے صرف ۱۰ سال تک کے حالات کا ذکر کیا ہے۔ لیکن تمام بدخواہوں کے جوابات بڑے موثر انداز میں دئے ہیں۔

سر سید احمد خاں نے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے جواب لکھنے کی کوشش کی ہے اسلیے یہ کتاب سیرت میں ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ نیز اردو ادب میں اس کا خاص معیار ہے۔ چونکہ زبان و بیان بڑا موثر ہے اور عام فہم بھی۔ ہر شخص جو معمولی اردو جانتا ہے اسکو سمجھ سکتا ہے۔ سر سید کا مقصد بھی یہی تھا کہ دل کی بات لوگوں تک پہنچا دی جائے۔

یہ کتاب ۵۲۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں۔ ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ نیز ہر سطر میں ۲۰ نقاط ملتے ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۸۸۷ء / ۱۳۰۵ھ میں علیگڑھ انسٹیٹیوٹ پریس میں لالہ گلاب رائے کے اہتمام سے چھپی تھی۔ یہ اس کا بہترین اڈیشن تھا۔ اس کا ایک نسخہ محمد احمد پبلک لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ (مقدمہ محمد اسماعیل پانی پتی) ۔ اس کا دوسرا اڈیشن مسلم یونیورسٹی بک ڈپو علیگڑھ سے شائع ہوا۔ اس کا تیسرا اڈیشن وکیل ٹریڈنگ ایجنسی امرتسر سے شائع ہوا۔ چوتھا اڈیشن ۱۹۶۳ء میں ترقی ادب لاہور نے شائع کیا۔ اور اس کا آخری اڈیشن یانچویں مرتبہ نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع ہوا۔ اور یہی کتاب ہے جس پر تبصرہ کیا گیا۔

یہ اڈیشن مارچ ۱۹۶۳ء کو شائع کیا گیا۔ فہرست مضامین طویل ہے خاص خاص جز حسب ذیل ہے۔

(مقدمہ۔ دیباچہ) خطبہ پہلا! جغرافیہ جزیرۂ عرب مع نقشہ عرب جھوٹی روایتیں جو قوم عاد کی نسبت مشہور ہیں۔ قبائل عرب کی تفصیل۔

اول اسماعیلی یا بنی اسمٰعیل - ابراہیمی یا بنی قطورہ - حضرت ہاجرہ کے حالات کتب یہود سے -

دوسرا خطبہ - عرب کے رسومات و عادات اسلام سے پہلے - تیسرا خطبہ - عرب کے مذاہب قبل اسلام - چوتھا خطبہ - اسلام انسان کیلئے رحمت ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کے مذاہب کی پشت پناہ - پانچواں خطبہ - مسلمانوں کی کتب - احادیث - کتب سیر - کتب تفسیر - کتب فقہ کے بیان میں خطبہ چھٹا - مذہب اسلام کی روایتوں کی اصلیت - اور ان کے رواج کی ابتدا خطبہ ساتواں - قرآن جناب پیمبرؐ پر کسطرح نازل ہوا - سر ولیم میور اور دیگر عیسائی مورخوں کی غلطیاں نسبت قرآن مجید کے - خطبہ آٹھواں :- خانہ کعبہ اور اسکے گذشتہ حالات اسلام سے پہلے - خطبہ نواں :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ کے بیان میں - خطبہ دسواں :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشارات کے بیان میں جو توریت - انجیل میں مذکور ہیں - خطبہ گیارھواں - شق صدر اور حقیقت معراج کی ماہیت کے بیان میں - خطبہ بارھواں اس خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے آپکی بارہ برس کی عمر تک کا حال ہے -

نمونہ اقتباس :- " سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو جزیرۂ عرب کی خوشنما زبان کا خالص ترین نمونہ بن گئی تھی - جبکہ انکی فصاحت و بلاغت انکی کامیابی میں بڑا کام دینے لگی - تو ایک خالص زبان اور ایک دلفریب گفتگو سے فائدہ عظیم مرتب ہوا - مگر ایک بات سر ولیم میور صاحب کی نگاہ سے رہ گئی کہ جب ہم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی متواتر یا مشہور حدیث کو پڑھتے ہیں جس میں یقین کیا جاتا ہے کہ خاص لفظ آنحضرت ؐ کے محفوظ ہیں جیسے دعائیں وغیرہ تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا طرز کلام اور فصحائے عرب کے کلام سے کچھ غیر مشابہ نہیں ہے - لیکن جب ہم قرآن مجید کے مقدس مضمون کو پڑھتے ہیں تو ہمکو حیرت ہوتی ہے اور ہمارا تعجب بے انتہا بڑھ جاتا ہے - کہ وہ دونوں کلام ایک ہی شخص کے یعنی محمد صلعم کے ہیں اور دونوں میں بڑا فرق پاتے ہیں - اور اس کی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ اول کلام انسانی ہے اور دوسرا کلام ربانی -"[1]

---

[1] خطبات احمدیہ (سر سید احمد خاں) سن اشاعت مارچ ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۰۱ (نفیس اکیڈمی کراچی)

آداب اخلاق

از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
حسب فرمائش
کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور سنہ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

یہ کتابچہ ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے - ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں ہر سطر میں تقریباً ۲۲ الفاظ ہیں - اسکو امام غزالی رح نے تحریر کیا اور کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور نے سنہ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء میں شائع کروایا ـــــ اس کتابچہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آداب و اخلاق بیان کئے ہیں ـــ کل ۱۲ بیان میں یہ کتابچہ پورا کیا گیا ہے ـــ حالانکہ یہ کتابچہ صرف ۴۳ صفحات پر مشتمل ہے لیکن سیرت کے لحاظ سے بڑا وزنی ہے - نیز اسکو آسان زبان میں پیش کیا گیا ہے - اس کی صرف سیرت کا ایک پہلو روشن ہوتا ہے لیکن یہی پہلو سیرت میں بڑی اہمیت رکھتا ہے -

نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے سیرت کا خلاصہ اور سیاست تامہ جمع کر دی تھی آپ امی ہیں کہ نہ پڑھے نہ لکھے - جنگل کے ملکوں اور جنگلوں کے اندر حالت فقر اور بکریاں چرانے میں یتیم پیدا ہوئے کہ نہ باپ تھا نہ ماں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو محاسن اخلاق اور اچھے طریقے اور پہلوں اور پچھلوں کے حالات اور جن باتوں سے آخرت میں فوز و نجات ہو وہ دنیا میں لوگ رشک کریں اور واجب امر پر لازم رہنا اور فضول کو ترک کرنا سب کچھ تعلیم فرمادیا ہے[1]

---

[1] "آداب اخلاق" از امام غزالی "کتب خانہ اسلامی سنہ ۱۸۹۳ء

"دعوت اسلام" کو پروفیسر آرنلڈ نے تحریر کیا اور اس کا ترجمہ محمد عنایت اللہ
دہلوی نے کیا ہے ۔ یہ کتاب پروفیسر آرنلڈ نے علی گڑھ کے زمانۂ قیام میں لکھی تھی۔
اور سر سید مرحوم کے حکم سے مولوی عنایت اللہ نے اسکا ترجمہ آسان اور بامحاورہ
اردو میں کیا۔ تقریباً سارا مسودہ سر سید احمد خاں مرحوم نے خود دیکھا تھا۔ اس کتاب میں
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پہلو روشن کیا گیا ہے۔ جس سے اسلام ساری
دنیا میں پھیلا ۔ کتاب کا موضوع یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت اسی مذہب کے
سادہ اصول اور علمائے اسلام کے اخلاق حمیدہ کا نتیجہ ہے ۔ یورپ کے
مستشرقین کی یہ رائے تاریخی حقائق کی روشنی میں کسی طرح درست نہیں کہ
مسلمان فاتحین کی تلوار سے اسلام پھیلا ۔ یہ ایک مدلل کتاب ہے اور ایک
یوروپین عیسائی کی لکھی ہوئی ہے۔ اسلیے یہ ایک مسکت جواب ہے ان تمام
الزامات کا جو یورپ والے لگایا کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکے امتیوں نے دین اسلام کی اشاعت میں جس طرح بڑھ چڑھ کر
حصہ لیا اس کتاب میں اسکی تفصیل ملتی ہے۔

یہ کتاب ۳۵۲ صفحات پر مشتمل ہے ۔ تقریباً ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں
اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۹ نقاط ہر سطر میں موجود ہیں ۔

"دعوت اسلام" پہلی بار سر سید احمد خاں مرحوم کے ایما پر ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء میں
طبع ہوئی دوسری مرتبہ مسعود پبلشنگ ہاؤس نے ۱۹۷۳ء میں اسکو طبع کیا
دوسری مرتبہ اسکی کتابت الوری بیگم دہلوی نے کی ———

فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ اسکے خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

باب اول (پریچنگ آف اسلام) دعوت اسلام۔ اسلام بھی ایک تبلیغی مذہب ہے
اسلام وعظ و نصیحت سے پھیلا

باب دوم۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر وعظ اسلام کی حیثیت سے توجہ)

باب سوم (مغربی ایشیا کی عیسائی قوموں میں اسلام کی اشاعت، مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا
انتظام، عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا اور اسکے اسباب)

باب چہارم (افریقہ کی عیسائی قوموں میں اسلام کی اشاعت، پادریوں اور قسیسوں کی
غفلت سے عیسائی مسلمان ہوئے)

باب پنجم (ہسپانیہ اندلس کے عیسائیوں میں اسلام کی اشاعت، پادریوں کی افسوسناک
حالت، اسحٰق راہب کا واقعہ)

باب ششم (یورپ کی عیسائی قوموں میں ترکوں کے ذریعہ اسلام کی اشاعت، سلطان
محمد ثانی نے یونانی کلیسا کو مذہبی آزادی دی تھی)

باب ہفتم (ملک ایران اور وسط ایشیا میں اسلام کی اشاعت، اہل ایران کے
اکثر فرقوں نے اسلام کا خیر مقدم کیا)

باب ہشتم (مغلوں اور تاتاریوں میں اسلام کی اشاعت، آجکل سلطنت روس میں
اسلام کا پھیلنا)

باب نہم (ہندوستان میں اسلام کی اشاعت، کسی مورخ نے ہند میں دعوت
اسلام کی تاریخ نہیں لکھی۔ ہندوستان میں کثرت سے نو مسلموں کی
اولاد ہے۔ ہندوستان کے بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت میں کس قدر
حصہ لیا۔ راجپوتوں اور دیگر ہندوؤں کا اسلام قبول کرنا۔ خوجہ قوم کا مسلمان ہونا
بوہرہ قوم کا مسلمان ہونا،

باب دہم (ملک چین میں اسلام کی اشاعت۔ عربوں کے اہل چین کے ساتھ تعلقات
مغلوں کی فتوحات کا اثر۔ تبلیغ اسلام میں چین کے مسلمانوں کی کوشش)

باب یازدہم (افریقہ میں اسلام کی اشاعت۔ اسلامی سلطنتوں کا قیام
دوازدہم (سوڈان میں اسلامی اشاعت)

باب سیزدہم (اسلام میں اشاعت مذہب کے لیے کسی باقاعدہ سررشتہ یا انتظام کا
نہ ہونا۔ اسلامی سلطنت نے غیر مذہب والوں کو مذہبی آزادی دی۔
اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔)

نمونہ اقتباس :- إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ الحجرات ۱۳)
(بے شک جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے وہ خدا کو سب سے زیادہ پسند ہے)
اہل عرب ان پابندیوں کو زیادہ برداشت نہ کر سکے جو اسلام نے انکی زندگی کے
روزانہ کے مشاغل پر لگائیں۔ شراب اور عورتیں اور راگ وہ چیزیں تھیں جو اہل
عرب کے دل کو سب سے بڑھ کر مرغوب اور عزیز تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان چیزوں میں سے ہر چیز کی نسبت جو احکام جاری فرمائے ان میں نہایت سختی برتی
پس شروع سے اسلام تبلیغی مذہب ہونیکی سند رکھتا ہے اسکا کام یہ تھا کہ
لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرے تاکہ وہ مسلمان ہو کر ایمان والوں کی اخوت میں
شامل ہوں اور دنیا کو اسلام کا ابتدا میں حال تھا وہی آج کے دن تک
جاری ہے۔ [1]

---

[1] "دعوت اسلام" مصنف ڈاکٹر سر تھامس آرنلڈ (مترجم محمد عنایت اللہ دہلوی)
مسعود پبلشنگ ہاؤس بلیسس اسٹریٹ شائع شدہ ۱۹۶۳ء کراچی

شمائل الرسولؐ

از یوسف بن اسماعیل

مترجم:- مولوی محمد عبدالجبار خان صاحب آصفی

مطبع مقبول عام آگرہ میں ۱۳۱۸ھ میں چھپا۔

اس شمائل کی کتاب کو یوسف بن اسمٰعیل نے قلمبند کیا ہے اور اس کا ترجمہ مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب آصفی نے کیا - اور اس کو ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء میں مطبع مفید عام آگرہ نے شائع کیا - اسمیں ۳۷۳ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۹ الفاظ ہیں - زبان قدیم استعمال کی گئی ہے - احادیث کا زیادہ سہارا لیا گیا ہے - واقعات صداقت پر مبنی ہیں - چونکہ مصنف نے احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے اس وجہ سے واقعات درست درج کئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں شمائل کا بیان ہے - آپکیؐ عادات و اطوار کا بھی ذکر ہے اسلیے سیرت میں اسکا شمار کیا جا سکتا ہے - ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب خوبیوں کی حامل ہے چونکہ زبان سلیس استعمال کی گئی ہے ——

فہرست مضامین درج نہیں ہے - خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں -

- ٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف اور آپکے اسمائے مبارک کے بیان میں -
- ٥ آنحضرت صلعم کی آواز مبارک کی صفت میں -
- ٥ آنحضرت صلعم کے جوتے اور موزے کی صفت میں
- ٥ آنحضرت صلعم کے موجان کی صفت میں
- ٥ آنحضرت صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت میں
- ٥ آنحضرت صلعم کی طب مبارک کے بیان میں -

نمونہ:- آنحضرت صلعم کا دست مبارک حریر سے زیادہ نرم تھا - اور اوسکی خوشبو مانند دست عطار کے تھی آپ دست مبارک میں خوشبو لگاتے یا نہ لگاتے اگر کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ شخص آپکےؐ دست مبارک کی خوشبوئیں اپنے ہاتھ میں تمام دن پاتا تھا - اگر آپ اپنے دست مبارک کو کسی لڑکے کے سر پر رکھ دیتے تو وہ لڑکا درمیان اور لڑکوں کے پہچانا جاتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے اوسکے سر پر اپنا دست مبارک رکھا ہے -[1]

---

[1] شمائل رسول" مصنفہ یوسف بن اسمعیل - مترجم مولوی عبدالجبار خان آصفی ۱۳۱۸ھ مقبول عام پریس آگرہ

سیرۃ الرسولؐ (جلد اول) از مرزا حیرت بیگ دہلوی

(جلد سوم) کرزن پریس دہلی میں ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء میں طبع ہوئی۔

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مرزا حیرت بیگ دہلوی نے تحریر کی ہے اسکی پہلی جلد اور تیسری جلد دستیاب ہو سکی ہے۔ پہلی جلد ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۱ء اور تیسری جلد ۱۳۲۲ھ ہجری میں کرزن پریس دہلی سے شائع ہوئیں ــــ مرزا حیرت بیگ نے ان جلدوں میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ نیز سر سید احمد خاں صاحب اور دیگر اہل قرآن (فرقہ) پر سخت تنقید کی ہے۔ بچپن، جوانی، نبوت اور غزوات کا ذکر کیا گیا ہے۔ فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ مصنف ایک قابل اور عالم شخص ہے۔ جو بہترین تراجم کی وجہ سے اظہر من الشمس ہیں۔ انھوں نے قران وحدیث دونوں سے مدد لے کر سیرت کی کتاب مرتب کی ہے۔ پہلی جلد میں ۱۸۸ اور تیسری جلد میں ۱۸۲ صفحات ہیں۔ ہر سطر میں تقریباً ۱۹ الفاظ اور ۳۷ نقاط ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں۔

چونکہ یہ کتاب سیرت کے معیار پر پوری اترتی ہے اسلیے اسکو سیرت کے سرمایہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ مصنف نے محققانہ انداز میں اسکو ترتیب دیا ہے اردو بھی آسان استعمال کی ہے۔ ادبی معیار بھی برقرار ہے۔

نمونہ اقتباس جلد اول ــــ ہمیں ان رازوں کا پتہ لگاتا ہے اور اسکی گہرائی تک پہنچنے کیلیے بہت کچھ سامان کرتا ہے۔ ہمیں دکھاتا ہے کہ اسلام کی موجودہ حالت بسا غنیمت ہے۔ اس سے پہلے اسلام سخت سخت آزمائشوں سے آزمایا جا چکا ہے۔ مسلمانوں پر دنیا کے تمام ممکن الوقوع مصائب توڑے جا چکے ہیں۔ بڑی بڑی مزاحمتوں کے بعد اسلام اپنا راستہ عام شاہراہوں میں کر چکا ہے۔

اور اب اسے مشکلات نہیں ہیں۔ جتنی گزشتہ زمانے میں اٹھانی
پڑتی تھیں — [۱]

(جلد سوم) ایک دن وہ حسب معمول مدینہ سے نکل کر مکہ کی سڑک کی طرف
جا کے بیٹھ گئے۔ سامنے بلند ٹیلے پر ایک یہودی کھڑا ہوا تھا۔ ناگاہ
اسکی نظر حضور انور اور آپکے اصحاب پر پڑ گئی اسنے زور سے غل مچایا کہ
اے جماعت جس کا تم انتظار کر رہے ہو وہ قریب آ گیا ہے۔
جب مسلمانوں کو خیر الانام ؐ کی خبر ہوئی تو اپنے ہتھیار اٹھا کے
استقبال کے لیے دوڑے اور پہاڑ کی چوٹی پر حضور ؐ کا استقبال کیا۔ [۲]

---

[۱] سیدۃ الرسول ؐ، صفحہ ۷ (جلد اول) مرزا حیرت بیگ دہلوی
کرزن پریس دہلی سنہ ۱۳۱۹ / ۱۳۲۲ ہجری

[۲] ء ء صفحہ ۹ (جلد سوم)

رسالۃ النبی الموعود (حصہ اول) مصنف
منشی امیرالدین خاں
وکیل عدالت ریاست بیکانیر

یہ کتاب اصل میں میلاد کی ایک کتاب ہے جس میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی گئی ہے یہ کتاب پرانی ہے اور اس کو منشی امیرالدین خاں صاحب نے فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۱۳۲۵ھ میں میرٹھ میں قلمبند کی اور مطبع نور برقع نورالانوار پریس میرٹھ سے شائع ہوئی ــــ کتاب ۳۱۶ صفحات پر مشتمل ہے ۔ ۲۱ سطور ہر صفحہ میں ہیں نیز ہر سطر میں اندازاً ۱۷ الفاظ ہیں ۔

یہ کتاب بھی سیرت کے معیار پر پوری اترتی ہے ۔ چونکہ مصنف نے احادیث کا سہارا لیا ہے جو صحیح کہلاتی ہیں ۔ حالانکہ کتاب میلاد کی ہے لیکن عام میلاد کی کتابوں میں جذبات سے کام لیا جاتا ہے ۔ مصنف نے حقائق سے کام لیا ہے اسلئے اسکو سیرت کے سرمایہ میں جگہ دی جا سکتی ہے ۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے ۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں ۔

حمد ، آفرینش عالم ۔ حضرت آدم علیہ السلام والی جنت ۔ تعمیر بیت اللہ مذہب یہود ۔ مذہب عیسوی ۔ بشارات ۔ زمانۂ بعثت سے ہجرت تک کے حالات ۔ طائف کا سفر ۔ معراج ۔ تعمیر مسجد نبوی ۔ جنگ بدر جنگ احد ۔ واقعہ حدیبیہ ۔ دعوت اسلام کے خطوط بنام شاہان روم مصر، حبشہ ، فتح مکہ ۔ غزوۂ تبوک سنہ ۹ھ ۔ حجۃ الوداع سنہ ۱۰ھ ۔ ازواج مطہرات ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام ۔ سرکار نبوی کے ایلچی ۔ کاتبان سرکار نبوی عشرہ مبشرہ وغیرہ ــــــــ

نمونۂ اقتباس :۔

جن لوگوں کو زندگی میں یقینی طور پر بہشتی ہونے کی خوشخبری دیگئی یہ ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

لہ[1]

---

[1] رسالہ النبی الموعود اول" صفحہ ۳۰۱ مصنف امیر الدین احمد مطبع نور مرقع الانوار پریس میرٹھ

اسلام ، تالیف :- مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی

ناشر :- کتب خانہ امدادیہ دیوبند
(یوپی) انڈیا (نیشنل پریس دیوبند)

سیرت پاک کی یہ کتاب مولانا محمد عاشق الٰہی نے ۱۳۳۰ھ ۱۲-۱۹۱۱ء میں قلمبند کی اور اسکو دیوبند سے شائع کیا گیا۔ اسکی چار جلدیں ہیں۔ جلد اول میں چاہ زمزم تا مدینہ منورہ او مسجد نبوی کی تعمیر تحریر ہے۔ جلد دوم میں مدینہ میں انصار کی آبادی تا شاہ عمان و حاکم یمامہ کا حال ہے جلد سوم میں سرایا اور عمرۃ القضا تا غزوہ حنین اور غزوۂ طائف کا ذکر کیا گیا ہے۔ جلد چہارم میں (بنی تمیم اور تحصیل زکوٰۃ وصدقات تا تدفین و خاتمہ تحریر کیا گیا ہے ——
فہرست ۸۷ ابواب میں مندرج ہے مصنف نے مستند واقعات کا ذکر کیا ہے۔
اس لحاظ سے یہ کتاب مستند اور جامع ہے سیرت کے جملہ پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔
نیز جذبات سے کام نہیں لیا گیا بلکہ حقائق کو سامنے رکھکر سیرت بیان کی گئی ہے ——
زبان آسان اور عام فہم ہے۔ عنوان کے اعتبار سے یہ کتاب صرف اسلام کی تعلیم ظاہر کرتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اسمیں سیرت کے بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ادبی معیار پر بھی یہ کتاب پوری اترتی ہے۔ تاثراتی زبان استعمال کی گئی ہے۔

نمونہ :- یہ سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش مسرت سے آواز تکبیر بلند کی اور سارے گھر

(۱) والوں کو اطلاع مل گئی کہ عمر رضہ مسلمان ہو گئے۔ اب مسلمانوں کی مسرت کا کیا پوچھنا ہر شخص اپنے پاک خدا کے احسان کا شکر گذار بنا ہوا اس نعمت غیر مترقبہ کے حصول پر ایکدوسرے کو مبارک باد دیتا تھا۔ [۱]

(۲) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن "شیما بنت الحارث بھی تھیں، جنہوں نے بہن ہونیکی علامت یہ ظاہر کی کہ بچپن میں جس وقت میں آپؐ کو گود میں لیے کندھے سے لگائے ہوئے تھی تو آپؐ نے میری کمر میں کاٹ کھایا تھا۔ جس کا نشان ابتک موجود ہے چنانچہ آپؐ نے وہ نشان دیکھا اور اپنی چادر بچھادی اور فرمایا کہ تم چاہو تو میرے پاس رہو اور تمہارے خرچ کی میں کفالت کرونگا اور چاہو تو تمہارے وطن واپس کردوں مگر جب شیمانہ اپنے وطن کو ترجیح دی تو آپؐ نے تین غلام اور ایک باندی اور چند اونٹ اور بکریاں دے کر بہانت اکرام کے ساتھ ان کو انکے وطن واپس بھیجدیا۔

---

[۱] "اسلام"، مولانا محمد عاشق، کتب خانہ امدادیہ دیوبند
صفحہ ۸۵

(۷۹)

رحمۃ للعٰلمین ۲

(جلد اول)

رحمت العالمین، کو قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے ۱۹۱۲ء / ۱۳۳۱ھ میں تالیف کیا ہے یہ سیرت کی کتاب تین جلدوں میں ہے۔ جلد اول ۳۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۱ نقطے ہیں۔ اس سیرت کو شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور نے شائع کیا۔ مصنف نے ناقابل تردید دلائل و واقعات کی بنا پر ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام کے محاسن کی جامع تھی۔ مولف نے بالغ نظری سے کام لیتے ہوئے اسلامی کتابوں کے علاوہ غیر مذاہب کی بہت سی معتبر و مقدس کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ تورات، زبور، انجیل اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں سے بھی مضبوط دلائل بہم پہنچا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال فضیلت و عظمت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ ان تین جلدوں میں سیرت نبوی کے بحر بے پایاں کو بند کر کے صحیح معنوں میں کتاب کو دریا در کوزہ کا مصداق بنا دیا ہے۔ سیرت رسول کے متعلق اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں رحمت العالمین، کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ مولف نے حقائق کی روشنی میں قلم چلایا ہے۔ اور بعض چیزوں کو اختیار کیا ہے جو معیار تحقیق پر پوری اتریں۔

ابواب و عنوانات ہر ایک میں اولے حبیب کو جگہ دی گئی ہے

۱۔ مقدمہ (مسیحؑ سے دو ہزار سال پہلے حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش۔ مکاشفات یوحنا کی تطبیق نبی ﷺ پر۔

۲۔ قرب زمانہ بعثت

۳۔ بعثت و نبوت

۴۔ باب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استحکام امن کیلئے بین الاقوامی معاہدے کیے)

۵ - حضورؐ کی تقریر

۶ - باب (مختلف مذاہب اور مختلف ممالک میں دعوت اسلام

۷ - باب (وفود کا آنا -)

۸ - باب (مدینہ میں دس سال کے اہم واقعات

۹ - باب (خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۰ - " مولانا کا طرز تحریر بڑا پُر اثر ہے - "

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں جملہ انبیاء کی شان نظر آتی ہے"

آپؐ مسیح علیہ السلام کی طرح جھٹلائے اور ستائے گئے پھر بھی صابر و شاکر ہی پائے گئے

آپؐ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرح بیابانوں اور بستیوں میں خدا کی آواز کو پہنچایا

آپؐ نے عیسیٰ رسول اللہ کیطرح خدا کے گھر کی عظمت و حرمت کو از سر نو زندہ فرمایا

آپؐ نے ایوبؑ کیطرح صبر و شکیبائی کے ساتھ گھاٹی میں تین سال تک محصوری کے دن کاٹے

پھر بھی آپؐ کا دل خدا کی ثنا گزاری سے لبریز اور زبان ستائش گوئی سے زمزمہ سنج رہی

آپؐ نے نوح علیہ السلام کیطرح قوم کے برگشتہ بخت لوگوں کو خفیہ اور علانیہ خلوت

اور جلوت میں، میلوں اور جلسوں، گذرگاہوں اور راہوں پر، پہاڑوں اور میدانوں میں

اسلام کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو ان کے افعال بد سے نفرت دلائی - آپؐ نے

ابراہیم علیہ السلام کیطرح نافرمان قوم سے علاحدگی اختیار کی، مادر وطن کو چھوڑ کر

شجرۂ طیبہ اسلام کے لگانے کیلیے پاک زمین کی تلاش میں رہ نورد اور شب ہجرت کو

داؤدؑ کیطرح دشمنوں کے نرغہ سے نکلنے میں کامیاب ہوئے اور یونس

علیہ السلام کی طرح جنہوں نے تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر

نینوا میں اپنی منادی کو جاری کیا تھا) غار ثور کے شکم میں تین دن رہ کر
پھر مدینہ طیبہ میں کلمۃ اللہ کی آواز کو بلند فرمایا۔" [1]

"ذات مبارک میں نوح علیہ السلام کی سی سرگرمی، ابراہیم جیسی نرم دلی،
یوسف کی درگزر، داؤد کی سی فتوحات، یعقوب علیہ السلام کا صبر،
سلیمان علیہ السلام کی سی سطوت، عیسیٰ کا سا زہد، اسمٰعیل علیہ السلام کی سی
سبک روحی کامل ظہور بخشی تھی۔" [2]

خورشید رسالت میں اگرچہ تمام مقدس رنگ موجود تھے لیکن رحمۃ
العالمین وہ نور تھا جس نے تمام رنگوں کو اپنے اندر لیکر دنیا کو ایک برگزیدہ چیدہ
(بعینہ ولقید) روشنی سے منور کر دیا۔" [3]

امام غزالی رح نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حسنہ کن اچھے
الفاظ میں بیان کی ہے۔

"اندوہگیں تھے مگر ترشرو نہ تھے،
متواضع " جس میں دنایت نہ تھی،
باہیبت تھے جس میں درشتی نہ تھی،
سخی تھے مگر اسراف نہ تھا،

ا۔ رحمۃ للعالمین صفحہ ۳۸، ۳۹ مولف قاضی سلیمان سلمان منصور پوری جلد اول ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

۲۔ " " " ۳۹، ۴۰ " " "

۳۔ " " " ۲۳۰، ۲۳۱ " " "

رحمۃ للعالمین (جلد دوم) (۸۲)

سیرت النبی ؐ کی یہ کتاب بھی قاضی محمد سلیمان ، سلمان منصورپوری نے ۱۹۱۲ء / ۱۳۳۳ھ میں تحریر کی رحمۃ للعالمین جلد دوم کو شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کشمیری بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ جلد دوم میں ۲۷۸ صفحات ہیں اور ہر صفحہ ۲۰ سطور کا حامل ہے ہر سطر میں ۱۲ الفاظ اور تقریباً ۲۳ نقطے ہیں - یہ کتاب جلی حروف میں تحریر شدہ ہے۔ جلد دوم میں ایسے مضامین ہیں جن میں سے بعض کو علمائے کرام سیرت آغاز کتاب میں جگہ دیا کرتے ہیں - مگر مؤلف نے حصہ اول کو صرف ایسے مالابدمنہ حالات مبارک پر اختصار کرکے ساتھ تحریر کیا ہے۔ کہ اگر بقیہ جلدیں شائع بھی نہ ہو سکیں تب بھی وہ نقش ناتمام کی صورت میں غیر مکمل نظر نہ آئے - مصنف نے اس جلد میں بہت سے شجرے دئے ہیں - نسب نامے اور جملہ خاندان کے شجرے سے ہر ایک کا رشتہ بالکل صاف نظر آتا ہے کہ کون کس خاندان سے تھا - اس طرح سے سن پیدائش بھی نقشہ (جدول) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

عنوانات بہت بڑی تعداد میں ہیں لیکن زیادہ تر سمجھانے کیلئے نقشے استعمال کیے ہیں۔

ضروری ابواب حسب ذیل ہیں :-

۱- باب اول :- النسب شجرۂ طیبہ

۲- باب دوم :- (امہات المومنین)

۳- باب سوم :- (غزوات و سرایا ، غزوات و سرایا کی ابتدا)

۴- باب چہارم :- (اساطیر کے معنی ، پادریوں کے اعتراضات قرآن اور تبلیغ قرآن پر)

۵- باب پنجم :- (تخییر اور فضیلت آدم علیہ السلام

۶- باب ششم - (رحمۃ للعالمین ؐ ، قرآن میں للعالمین کا لفظ کس کس کیلئے ہے -

باب ہفتم :- (حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہشتم :- (لتعلموا عدد السنین والحساب، دنیا کے مشہور سنین کی تاریخیں اور ہر ایک تاریخ سنہ ہجری کا تطابق،

زیادہ زور مولّف نے سیرت، پر دیا ہے اور رحمت للعالمین، کی توضیح تقابلی انداز سے بیان کی ہے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام اور دنیا کے بڑے بڑے اوتار، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں سب سے مقابلہ کیا ہے اور رحمت للعالمین ثابت کرکے بتایا ہے کہ آپؐ کی ذات اقدس حقیقت میں رحمۃ للعالمین تھی۔ جگہ جگہ ناقابل تردید دلائل اور واقعات کی بنا پر ثابت کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام کے محاسن کی جامع تھی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت للعالمین ہونے کا وصف وہ وصف تھا۔ جسمیں کوئی نبی انکے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا۔

زبان سادہ وفصیح انداز بیان شستہ وشگفتہ اور طرزِ استدلال عام فہم دلچسپ اور متین ہے۔

« الٰہی بشارات صحف سابقہ اور اعلان قرآن مبین کا اثر ہے کہ کافروں کا نام بھی آج کوئی نہیں لیتا۔ جنکو اپنی اولاد کا غرور تھا۔ بلکہ ان کی نسل کا کوئی بچہ بھی اپنی نسبت وہاں تک نہیں پہنچاتا۔ لیکن حضورؐ کا ذکرِ خیر اور اسم ہمایوں اذان وتکبیر۔ تشہد صلوٰۃ درود وکلمہ طیبّ کی زبانوں پر جاری اور دلوں پر حاوی ہے » [1]

---

[1] رحمت للعالمین جلد دوم صفحہ ۱۰ مولف قاضی سلیمان سلمان منصورپوری پنشنر جج ریاست پٹیالہ

" جنگ احد کا ذکر ہے ایک عورت کا بیٹا، بھائی، شوہر قتل ہو گئے تھے وہ مدینہ سے نکل کر میدان جنگ میں آئی۔ اس نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں۔ لوگوں نے کہا بحمد اللہ وہ بخیریت ہیں جیسا کہ تو چاہتی ہے بولی ہمیں مجھے دکھاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لوں۔ جب اسکی نگاہ چہرہ مبارک پر پڑی تو وہ جوش دل سے بول اٹھی کل مصیبۃ بعدک جلل، آپ زندہ ہیں تو اب ہر مصیبت کی برداشت آسان ہے ــــــ ۱ "

" ام المومنین حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں ۔ فاطمہ رض سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہ بات چیت میں نہ تھا۔ وہ جب باپ کے پاس آیا کرتیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے، پیشانی پر بوسہ دیتے مرحبا۔ فرمایا کرتے تھے ۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی سے ملتے وہ بھی اسی طرح ملا کرتی تھیں " ۲

---

۱ رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۱۳۹ مولف قاضی سلیمان سلمان منصورپوری پنشنر جج ریاست پٹیالہ

۲ " " ۱۲۳ " " "

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصنف :- موسیٰ بن عیاض
"شمیم الریاض" (جلد اول و دوم) مترجم :- مولوی اسماعیل
مطبع :- منشی نولکشور لکھنؤ

اس کتاب کے مصنف قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمر بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی ہیں۔ اور یہ اپنے وقت میں حدیث اور علوم حدیث اور نحو اور لغت اور کلام عرب اور انکی تاریخ اور ان کے انساب کے امام تھے۔

اس کے مترجم مولوی محمد اسمٰعیل کاندھلوی ہیں۔ پہلی جلد ماہ نومبر سنہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کی سن تالیف درج نہیں ہے البتہ یہ بہت پرانی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ پہلی جلد ۳۷۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں نیز ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے اور ۲۸ فصل پر مشتمل ہے۔

اسی طرح دوسری جلد ۳۶۴ صفحات پر مبنی ہے اور صفحات و سطور جلد جلد اول کیطرح ہیں۔ ۹ فصل میں کافی ابواب موجود ہیں۔ دوسری جلد سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ ہے اسکو بھی منشی نولکشور لکھنؤ میں بسرپرستی رئیس زماں جناب رائے بہادر منشی پراگ نرائن نے شائع کروایا۔

زبان قدیم اردو ہے اور فارسی بھی زیادہ استعمال کی گئی ہے۔ ان دونوں جلدوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیشتر واقعات و حالات ملتے ہیں۔ سیرت کے لیے جگہ جگہ قرآن و حدیث کا سہارا لیا گیا ہے اسلوب سے یہ کتاب تحقیقی نظر آتی ہے۔

معیار سیرت پر یہ کتاب پوری اترتی ہے۔ چونکہ مصنف نے احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے۔ بعض واقعات کیلیے قرآن مجید سے سہارا لیا ہے۔ اسلوب سے اس کتاب کو سیرت کے خزانہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

نمونۂ اقتباس :-

۱ - آپؐ نے قتادہ بن نعمان کو ایک کھجور کی شاخ عطا کی تھی جبکہ انھوں نے اندھیری اور برستی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عشاء کی نماز پڑھی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ اسکو لے جاؤ کہ یہ دس ہاتھ تمہارے آگے اور دس ہاتھ تمہارے پیچھے روشنی کرے گی۔ سو جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو تم کو ایک سیاہی یا سواد انسان معلوم ہوگی تم اسکو مار کر بھگا دینا کہ وہ شیطان ہے۔[۱]

۲ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنے سے مانوس فرماتے اور انکے دلوں کو اپنی جانب مائل کرتے تھے اور ان کے دلوں میں ایمان کی محبت بٹھلاتے اور اسکی خوبی کو ظاہر فرماتے اور ان سے مسامحت فرماتے تھے اور اپنے اصحاب سے کہتے تھے کہ تم آسانی کے لیے بھیجے گئے ہو۔ اور لوگوں کو متنفر کرنے کیلیے نہیں بھیجے گئے اور فرماتے آسانی کرو اور سختی مت کرو اور اطمینان دلاؤ اور نفرت مت دلاؤ۔[۲]

---

[۱] "شمیم الریاض" مصنف موسیٰ بن عیاض (ص ۳۲۰ جلد اول) مطبع نشی ۱۹۱۳ء

مترجم:- مولوی اسمٰعیل (صفحہ ۳۷۱ جلد دوم) نولکشور لکھنؤ ۱۹۱۶ء

تذکرۃ المصطفیٰ ﷺ از :- مولوی سید نواب علی رضوی
پروفیسر بڑودہ کالج صوبہ گجرات

مطبع :- انسٹی ٹیوٹ واقع علی گڈھ

طبع :- ۱۹۱۵ء

سیرت کی اس کتاب کو مولوی سید نواب علی رضوی نے ۲۱ مارچ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء کو قلمبند کیا۔
مصنف نے سیرت کے بیشتر حالات و واقعات کو قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے۔

۲۱۶ صفحات اس کتاب میں ہیں نیز ہر صفحہ میں ۱۹ سطور میں نیز ہر سطر میں ۱۲ الفاظ ہیں ــ فہرس طویل ہے ــ لیکن خاص خاص عنوانات یہ ہیں -
دعائے خلیل ــ دریتیم - سفر شام - الامین - غار حرا - منادی توحید - جہاد اکبر مدینۃ الرسول ﷺ - جہاد اصغر - اور تکمیل دین - یہ کتاب دوسری مرتبہ علی گڈھ سے شائع کی گئی۔

سیرت کی اس کتاب کو ایک پروفیسر نے قلمبند کیا ہے - اور انھوں نے واقعات کو تحقیق کے قلم سے قلمبند کیا ہے - غیر ضروری واقعات کو انھوں نے جگہ نہیں دی - یہ کتاب سیرت کے معیار پر پوری اترتی ہے - ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب پوری اترتی ہے - اسلئے اسکو سیرت کے سرمایہ میں شامل کیا جا سکتا ہے -

اقتباس :- غرض اس قحط کے زمانے میں آپ ﷺ کی داد و دہش نے بہتوں کی جان بچالی -
حضرت خدیجہ رض جنھیں آپ ﷺ کی صحبت بابرکت میں ایثار کا سبق ملا تھا اس کار خیر میں معین ہو گئیں - اور بہت سے بندگان خدا کی مصیبت کٹ گئی [1]

یہ فرمان خدائے رحمن و رحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے یہ قرآن کتاب ہے جسکی باتیں زبان عربی میں سمجھدار لوگوں کیلئے تفصیل کے ساتھ بیان کردی گئی ہیں ــ ماننے والوں کو خوشنودی خدا کی خوشخبری سناتا اور منکروں کو عذاب الہیٰ سے ڈراتا ہے - اس پر بھی اکثروں نے ان میں سے منہ موڑ لیا - [2]

---

[1] تذکرۃ المصطفیٰ ” مولوی سید نواب علی رضوی انسٹی ٹیوٹ علیگڈھ ۱۹۱۵ء
صفحہ ۳۵
[2] ” ۹۲

انوار احمدی

(مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دلآویز مرقع)

از مولانا محمد انوار اللہ خاں (مہاجر مکی)

الکتاب گنج بخش روڈ لاہور

فاضل مصنف نے قرآن مجید، احادیث شریف اور کتب سیرت سے اسکو لکھنے کی کوشش کی ہے۔ نیز قرآنی آیات کریمہ کو سامنے رکھ کر اردو میں تشریحات پیش کی ہیں۔ اس میں میلاد مبارک۔ جمال و کمال نبوی۔ فضائل، معجزات اور آداب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح طور پر پیش کیا ہے اور یہ ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس سے سبق حاصل کرکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مرتبہ جانیں اور اپنی زندگیوں کو سنواریں۔

سیرت کے چند پہلوؤں پر مصنف نے بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی سے استفادہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔ زبان بھی آسان اور عام فہم استعمال کی گئی ہے۔

کتاب ۴۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ہر صفحہ میں تقریباً ۱۹ سطور ہیں ہر ہر سطر میں اندازاً ۱۶ الفاظ ہیں۔ سنِ تالیف درج نہیں ہے البتہ ۱۳۳۴ھ (۱۹۱۵ء) میں حیدر آباد دکن سے یہ شائع ہوئی تھی اور ایڈیشن ہذا ۱۹۷۷ء ہے الکتاب ۴۰ گنج بخش روڈ لاہور نے "معارف پرنٹنگ پریس لاہور" سے طبع کروایا فہرست طویل ہے۔

اقتباس:- پانی کے ساتھ اسقدر فرشتے اترتے ہیں کہ انکی تعداد آدمیوں اور جنات سے زیادہ ہوتی ہے وہ ہر قطرہ کو شمار کر لیتے ہیں اور یہ بھی معلوم کر لیتے ہیں کہ وہ کہاں گرتا ہے اور اس سے جو سبزی پیدا ہوگی کس کا رزق ہے (امام سیوطیؒ)[1]

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے۔[2]

---

[1] انوار احمدی محمد انوار اللہ خاں مہاجر مکی سنہ ۱۳۳۴ھ حیدر آباد دکن

[2] " " صفحہ ۱۲۰

محسنِ حقیقی ؐ
از مصور غم حضرت علامہ راشد الخیری ؒ
جمال پریس دہلی سے شائع کیا

یہ کتابچہ میلاد کی محفلوں میں سنانے کیلیے تحریر کیا گیا تاکہ عوام عام سیرت کے بعض پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔ اسکو حضرت علامہ راشد الخیری نے ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۵ء میں قلمبند کیا اور جمال پریس دہلی سے شائع کیا گیا۔ اس میں صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق، معراج اور "انا بشر مثلکم" کی توضیح کی گئی ہے۔ اس کتابچہ میں ۴۸ صفحات اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں۔ زبان بڑی دلکش اور تاثراتی ہے۔ مضامین حسب ذیل ہیں۔
حضور اکرم ؐ کی تکالیف کا ایک دور، انا بشر مثلکم، عبس و تولیٰ شب عید یاد محبوب میں، خلق محمد۔ سرور دوجہاں کا اخلاق۔ مجلس میلاد عید میلاد۔ مولود شریف میں اصلاح کی ضرورت۔ شان رسالت۔ مولود شریف کی کتاب، معراج نبوی۔ رسول اللہ کے ساتھ۔ علامہ نے میلاد کی محفلوں کی اصلاح کیلیے اس کتابچہ کو قلمبند کیا۔ اور انھوں نے کوشش یہ کی ہے کہ سیرت پاک کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا جائے تاکہ لوگ راہ راست پر آسکیں۔

سیرت کے معیار پر اسکو پرکھا جائے تو یہ کتابچہ پورا اترتا ہے۔ یہ درست ہے کہ سیرت کے بہت کم پہلو اجاگر کئے ہیں اور طرز بھی میلاد کا رکھا ہے۔ پھر بھی سیرت کے کچھ پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔ اسلیے اسکو بھی سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے ——

اقتباس :-

کیسا پُر کیف تھا وہ جام وحدت جو خاک عرب کی بنی ہوئی صراحی میں چھلکا ۔ اور ہر آنکھ کے سامنے اسی کے رنگ میں نمودار ہوا ۔ پیاسوں نے شربت سمجھا ۔ بھوکوں نے ماں کا دودھ ۔ پردیسیوں کیلئے زمزم ہوا ۔ مریضوں کے واسطے آب حیات ۔ ایک ہی شے ، ایک ہی ارشاد ایک ہی بات مگر قابل داد ہے وہ نیا جس نے ایک ہی دور میں سب کو سیراب کر دیا ۔ کہیں موتی اگلے ۔ کہیں سادہ پانی کہیں عشق صادق ۔ کہیں ہے ارغوانی ۔ یہ پیام ربّانی ابا بشر مشکلہ تھا جو انسانی گود میں فرشتہ کی زبانی خالق کیلوت سے محبوب کو پہنچا ہے[1]

---

[1] محسن حقیق ، علامہ راشد الخیری ۔ صفحہ ۷ — جمال پرنٹنگ پریس دہلی

تذکرۃ الحبیب ۴

مصنف :- مفتی محمد انوار الحق
مطبوعہ :- مولوی محمد حمید اللہ مہتمم سطالیع ریاست بھوپال
سنہ اشاعت : ۱۳۳۶ھ

سیرت کی مختصر سی کتاب ہے جس میں مصنف نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل ترین انسان ، افضل ترین خلق کی حیثیت سے پیش کیا ہے - عقیدت کی بات ہے جو جس کے دل میں اتر جائے وہی اسکو پیش کرتا ہے - فہرست مضامین تحریر نہیں ہے -

یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے اور صرف ۳۶ صفحات پر مشتمل ہے لیکن سیرت کے سرمایہ میں ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے - چونکہ مصنف نے حقائق اور صداقت سے کام لیا ہے اسو جہ سے یہ سیرت کے ایک اہم پہلو یعنی کامل انسان کی حیثیت سے پیش کیا ہے - زبان آسان اور سلیس استعمال کی ہے اسلیے ادبی معیار بھی موجود ہے - اسکے ہر صفحہ میں ۱۲ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ اور ۳۱ نقاط ہیں - اس کتاب کا مطالعہ اسکول اور کالج کے طلبہ و طالبات کیلیے ضروری ہے کیونکہ اس دور میں مادہ پرستوں کی شرارت سے کئی جھوٹے ideals پیدا کردئے گئے ہیں جو انکو گمراہی کیطرف لے جا سکتے ہیں - اس کتاب کو مفتی محمد انوار الحق صاحب نے قلمبند کیا اور محمد حمید اللہ مہتمم سطالیع ریاست بھوپال نے ۱۳۳۶ھ (۱۹۱۷ء) میں شائع کیا -

نمونہ اقتباس :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ " جب لڑائی شدت کی ہوتی تھی اور جوش و حمیت سے آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں تو ہم آنحضرت صلعم کی آڑ لیتے تھے اور ہم میں سے کوئی آدمی دشمن سے زیادہ قریب نہ ہوتا تھا - اور میں نے جنگ بدر میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم آپ ہی کی پناہ ڈھونڈتے تھے - اور آپ اس دن سب سے زیادہ مستقل مزاج اور قوی القلب تھے "[1]

---

[1] " تذکرۃ الحبیب " مفتی محمد انوار الحق صفحہ ۳۶ ریاست بھوپال ۱۳۳۶ ہجری

ذکر مبارک

مرتبہ :- میمونہ سلطانہ شاہ بانو صاحبہ
(بیگم نواب زادہ میجر حاجی محمد حمید اللہ خاں)

یہ کتابچہ میمونہ سلطانہ صاحبہ نے بتقریب سالگرہ سلطان جہاں بیگم بھوپال ۱۳۳۶ھ ۱۹۱۸ء میں

مرتب کیا اور اسکو مفید عام پریس آگرہ سے شائع کیا گیا - اس کتابچہ میں ۱۳۱

صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۳ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں - یہ کتاب چھوٹی

بچیوں کی اصلاح کیلئے تحریر کی گئی ہے - ویسے ہر شخص فیض اٹھا سکتا ہے - واقعات

بہت مختصر تحریر کئے گئے ہیں - زبان آسان اور سادہ ہے - یہ کتابچہ عقیدت کے طور پر تحریر میں لایا گیا - واقعات اگرچہ بہت مختصر ہیں مگر پُر اثر ہیں - ادبی لحاظ سے بھی

بہتر ہے - زبان سلیس ہے - خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں :

نور کا ظہور - سعادت کا آغاز - پیغمبری - قریش کی دشمنی - طائف کا سفر - ہجرت

مدینہ میں سکونت - غزوات و سریات - اسلام کی ترقی - حجۃ الوداع -

آخرت کا سفر - ازواج مطہرات اور اولاد - شمائل نبیؐ ——

اقتباس :- حضرت ابوبکرؓ نے اسے دیکھکر کہا " یا رسول اللہ ! ہمارا

ڈھونڈنے والا آپہنچا "، رسول اللہؐ نے جواب دیا " کچھ خوف نہ کرو ہمارا بچانے والا

ہمارے ساتھ ہے - سراقہ گھوڑا دوڑاتا ہوا قریب تک آگیا صرف ایک تیر کا

فاصلہ رہ گیا تھا کہ اس کا گھوڑا ٹھوکر کھاکر منہ کے بل گر پڑا - اسی کے ساتھ سراقہ بھی

اوندھے منہ گرا اور اس پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اٹھکر رسول اللہؐ سے

معافی مانگنے لگا - ص ۵۹ [1]

---

[1] " ذکر مبارک ، مرتبہ میمونہ سلطانہ شاہ بانو صاحبہ ص ۵۹ مفید عام پریس آگرہ سے ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئی

تصویر نور (منظوم) شمس العلماء خان بہادر نواب عزیز جنگ ولا تخلص (جمع شدہ ذاتی کتابیں عبدالعزیز میمن صاحب سندھ یونیورسٹی)

سیرت کی یہ کتاب منظوم شکل میں ہے اسکو خان بہادر نواب عزیز جنگ ولا تخلص نے قلمبند کیا ہے ـــ یہ کتاب ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء میں تحریر کی گئی۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل مبارک کا ذکر منظوم شکل میں کیا گیا ہے ـــ

یہ ذاتی کتب خانہ عبدالعزیز میمن صاحب کی لائبریری سے حاصل شدہ سندھ یونیورسٹی لائبریری سے حاصل کی گئی ہے۔ طبع ثانی ۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء میں ہوئی

کتاب ۱۲۷ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں تقریبا ۱۵ سطور یا (۱۱۲ اشعار) ہیں مطبوعہ عزیز المطابع ہے ـــ مقام اشاعت درج نہیں ہے۔

فہرست مضامین تصویر نور مندرجہ ذیل ہے۔

یہ کتاب جسے عقیدت و محبت کا شہ پارہ کہا جا سکتا ہے "تصویر نور" کے نام سے موسوم کی گئی۔ اس میں حقائق اور صداقت کہیں کہیں نظر آتی ہے۔ اسلیے اسکو مکمل سیرت میں شمار کرنا مشکل ہے۔ چونکہ محبت سے منظر عام پر آتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے اسلیے اس کا ایک مقام ہے۔ جسکو مقام محبت کہہ سکتے ہیں۔

فہرست یہ ہے :ـــ

دیباچہ ، باب اول متعلق بہ تعمیات سراپائے مبارک۔ چہرہ مبارک جسم مبارک ، پوست مبارک ، رنگ مبارک ، قامت مبارک ، ملبوس مبارک سایہ مبارک ، خوشبو مبارک (پسینہ) باب دوم متعلق بہ تخصیصات سراپائے مبارک۔ سر مبارک۔ دماغ مبارک۔ گیسوئے مبارک۔

فرق سر مبارک ۔ جبین مبارک ۔ کاکل مبارک ۔ ابرو مبارک ۔ چشم مبارک
مردمک مبارک ۔ مژگان مبارک ۔ نگاہ مبارک ۔ عارض مبارک ۔ بینی مبارک
گوش مبارک ، زلف مبارک ۔ دہان مبارک ۔ لب مبارک ۔ زبان مبارک
آواز مبارک ۔ دندان مبارک ۔ زنخدان مبارک ۔ ریش مبارک ، بروت مبارک
غبغب مبارک ۔ گردن مبارک ۔ دوش مبارک ، بغل مبارک ، مہر نبوت ،
دست مبارک ۔ بازوے مبارک ۔ آرنج مبارک ۔ (کہنی) ساعد (کلائی) مبارک ۔
پنجہ دست مبارک ۔ کف دست مبارک ۔ انگشتان دست مبارک ۔ ناخن مبارک ۔
پشت مبارک ، سینہ مبارک ، قلب مبارک ۔ شکم مبارک ۔ کمر مبارک ۔ پائے مبارک ۔
ران مبارک ۔ زانوئے مبارک ۔ ساق مبارک ۔ کعب مبارک ۔ قدم مبارک
پنجۂ پائے مبارک ۔ ناشنہ مبارک ۔ کف پائے مبارک ۔ ناخن پائے مبارک
نعلین مبارک ۔ رفتار مبارک ۔ خاتمہ سراپا ۔ دعا ۔ قطعات تاریخی سراپا وغیرہ

نمونہ :۔

تیری آنکھیں ہیں تیرے سامنے تصویر کا آلا
سوادِ چشم اس آلے کا ہے اک آئینۂ کالا

مقابل آلۂ تصویر کے تیرا قد بالا
برنگ آئینۂ حیراں ہے تیرا دیکھنے والا

کھڑا تھا سامنے ہیبت سے آنکھیں بند تھیں میری
جب آنکھیں کھل گئیں سرتاقدم تصویر تھی تیری [1]

---

[1] "تصویر نور" از نواب عزیز جنگ ولا تاریخ طبع ۱۳۳۰ھ
طبع ثانی ۱۳۳۹ھ
صفحہ ۷

سیرت النبی ؐ (جلد دوم) (۹۵)

« سیرت النبی ؐ »، جلد دوم بھی مولانا شبلی نعمانی کی تحریر کردہ ہے جسکو مولانا سید سلیمان ندوی شاگرد مولانا شبلی نے ۱۹۲۰ء ۱۳۳۸ھ میں دارالمصنفین اعظم گڑھ یوپی سے شائع کی سیرت کی یہ کتاب تحقیق سے پُر ہے یہ دونوں جلدیں سیرت النبی ؐ کی بہترین سیرتوں میں شمار کی جاتی ہیں۔

سیرت النبی ؐ کی دوسری جلد میں (اقامت امن، تاسیس حکومت) (از سنہ ۹ ہجری تا ۱۱ ہجری) اشاعتِ اسلام، انتظامات مذہبی، تکمیل شریعت، حجۃ الوداع، وفات و شمائل، ازواج و اولاد کا مختصر تبصرہ کیا گیا ہے۔ سیرت کی یہ کتابیں برابر شائع ہورہی ہیں اور ہوتی رہینگی، پاکستان میں ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور نے عام کتابی تقطیع میں پہلا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جس کے طابع «مسلم پرنٹنگ پریس دربار مارکیٹ لاہور والے ہیں۔ یہ کتاب ۵۲۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۱۶ الفاظ ہیں اور تقریباً ۳۱ نقطے ہیں۔ یہ کتاب بھی جلی حروف میں قلمبند کی گئی ہے۔ یہ سیرت کی کتاب مندرجہ ذیل عنوانات (ابواب) پر مشتمل ہے۔

۱ - اسلام کی امن زندگی

۲ - قیام امن
۳ - اشاعتِ اسلام
۴ - وفودِ عرب
۵ - تاسیسِ حکومت الہٰی
۶ - مذہبی انتظامات
۷ - تاسیس و تکمیل شریعت
۸ - عقائد اور اسلام کے اصول اولین
۹ - معاملات
۱۰ - حلال و حرام
۱۱ - سنہ ۱۰ھ (سال آخر، حجۃ الوداع۔ اختتام فرض نبوت۔) خطبہ نبوی اور اصول شریعت کا عام اعلان
۱۲ - سنہ ۱۱ھ وفات: علالت کی ابتدا، قرطاس کا واقعہ۔ آنحضرت ؐ کا آخری خطبہ۔ وفات۔ تجہیز و تکفین —

۱۳ - متروکات :- زمین ، جانور ، اسلحہ ، آثار متبرکہ ، نگین مبارک ، دابہ ، خدام خاص
۱۴ - شمائل ۱۵ - معمولات - ۱۶ - مجالس نبوی - ۱۷ - خطبات نبوی - ۱۸ - عبادات نبوی
۱۹ - اخلاق نبوی - ۲۰ - ازواج مطہراتؓ - ۲۱ - اولاد - ۲۲ - ازواج مطہرات کے ساتھ معاشرت

مندرجہ بالا عنوانات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا احاطہ کرتے ہیں ۔
لیکن آپکی جامع سیرت بیان کرنا انسان ناقص کے بس میں نہیں جسطرح خداوند کریم کی
صفات اور خوبیاں بیان کرنا انسان کی دسترس سے باہر ہے اسی طرح کامل انسان ، جامع
الصفات نبیؐ کی خوبیاں اور مرتبہ کا تعین کرنا انسان کا کام نہیں ۔
جہاںتک مولوی صاحب کی زبان اور انداز بیان کا تعلق ہے وہ بڑا دلکش ہے
ہر جملہ دل میں اترتا چلا جاتا ہے ۔

حضرت امام حسین رضؓ نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نانا جان کے اخلاق کے
بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ۔
" آپ خندہ جبیں ، نرم خو ، مہربان طبع تھے ، سخت مزاج اور تنگدل نہ تھے ۔ بات
بات پر شور نہیں کرتے تھے ۔ کوئی برا کلمہ منہ سے کبھی نہیں نکالتے تھے ، عیب جو اور
تنگ گیر نہ تھے ، کوئی ایسی بات ہوتی جو آپؐ کو ناپسند ہوتی تو اس سے اغماض فرماتے تھے
کوئی آپؐ سے امید رکھتا تو نہ اسکو مایوس بناتے تھے نہ منظوری ظاہر فرماتے تھے ۔
(یعنی صراحتہً انکار و تردید نہیں کرتے تھے) بلکہ خاموش رہتے تھے ۔ اپنے نفس سے
تین چیزیں آپ نے بالکل دور کر دی تھیں ۔ بحث و مباحثہ ، ضرورت سے زیادہ بات کرنا
جو بات مطلب کی نہ ہو اسمیں پڑنا ۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز
کرتے تھے ۔ کسی کو برا نہیں کہتے تھے ۔ کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے ۔
کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے ۔ "[۱]

---

[۱] سیرت النبی مولانا شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ ۳۵۸ اور ۳۵۹ (عام کتابی تقطیع پہلا ایڈیشن ،
ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور

۲؎ عزم و استقلال

"مکہ میں رؤسائے قریش جب ہر قسم کی تدبیروں سے تھک گئے تو انھوں نے آپؐ کے سامنے حکومت کا تخت، زر و جواہر کا خزانہ، حسن کی دولت پیش کی ان میں سے ہر چیز بہادر سے بہادر انسان کے قدم کو ڈگمگا دینے کیلیے کافی تھی۔ لیکن آپؐ نے ذلت کے ساتھ انکی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ اور بالآخر وہ وقت آیا جب آخری ہمدم و دم ساز یعنی ابو طالبؓ بھی ساتھ چھوڑنا چاہا تو یہ عزم کا آخری لمحہ اور عزم و استقلال کا آخری امتحان تھا۔ اسوقت آپؐ نے جواب میں جو فقرے فرمائے، عالم کائنات میں ثبات و پامردی کے اظہار کا سب سے آخری طریقۂ تعبیر ہے آپؐ نے فرمایا "اگر قریش میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھدیں تب بھی اپنے اعلانِ حق سے باز نہیں آؤں گا۔"

۲؎ اقتباس بر صفحہ ۳۲۹

لے سیرت النبیؐ شبلی نعمانی جلد دوم صفحہ ۲۲۳ اور ۲۲۴ (عام کتابی تقطیع پہلا ایڈیشن ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور

(۹۸)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

حصہ اول

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

پہلے اسے مقالہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے بعد میں اسکو کتابی شکل دی گئی ہے

اسکو ۱۹۳۰ء / ۱۳۳۸ھ میں قلمبند کیا گیا۔ اس میں ایک ابتدائی مقالہ اور جغرافیہ عرب

اور مختصر تاریخ عرب قبل اسلام اور ابتدائی تاریخ اسلام اور سوانح

آنحضرت صلعم از یثرب تا ہجرت کے واقعات درج ہیں۔ اس میں ۳۳۶

صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۰ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں۔

عربوں کی تاریخ بھی بڑے احسن طریقے سے بیان کی گئی ہے۔ عنوان کے اعتبار سے

قاری غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے۔ بظاہر مصنف نے خاتم النبیین عنوان

تجویز کیا ہے لیکن عملی طور پر یہ عنوان ایک فریب مسلسل کی حیثیت رکھتا ہے

چونکہ یہ آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اسی وجہ سے یہ کتاب بظاہر سیرت کیلئے سرمایہ

نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں قادیانی فرقہ کی تبلیغ ہے جو اس کتاب کی آڑ لے کر

پیش کی گئی ہے۔ ادبی لحاظ سے اسکو اردو زبان میں ایک مقام حاصل ہے ویسے

زبان عام فہم استعمال کی گئی ہے۔ ورنہ سیرت میں اس کا کوئی مقام نہیں۔

فہرست درج نہیں ہے۔

نمونہ:- ختنہ کی رسم عربوں میں عام تھی حتی کہ بعض اوقات عورتیں بھی ختنہ

کرواتی تھیں۔ مردوں کو غسل دینے اور کفن میں لپیٹ کر دفن کرنے کا رواج تھا

عرب لوگ ڈاڑھی رکھتے اور عموماً مونچھیں کترواتے تھے۔ سود لینے دینے کا رواج بھی

عربوں میں کم و بیش پایا جاتا تھا۔[1]

---

[1] خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی (ربوہ)

۱۹۳۰ء / ۱۳۳۸ھ — صفحہ ۶۲

اسوۂ حسنہ

بار اول ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء

بار دوم ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء

تالیف - حافظ ابن قیمؒ

مترجم :- مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی

پبلشر :- الھلال بک ایجنسی لاہور

مطبع :- کریمی پریس لاہور

ترجمہ

(دوسرا ایڈیشن) (ھدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم)

(اختصار) زاد المعاد فی ھدی خیر العباد صلعم

سیرت کی یہ مایۂ ناز کتاب حافظ ابن قیمؒ کی تحریر کردہ ہے اور اس کا ترجمہ عبد الرزاق صاحب نے کیا ہے جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں "لیکن چونکہ زاد المعاد" بہت ضخیم کتاب تھی اور ہر شخص کے مطالعہ میں بآسانی نہ آ سکتی تھی - اسلیے ضروری ہوا کہ مختصر کیا جائے اور وہ تمام مباحث نکال دیے جائیں جو زیادہ تر علماء کے مخصوصات سے ہیں تاکہ براہ راست عوام بھی اس سے فیضیاب ہو سکیں، جو اسی زمانہ میں اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں - چنانچہ یہ ضرورت بھی مصر کے ایک روشن خیال عالم میرے دوست و رفیق درس شیخ محمدؒ ابو زید نے پوری کر دی اور اصل کتاب کا اختصار "ھدی الرسول" کے نام سے شائع کر دیا - یہ اردو ترجمہ "اسوۂ حسنہ" اسی کتاب کا ہے جو "الھلال بک ایجنسی" کی خواہش سے کر دیا ہے"[1]

سیرت کے سرمایہ میں یہ (اختصار نامہ) اسوۂ حسنہ ایک اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے - چونکہ مصنف نے احادیث صحیحہ اور قرآن حکیم کا سہارا لیا ہے - نیز واقعات حقائق کی روشنی میں قلمبند کیے ہیں - یہ کتاب سیرت کے معیار پر پوری اترتی ہے - مترجم نے بھی کوئی کسر زبان سازی کے اعتبار سے اٹھا نہیں رکھی ہے - ادبی لحاظ سے بھی یہ مایۂ ناز کتاب ہے -

فہرست مضامین بڑی طویل ہے - خاص خاص سرخیاں مندرجہ ذیل ہیں :-

دیباچہ - مقصد عالم سفری - مقدمہ امام ابن قیمؒ - باب رسول اللہ کی بعثت -

فصل ۱ ابتدائی زندگی ۔ فصل دوم نبوت کی زندگی، فصل سوم :۔ عام زندگی

فصل چہارم عملی زندگی فصل پنجم حکومت کی زندگی فصل ششم معاملات و اخلاق

باب ۲ :۔ آپ کی عبادات کا بیان : فصل اول ضروریات عبادت، فصل دوم

احکام اذان فصل سوم احکام نماز پنجگانہ فصل چہارم سجدہ سہو و شکر و قرآن

فصل پنجم نماز جمعہ کا بیان فصل ششم عیدین کا بیان فصل ہفتم صلوٰۃ کسوف کا بیان

فصل ہشتم صلوٰۃ استسقاء کا بیان فصل نہم صلوٰۃ خوف کا بیان فصل دہم سفر اور

نماز قصر کا بیان فصل یازدہم روزہ کا بیان فصل دوازدہم حج و عمرہ کا بیان

فصل سیزدہم قربانی اور عقیقہ کا بیان فصل چہاردہم صدقات کا بیان فصل پنجدہم قرآن پڑھنا

اور سننا ۔ فصل شانزدہم عیادت کا بیان فصل ہفدہم ۔ تجہیز و تکفین کا بیان ۔

فصل ہژدہم زیارت قبور کا بیان فصل نوزدہم آپ کے جہاد کا بیان

باب ۳ آپ کے غزوات فصل اول غزوہ بدر کا بیان فصل دوم غزوہ احد

فصل سوم غزوہ المریسیع فصل چہارم واقعہ افک کا بیان فصل پنجم غزوہ خندق کا

بیان فصل ششم غزوہ حدیبیہ کا بیان فصل ہفتم غزوہ خیبر فصل ہشتم

غزوہ فتح مکہ کا بیان ۔ فصل نہم غزوہ حنین کا بیان فصل دہم غزوہ تبوک کا

بیان فصل یازدہم وفود عرب ۔ باب ۴ آپ کے تعزیرات وتعزیرات فصل ۱ قصاص کا

بیان فصل ۲ زنا کی سزا فصل ۳ شراب کی سزا فصل ۴ متفرق احکام ۔ باب ۵ رسول اللہ صلعم

احکام : فصل ۱ نکاح کا بیان فصل ۲ طلاق کا بیان فصل ۳ عورت خانگی زندگی ، النفقہ فصل ۴

رضاعت فصل ۵ عدت فصل ۶ حفظ صحت اور حالت مرض ۔ خاتمۃ الکتاب ـــــ

نمونہ اقتباس :۔ مدینہ میں آپ کا داخلہ ماہ رمضان میں ہوا۔ سب سے پہلے مسجد میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا کی ۔ پھر لوگوں سے ملنے بیٹھ گئے ، جو لوگ اس مہم میں ساتھ نہیں گئے تھے آ آ کر معذرت کرتے اور قسمیں کھاتے تھے ۔ آپ نے سب کے عذر قبول کر لیے ۔ کسی کو بھی اسلام سے خارج نہ کیا لوگوں کے ظاہر کو لے لیا اور دلوں کا معاملہ علام الغیوب کے حوالہ کر دیا[1]

---

[1] ھدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ، دیباچہ از مترجم صفحہ ۲ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد سلسلہ کریمی پریس لاہور ،
صفحہ ۳۲۳ طبع ثانی ۱۹۳۲ء

سیرت محمدیہ ترجمہ (مواہب لدنیہ)[1]

مصنف۔ احمد بن قسطلانی

مترجم۔ عبدالجبار خان آصفی

۱۳۴۳ھ

افضل المطابع حیدرآباد دکن

سیرت کی اس کتاب کو بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے اور واقعات قرآن و حدیث سے لیے گئے ہیں اسلئے صداقت نمایاں ہے۔ سیرت کی کتابوں میں اس کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ مصنف نے قرآن و احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے اور واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔ زبان و بیان کے اعتبار سے بھی اسکو ادبی سرمایہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ مترجم نے زبان آسان اور عام فہم استعمال کی ہے۔

کتاب ۵۰۸ صفحات پر مبنی ہے۔ اور ۸ صفحات کا غلط نامہ بھی مندرج ہے۔

شروع کتاب کے ۲۲ صفحات پر علماء حیدرآباد دکن کی تقاریظ ہیں۔

ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں۔ نیز ہر سطر میں تقریباً ۲۰ الفاظ ہیں۔

فہرست بڑی طویل ہے۔ خاص خاص عنوان حسب ذیل ہیں۔

- آغاز کتاب سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ
- اہل فترت تین قسم کے ہیں
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ رض کی تجارت کے لیے سفر کرنا پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کرنا
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے نفس شریف کو قبائل عرب کے سامنے پیش کرنا اور انصار کے ایلچیوں کے آنے کا ذکر

---

[1] سیرت محمدیہ ،، صفحہ ۱۸۳ احمد بن قسطلانی مترجم عبدالجبار خان آصفی ۱۳۴۳ھ افضل المطابع حیدرآباد دکن

ہ مسجد نبوی کی بنا اور منبر شریف کے بنانے کا ذکر

ہ اذان کی ابتدا

ہ بدر کا پہلا غزوہ

ہ سریہ زید بن حارثہ کا

ہ وادی القری کی فتح کا بیان

ہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا آدمیوں کا حج کرانا

ہ اسامہ رضؓ بن زیدؓ بن حارثہ کا سریہ

نمونہ :- دو کبوتروں نے پہاڑ کے سوراخ کے اسفل میں انڈے دئے اور مکڑی نے جالا تنا - کفار نے کہا اگر آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر رضؓ غار میں داخل ہوتے تو انڈے ٹوٹ جاتے اور مکڑی کا جالا قطع ہوگیا ہوتا —

لشکروں کے ساتھ قوم سے مقابلہ کرنے میں اور اعجاز زمین میں ابلیغ غم

غور اور تامل کرو کہ درخت نے کیونکر مطلوب پر سایہ گستری کی اور کیونکر ڈھونڈنے والے کو متحیر کیا کہ وہ بھٹکتے پھرے اور مکڑی آئی اور اوس نے غار کا دروازہ جسکو طالب ڈھونڈ رہا تھا اوسکو بند کردیا اور لشکان کے چہرہ میں وہ فرو کشی ہوگئی اور اس مکڑی نے اوس کپڑے کی ایجاد کی جسکو اوس نے بنا تھا -

---

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(جلد سوم)

سیرت النبی ؐ کی جلد سوم مولانا شبلی نعمانی کے شاگرد رشید سید سلیمان ندوی نے قلمبند کی ہے۔ سید سلیمان ندوی نے اپنے استاد محترم کی طرح تحقیق کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ یہ سیرت کی کتاب اسی بات کی غمازی کرتی ہے کہ مولانا بہت بڑے انشاء پرداز، محقق اور عالم تھے سیرت النبی ؐ کی جلد سوم ۸۶۸ صفحات پر مشتمل ہے اس میں اولاً مقدمہ میں نفس معجزہ کی حقیقت اور اسکے امکان و وقوع پر فلسفۂ قدیم، علم کلام، فلسفۂ جدید اور قرآن مجید کے نقطہ ہائے نظر سے بمسوط بحث و تبصرہ ہے اور اسکے بعد خصائص نبوت یعنی مکالمہ الٰہی وحی، نزول ملائکہ، معراج اور شرح صدور کا بیان ہے۔ پھر ان آیات معجزات کا بیان ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ پھر معجزوں کی نامعتبر روایات کی تنقید کا باب ہے۔ اور اس کے بعد بشارات نبوی ہیں جو صحف سابقہ میں موجود ہیں اور جنکے حوالے قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ اور آخر میں خصائص محمدی ؐ کا باب ہے۔

سیرت کی جلد سوم کو سید مولانا سلیمان ندوی نے ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ ۱۹۲۴ء کو تالیف فرمایا۔ اور شہر اعظم گڑھ سے شائع کیا۔ یہ کتاب جلی حروف میں تحریر کی گئی ہے ہر صفحہ تحقیق کا مرقع نظر آتا ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ کتاب ۸۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور صفحہ ۱۷ سطور کا حامل ہے اور ہر سطر میں ۱۲۶ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۳۲ نقطے شامل ہیں۔ ابواب کو اسطرح تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) دلائل و معجزات (۲) دلائل و معجزات اور فلسفۂ قدیمہ و علم کلام

(۳) معجزات (۴) دلائل و معجزات اور فلسفۂ جدیدہ

(۵) امکان معجزات (۶) استبعاد معجزات

(۷) یقین معجزات (۸) غایت معجزات

(۹) لب لباب آیات و دلائل اور قرآن مجید (۱۰) آیات و دلائل نبوی کی تفصیل

(۱۱) نزول ملائکہ (۱۲) عالم ادیا

(۱۳) شاہدات ومسموعات عالم بیداری آپ یا معراج (۱۴) قرآن مجید اور معراج

(۱۵) شق صدر یا شرح صدر (۱۶) آیات و دلائل نبوی قرآن مجید

(۱۷) معجزۂ قرآن (۱۸) دیگر آیات و دلائل نبوی قرآن مجید میں

(۱۹) آیات و دلائل نبویہ بروایات صحیحہ (۲۰) علامات نبوت قبل بعثت

(۲۱) اشیاء میں اثر (۲۲) شفائے امراض

(۲۳) استجابت دعا (۲۴) اشیاء میں اضافہ

(۲۵) پانی جاری ہونا (۲۶) اخبار غیب یا پیشین گوئی

(۲۷) معجزات نبوی کے متعلق غیر مستند روایات (۲۸) مشہور عام دلائل و معجزات کی روایتی حیثیت

(۲۹) بشارات (۳۰) خصائص محمدی ؐ

(۳۱) خصائص ذاتی (۳۲) خصائص نبوی

سید سلیمان ندوی کی زبان کا جہاں تک تعلق ہے وہ نہایت عالمانہ ہے
مگر خشک نہیں - ہر بات دل پر اثر کرتی ہے - حقیقت بھی یہ ہے کہ جو لوگ دل سے
رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہتے ہیں ان کا قلم اور زبان اسکی ترجمانی کرتی ہے -
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر لفظ دل سے نکل رہا ہے اور دل سے جو بات نکلتی ہے اثر
رکھتی ہے - اس کتاب میں معجزوں اور دیگر خصائص کا بیان ہے - آپ ؐ کی ساری
زندگی معجزوں سے پُر نظر آتی ہے - کسی رسول یا نبی کو ایک معجزہ کسی کو دو
کسی کو تین معجزے دئے گئے - تا کہ صرف دنیا پر نظر رکھنے والے لوگوں کا علاج کر سکیں -
لیکن جو لوگ صدیق ، صالح ، امین ، صادق ہوتے ہیں انکو اسکی ضرورت نہیں ہوتی
ہمارے پیارے نبی ؐ کی زندگی ابتدا تا انتہا معجزوں سے پُر ہے - سب سے بڑا معجزہ
قرآن حکیم اور آپ ؐ کی ذات اقدس ہے - جس نے چند سالوں میں ساری دنیا کا نقشہ بدل دیا -

یہ شعر آپکی ذات پر بالکل صادق آتا ہے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ٭ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تحریر کے بے شمار نمونے سید سلیمان ندوی کی ادبی حیثیت کو اجاگر کرتے ہیں ایک جگہ رقم طراز ہیں۔

"یہ رعب و لقوت یہ پیروؤں کی کثرت، یہ سجدہ گاہی عام، یہ اعجاز دوام، یہ جوامع الکلم، یہ دعوت عمومی، یہ تکمیل دین، یہ آیات مبین، خود اس بات کے دلائل ہیں کہ آپؐ کے وجود اقدس پر تمام پیغمبرانہ نعمتوں کا خاتمہ ہوگیا۔ اور نبوت و رسالت کا سلسلہ منتہی ہوگیا۔ اور اب دنیا کسی نئے آنیوالے کے وجود سے مستغنی ہوگئی۔" [1]

اسی لیے قرآن پاک نے عہد نبوت کے سب سے بڑے مجمع [4] میں یہ اعلان عام کیا کہ

"آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی۔ اور تمہارے لیے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا (قرآن۔ مائدہ)

۲۔ [3] (المعجزہ)

حجۃ الوداع میں آپؐ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچہ کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یہ بولتا نہیں ہے آپؐ نے پانی منگایا۔ ہاتھ دھویا اور کلی کی اور فرمایا کہ یہ پانی اسکو پلادو اور کچھ اسکے اوپر چھڑک دو۔ دوسرے سال وہ عورت آئی تو بیان کیا کہ لڑکا بالکل اچھا ہوگیا اور بولنے لگا۔

---

[1] سیرت النبی ۲ جلد سوم صفحہ ۸۵۲ اور ۸۵۳ مطبع معارف طبع چہارم اعظم گڑھ یوپی

[3] سیرت النبی " " ۶۲۹ " " (سنن ابن ماجہ باب النشرہ ابوالعلم ۱۶۷ ابن ابی شیبہ)

[4] حجۃ الوداع کے موقع پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ترتیب نمبر بدل گئی ہے۔

ختم نبوت کامل
(ہر سہ حصّہ)

سیرت نبوی کی یہ کتاب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے تحریر کی ہے ۔ یہ تین حصوں پر مشتمل ہے ۔ ہر حصہ رسالہ کی شکل میں شائع ہوتا رہا ہے ۔ یہ تینوں حصے پہلی بار ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں مکتبہ دارالاشاعت دیوبند سے شائع ہوئے پھر دوسری مرتبہ بھی اسی مکتبہ سے ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئے ۔ اسکے بعد محمد رضی صاحب دارالاشاعت کراچی نے ۱۹۵۵ء میں شائع کیا ۔ یہ کتاب ختم نبوت کی بے مثال کتاب ہے ۔ جیسیں قرآن مجید اور احادیث نبوی اور اجماع امت سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں پیدا ہو سکتا ۔ اگر پیدا ہوا تو وہ کاذب اور واجب القتل ہے ۔

حصہ اول میں تقریباً ۹۹ آیات قرآنی سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے ۔ دوسرے حصہ سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۱۰ احادیث سے ختم رسالت کو ثابت کیا ہے ۔ اسکے بعد تیسرے حصہ میں صحابہ کرام رض ، تابعین ، فقہا ، متکلمین ، صوفیائے کرام کی متفقہ رائے سے ختم رسالت کو ثابت کیا ہے ۔

یہ کتاب ۴۰۸ صفحات کی حامل ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ اور ہر سطر میں ۲۲ نقطے ہیں ۔ کتاب جلی حروف میں لکھی گئی ہے ۔ کاغذ البتہ اخباری استعمال کیا گیا ہے ۔

"ختم نبوت" یہ کتاب ہمہ صفات کی مالک ہے جس میں ختم نبوت کے کسی بھی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا ہے اور جھوٹے کو خود اسکے جھوٹ سے ذلیل کیا ہے ۔ مولانا نے مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو خود اسکے دعوئ نبوت سے باخبر کیا ہے کہ پہلے تو کیا کہتا تھا اور اب کیا کہتا ہے جیسا کہ مولانا نے اسکے اقوال کو تین دور میں تقسیم کیا ہے ۔ " پہلا دور جب مرزا صاحب سب مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے

اور امت کے اجماعی عقائد و نظریات کو بلا کسی جدید تاویل و تحریف کے تسلیم کرتے تھے

اور ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے کچھ چیزیں لکھتے تھے۔ دوسرا دور وہ تھا جس میں انھوں نے کچھ دعوے شروع کئے۔ اور اس میں بتدریج کام لیا۔ مجدد ہوئے، مہدی بنے یہاں تک کہ مسیح موعود بنے۔ تیسرا دور وہ تھا جس میں تاویل و تحریف سے بے نیاز ہوکر کھلے طور پر ہر قسم کی نبوت کا بلا تفریق تشریعی و غیر تشریعی کے سلسلے جاری قرار دیے اور خود کو صاحب شریعت نبی بتلایا ؎۱ دوسری جگہ مولانا چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

" اے مرزائی جماعت اور اسکے معتمد ارکان! اگر تمہارے دعوے میں کوئی صداقت کی بو اور قلوب میں کوئی غیرت ہے تو اپنی ایجاد کردہ تفسیر کا کوئی شاہد پیش کرو اور ساری جماعت مل کر قرآن کے تیس ۳۰ پاروں میں سے کسی ایک آیت میں احادیث کے غیر محصور دفتر میں سے کوئی ایک حدیث اگرچہ ضعیف ہی ہو صحابہ و تابعین کے بے شمار آثار میں سے کسی ایک قول میں یہ دکھلا دے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ "آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں" تو ہم سے پانسو روپیہ نقد انعام وصول کرسکتے ہیں"

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے۔ ؎۲

امام العارفین حضرت شیخ مجدد الف ثانی رح مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

" چوں ایں فرقہ مبتدعہ اہل قبلہ اند در تکفیر آنہا جرأت نباید نمود تا آنکہ انکار ضروریات دینیہ نمایند و رد متواترات احکام شرعیہ نکنند ؎۳ و قبول ما علم مجیئہ من الدین بالضرورۃ نہ کنند (مکتوبات امام ربانی، صفحہ ۳۸/۳ و صفحہ ۹۰/۲)

(تصریح کہ جو ملت اسلام میں متواتر اور ضروری الثبوت ہو اس کا انکار کفر ہے اور یہ حضرت مجدد رح کے نزدیک بھی کفر ہے۔

بحوالہ صفحہ ۷۷ کا۔

؎۱ مقدمہ ختم نبوت کامل صفحہ ۱۳۲/۱۳ مفتی محمد شفیع دارالاشاعت مسافرخانہ کراچی

؎۲ — " " ۱۳۸ " " "

؎۳ — " " ۴۳۸ " " "

سراج منیر۴

از منشی امتیاز علی فیض آباد
قیصر ہند پریس فیض آباد میں چھپی

اس کتاب کو امتیاز علی نے ۲۸ر جنوری ۱۹۲۵ء / ۱۳۴۳ھ کو قلمبند کیا۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ اسے قیصر ہند پریس فیض آباد نے شائع کیا۔ کتاب ۲۱۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔

سیرت کی اس کتاب کو مصنف نے اپنی عقیدت و محبت کے طور پر لکھا ہے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ انھوں نے حقائق کو کم جگہ دی ہے۔ سیرت کے کچھ پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ زبان بھی سلیس نہیں ہے۔ اسلیے اسکو سیرت اور ادب میں جگہ دینا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ البتہ کتاب محبت اور عقیدت کے طور پر تحریر میں لائی گئی ہے۔ اسلیے اسکو سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

فہرست تحریر نہیں کی ہے۔ البتہ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔
وجود خدا۔ آخرت۔ محبت الٰہی۔ ولادت با سعادت۔ زمانہ جاہلیت۔ آفتاب رسالت کی روشنی۔ کفار مکہ کے مظالم۔ معرکہ بدر۔ صلح حدیبیہ۔ حجۃ الوداع۔ آنحضرت ؐ کی وفات ——

اقتباس :- آپؐ کے حقیقی چچا اور حضرت علیؓ کے باپ تھے اونھوں نے اپنے بھتیجے کی پرورش پدر مہربان کی طرح کی۔ نبی عربی صلعم کی تعلیم ظاہری بالکل نہیں ہوئی۔ آپ محض امی تھے۔ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔ تعلیم باطنی میں خدا آپؐ کا معلم تھا۔ کیا بات ہے اوس شاگرد کی جسکا استاد خود اللہ جل شانہ ہو۔ [1]

---

[1] "سراج منیر" ۔ منشی امتیاز علی صفحہ ۲۲۱ قیصر ہند پریس فیض آباد

دیباچہ
احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک (مصری)
سیرت محمدیہ ؐ
مترجم :- محمد عبد الجبار خاں آصفی
ترجمہ (مواہب لدنیہ (جلد اول) ترجمہ ۱۳۴۳ھ
۱۹۲۵ء

سیرت کی یہ کتاب ۵۰۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور میں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں۔ اسکو احمد بن محمد (مصری) نے قلمبند کیا۔ سن تصنیف درج نہیں ہے۔ البتہ اسکو ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء میں محمد عبد الجبار خاں آصفی نے ترجمہ کیا اور اسکو تاج پریس حیدر آباد دکن سے شائع کیا۔ کتاب طویل ہے اور کہیں کہیں ضعیف واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ فہرس مضامین درج نہیں ہے۔

اقتباس :- ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب سلوۃ الاحزان میں بیان کیا ہے جبکہ آدم علیہ السلام نے حضرت حواؑ کی قربت کا قصد کیا تو حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام سے مہر طلب کیا (حواؑ نے یہ ملائکہ سے سنا تھا یا وحی کے ذریعہ یا الہام سے معلوم ہوا تھا) آدم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب میں حوا کو کیا چیز مہر دوں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی سے فرمایا میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس بار درود شریف بھیجا ہے[1]

مندرجہ بالا اقتباس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ بلکہ جذبات سے کام لیکر حقائق کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ایک سیرت نگار کا حق ادا نہیں کیا ہے۔ البتہ مترجم نے ادبی معیار قائم رکھا ہے اور واقعات کو بیان کرنے میں سادگی اور سلاست کو قائم رکھا ہے۔ ادبی لحاظ سے اسکو مقام دیا جا سکتا ہے۔

---

[1] سیرت محمدیہؐ (ترجمہ مواہب لدنیہ) جلد اول) احمد بن محمد ابی بکر مترجم عبد الجبار خاں آصفی ترجمہ ۱۳۴۳ھ صفحہ ۲۲-

شمائل ترمذی

ناشر:- نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریر روڈ کراچی۔

مؤلف:- حافظ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی

مترجم:- شیخ الحدیث محمد زکریا صاحب قبلہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور و مرتبہ مولانا سعد حسن خاں یوسفی

مندرجہ بالا کتاب ترمذی رح نے قلمبندکی ہے اور اس کا ترجمہ مولانا محمد زکریا صاحب نے فرمایا ہے۔ نیز (بنوی) لیل ونہار کو مولوی سعد حسن خاں نے مرتب کیا ہے۔

اس کا ترجمہ ۸ رجادی الاخری ۱۳۴۴ھ (۱۹۲۵ء) کو کیا گیا ہے۔ سن اشاعت درج نہیں ہے

کتاب ۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں۔

اس کو نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی نے شائع کیا۔

اس کتاب میں امام ترمذی کی کتاب "الشمائل" کی تمام احادیث با اعراب مع ترجمہ وشرح اردو جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت۔ آپکی سیرت و عادات، لباس وطعام غرضکہ ہر چیز کی کیفیت نہایت صحیح و مستند طریقہ سے مذکور ہے۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ مصنف نے جملہ عادات واطوار کا نقشہ پیش کردیا ہے تاکہ ہر انسان ان کے بنائے ہوئے خطوط پر چلکر زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرسکے۔

یہ کتاب عنوان کے اعتبار سے شمائل نبویؐ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں شمائل کے ساتھ ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اطوار، اقوال واحکام وغیرہ کا ذکر موجود ہے۔ اسی لیے اسکو سیر میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ واقعات واحکامات سب حقائق پر مبنی ہیں۔ مصنف کے علاوہ مترجم اور مرتب نے بھی زبان کا خاص خیال رکھا ہے۔

اس لیے ادبی معیار بھی قائم ہے۔ زبان وفصاحت کا نمونہ نظر آتی ہے —— سیرت نبویؐ میں یہ کتاب ایک سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے ——

نمونہ :۔ اس میں شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی تعلیم کا صحیح عملی خاکہ اور آپؐ کی مبارک زندگی کی پوری پوری نقل اگر کسی نے اتاری ہے تو صحابہ کرام رضؓ کی جماعت نے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی تو صحابہ کرامؓ پر متابعت رسول ختم ہوگئی۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے غرض زندگی کے ہر حال میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں حاضر رہے۔ جیسا آپؐ فرمایا کرتے تھے اسکی حرف بحرف متابعت کرتے تھے۔[1]

---

[1] "شمائل ترمذی" صفحہ ۳۹۷ مصنف ترمذی
مترجم - محمد زکریا
مرتبہ مولانا سعد حسن خان
نور محمد اصح المطابع
کارخانہ تجارت کتب
کراچی

علامہ ابوالکلام آزاد

ذکریٰ

(سلسلہ معارف اسلام نمبر ۲)

مولانا ابوالکلام آزاد کے یہ دو مقالے جو "البلاغ" کے نمبر ۶ - ۷ اور ۱۳-۱۲ میں بالترتیب پہلی بار شائع ہوئے تھے اسکی کتابی شکل "ذکریٰ" کے نام سے شائع ہوئی۔ پہلا مقالہ ۶۰ صفحات پر مبنی ہے - ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور اسمیں سیرت نبوی پر روشنی ڈالی گئی ہے - دوسرے مقالے میں "افسانہ ہجر و وصال" کے عنوان سے مسلمانوں کے امراض اور ان کا علاج بتایا گیا ہے ـــــ "ذکریٰ" شرکت ادبیہ علیگڑھ سے یکم جنوری ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا - پہلا مقالہ جسکا عنوان "تذکار مقدس" رکھا گیا ہے اسمیں ماہ ربیع الاول کو کسطرح منایا جائے اور ہم کسطرح مناتے ہیں" پر بحث کی گئی ہے - جب تک اسوۂ حسنہ پر عمل نہ کیا جائے اس وقت تک ساری تقاریب بے معنی ہیں -

یہ مقالے "جو کتابی شکل میں "ذکریٰ" کے نام سے موسوم ہے مولانا ابوالکلام نے قلمبند کئے ـــــ اس میں سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے - زیادہ تر دور جدید اور قدیم کی بحث موجود ہے - ادبی لحاظ سے اسکا خاص مقام ہے - زبان بڑی پیاری اور موثر ہے - اسوجہ سے اردو ادب میں ایک اپنا مقام ہے -

"تذکار مقدس" کی فہرست مضامین حسب ذیل ہے -

تقسیم مذاہب، حضرت مسیح علیہ السلام - آرین سلسلہ، ولادت با سعادت،
عالم گیر پیام، قدوسیت کبریٰ کائنات ہستی کی محبوبیت اعلیٰ - وحدہ لاشریک،
جشن حصول و ماتم ضیاع، ظہور و مقصد ظہور - آئین شریعت - لا تفنوا
و لا تحزنوا، استبدال نعمت، یادگار حریت -

نمونۂ اقتباس:- آہ! اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لیے جشن و مسرت کا
پیام ہے کیونکہ اس مہینہ میں وہ آیا جس نے تم کو سب کچھ دیا تھا - تو میرے لئے
اس سے بڑھ کر اور اسی مہینہ میں ماتم ہینی، کیونکہ اس مہینہ میں پیدا ہونے
والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا - اسلیے اگر یہ ماہ ایک
طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں کے
زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہیئے [۱]

---

[۱] "ذکریٰ" از مولانا ابوالکلام آزاد، شرکت ادبیہ علیگڑھ صفحہ ۲۴
یکم جنوری سنہ ۱۹۳۵ء مطبوعہ فیض عام علیگڑھ

سیرۃ خاتم الانبیاءؐ
یعنی
اوجز السیر لخیر البشرؐ

از مولانا محمد شفیع صاحب
دارالعلوم دیوبند

سیرت کی اس کتاب کو مولانا محمد شفیع صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ اگرچہ کتاب مختصر معلوم ہوتی ہے لیکن مصنف نے بیشتر حالات و واقعات کو ایک جا جمع کرنیکی کوشش کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ سیرت کے بہت سے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔ واقعات حقائق کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں۔

مصنف نے اس سے قبل اسی عنوان کے تحت ایک طویل اور جامع کتاب لکھی ہے جو سیرت اور ادب دونوں میں اپنا مقام رکھتی ہے۔ یہ بظاہر کتابچہ نظر آتا ہے مگر سیرت کے کئی پہلوؤں کو حاوی ہے۔ اس اعتبار سے یہ سیرت ایکے سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اردو بھی آسان استعمال کی گئی ہے۔ یہ کتابچہ ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ہیں نیز ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں یہ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میں قلمبند کی گئی اور دارالاشاعت دیوبند سہارنپور سے شائع ہوئی۔

فہرست مضامین طویل ہے لیکن خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔
مقدمہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ۔ ولادت کے پہلے برکات کا ظہور۔ ولادت باسعادت۔ ازواج مطہرات۔ معراج۔ ہجرت مدینہ۔ سنہ ۱ھ بیعت جہاد۔ سنہ ۲ھ تحویل قبلہ۔ غزوہ احد۔ ۴ ہجری۔ سنہ ۵ھ قریش اور یہود کا اتفاق۔ غزوہ احزاب (خندق)۔ سنہ ۸ھ فتح مکہ معظمہ۔ غزوہ حنین۔ غزوہ طائف۔ غزوہ تبوک۔

وفود کی آمد اور اسلام میں داخلہ - حضورؐ کا حجۃ الوداع - سنہ ۱۱ھ

آپؐ کا مرض وفات - صدیق اکبرؓ کی امامت - حضورؐ کے آخری کلمات

آپؐ کے اخلاق و معجزات --- وغیرہ -

نمونۂ اقتباس :-

ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اس خطبہ میں ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو الفاظ کہے ہیں وہ سننے کے قابل ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے -

" یہ محمدؐ بن عبداللہ ہیں جو اگرچہ مال میں کم ہیں لیکن شریفانہ اخلاق اور کمالات کی وجہ سے جس شخص کو آپؐ کے مقابلہ میں رکھا جائے آپؐ اس سے زیادہ عالی رتبہ نکلیں گے - کیونکہ مال ایک زائل ہو جانیوالا سایہ اور لوٹنے والی چیز ہے - اور یہ محمدؐ جن کی قرابت کو تم سب جانتے ہو خدیجہؓ بنت خویلد سے نکاح کرنا چاہتے ہیں - اور ان کا کل مہر معجل اور مؤجل میرے مال سے ہے - اور خدا کی قسم اسکے بعد ان کی بڑی عزت اور عظمت ہونیوالی ہے - ۱؎

۱؎ : " سیرت خاتم الانبیاءؐ " از محمد شفیع صاحب صفحہ ۱۷ دارالاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور

اسوۃ الرسولؐ (جلد دوم)

مولف - خان بہادر سید اولاد حیدر بلگرامی
شمس مشین پریس آگرہ میں
بشیر الدین خاں کے اہتمام سے چھپی
سواتھ ضلع آرہ (شریف السادات)

سیرت کی اس کتاب کی پانچ جلدیں ہیں - پہلی جلد تاریخ عرب اور
خاندان رسولؐ کا ذکر - دوسری تا پانچویں جلد میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر
روشنی ڈالی گئی ہے - کتاب بڑے حجم کی مالک ہے - اسکو سید اولاد حیدر بلگرامی نے
تالیف کیا - ۶ شوال ۱۳۴۴ھ (۱۹۲۶) مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء کو یہ کتاب قلمبند کی گئی
مصنف نے اس کتاب کو تحریر کرتے وقت سیرت کے خاص خاص راوی
اور ماخذ استعمال کیے ہیں - یعنی وہ کتب جو سیرت میں خاص مقام رکھتی ہیں
اس سے متاثر ہو کر یہ کتاب قلمبند کی - اسی وجہ سے یہ کتاب سرمایہ سیرت سے
بلکہ ایک اضافہ ہے - مصنف نے مولانا شبلی کے بیان کردہ بعض واقعات پر
تنقید کی ہے - زبان بھی عام فہم اور موثر استعمال کی ہے - ادبی لحاظ سے بھی
یہ سرمایہ ادب معلوم ہوتی ہے - بیشتر واقعات جو مصنف نے قلمبند کیے ہیں
وہ حقائق پر مبنی معلوم ہوتے ہیں -

اس جلد میں ۵۶۲ طویل صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں نیز
ہر سطر میں ۲۰ الفاظ ہیں - فہرست طویل ہے - مصنف نے مندرجہ ذیل
کتب سے فیض اٹھایا اور یہ جلد قلمبند کی -
تاریخ الرسل والملوک (طبری) تاریخ الکامل (ابن اثیر جزری) کتاب المختصر
فی اخبار البشر (ابو الفداء) تاریخ الخمیس (قاضی حسین دیاربکری)

روضۃ المناظر (ابن سنحتہ الحلبی) وحیات الاعیان (ابن خلکان) روضۃ

الاحباب (حافظ جلال الدین محدث) روضۃ الصفا (محمد بن خاوند شاہ)

حبیب السیر (غیاث الدین ہروی) سیرۃ النبی ۲ (شبلی نعمانی) تاریخ احمدی

(نواب احمد حسین خان بہادر) سیرت ابن ہشام (کتب سیرت) (عبد الملک ابن ہشام) طبقات

ابن سعد (محمد بن سعد کاتب الواقدی) مواھب لدنیہ (شہاب الدین احمد قسطلانی)

شرح مواھب لدنیہ (علامہ عبد الباقی الزرقانی) ریاض النظرہ (محب الدین طبری)

روضہ الانف (خود مہ عبد الرحمان سہیلی) حیوٰۃ الحیوان (محمد بن عیسیٰ دمیری)

سیرۃ الحلبیہ (علی ابن ابراہیم حلبی) اسنی المطالب (شمس الدین جزری)

مدارج النبوہ (شاہ عبد الحق محدث دھلوی) شواہد النبوۃ (ملا عبد الرحمٰن جامی)

خطبات احمدیہ (ڈاکٹر سر سید احمد خان) رحمت العالمین (قاضی سید محمد سلمان

منصور پوری) اس میں صرف سیرت رسول اکرم ۲ مندرج ہے) بقیہ کتب

جو مصنف نے تحریر کی ہیں ان میں صحابہ کرام کی سیرت مبارکہ قلمبند کی گئی ہے۔

مصنف نے بڑی طوالت سے کام لیا ہے اور جزوی جزوی واقعات کو

بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ واقعات حقائق پر مبنی اور مستند ہیں جیسا کہ

مصنف دعویٰ کرتا ہے۔ بعض واقعات پر مولانا شبلی پر بھی تنقید کی ہے۔

جو قرین قیاس نہیں معلوم ہوتی۔

نوٹ :۔ دوسری جلد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تا ہجرت کے وقت

پانچ برس کے حالات قلمبند کیے گئے ہیں۔

اقتباس :-

خیمہ خاص کی حفاظت کیلیے آپؐ نے فرمایا۔ میری حفاظت کون کرتا ہے

ایک طرف سے آواز آئی "میں" ارشاد ہوا تم کون ہو جواب ملا

ذکوانؓ۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا میری حفاظت کون

کرتا ہے پھر آواز آئی "میں" استفسار ہوا کون۔ جواب ملا۔ ابن

عبد قیس۔ ارشاد ہوا اچھا تم بھی حاضر رہو۔ تیسری مرتبہ پھر وہی

سوال کیا گیا جواب ملا "میں" پوچھا گیا کون ہے۔ جواب آیا ابو الواقع

تھوڑی دیر کے بعد آپ نے حکم دیا۔ میرے تینوں محافظ کھڑے ہو جائیں۔

اب کھڑے ہونے والوں میں تنہا ذکوان کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے تعجب میں آکر

ذکوان سے پوچھا کہ وہ تمہارے دونوں ہمراہی کہاں گئے اس نے عرض کی کہ

تینوں بار میں نے ہی لبیک کہی تھی۔ پہلے (پہلی) بار میں نے اپنا نام بتلایا، دوسری بار

اپنی ابنیت اور تیسری بار اپنی کنیت۔ میرا پورا نام، ذکوان ابو الواقع ابن

عبد قیس ہے۔ آپؐ اسکی عقیدتمندانہ اور مخلصانہ ذہانت اور خطابت سے

بیحد مسرور ہوئے۔ [۱]

---

[۱] اسوۂ الرسولؐ" (جلد دوم) اردو ڈگراں صفحہ ۲۷۷ شمسی مشین پریس آگرہ

تاریخ مسعودی

مترجم (مولانا عبداللہ العمادی)

(المسمی)

التنبیہ والاشراف

تاریخ کی یہ کتاب ۳۳۵ھ/۹۴۶ء میں ابوالحسن علی بن حسین بن علی المسعودی نے تحریر کی ہے جنکی وفات (۳۴۶ھ میں) ہوئی اور اس کا ترجمہ مولانا عبداللہ العمادی نے کیا ہے۔ ترتیب و حواشی نصیب اختر ایم۔اے نے کیا ہے اس کتاب میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ، خلافت بنی امیہ اور خلافت بنی عباس شامل ہیں۔ اس کتاب کو پہلی بار اکتوبر ۱۹۲۶ء میں ایجوکیشنل پریس کراچی نے طبع کیا اور سعید ایچ۔ایم کمپنی نے ادب منزل پاکستان چوک کراچی سے اسکو شائع کیا۔ جہانتک مورخ کا تعلق ہے اسکی توصیف مولانا شبلی نے (الفاروق صفحہ۵) پر اسطرح کی ہے کہ "ابوالحسن علی بن حسین المسعودی المتوفی ۳۳۲ھ فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اسکے برابر کوئی وسیع النظر پیدا نہیں ہوا۔ وہ دنیا کی اور قوموں کا بھی بہت بڑا ماہر تھا۔ اسکی تمام تاریخی ملتیں تو کسی اور تصنیف کی حاجت نہ ہوتی لیکن افسوس ہے کہ قوم کی بدمذاقی سے اکثر تصانیف نابید ہوگئیں۔ یورپ نے بڑی تلاش سے دو کتابیں مہیا کیں۔ مروج الذہب اور دوسری التنبیہ و الاشراف" ۔

پوری کتاب ۲۹۶ صفحات پر مشتمل ہے لیکن سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ۱۲۱ صفحات مزین کیے گئے ہیں۔ کچھ ضروری نقشہ جات بھی کتاب میں منسلک کیے ہیں۔

(۱) دنیا قبل از اسلام (۲) غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) دنیا نے اسلام (عہد رسالت آ ... و بلوغ)

ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں۔

سیرت کی ترتیب اسطرح کی ہے۔

عہد رسالت (تائیدی علامات۔ سلسلہ نسب۔ رضاعت، طفولیت، ناصیہ نبوت، بعثت اول المومنین، اختلافات شیعہ وغیرہم۔ روایت شعیۃ قطعیہ، ہجری آخر الزمان، اصحاب الصفہ، تتمہ اقوال اولیت ایمانی، لہام قیام بیت الحرام۔ ہجرت کا پہلا سال۔ سنۃ الامر (۲ سال) سنہ تمحیص (۳ سال)۔ سنۃ ترفیہ (ہجرت کا چوتھا سال) سنہ احزاب (ہجرت کا پانچواں سال) سنہ استیناس (ہجرت کا چھٹا سال) سنہ استغلاب (۷ سال) سنہ فتح (ہجرت کا آٹھواں سال اور سال نہم) سنہ حجۃ الوداع (ہجرت کا دسواں سال۔ سنہ وفات (ہجرت کا گیارھواں سال۔

کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے مختلف روایات صحیحہ کو شامل کر دیا ہے نیز تحقیق کے ساتھ صحیح صورت بھی ظاہر کر دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب سندنامہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

نمونۂ اقتباس :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

۱۔ مناسک حج لوگوں کو بتائے۔

۲۔ حج کے طریقوں اور رشتوں سے روشناس کرایا

۳۔ تعلیم دی کہ جان و مال کا تلف کرنا ان پر حرام ہے (یعنی ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے پرائے سب کی جان و مال کی عزت احترام کو مرعی رکھے)

۴۔ ہر ایک خون گرا دیا گیا (یعنی جاہلیت میں جن لوگوں نے خون کیے اور جو لوگ ان سے بدلہ لینے کے درپے چلے آئے ہیں۔ اسلام نے ان سب کو میٹ دیا۔ اب انتقام کے درپے نہ ہونا چاہئے۔

(۲۱) اسوۂ حسنہ از احمد عبد اللہ المسدوسی

اس کتابچہ میں سیرت کے چند مخصوص برتاؤ کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا ہے یہ پہلی بار کتابی صورت میں مکتبۂ ابراھیمیہ حیدر آباد دکن کی طرف سے سنہ ۱۹۲۶ء / ۱۳۲۵ھ میں شائع ہوا - پاکستان میں اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء کراچی سے شائع کیا گیا ہے - اسکو مکتبہ خدام ملت نے شائع کیا - یہ کتابچہ صرف ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۱۶ الفاظ ہیں -

یہ کتابچہ بظاہر عقیدت کی زبان میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اسمیں جو واقعات اور واقعات بیان کیے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں - اسلیے اس کتابچہ کی بھی سیرت میں اہمیت ہے - زبان بھی عام فہم ہے -

فہرست مضامین حسب ذیل ہے -

حصہ اول :- معاشی، برتاؤ، ازواج کے ساتھ برتاؤ - اقرباء کے ساتھ برتاؤ - مساکین کے ساتھ برتاؤ - بچوں کے ساتھ برتاؤ - دشمنوں کے ساتھ برتاؤ، مساوات عدل و انصاف، سادگی، ایفائے عہد، شرم و حیا، دیانت و صداقت، استقلال و شجاعت - سیاست -

حصہ دوم :- معاد - نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، توکل علی اللہ، صبر و شکر، معمولات تبلیغ - خاتمہ -

اقتباس :- اصحاب کے ساتھ برتاؤ :- معمول تھا کہ کسی سے ملتے وقت خود سلام و مصافحہ فرماتے - ایک دفعہ سعد بن عبادہ سے ملنے گئے واپس آنے لگے تو انھوں نے اپنے صاحبزادے قیس کو ساتھ کر دیا کہ آنحضرت ﷺ کے ہمرکاب ہو جائیں - حضرت ﷺ نے قیس سے کہا کہ تم بھی میرے اونٹ پر سوار ہو لو یا گھر واپس جاؤ؟ عقبہ بن عامر کو ایک دفعہ اصرار سے اپنے اونٹ پر سوار کرایا اور خود اتر پڑے [1]

---

[1] اسوۂ حسنہ - از احمد عبد اللہ المسدوسی صفحہ ۲۳ مکتبہ خدام ملت کراچی

خطبات مدراس

اس کتاب کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ جنہوں نے یہ خطبے مدراس کے انگریزی مدرسوں کے طالب علموں اور عام مسلمانوں کے سامنے (لالی ہال، مدراس میں ہفتہ وار دیئے۔

سائز:— یہ کتاب جلی حرفوں میں لکھی گئی ہے اور تقریباً ہر صفحہ ۱۸ سطور پر مشتمل ہے اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں ۲۰ نقطے ہیں۔

یہ کتاب ۱۹۲۶ء میں تحریر میں آئی سب سے پہلے بہار سے شائع ہوئی اسکے بعد اردو اکیڈمی سندھ کراچی والے وقتاً فوقتاً شائع کراتے رہے ہیں۔ اسکو فروری ۱۳۸۲ھ / ۱۹۲۶ء میں شائع کیا گیا۔ اس میں آٹھ خطبے ہیں اسکے علاوہ دیباچہ طبع سوم، دیباچہ طبع اول اور تمہید بھی شامل ہے۔

اس کتاب میں خطبہ نمبر ۳ تا خطبہ نمبر ۶ زیادہ تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ تاریخیت — کاملیت — جامعیت اور عملیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ کسی بھی کردار کو پرکھنے کے لیے ان چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

سید سلیمان ندوی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی پہلو بہت نمایاں کیا ہے۔ اسلیے کہ عملی پہلو سے ہی اس دارالعمل کا صحیح تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دنیا میں بڑے بڑے مفکر، سائنس دان، فلسفی، رسول اور نبی تشریف لائے لیکن کسی ایک کا بھی عملی پہلو اتنا نمایاں نظر نہیں آتا جتنا انسان کامل، جامع الصفات حضرت محمدؐ کا۔ چونکہ آپؐ نے دوسروں کی طرح صرف وعظ، نصیحتیں اور میٹھی میٹھی باتیں ہی نہ کیں بلکہ پہلے خود عمل کیا بعد میں لوگوں کو سمجھایا جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اتنی سی قلیل مدت میں سارے جہان میں انقلاب آ گیا۔ جبکہ دیگر انبیاءؑ و رسلؑ نے مدتوں لوگوں کو سمجھایا پھر بھی انقلاب توحید نہ آ سکا۔ آپؐ نے ۲۳ سال مختصر سی مدت میں نہ صرف عربستان کی کایا پلٹ دی بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں نور محمدیؐ پھیلنے لگا۔

یہ آپ ہی کا عملی پہلو ہے جس نے مغرب والوں کو سوچ میں ڈال دیا کہ اتنی سی مدت میں یہ انقلاب کیسے آیا۔

جہاں تک انکی زبان و بیان کا تعلق ہے وہ قابل رشک ہے، الفاظ و محاورات اصطلاح استعمال کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ادبی باغ کے پھل پھول بکھر دیئے ہیں۔

"اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کی تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو، اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو۔ اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو، اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ ڈالو، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ احد سے عبرت حاصل کرو اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ قدس کے معلم کو دیکھو۔ اگر شاگرد ہو تو روح الامین کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔ اگر تنہائی و بیکسی کے عالم میں ہو تو عام الحزن کے غمزدہ کو دیکھو، حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبی کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے۔ اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر اپنے کاروبار اور دنیاوی جدوجہد کا نظم و نسق درست کرنا چاہتے ہو تو بنی نضیر، خیبر، فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولو۔ اگر بچہ ہو تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو دیکھو۔ اگر تم جوان ہو تو مکہ کے ایک چرواہے کی سیرت پڑھو۔ اگر سفری کاروبار میں ہو تو بصریٰ کے کارواں سالار کی مثالیں ڈھونڈو، اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو۔ جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جسکی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے۔"

○ "اگر تم بیویوں والے ہو تو خدیجہؓ و عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو، اگر اولاد والے ہو تو فاطمہؓ کے باپ اور حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو، غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کیلئے نمونہ، تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کیلئے سامان، تمہارے ظلمت خانہ کیلئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور محمد رسول اللہ ﷺ کی جامعیت کبریٰ کے خزانہ میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔"

---

۵۵ ص ۱۰۸، ۱۰۹ خطبات مدراس (سید سلیمان ندوی) شائع کردہ اردو اکیڈمی سندھ کراچی سنہ ۱۹۶۱ء

○ ص ۱۰۹

(سوۃ الرسولؐ (جلد پنجم)

از سید اولاد حید بلگرامی
نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں
چھپی۔

اس جلد پنجم میں مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت۔ الہیات اسلام وتبلیغ، تعلیم دینیات وتاسیس وتنظیم ممالک واقوام، تنقید وتردید مخالفین کا ذکر کیا ہے اور بڑی تفصیل سے کیا ہے — نیز مخالفین کے بے جا سوالات کے جوابات بھی منطقی طور پر دئے ہیں۔ اس جلد میں ۳۶۸ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۰ الفاظ ہیں۔ یہ بھی نظامی پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی — اسکو مصنف نے ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں تالیف کیا کتاب جامع ہے نیز ہر واقعہ بڑی تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے ——

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

روحانیت — حقیقت نبوت۔ حضرت عیسیٰؑ کی شریعت سے تقابل۔
آنحضرتؐ کی روحانیت۔ واقعات وحالات موجودہ وآئندہ کی نسبت —
انبیائے مرسلین کی رسالت اور ان کے طرق تعلیم وہدایات وتعلیمات
صفات عدلیہ۔ امامت۔ فروعات مذہب۔ اسلام اور حقوق انسانی۔ اسلام اور
مسئلہ طلاق۔ اسلام اور محافظت ورعایت ایتام — قرآن مجید اور سیاسیات
اسلام اور تمدن وارتقا کی تعلیم — قرآن مجید اور عقلیات — انسان کی ترکیب خلقت
قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی قومی اور ملکی تنظیم — اسلام تمام مذہبوں میں
کامیاب مذہب ہے ——

نمونہ :-

یہودیوں نے خدا پرستی ہی کو بت پرستی بنا رکھا تھا - صفائی قلب کی جگہ قلب و صدر کو سنگلاخ کا مرادف قرار دے لیا تھا - اخلاق حسنہ کے عوض میں دنیا بھر کی بدکاریاں - خونخواریاں - غداریاں - اپنی طبیعت کی اجزائے لازمی بنالی تھیں - پھر ان کے اظہار کے وقت انکی انسانیت بالکل حیوانیت ہوجاتی تھی - جناب مسیح ابن مریم کی صرف ۳۰ سالہ تبلیغی جدوجہد اس کیفر کردار قوم کی تنبیہ و تنظیم میں کچھ بھی کارگر نہ ہوئی - یہ لوگ تو نہیں - مگر دس بارہ غریب مفلس اور ان پڑھ قصبۂ خلیل کے ماہی گیر البتہ عیسائیت سے مشرف ہوئے ان کیفر کرداروں نے تو اس نبی معصوم پر ایسے مظالم ڈھائے کہ اگر قدرت اسکی مقدس جان کی محافظ نہ ہو تو اس مصلح عالم اور مسیحائے دو عالم کا یہود نے خاتمہ ہی کردیا تھا - سلہ

سلہ "اسوۃ الرسول" سید اولاد بلگرامی صفحہ ۲۱ نظامی پریس - لکھنؤ

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصنف :-
حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور
جگت گرو - مطبوعہ سلطان المطابع چیتہ بازار حیدرآباد دکن

یہ مختصر رسالہ صدیق دیندار چن بسویشور نے ۱۵ نومبر ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء کو قلمبند کیا

اس میں چند باتیں سیرت سے متعلق ہیں بقیہ میں ہندو اور مسلمانوں کے عقائد کا موازنہ کیا گیا ہے۔ خاص کر گئو کشی جو ہندوؤں میں جائز ہے لیکن کٹر ہندو اسکو تسلیم نہیں کرتے۔ مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جگت گرو کا نام دیا ہے جسکے معنی "سرورِ عالم" کے ہوتے ہیں۔ اس نے سارے اوتاروں سے بھی موازنہ کیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو اعلیٰ بتوایا ہے۔

اس رسالہ میں (جو کتابی شکل میں ہے) ہندی الفاظ کی آمیزش زیادہ ہے اسلئے بعض اوقات سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ جہانتک اردو کا تعلق ہے اسمیں ہندی کسی حد تک تو زیب دیتی ہے لیکن زیادتی سے اردو کی شکل بھونڈی ہوجاتی ہے۔

مصنف نے ہندی رسومات اور طرزِ معاشرت نیز دیوی دیتاؤں کا بھی ذکر کیا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو ہر اعتبار سے افضل و اکرم قرار دیا ہے۔ اسی لحاظ سے یہ رسالہ سیرت میں انفرادیت کا حامل ہے۔

یہ حرف ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں۔ فہرست عنوانات تحریر نہیں۔ خاص خاص عنوانات یہ ہیں تمہید- الفیوان حیار- زبور کی بشارت- انجیل کی بشارت- جین میں پیشگوئی- اٹلی میں پیشگوئی اسپین میں پیشگوئی- بھاگوت اور کلکی پران اور بھولشو کتہ پران میں بشارت وغیرہ۔

نمونہ :- سیتادیوی نے ونواس جاتے وقت گنگا جاتا سے منت کی تھی کہ اے گنگا مائی اگر میں ونواس سے صحیح سلامت واپس آؤنگی تو تیرے کنارے پر ایک ہزار گائے کی قربانی کرونگی اور سیتادیوی بفضل خدا صحیح سلامت واپس آئیں اور ایک ہزار گایوں کی قربانی کی۔
(دالمک پوران اجودھیا کانڈ شلوک ۲۰-۵) [۱]

---

[۱] "سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم" مولانا صدیق دیندار چن لبسویشور
جگت گرو صفحہ ۲۷ مطبوعہ سلطان المطابع حیدرآباد دکن

محمد درشن

از حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی
اگست ۱۹۲۷ء
حلقۂ مشائخ دہلی نے شائع کیا

یہ کتابچہ آریہ سماجی رسالوں کے جواب میں خواجہ حسن نظامی نے اگست ۱۹۲۷ء ۱۳۴۶ھ میں قلمبند کیا - اسمیں جو اعتراضات آریہ سماج والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر کیے ہیں انکے جوابات بڑے احسن طریقہ پر دئے گئے ہیں -

اس کتابچہ کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے ہندی الفاظ کی آمیزش سے مٹھاس پیدا کردی ہے - پیارے پیارے الفاظوں نے اس کتابچے کو چار چاند لگا دئے ہیں - نیز زبان افسانوی استعمال کی ہے جو ہر قاری کو متاثر کرتی ہے عقیدت و محبت کے قلم سے سیرت کے بعض پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے - زبان ہندی نما اردو میں مندرج ہے اسکے علاوہ نعتیں جیسیں خود مصنف کی اور دوسرے لوگوں کی شامل ہیں - یہ ایک تبلیغ کا سلسلہ ہے جو اس کتابچہ کی شکل میں موجود ہے - یہ کتابچہ ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے اسکے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں نیز ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں - زبان بالکل آسان اور عام فہم ہے خاص بات اسکی یہ ہے کہ ہندی لہجہ کا دور بیان میں نمایاں نظر آتا ہے —

اس کتابچہ کو ۱۹۲۷ء ۱۳۴۶ھ میں پہلی بار حلقۂ مشائخ دہلی نے شائع کیا -
فہرست مضامین درج نہیں ہے - البتہ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں —

محمد درشن - عید میلاد رسول - سلام - فراخ خاک تو عالم پاک - پیر دلیسی پیتم دیکھی تہاری بریت - اس کے بھرے تورے نین -

میرے ہتھیار تیرے قدموں میں ۔ رسول اکمل ۔ افلاک کی سیر ۔ کرۂ زمین کی دید جال ۔ حیات رسولؐ سے تبلیغی سبق ۔ رسولؐ غریبوں کا آسرا ۔ رسول اللہؐ کی چوکیداری ۔ پیٹ پر دو پتھر ۔ کلنکی اوتار ۔ جگ کی جوت من داتا سرمایۂ عالمؐ قنطرِ فراق یعنی وفات الرسولؐ ۔ مدینہ کا چاند ۔ شعراء کی نعتیں وغیرہ

اقتباس :- نمبر ۱

یہ عرب نگر میں تھے اور یہ عرب نگر میں اب بھی ہیں ۔ اور یہ عرب نگر میں قیامت تک رہیں گے ۔ کہنے کو ان کی وفات ہو گئی ۔ ان کو قبر میں دفن کر دیا گیا مگر ماننے میں اور دل کی آنکھ سے دیکھنے میں نہ یہ مرے نہ یہ مر سکتے ہیں نہ مرنا ان کے پاس آ سکے ۔ [۱]

نمبر ۲ :-

آفتاب رسالت پر موت کا ابر چھا رہا ہے ۔ نورانی کرنیں پردے میں چھپ رہی ہیں ۔ امت کا سرتاج دنیا سے سدھار رہا ہے ۔ باپ کی لاڈلی فاطمہؓ کا سہارا بیٹی کے سر سے ہاتھ اٹھاتا ہے ۔ عائشہؓ کا دل دھڑکتا ہے کہ سہاگ کی منزل آخر ہوئی ۔ حجرۂ رسولؐ کی رونق رخصت ہو رہی ہے ۔ یاس و ہراس در و دیوار سے لگے کھڑے ہیں ۔ [۲]

---

[۱] محمد درشن ، خواجہ حسن نظامی حلقۂ مشائخ دہلی نے شائع کیا ۱۹۲۷ء / ۱۳۴۶ھ صفحہ ۲۵

[۲] ایضاً ” ” ” ” ” ۲۸

اسوۃ الرسول ؐ (جلد چہارم)

مولفہ: سید اولاد حیدر بلگرامی
نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں چھپی۔

اس جلد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقیات وسیاسیات کی تفصیل ہے۔ یہ جلد ۲، جمادی الاول سنہ ۱۳۴۷ھ (۲۹-۱۹۲۸ء) میں قلمبند کی گئی اور نظامی پریس وکٹوریہ روڈ لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس حصہ میں اخلاقیات اور سیاسیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کی ہے ــــ

سیرت کی اس کتاب میں مصنف نے احادیث صحیحہ اور کتب سیر کی مصدقہ روایات کو جگہ دی ہے۔ اسلئے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں اہمیت کی حامل ہے۔ اس جلد میں اخلاق حسنہ پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ نیز زبان و بیان جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مندرجہ ذیل اقتباس میں فرمایا ہے کہ "میں تم سے زیادہ فصیح ہوں اسلئے کہ میں قریشی ہوں اور میری زبان بنو سعد بن بکر کی زبان ہے" اس پر بحث کی ہے درحقیقت آپؐ فصیح اللسان اور فصیح الکلام تھے[1]۔ ادبی معیار سے بھی یہ کتاب خوب ہے۔

اس حصہ میں ۲۲۹ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں نیز ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں ــ یہ کتاب بھی طویل حجم کی مالک ہے۔

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں

مہر نبوت ۔ طرز گفتگو ۔ مشروبات ۔ خطبات آنحضرت صلعم ۔ دربار رسالت خطابت ۔ عبادت نبوی ۔ حسن معاملہ ۔ مہمان نوازی ۔ حسن سلوک ۔ اولاد سے محبت ۔ سیاسیات ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام ۔ تاسیس حکومت الٰہی ۔ استخلاف فی الارض ۔ انتظام ملکی ۔ احتساب ۔ قضاۃ ۔ پولیس چھاپۂ آب انتظامات وغیرہ ــ

---

[1] یقول الکاتب انہ صلعم کان افصح العرب وابلغہم کما قال النبی ؐ انی افصح العرب الخ واشتہرت لغتہ بلغۃ النبی ؐ فی سائر جزیرۃ العرب کما لا یخفی

اقتباس :-

عام طور سے عرب میں دو[۲] قبیلوں کی زبانیں سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی تھیں۔ قریش اور ہوازن کی زبانیں تمام عرب کی سرمایۂ ناز تھیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں پر قدرت کامل رکھتے تھے۔ پھر ایسی کامل کہ دونوں قبیلوں کے زباندان آپکی تقریر کے سامنے زبان نہیں کھول سکتے تھے۔ اسی بنا پر علی الاعلان ارشاد فرمایا جاتا ہے — "انا عربکم[۱] انا من قریش ولسانی لسان بنی سعد بن بکر" (ترجمہ :- میں تم میں سے زیادہ فصیح ہوں اسلئے کہ میں قریشی ہوں اور میری زبان بنو سعد بن بکر کی زبان ہے۔[۲]

---

۱ - انا عربکم " اللہ اعلم بالصواب المراد یہ انا افصحکم کما فی الترجمہ

۲ - اسوۃ الرسولؐ " سید اولاد بلگرامی صفحہ ۳۸ نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ -

سیرت نبوی ﷺ (۱۲۱)
اور
مستشرقین

مرتبہ :- مولوی عبدالعلیم اواری
مطبع معارف، اعظم گڑھ
۱۹۳۰ء
۱۳۴۸ھ

اس کتاب میں مشہور مستشرق ولہاوزن کے مضمون[1] کا اردو ترجمہ مع حواشی ومقدمہ درج ہے - اس کا ترجمہ مولوی عبدالعلیم اواری نے کیا ہے - ترجمہ ۲۲ر اپریل ۱۹۲۹ء میں ہوا اور ۱۹۳۰ء / ۱۳۴۸ھ میں مطبع معارف اعظم گڑھ سے طبع ہوا - مقدمہ اور حواشی میں مستشرقین کے الزامات کے جوابات بڑے منطقی اور بہتر زبانی میں دیے گئے ہیں - مستشرقین میں گبن، میور، پریسوال، سینٹا، واٹ اور اسپرنگر، سیل اور سیوار نے وغیرہ نے مختلف طریقوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور قرآن پر تعصب اور بغض کی بنا پر جو جھوٹے اور بے بنیاد الزامات تراشے ہیں اس کا جواب مسلمانوں نے بڑے احسن طریقوں سے دیا ہے - لیکن جہاں تعصب اور عناد کے چشمہ سے حقیقت کو پرکھا جائے وہاں حقائق سامنے نہیں آسکتے -[2]

---

[1] ولہاوزن کے اس مضمون کا ترجمہ کیا گیا ہے جو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع نہم میں "محمڈنزم" کے عنوان سے چھپا ہے

[2] - مصنف نے اپنی عالمانہ صلاحیت کو بروئے کار لاکر منطقی طریقے سے ان جاہلوں کا جواب دیا ہے جو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کیے ہیں -

---

یہ کتاب سیرت کیلیے ایک مایہ ناز حیثیت رکھتی ہے -

سیرۃ الحبیبؐ صلی اللہ علیہ وسلم ازحافظ محمد عبدالتواب صاحب چشتی

(جلد اول)

"سیرۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم" کو محمد عبدالتواب صاحب چشتی نے قلمبند کیا یہ کتاب ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں۔ یہ کتاب چوتھی مرتبہ ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں درقی جید پریس واقع بلی ماران دھلی سے شائع ہوئی۔ سن تالیف درج نہیں ہے۔ کتاب میں عام طرز استعمال کیا گیا ہے۔ البتہ نسب نامہ منفرد حیثیت کا ہے جس میں مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور ۱۸ پشت میں حضرت آدم علیہ السلام سے نسب ملایا ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے لیکن خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔
نسب نامہ۔ عبدالمطلبؓ۔ رضاعت، تربیت، نبوت و بعثت، نزول قرآن آیکی استقامت، عہد نامہ قریش، دعوت الرسولؐ۔ اس امت پر الحبیبؐ کی شفقت و رحمت۔ تاریخ معراج۔ حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس امت کی خوش نصیبی۔ امت کے لیے ہدیہ۔

نمونہ اقتباس:۔ نسب نامہ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متفق علیہ نسب نامہ یہ ہے۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعبؓ، بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادبن مقوم بن احور بن تزخ بن یعرب بن شعیب بن قیدار بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن آذر بن ناحور بن ساروح بن راعو بن فالح بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن مالک بن متوشلخ بن ادریسؑ بن یرد بن مہلیل بن قینن بن لیش بن شیث بن آدم علیہ السلام[۱] ۲

۱؎ یہ کتاب بظاہر سیرت کیلیے لکھی گئی ہے لیکن حقیقت میں سیرت کے بہت کم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے البتہ نسب نامہ ایک انفرادیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ زبان بھی سلیس استعمال کی ہے اسوجہ سے عام فہم ہے۔ فصاحت و بلاغت کا بھی جگہ جگہ سہارا لیا گیا ہے۔

۲؎ سیرۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمد عبدالتواب صفحہ ۲ جید پریس دہلی۔ سنہ ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء

آمنہ کا لال

مصنف:- علامہ راشد الخیری
عصمت بک ڈپو دہلی (۱۳ ویں مرتبہ سنہ ۱۹۳۷ء)
۳۰ نومبر سنہ ۱۹۳۰ء / ۱۳۴۹ھ

"آمنہ کا لال" دراصل یہ کتاب میلاد کی کتاب ہے جسکو علامہ نے بڑی
تحقیق سے تحریر کیا ہے۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعات
بیان کیے ہیں اسلیے اسکو سیرت میں بھی شامل کر لیا جائے تو بے جا نہ ہوگا
عورتوں کی اصلاح کے لیے یہ کتاب بہت بہتر ہے۔ خاصکر وہ عورتیں جو
ناخواندہ ہیں۔ اس کتاب میں جو واقعات بیان کیے ہیں وہ سیدھی سادھی
زبان میں ہیں اسلیے عام فہم ہیں۔ اور حقیقت میں میلاد کا حق ادا کر دیا ہے۔

علامہ راشد الخیری نے میلاد کی زبان میں سیرت بیان کی ہے تحقیق سے
بھی کام لیا ہے۔ اسی وجہ سے سیرت کے جو پہلو بیان کیے ہیں وہ روشن اور
عیاں نظر آتے ہیں۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب شہ پارہ کی حیثیت رکھتی ہے
الفاظ اس قسم کے استعمال کیے ہیں جو دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔

کتاب ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب پہلی بار سنہ ۱۹۳۰ء / ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوئی
یہ کتاب جو میرے زیر مطالعہ ہے تیرھویں بار مئی سنہ ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی
اس کتاب کے مصنف علامہ راشد الخیری ہیں۔ ۲۱ سطور ہر صفحہ میں پائی جاتی ہیں
نیز ہر سطر میں ۱۴ الفاظ اور تقریباً ۲۰ نقاط ہیں

فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

عبدالمطلب کی پیدائش - عبدالمطلب کی شادی - اور بیٹے کی قربانی - عبداللہ کی شادی - عبداللہ کی موت - حضورؐ کی تشریف آوری - خدا کے حضور میں التجا - عالم شیر خوارگی - آمنہ کا لال آغوشِ حلیمہ میں - آمنہ کا لال باپ کے مزار پر - بی بی آمنہ کی وفات - عبدالمطلب کی رحلت - حضورؐ ابوطالب کی نگرانی میں - سرورِ دوعالم کا لڑکپن - قریش امین کا خطاب دیتے ہیں - پہلا فیصلہ - منزلِ شباب - بی بی خدیجہ کے ہاں ملازمت - ملازمت کا پہلا سفر - بی بی خدیجہ رضؓ سے نکاح - غارِ حرا میں عبادت - پہلی وحی کا نزول - ایک جید عیسائی عالم بشارت دیتا ہے - پہلے تین مسلمان - حضرت عمرؓ کا مسلمان ہونا حضرت حمزہؓ کا اسلام - بی بی خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال - مدینہ پر اسلام کا اثر - ہجرت - صدیق رضؓ کی درخواست - شیرِ خدا کی قربانی - غارِ ثور کا رفیق - سراقہ کی دشمنی - مدینہ میں - اغیار کا اعتراف - نصرت کا اقرار - دونوں بیویوں کی شہادت - بزرگ کی گواہی - خباب کا بیان - دوسرا بیان - سرورؐ کا امہات سے نکاح - خلقِ عام بصورت حجۃ الوداع -

نمونۂ اقتباس :- رسالت کے لازوال چمنستان میں ~~تیرے دشمن تیری صداقت~~ خالق حقیقی نے نبوت کا تاج تیرے سر پر رکھا - اور دنیا کی محدود آبادی میں دشمن تیرا صداقت پر اور اغیار تیری امانت پر قربان ہوئے - صداقت کے مجسم پتلے ! ایثار کے کامل انسان تو نے دنیا کے ہر گوشے کو اپنی روشنی سے جگمگایا - آمنہ کے لال اور عبداللہ کے یتیم تو نے عالم میں اپنی انسانیت کا ڈنکا بجا دیا ہے [1]

---

[1] "آمنہ کا لال" علامہ راشد الخیری ، صفحہ ٢٥ ، تیرھویں بار ١٩٣٦ء
مقامِ اشاعت - عصمت بک ڈپو دہلی -

حیاتِ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) از حکیم سید عباس علی سبزواری

ماہر خواص قرآن

سابق پروفیسر فلسفہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

یہ کتابچہ ۲۰ صفحات کا ہے۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بڑے اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کیلئے نعمت عظمٰی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ اسکو دار الاشاعت دہلی نے ۱۹۳۰ء / ۱۳۴۹ھ میں شائع کیا۔

یہ کتابچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی محبت کا آئینہ دار ہے حالانکہ ۲۰ صفحات پر سیرت ممکن نہیں اسکے لیے تو ہزاروں صفحات بھی کم ہیں لیکن بچوں اور عام لوگوں کیلئے بھی یہ نعمت دین کی حیثیت رکھتا ہے۔ واقعات بھی بچوں کے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس قسم کے کتابچے جو سیرت کے کسی بھی پہلو کیلئے لکھے جائیں ضروری ہیں۔ طوالت کیوجہ سے کچھ لوگ مطالعہ نہیں کر پاتے۔ خاصکر چھوٹے ذہنوں کیلئے بہت ضروری ہے کہ اس قسم کے کتابچے وقتاً فوقتاً لکھے جائیں۔ تاکہ نئی نسل مسلمانی پیارے حبیب سے متعارف ہو سکے

نمونہ اقتباس:-

ترپن سال کی عمر میں آپ کی بیوی کا جو ہمیشہ سے آپکی رفیق اور مددگار تھیں انتقال ہو گیا اور اسی زمانہ میں آپکے چچا ابو طالب جن سے آپکو بڑی تقویت تھی وفات کر گئے۔ اب عزیزوں میں کوئی با اثر شخص آپ کا ہمدرد باقی نہیں رہا اس وجہ سے آپ کے دشمن پہلے سے زیادہ زور پکڑ گئے اور آپ کو ہر طرح ستانے لگے۔[۱]

---

[۱] حیات رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حکیم سید عباس علی سبزواری دار الاشاعت دہلی سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا

(۱۳۷)

"لکچر" شانِ خاتم الانبیاء ﷺ کے چند پہلو - لکچر قاضی محمد نذیر

مرزا غلام محمد قادیانی
پیش کردہ نظارت اصلاح و ارشاد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان

یہ لکچر ہے جسکو قاضی محمد نذیر لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے سیالکوٹ میں دیا۔ یہ اصل میں غلام احمد قادیانی کے ان اقتباسات کا نچوڑ ہے جو اسنے سیرت پاک کے سلسلے میں اپنی کتابوں میں تحریر کیے ہیں۔

اس کتابچہ میں قادیانی غلام محمد نے سیرت کے چند پہلوؤں کو اجاگر کرنیکی کوشش کی ہے لیکن جہانتک حقائق کا تعلق ہے وہ اسمیں نظر نہیں آتا بظاہر اسنے عقیدت ظاہر کی ہے لیکن وہ سید ہے سادے مسلمانوں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے اسی قسم کی کتابیں یہ لوگ شائع کرتے رہے ہیں۔ ۸۸ صفحات کا یہ کتابچہ ہے ۱۹۳۱ء / ۱۳۵۰ھ میں شائع کیا گیا - کب اور جہاں سے شائع ہوا درج نہیں۔

مندرجہ ذیل خاص عنوان یہ ہیں۔

- تخلیق کائنات کی علت غائی -
- معراج
- نورٌ علی نور
- انسانِ کامل
- محمود اعظم
- شفیع کامل
- زندہ نبی ﷺ
- خلق عظیم
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ احیاء

نمونہ :- نوع انسانی کیلیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی نہ دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ (کشتیٔ نوح) لہ

لہ شانِ خاتم الانبیاء صفحہ ۲۸ مرزا غلام محمد قادیانی

سیرت رسول اللہ صلعم

مصنف :- پروفیسر سید نواب علی

سنہ اشاعت :- سنہ ۱۹۳۱ء / ۱۳۵۰ھ دوسرا ایڈیشن سنہ ۱۹۶۲ء

مطبوعہ :- مکتبہ افکار رابسن روڈ کراچی

صفحات :- ۶۰۸
الفاظ :- ۱۵
سطور :- ۱۸
لغات :- ۲۹

سیرت کی یہ کتاب پروفیسر سید نواب علی نے موجودہ دور فساد کے جواب میں تحریر کی ہے ۔ تاکہ نئی نسل بھٹک نہ جائے اور ایک کامل الصفات ہستی کو نمونۂ زندگی بنا کر اپنے مالک سے جڑا رہے ۔ اس سیرت میں سیرت کے قدیم ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے ۔ حیات طیبہ کے مستند حالات ۔ مستشرقین یورپ کے حملوں کا مدلل جواب اور اسلام کے بنیادی عقائد بیان کیے گئے ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ سیرت کی جامع اور تحقیقی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے ۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے جسکا تحریر کرنا ناممکن ہے ۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں ۔

اس کتاب میں ۴۰۶ صفحے ہیں ہر صفحہ میں تقریباً ۱۸ سطور ہیں۔ ہر سطر میں ۱۱۵ الفاظ اور ۲۸ نقطے ہیں ـــ جدید رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے پروفیسر سید نواب علی صاحب نے اس کتاب کو قلمبند کیا ہے ـ یہی سبب ہے کہ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی ـــ اور سیرت کی اچھی کتابوں میں شمار کی جاتی ہے ادبی معیار بھی مصنف نے برقرار رکھا ہے ـ سادگی اور سلاست زبان میں پائی جاتی ہے ـ اسی سبب سے عام فہم ہے ـ

نمونۂ اقتباس :ـ

۱ ـ اہل مدینہ تشریف آوری کے منتظر تھے روزانہ استقبال کو گھر سے نکلتے تھے اور بعد انتظار واپس آتے تھے ـ آخر وہ دین برحق کا چاند جو تین شب غار ثور میں چھپا رہا افق مدینہ سے نمودار ہوا ـ [۱]

۱۰۸

---

۲ ـ تبوک سے واپس آکر آنحضرتؐ نے تین سو مسلمانوں کا ایک قافلہ مع قربانی کے تیس اونٹوں کے مکہ معظمہ روانہ کیا ـ اور مناسک حج ادا کرنے کے لیے حضرت ابوبکرؓ کو قافلہ کا سالار مقرر کیا اور ہدایات کے متعلق حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ مجمع کے سامنے سورہ برأت کی ابتدائی تیس ۳۰ آیتیں بالاعلان سنا دیں ـ [۲]

---

[۱] سیرت رسول اللہؐ ـ پروفیسر سید نواب علی صفحہ ۱۵۵ مکتبۂ افکار راسنی اردو کراچی

[۲] " " ۳۸۷ "

سرکار دو عالم

مولفہ :- محمد طاہر فاروقی ایم - اے
دکتور ادب

شائع کردہ :- یونیورسٹی بک ایجنسی کابل
گیٹ پشاور (منظور عالم پریس پشاور)

سیرت کی یہ کتاب (جو طویل سیرتوں کا اختصار ہے اسکو محمد طاہر فاروقی نے جولائی ۱۹۳۲ء سنہ ۱۳۵۱ھ میں آگرہ میں قلمبند کیا تھا۔ کتاب حرف ۱۹۶ صفحات پر مشتمل ہے
ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں نیز ہر صفحہ میں ۱۳ الفاظ ہیں۔ اس کتاب کو یونیورسٹی بک ایجنسی کابل گیٹ (منظور عالم پریس) پشاور سے شائع کیا گیا ہے۔ تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ حرف تحریر کی تاریخ ۱۹۳۲ء سنہ ۱۳۵۱ھ درج ہے۔
یہ مختصر سی کتاب ہے لیکن واقعات سبھی مندرج ہیں۔ مصنف نے بھی تحقیق سے کام لیا ہے اسی سبب سے یہ کتاب سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان بھی سلیس استعمال کی ہے۔

فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

غزوات ۔ (جہاد و غزوات ۔ قریش کی سازشیں ۔ غزوۂ بدر ۔ حضرت عمرؓ کا اسلام
غزوۂ بنی قینقاع ۔ کعب کا قتل ۔ غزوۂ احد ۔ مبلغین کا قتل ۔ غزوۂ بنو نضیر
غزوۂ خندق ۔ غزوۂ بنو قریظہ ۔ صلح حدیبیہ ۔ بادشاہوں کو دعوتِ اسلام
غزوۂ خیبر ۔ عمرہ ۔ سریۂ موتہ ۔ فتح مکہ ۔ غزوۂ حنین ۔ وفود کا آنا ۔ غزوۂ تبوک
غزوات پر نظر ثانی ۔ مسجد ضرار ۔ پہلا حج ۔ حجۃ الوداع ۔ سفر آخرت ۔)

شمائل نبویؐ ۔ (حلیۂ مبارک ۔ اسوۂ حسنہ ۔ معجزات) اہل بیت (امہات المومنینؓ
حضرت خدیجہؓ ۔ حضرت سودہؓ ۔ حضرت عائشہؓ ۔ حضرت حفصہؓ ۔ حضرت زینبؓ بنت
خزیمہ ۔ حضرت ام سلمہؓ ۔ حضرت زینبؓ بنت جحش ۔ حضرت جویریہؓ ۔ حضرت ام حبیبہؓ
حضرت میمونہؓ ۔ حضرت صفیہؓ ۔ حضرت ماریہؓ)

آل اطہار ۔ (حضرت قاسمؓ ۔ حضرت زینبؓ ۔ حضرت رقیہؓ ۔ حضرت ام کلثومؓ
حضرت فاطمہ زہراؓ ۔ حضرت ابراہیمؓ ۔)

نمونۂ اقتباس :۔ یہ فتح اسلام کی آئندہ ترقیوں کا پیش خیمہ تھا ۔
قریش کے گیارہ بڑے بڑے سردار مارے گئے ۔ اور قریش کا اصل زور ٹوٹ گیا
مگر ان کے دل جوش انتقام سے بھر گئے ۔ جس کا نتیجہ جلد ہی ظاہر ہوا ۔
قبائل عرب پر بھی اس کا اثر اچھا پڑا کہ وہ مسلمانوں کی طاقت سے مرعوب ہو گئے ۔
مگر یہود کی آتش حسد اور بھڑک اٹھی اور وہ مسلمانوں کی جان کے دشمن بن گئے [۱]

[۱] ۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصنف محمد طاہر فاروقی شائع کردہ یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
صفحہ ۱۰۳

خاتم النبیینؐ

سیرت النبیؐ کی یہ کتاب ابراہیم العمادی نے تحریر کی ہے - یہ کتاب یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو قلمبند کی گئی - اسکی تقریظ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے تحریر کی ہے۔ ۱۳۵۱ھ

یہ کتاب چار حصوں میں منقسم ہے - حصہ اول انبیاء کرام علیہم السلام، حصہ دوم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، حصہ سوم غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حصہ چہارم شمائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم - کتاب ۲۲۲ صفحات پر مشتمل ہے - ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ۱۶ الفاظ ہیں اور تقریباً ہر سطر میں ۱۸ نقطے ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار کراچی میں سنہ ۱۹۶۲ء میں سلطان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب بندر روڈ کراچی نے شائع کی - کتاب کا طرز بیان نہایت سادہ اور سلجھا ہوا ہے - جیسا کہ عبدالماجد دریا آبادی رقمطراز ہیں "رسولؐ برحق کی پاک زندگی کے وہ واقعات جن سے اخلاق کی تعمیر ہوتی ہے اسطرح بیان کیے گئے ہیں کہ نقشہ سا آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے - انبیاء سابقین کے حالات کے اضافے نے ایک خاص تاریخی پس منظر پیدا کر دیا ہے - کتاب کی ترتیب بھی خوب ہے اور مصنف کے حسن ذوق اور سلیقہ مندی کی آئینہ دار ہے انداز بیان صاف اور سلجھا ہوا ہے - طلبہ اور معمولی استعداد والوں کے لیے دلنشیں بھی اور دلکش بھی ۔۔۔" [1]

فہرست مضامین درج ذیل ہے -

حصہ اول - (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت نوح علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۴) حضرت یوسف علیہ السلام (۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۶) حضرت سلیمان علیہ السلام (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام -

---

[1] خاتم النبیینؐ صفحہ ۷ (تقریظ عبدالماجد دریا آبادی ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء) ناشر سلطان حسین بندر روڈ کراچی) کراچی میں بار اول سنہ ۱۹۶۲ء

حصہ دوم - خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت - ولادت پاک - مکہ کی زندگی - نبوت سے پہلے کے واقعات، نبوت کے بعد ۱۳-۱ سنہ نبوی - ہجرت - مدینہ کی زندگی - دین کی حفاظت اور جدوجہد، اسلام کی ترقی کا زمانہ سنہ ۱ھ - خاندانِ نبوی۔

حصہ سوم - بدر کی لڑائی سنہ ۲ھ، احد کی لڑائی سنہ ۳ھ غزوہ خندق سنہ ۵ھ خیبر کی لڑائی سنہ ۷ھ، جنگ موتہ سنہ ۸ھ - فتح مکہ سنہ ۸ھ، غزوہ حنین سنہ ۸ھ غزوہ تبوک سنہ ۹ھ، صحابہؓ کا شوقِ جہاد - جنگ میں اصلاح۔

حصہ چہارم - شمائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم :- سراپائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم معمولاتِ زندگی - عباداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپکے اچھے اخلاق کا اثر - محبت رسولؐ، دین کے لیے انتظامات -

نمونہ اقتباس :-

اے گروہ انصار! کیا سچ نہیں ہے کہ تم گمراہی میں تھے۔ اللہ نے میرے ذریعہ سے تم کو ہدایت دی۔ تمہاری قوم میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اللہ نے میرے ذریعہ سے تم میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔ تم غریب تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں دولت مند بنا دیا۔" [۱]

انصار ہر بات پر کہتے جاتے " اللہ اور اسکے رسول کا احسان سب سے بڑھ کر ہے"

پھر آپؐ نے فرمایا " نہیں تم یہ جواب دے سکتے ہو کہ اے محمدؐ! تجھ کو لوگوں نے جھٹلایا تو ہم نے تجھے سچ مانا اور ایمان لائے۔ جب مکہ کے لوگوں نے تجھے چھوڑ دیا تو ہم نے پناہ دی! تو غریب آیا تو ہم نے تیری مدد کی" [۲]

اسکے بعد آپؐ نے فرمایا

[۱] خاتم النبیین صفحہ ۲۱۶ (تعزیت عبدالمجید) ناشر سلمان حسین سندر دوڈ کراچی بار اول سنہ ۱۹۶۲ء

[۲] ایضاً

"لیکن اے انصار! کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ دوسرے لوگ

اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم "محمدؐ" کو اپنے گھر لے جاؤ"

انصار رو پڑے انکی ہچکیاں بندھ گئیں اور سب نے کہا "ہم تو صرف

آپکو چاہتے ہیں" [1]

یہ کتاب دو بار پہلے بھی شائع ہو چکی ہے لیکن بار سوم (یعنی بار اول از کراچی)

سنہ ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی - یہ کتاب جملہ خوبیوں کی حامل ہے - فصاحت و بلاغت کے

ساتھ اسمیں سلاست اور روانی بھی موجود ہے - یہ سیرت کے معیار پر پوری

اترتی ہے - اس کا مواد قرآن پاک اور احادیث صحیحہ اور معتبر مورخوں سے

لیا گیا ہے - اسی سبب سے اسکو سیرت کے سرمایہ میں اضافہ کی حیثیت

حاصل ہے -

---

[1] خاتم النبیین صفحہ ۲۱۶ ابو رحیم السجادی ــــــ

اصح السیر

"فی ھدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم"

اس کتاب کے مصنف حضرت مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری ہیں
"اصح السیر" کو ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۱ ہجری مطابق اگست سنہ ۱۹۳۲ء میں تالیف کیا گیا۔
سائز کے اعتبار سے یہ کتاب ۷۵۶ صفحات پر مشتمل ہے اور جلی حروف میں قلمبندی کی گئی ہے۔
ہر صفحہ میں ۱۸ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں

یہ نسخہ جو میرے زیر مطالعہ رہا اسکو "نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریر روڈ کراچی نے سنہ ۱۳۸۵ھ میں شائع کیا۔

اصح السیر مندرجہ ذیل عنوانات (ابواب) پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں تقریباً تمام ابواب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسکے بعد تفصیلات بیان کر دی گئی ہیں۔

۱۔ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ اجداد و جدات
۳۔ اولاد ہاشم
۴۔ اولاد عبدالمطلب
۵۔ عمات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ والدہ ماجدہ
۷۔ ولادت اور یتیمی
۸۔ رضاعت
۹۔ والدہ ماجدہ کا انتقال
۱۰۔ سفر شام اور بحیری
۱۱۔ دوسرا سفر، خدیجہ بنت خویلد سے عقد
۱۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اولاد
۱۳۔ قصۂ تحکیم
۱۴۔ زید بن عمرو سے گفتگو
۱۵۔ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۶۔ سابقین اولین
۱۷۔ آغاز دعوت اور اس کا طریقہ
۱۸۔ دعوت کا دوسرا دور
۱۹۔ خواجہ ابوطالب کے پاس پہلا وفد۔ دوسرا وفد
۲۰۔ خواجہ ابوطالب کا اضطراب
۲۱۔ کفار کا تیسرا اجتماع
۲۲۔ کفار کے مظالم
۲۳۔ اشاعت اسلام
۲۴۔ حضور ﷺ کو ساحر مشہور کرنا
۲۵۔ حضرت حمزہؓ کا اسلام

۲۶ - عتبہ کا حضورؐ کے پاس آنا

۲۷ - کفار کا آپؐ کے پاس اجتماع

۲۸ - کفار کا یہود سے مشورہ

۲۹ - استہزاء کا مشورہ

۴۵ - عقبۂ ثالثہ

۴۶ - صحابہؓ کی ہجرت، دارالندوہ کا مشورہ

۴۷ - ہجرت کا حکم اور ہجرت نبوی

۴۸ - عیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ - قرآن پاک کی کشش اور حبشہ کی طرف پہلی ہجرت ۔ ۴۹ - قبلہ، مواخات اور تنظیم

۳۱ - مراجعت و ہجرت ثانیہ

۳۲ - کفار کا حبشہ آدمی بھیجنا

۳۳ - اسلام عمر بن الخطاب

۳۴ - کفار کا تحریری معاہدہ

۳۵ - نزول قل یا ایہا الکافرون

۵۰ - کفار و مشرکین مدینہ

۵۱ - حکم جہاد و قتال

۵۲ - قبائل یہود

۵۳ - بنو قینقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ

۵۴ - کفار کے ساتھ معاملہ

۳۶ - معاہدہ کا خاتمہ اور بنی ہاشم کا بائیکاٹ ۔ ۵۵ - منافقین، مومنین صادقین، مغازی و سرایا

۳۷ - حضرت طفیل دوسی کا اسلام

۳۸ - قصہ اراشی

۳۹ - رکانہ سے مصارعت

۴۰ - نجران کے نصاریٰ آپؐ کے پاس، ہم جوار

عام الحزن

۴۱ - طائف کا سفر

۴۲ - لیلۃ المعراج

۴۳ - تبلیغ میں سعی و کوشش

۴۴ - مقدمہ ہجرت

۵۶ - غزوہ بدر سے پہلے، سریہ عبیدہ بن الحارث

سریہ سعد بن ابی وقاص

۵۷ - غزوہ ودان، غزوہ بواط، غزوہ سفوان،

غزوہ ذی العشیرہ

۵۸ - سریہ عبداللہ بن جحش۔

اسی طرح اور عنوانات درج ہیں اور آخر میں ازواج مطہرات کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔

اصح السیر میں سیرت نبوی کے تقریباً ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چھوٹی سی چھوٹی بات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ تاکہ قاری کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واضح طور پر معلوم ہو سکے۔ اور قاری یہ محسوس کرے کہ یہ تمام تحریر کردہ سرمایہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خاصہ یہی ہے کہ آپکی زندگی کے ہر پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے تاکہ خدا کے بندے رہبر کامل کو اپنی زندگی میں اپنا کر صحیح کردار کے مسلمان بن سکیں۔

نمونۂ اقتباس :-

"اونٹ کا گم ہونا" ..... ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مقام حجر میں ۔۔ حضورؐ کے حکم سے سب پانی پھینک دیا گیا۔ صبح کے وقت کسی کے پاس پانی نہ تھا۔ صحابہؓ نے رسول اکرمؐ (حضور) سے شکایت کی، حضورؐ نے دعا کی، پانی برسا۔ اس سے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوئیں وہاں سے روانہ ہوئے تو کسی مقام میں حضورؐ کا اونٹ گم ہو گیا۔ زید بن لصیب منافق نے کہا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، آسمان کی خبر دیتے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ ان کا اونٹ کہاں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اسطرح کہتا ہے، خدا کی قسم ہمیں کچھ معلوم نہیں سوائے اسکے جو ہارے خدا نے ہمیں بتایا۔ اور اونٹ کا حال ہمیں خدا نے بتا دیا وہ وادی کے فلاں شعب میں ہے۔ اسکی ڈوری درخت سے پھنس گئی ہے۔ جاؤ لے آؤ۔"

---

۱ اصح السیر صفحہ نمبر ۳۶۵، ۳۶۶ مؤلفہ مولانا حکیم ابو البرکات عبد الرؤف صاحب دانا پوری۔ نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریر روڈ کراچی سنہ اشاعت ۱۹۵۷ء

سیرت النبی ؐ (جلد چہارم)

سیرت النبیؐ کی جلد چہارم، بھی سید سلیمان ندوی نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے تحریر فرمائی ہے۔ اس سیرت کی جلد میں سب سے پہلے نبوت، کو تحریر میں لایا گیا ہے۔

مقدمہ میں منصب نبوت کی حقیقت اور اسکے لوازم و خصائص پر بحث ہے پھر قبل از اسلام دنیا کے متمدن ممالک اور خصوصاً ملک عرب کی مذہبی و اخلاقی حالت کی تفصیل ہے۔ اور اسکے بعد نبوت محمدیؐ نے دنیا اور عرب کیلئے جس عظیم الشان اصلاح کا فرض انجام دیا اسکا اجمالی ذکر ہے پھر اسلامی عقائد کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ کتاب ۸۸۸ صفحات پر مشتمل ہے اسکو سید سلیمان ندوی (المتوفی ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۵۳ء) نے ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء (۲۵ ربیع الاول) کو دارالمصنفین اعظم گڑھ یوپی سے شائع کی۔ یہ کتاب بھی جلی حروف میں تلمبند کی گئی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں عموماً ۱۶ الفاظ ہیں اور تقریباً ۳۲ نقطے ہیں۔

یہ کتاب ۱۳۵۱ھ کے بعد سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ طبع چہارم ۱۳۶۸ھ (مکتبہ اقبال) اعظم گڑھ سے شائع ہوئی۔ جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مقدمہ میں مصنف نے منصب نبوت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور کوئی نکتہ تشنہ نہیں چھوڑا اسکے بعد چند ابواب میں جملہ عنوانات کو اسطرح سمو دیا ہے کہ ہر چیز نمایاں نظر آتی ہے۔

(۱) شب ظلمت۔ (پیغمبر اسلام کی بعثت کے وقت دنیا کی مذہبی اور اخلاقی حالت)

(۲) ظہور اسلام کے وقت عرب کی مذہبی اور اخلاقی حالت

(۳) عربوں کی خصوصیات اور خیر الامم بننے کی اہلیت

(۴) صبح سعادت

(۵) تبلیغ نبوی اور اسکے اصول اور اسکی کامیابی کے اصول

(۶) اسلام یا محمد رسول اللہ کا پیغمبرانہ کام

(۷) عقائد

(۸) اللہ تعالیٰ پر ایمان

(۹) فرشتوں پر ایمان

(۱۰) رسولوں پر ایمان

(۱۱) کتب الٰہیہ پر ایمان

(۱۲) پچھلے دن اور پچھلی زندگی پر ایمان

(۱۳) برزخ

(۱۴) آخرت کی دوسری اور حقیقی منزل

(۱۵) قیامت اور جزائے اعمال

(۱۶) قیامت

(۱۷) جزا اور سزا

(۱۸) دوزخ

(۱۹) جنت

(۲۰) قضا و قدر

(۲۱) ایمان کے نتائج۔

مندرجہ ذیل اقتباسات سے مصنف کی قابلیت کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس میں کتنی متانت ہے۔ کتنی حقیقت ہے۔ اور ان کا قلم اور ادیبوں کی طرح بہکتا نہیں بلکہ ہر ایک چیز کو حقائق کی روشنی میں دلائل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ سادگی کے ساتھ اس میں اثر ہے۔ کہیں عربی و فارسی کے زیادہ الفاظ استعمال کیے ہیں لیکن انمیں ربط پایا جاتا ہے۔ زبان و بیان اور طرز تحریر میں ایک اچھے انشا پرداز کی تمام خوبیاں ملتی ہیں۔

۳

"آپ ﷺ کے اصلی پیغمبرانہ کارنامے وہ ہیں جو اگر یہ اتفاقی واقعات رونما نہ ہوئے ہوتے تب بھی ظاہر ہی ہوتے، اور وہی آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کے اصلی وقائع اور سوانح ہیں یعنی عرب میں سرتاپا روحانی و اخلاقی انقلاب پیدا کر دینا۔ تمام عالم کے سامنے کامل ترین اور اطہر شریعت کو پیش کرنا، دنیا کے گوشہ گوشہ کو ترانۂ توحید اور سرورِ محبت سے معمور کرنا ظلمت کدۂ عالم کو سراج منیر بنکر بقعۂ نور بنا دینا، گمراہوں کو راستہ بتانا۔ بھولوں کو یاد دلانا، بندوں کا رشتہ خدا سے جوڑنا، غلط اوہام کو مٹانا، اخلاق فاضلہ سکھانا، گناہوں کے دفتر کو دھونا، انسانوں کو شیطان کے دام فریب سے نکال کر فرشتوں کی صف میں کھڑا کرنا، دنیا کو رفق و محبت، لطف و شفقت اور برادرانہ مساوات کی تعلیم دینا، حکمت و دانائی، پند و موعظت اور تہذیب و تمدن کے رموز سکھانا، روحانیت کی برباد شدہ دنیا کی دوبارہ تعمیر اور قلوب و ارواح کے ویران گھروں کی از سر نو آبادی، الغرض خاتم النبین ﷺ کا اصلی کام ایک شریعت ابدی کی تاسیس، مذاہب عالم کی اصلاح، فن اخلاق کی علمی و عملی تکمیل، قانون الٰہی کا اظہار و عرض اور تہذیب نفوس کی معراج آخر تھی"[1]

"خالق اور مخلوق یا خدا اور بندہ کے درمیان جو علاقہ اور رابطہ ہے اسکا تعلق اگر صرف ہمارے ذہنی قویٰ اور قلبی حالات سے ہے اس کا نام عقیدہ ہے اور اگر ان قلبی حالات کے ساتھ جسم و جان اور مال و جائیداد سے بھی ہے تو اس کا نام عبادت ہے۔ باہم انسانوں میں یا انسانوں اور دوسری مخلوقات میں جو علاقہ و رابطہ ہے اسکی حیثیت سے جو احکام ہم پر عائد ہیں۔ اگر انکی حیثیت محض قانون کی ہے تو اسی کا نام معاملہ ہے اور انکی حیثیت قانون کی نہیں بلکہ روحانی نصیحتوں اور برادرانہ ہدایتوں کی ہے تو اسی کا نام اخلاق ہے۔"[2]

"یہ کھلی حقیقت ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لیے نخل ایمان کی شناخت بھی اسکے پھل ہی سے ہو سکتی ہے۔ اب اگر ایسا کوئی شخص تم کو نظر آتا ہے کہ زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر اسکے اعمال میں اس ایمان کے مطابق کوئی بہتر تغیر نہیں آتا تو یہی سمجھنا چاہئے کہ ایمان نے اسکی زبان سے اتر کر اسکے دل کی گہرائیوں میں برگ و بار پیدا نہیں کیا ہے"[3]

---

[1] سیرت النبی ﷺ جلد چہارم صفحہ ۲ اور ۳ مصنف سید سلیمان ندوی (المتوفی ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء) طبع چہارم اعظم گڑھ سنہ ۱۳۶۸

[2] " " " " صفحہ ۲۰۳ اور ۲۰۴

[3] " " " " صفحہ ۸۸۲

"آفتابِ عالم" کو مولانا محمد صدیق حسین صاحب صدیقی مرحوم نے قلمبند کیا ہے
یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ نادر کتاب ۲۴ رجولائی سنہ ۱۹۳۴ء (۱۳۵۳ھ) کو ناول کی
زبان میں تحریر کی گئی ہے۔ سیرت پاک کی یہ کتاب ۷۵۶ صفحات کی حامل ہے
حصہ اول میں ۱۸۸ صفحات، حصہ دوم میں ۲۸۶ صفحات اور حصہ سوم میں ۲۸۲
صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ اور ہر سطر میں
تقریباً ۲۳ نقطے ہیں۔ کتاب جلی حروف میں لکھی گئی ہے لیکن کاغذ اخباری
استعمال کیا گیا ہے۔

تاریخی اعتبار سے مصنف نے سیرت کو حقائق سے بیان کیا ہے۔
واقعات میں کسی قسم کا ضعف نہیں پیدا کیا۔ زبان بڑی موثر استعمال کی ہے
اسی وجہ سے قاری بغیر ختم ہوئے کتاب کو رکھ نہیں سکتا۔ اسمیں انفرادیت
پائی جاتی ہے۔

حصہ اول میں مندرجہ ذیل عنوانات ہیں جسکی زبان ناول کا رنگ لیے ہوئے ہے
چونکہ ناول میں واقعات کا پھیلاؤ ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ کتاب طویل ہے۔
مگر اس طوالت کے باوجود پڑھتے وقت کسی قسم کی بددلی نہیں ہوتی اسکی وجہ
یہ ہے کہ سچے واقعات کو دلچسپ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

پہلا باب (عجیب روشنی)
دوسرا ،، (کاہن ابرش)
تیسرا ،، (سنگدل باپ)
چوتھا ،، (وحشیانہ قربانی)

پانچواں باب (آفتابِ عرب)
چھٹا ،، (غمزدہ ماں)
ساتواں ،، (نزولِ وحی)
آٹھواں ،، (جانِ نادر)

حصہ دوم کے ابواب درج ذیل ہیں

(نوٹ)

[حصہ چہارم میں اسلامی تاریخی ناول بھی
شامل کر دی گئی ہے اس کے ۳۰۲ صفحات ہیں]

حصہ سوم میں مندرجہ ذیل عنوانات ہیں

نمونۂ اقتباس :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر تشریف لے جا کر مکہ کے تمام قبائل کو بلا کر باری تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا۔ بہ آواز بلند صاف صاف کہہ دیا کہ عذاب الٰہی قریب آگیا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ، اس خدا پر جو کائنات کا خالق ہے۔ جو پتھر کے اندر رہنے والے کیڑے کو بھی رزق دیتا ہے۔ جو آگ میں بھی سمندر کے رہنے والے جانور کو بھی رکھ سکتا ہے۔ عبادت کے لائق وہی ہے جس نے سب کچھ بنایا ہے۔ جو مالک جزو کل ہے۔ بتوں کی پرستش چھوڑ دو۔ ان بتوں کی جنہیں نادانی سے تم اور تمہارے باپ دادا پوجتے رہے ہو۔ نہ بت خدا ہیں نہ خدا کے دربار میں انکی رسائی ہے۔ انہیں تو تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے جنہیں تم نے خود بنایا ہے۔ وہ خالق کیسے ہو سکتے ہیں۔ [1]

---

[1] آفتاب عالم، (حصہ اول) صفحہ 115، 116 منشی محمد صادق حسین ناشر جہانگیر بک ڈپو انکھا بازار لاہور، پاکستان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(جلد پنجم)

سیرت النبیؐ جلد پنجم بھی سید سلیمان ندوی نے قلمبند فرمائی ہے۔ اس میں منصب نبوت (حصہ عبادات) کے ساتھ ساتھ نماز، روزہ، حج، جہاد، تقویٰ، اخلاص، توکل، صبر اور شکر وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے اور بدنی و مالی و قلبی عبادات کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ روزہ، نماز، کے باب میں دیا گیا ہے۔ چونکہ یہی واحد فریضہ ہے جس سے کافر اور مومن، مشرک و مومن، منافق اور مومن، گمراہ اور مومن میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب شبلی منزل اعظم گڑھ میں ۲۳ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۵) ہجری کو تالیف کی گئی اور اسکو ۱۳۵۴ھ میں دارالمصنفین اعظم گڑھ یوپی سے شائع کی گئی۔ سب سے پہلے چھوٹی تقطیع میں شائع ہوئی لیکن ۲۲ رجادی الاولی ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء) کی بڑی تقطیع میں شائع کی گئی۔ یہ جلد ۱۳۹۲ ہجری اور ۱۹۷۲ء کو (طبع پنجم) معارف شہر اعظم گڑھ سے شائع ہوئی۔ اسی جلد میں ۵۰۱ صفحات ہیں اور جلی حروف میں لکھی گئی ہے۔ ہر صفحہ ۱۷ سطور کا حامل ہے اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں ۲۲ نقطے شامل ہیں۔

ابواب کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

سب سے زیادہ زور مولانا نے نماز پر دیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام کی عبادت کا پہلا رکن جو امیر و غریب بوڑھے جوان، عورت مرد، بیمار و تندرست سب پر یکساں فرض ہے یہی وہ فرض ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتا - اگر اس فرض کو کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو، اگر اسکی بھی قدرت نہیں تو لیٹ کر کر سکتے ہو اگر منہ سے بول نہیں سکتے تو اشاروں سے ادا کرو، اگر کسی مجبوری میں رک کر نہیں پڑھ سکتے تو چلتے ہوئے پڑھو، سخت خوف کی حالت میں اگر کسی سواری پر ہو تو جس طرف رخ ہو اسی طرف پڑھو - مگر پڑھو ضرور اسی طرح جہاد میں جملہ فرائض کو اسطرح سمو دیا گیا ہے جس میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تمام ایک جان اور ایک قالب نظر آتے ہیں -

سید سلمان ندوی کے قلم میں وہ زور ہے جو ہر ایک کے دل پر پورا پورا اثر کرتا ہے - ایک جگہ نماز کی اہمیت کو اسطرح بیان کرتے ہیں -

"نماز کیا ہے مخلوق کا دل، زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیت کا اظہار، اس رحمان و رحیم کی یاد اور اسکے بے انتہا احسانات کا شکر یہ حسن ازل کی حمد و ثنا اور اسکی یکتائی اور بڑائی کا اقرار یہ اپنے محبوب سے مہجور روح کا خطاب ہے یہ اپنے آقا کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے - یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرض نیاز ہے - ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے - یہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے - یہ بیقرار روح کی تسکین، مضطرب قلب کی تشفی اور مایوس دل کی آس ہے - یہ فطرت کی آواز ہے - یہ حساس و اثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے - یہ زندگی کا حاصل اور ہستی کا خلاصہ ہے -"[1]

---

[1] سیرت النبی جلد پنجم (طبع پنجم) صفحہ ٥٩ اور ٦٠ : اعظم گڑھ یوپی

سب سے زیادہ زور مولانا نے نماز پر دیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام کی عبادت کا پہلا رکن جو
امیر و غریب بوڑھے جوان ، عورت مرد ، بیمار و تندرست سب پر یکساں فرض ہے یہی وہ
فرض ہے جو کسی شخص سے کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتا ۔ اگر اس فرض کو کھڑے ہوکر
ادا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو ، اگر اسکی بھی قدرت نہیں تو لیٹ کر کر سکتے ہو اگر منہ سے
بول نہیں سکتے تو اشاروں سے ادا کرو ، اگر کسی مجبوری میں رک کر نہیں پڑھ سکتے تو
چلتے ہوئے پڑھو ، سخت خوف کی حالت میں اگر کسی سواری پر ہو تو جس طرف رخ ہو
اسی طرف پڑھو ۔ مگر پڑھو ضرور اسی طرح جہاد میں جملہ فرائض و اسطرح محسوس ہوتا ہے کہ
جس میں نماز ، روزہ ، زکوٰۃ اور حج تمام ایک جان اور ایک قالب نظر آتے ہیں ۔

سید سلیمان ندوی کے قلم میں وہ زور ہے جو ہر ایک کے دل پر پورا پورا اثر کرتا ہے ۔
ایک جگہ نماز کی اہمیت کو اسطرح بیان کرتے ہیں ۔

" نماز کیا ہے مخلوق کا دل ، زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے
بندگی اور عبودیت کا اظہار ، اس رحمان و رحیم کی یاد اور اسکے بے انتہا احسانات کا شکر
یہ حسنِ ازل کی حمد و ثنا اور اسکی یکتائی اور بڑائی کا اقرار یہ اپنے محبوب سے مہجور
روح کا خطاب ہے یہ اپنے آقا کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے ۔ یہ ہمارے
اندرونی احساسات کا عرض نیاز ہے ۔ ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے ۔
یہ خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے ۔ یہ بیقرار
روح کی تسکین ، مضطرب قلب کی تشفی اور مایوس دل کی آس ہے ۔ یہ فطرت کی
آواز ہے ۔ یہ حساس و اثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے ۔ یہ زندگی کا حاصل
اور ہستی کا خلاصہ ہے ۔ "[1]

---

[1] سیرت النبی ۴ جلد پنجم (طبع پنجم) صفحہ ۵۹ اور ۶۰ اعظم گڑھ یوپی

دوسری جگہ جہاد کی تصویر کس احسن طریقہ سے کھینچی ہے -

" دائمی جہاد وہ جہاد ہے، جو ہر مسلمان کو ہر وقت پیش آ سکتا ہے -
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی پر یہ فرض ہے کہ دین کی حمایت، علم دین کی اشاعت، حق کی نصرت، غریبوں کی مدد، زیر دستوں کی امداد، سیہ کاروں کی ہدایت، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اقامت عدل، رد ظلم اور احکام الٰہی کی تعمیل میں ہمہ تن اور ہر وقت لگا رہے - یہاں تک کہ اسکی زندگی کی ہر جنبش و سکون ایک جہاد بن جائے -" [1]

حالانکہ یہ جلد گذشتہ جلدوں کی نسبت کچھ کم صفحات کی حامل ہے لیکن مولانا نے بڑے بڑے مسائل کو بڑے حسن و خوبی سے حل کر دیا ہے - خواہ وہ مسائل نماز سے متعلق ہوں خواہ زکوٰۃ، حج اور جہاد سے جملہ مسائل ضروری اس کتاب میں نظر آتے ہیں - یہاں تک کہ صبر کی حقیقت اور توکل کیا ہے تقویٰ کسے کہا جاتا ہے اور شکر کس طرح ادا کرنا چاہئے سب کو احادیث نبوی اور قرآن حکیم کی روشنی میں حل کیا گیا ہے - یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو مولانا سید سلیمان ندوی نے انجام دیا -

۳۰

---

[1] سیرت النبی جلد پنجم، طبع پنجم صفحہ ۲۱۸ اعظم گڑھ یوپی ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی

النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت کی یہ کتاب مولانا سید مناظر احسن گیلانی نے تحریر فرمائی ہے۔ یہ کتاب

حیدرآباد دکن میں ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء / ۱۳۵۵ھ کو بوقت ۱۲ بجے شب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

طالب عبدالرشید ارشد نے مکتبہ رشیدیہ لاہور سے ربیع الاول ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں طبع فرمائی

یہ کتاب ۱۳۷ صفحات پر مشتمل ہے اور کتابت جلی حروف میں ہے۔ تقریباً ایک صفحہ میں

۱۹ سطور ۱۱۷ الفاظ اور ۳۹۱ نقطے ہیں۔

"النبی الخاتم" میں ساڑھے چار سو عنوانات ہیں اور اس چھوٹی سی کتاب میں

بحث کی گئی ہے۔ ان میں تقریباً تین سو سے اوپر عنوانات کا تعلق ان جدید نظریات سے ہے

جو نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی و مقدس سیرت کے مختلف پہلوؤں کے متعلق

اس کتاب سے پہلے کسی کتاب میں اس خوبی سے بحث نہیں کی گئی۔ جتنی اس کتاب میں

موجود ہے۔ مندرجہ ذیل خاص خاص عنوانات ہیں جو پوری سیرت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

مکی زندگی: - زندہ نبیؐ، مردہ مذاہب، ویدک دھرم، بدھ مت کا تاریخی حیثیت

دین الیہود، تورات کی تحریف کی اندرونی شہادت، بائبل میں عربی قوم کی آزادی کا ذکر،

عرب کی بت پرستی صرف ساڑھے تین سو سال تک۔ حضرت مسیح علیہ السلام اور فارقلیط احمدؐ

فارقلیط، قریش کی شہادت الامین الصادق کی۔ دنیا کے اشراف ترین خاندان سے

آپؐ کا تعلق، شاہ حبشی کی رقت۔ شعب ابی طالب میں قلب مبارک پر اثرات

واقعۂ معراج کے متعلق چند اشارات، مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کی امامت،

سفر طائف۔ مسلمانوں سے آخری عرض، مسلمانوں کا قرآنی حقیقی فرض،

تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کا غلبہ۔

النبی الخاتم" جتنی مختصر کتاب ہے اتنی ہی جامع اور پرمغز ہے۔

مصنف نے کوشش یہ کی ہے کہ کوئی بھی واقعہ نظر انداز نہ ہو جائے۔ سیرت کی اس کتاب کا کمال یہ ہے کہ تقابلی حیثیت کو بھی قائم رکھا ہے۔ جہاں تک زبان و تحریر کا تعلق ہے وہ نہایت مناسب ہے۔ تنقیدی نظر سے بھی اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو اس میں حقائق زیادہ نظر آتے ہیں بہ نسبت ضعیف واقعات کے اس اعتبار سے یہ کتاب سیرت کے سرمایہ میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان بڑی پیاری اور موثر استعمال کی گئی ہے۔ الفاظ و محاورات پر کشش ہیں۔ اس لحاظ سے ادبی معیار بھی برقرار رکھا ہے۔ ذیل میں اس اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کعبہ کے متعلق یہ ٹکڑا بہت دلچسپ ہے۔

"کیا مقصد ہے اس کا؟ یہی کہ جو کعبہ سے باہر کیے گئے ہیں وہ بھی کعبہ کے اندر ہیں اور جو کعبہ سے باہر تھے اپنے کو کعبہ کے اندر سمجھیں، پہلے غیر عرب کو عرب کا قبلہ بنایا گیا۔ اور جب یہ ہو چکا تو پھر عرب اور غیر عرب سب کو مٹا کر نہ عرب ہی رہا نہ غیر عرب رہا بلکہ خدا کی ایک دنیا تھی وہ ایک ہی دنیا کی شکل میں واپس آگئی۔ کعبہ دنیا کی مسجد کی دیوار ٹھہرا گیا اور بسیط زمین اسی دیوار کا صحن قرار پایا۔ یہی ہر مسلمان سمجھتا ہے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے وہ افریقہ کو بھی کعبہ میں سمجھتا ہے اور امریکہ کو بھی اسی کے صحن کا ایک حصہ قرار دیتا ہے ایشیا بھی اسکو کعبہ کی دیواروں کے نیچے نظر آتا ہے۔ یورپ میں بھی جب اس کو نماز کی ضرورت ہوتی ہے تو کعبہ کے آنگن میں کھڑا ہو کر وہ اپنی نماز ادا کرتا ہے۔
اور ایورسٹ[1] اسی کے صحن کا ایک ٹیلہ ہے۔ اور بحر محیط، اسی صحن کا ایک حوض بحر قلزم اسی صحن کی ایک نالی ہے۔ ایک مسلمان اپنی زندگی کے ہر دن میں پانچ وقت اسی نظریہ کی عملی شکل میں مشق کرتا ہے۔ اسکو یہی بتایا گیا ہے۔[2]

[1] ایورسٹ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے بلند چوٹی کو کہتے ہیں

[2] النبی الخاتم؛ طبع ربیع الاول ۱۳۸۰ھ مکتبہ رشیدیہ سالار مارکیٹ لاہور

ہماری بادشاہی

مصنف :- مولوی عبد السلام قدوائی ندوی
مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
(دار المصنفین ، اعظم گڑھ)

(سلسلہ دار المصنفین)

آغاز اسلام سے لیکر عرب ، مصر ، شام ، عراق ، ایران ترکستان وافغانستان ہندوستان ، روم اور اندلس وغیرہ کی وہ تاریخ دہرائی گئی ہے جس کا تعلق مسلمانوں سے تھا۔ ۲۰ صفحات سیرت پر لکھے گئے ہیں - دراصل یہ مختصر سی کتاب بچوں کیلیے ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے ذہنوں میں ان واقعات وحالات کو ذہن نشین کر سکیں - کتاب ۱۸۳ صفحات پر مشتمل ہے لیکن ۲۲ صفحے صرف سیرت کیلیے مخصوص کیے گئے ہیں - ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں - اسی کو مولوی عبد السلام قدوائی ندوی نے ۱۳۵۵ھ میں ۱۹۳۶ء قلمبند کیا - کتاب ۹ ابواب پر مشتمل ہے - پہلے باب میں سیرت کے مندرجہ ذیل عنوانات ہیں -

حضورؐ سے پہلے دنیا کی حالت - حضرتؐ کا زمانہ - آپ کی پیدائش اور شروع کے حالات - اللہ کا پیغام - طائف ومدینہ - ہجرت - بدر کی لڑائی ۲ھ - احد ۳ھ خندق ۵ھ - صلح حدیبیہ - بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط ۶ھ غزوۂ خیبر ۷ھ فتح مکہ ۸ھ - حنین ، غزوۂ تبوک ۹ھ - آخری حج حضرتؐ کی وفات - اسلام کا اثر -

نمونۂ اقتباس :-

۲۳ برسوں کی مدت بھی کوئی ایسی مدت ہے لیکن انہی چند برسوں میں سارے عرب کی کایا پلٹ گئی - اب وہاں نہ چور تھے نہ اٹھائی گیرے - نہ کہیں ڈاکہ پڑتا تھا - نہ کوئی فساد لڑتا تھا - ہر طرف خدا کے پاک و مخلص بندے تھے - ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک سارے ملک میں امن تھا - [1]

---

[1] ہماری بادشاہی" از مولوی عبد السلام قدوائی ندوی - دار المصنفین اعظم گڑھ یوپی صفحہ ۲۳

صفحات ۶۲
ہر صفحہ میں ۱۲ سطور
" - ۱۱۰ الفاظ
" - ۱۱۰ نقاط

آنحضرت یعنی ہمارے آقا خدا کے پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے حالات

از الیاس احمد صاحب مجیبی

سیرت کا یہ کتابچہ جو صرف ۶۲ صفحات پر مشتمل ہے، اسکو الیاس محمود صاحب مجیبی نے قلمبند کیا ہے۔ یہ مختصر سی سیرت کی کتاب عام لوگوں کے لیے مفید ہے۔ خاص کر چھوٹے بچوں کیلیے تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں خاص خاص واقعات سلیس اردو میں تحریر کیے ہیں۔ جسکو ہر بچہ بڑی آسانی سے ذہن نشین کر سکتا ہے۔ عقیدت کے پھول ہر ہر شخص چاہتا ہے کہ پیش کرے، جس میں جتنی صلاحیت ہے اسکے مطابق وہ پیش کرتا ہے۔ الیاس صاحب نے بھی اپنی عقیدت کو اس کتابچہ میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب کب لکھی گئی اس کا پتہ نہیں چلتا البتہ سنہ ۱۹۳۷ء (۱۳۵۶ھ) میں تیسری مرتبہ اور بار ششم اپریل سنہ ۱۹۵۱ء میں جید برقی پریس دہلی سے شائع ہوئی۔

فہرست حسب ذیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ۔ قریش کا دن۔ خاندان۔ بچپن۔ تجارت۔ شادی۔ کعبے کی مرمت۔ عبادت۔ پیغمبری۔ اسلام کی تعلیم۔ عام مخالفت۔ پہلی ہجرت۔ شعب ابی طالب۔ بڑا غم۔ طائف کا سفر۔ آنحضرت صلعم کے دوستوں پر ظلم۔ ہجرت۔ قتل کی سازش۔ مدینے میں۔ مسجد نبوی۔ بھائی چارہ۔ قریش کے منصوبے۔ جنگ۔ صلح۔ صلح ٹوٹنا اور مکہ فتح ہونا۔ حج۔ بیماری۔ آخری دن۔ وفات۔ آنحضرت صلعم کی عادتیں۔ شرم و حیا۔ رحم و کرم اور صبر۔ کھانا پینا۔ صفائی۔ بات چیت وغیرہ۔ بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ۔ سلام۔ گھر میں آنا جانا۔ عام رکھ رکھاؤ۔ آنحضرت صلعم کے کام۔

نمونۂ اقتباس۔ حج کے دنوں میں جب مکے والے بھی اپنے دشمن کو ستانا اسکے لڑنا یا کسی کا خون کرنا بہت برا جانتے تھے۔ آپ گھاٹی سے باہر نکلتے اور لوگوں کو خدا کا پیغام سناتے۔ آخر ان لوگوں نے مجبور ہو کر اس عہد کو توڑا۔ آنحضرت صلعم اور آپکے ساتھی، اللہ کے سپاہی گھاٹی والے مصیبت کے مارے گھاٹی سے باہر آئے۔ یہ دکھ بھری کہانی آنحضرت صلعم کے پیغمبر ہونے کے دسویں برس بعد کی ہے۔ ؎۱

؎۱ "آنحضرت صلعم" الیاس احمد مجیبی صفحہ ۲۳ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی اپریل سنہ ۱۹۵۱ء

دربار رسالت   از فضل اللہ خاں شاہجہاں پوری

پبلشر:- علمیہ بکڈپو محمد علی روڈ
بھنڈی بازار بمبئی ۱۹۳۸ء

یہ کتاب بچوں کو سیرت سمجھانے کیلئے تحریر کی گئی ہے۔ نیز بچوں کے ساتھ ساتھ عام لوگ فیض اٹھا سکتے ہیں۔ سیرت کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم بھی قلمبند کی گئی ہے۔ زبان بالکل آسان ہے۔ اس لیے اسکول کے بچے بڑی آسانی سے کہانی کیطرح یاد کر سکتے ہیں۔ اس کو فضل اللہ خاں نے تحریر کیا ہے۔ مقدمہ اور پیش لفظ وغیرہ درج نہیں ہے۔ سن تالیف بھی نہیں لکھا گیا البتہ سن اشاعت جنوری ۱۹۳۸ء / ۱۳۵۷ھ مندرج ہے۔ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں ہر ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں۔

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

اسلام سے پہلے عربوں کی حالت۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ وحی اترنا اور اسلام کا اعلان اسلام کو مٹانے کیلئے کفار کی تدبیریں۔ اشاعت اسلام اور بنو ہاشم کا محصور ہونا مدینہ منورہ کی جانب ہجرت۔ جنگ بدر۔ جنگ احد۔ جنگ خندق۔ صلح حدیبیہ فتح مکہ۔ حجۃ الوداع۔ اخلاق نبوی۔ عہد نبوی کے اہم واقعات مع تاریخ احادیث شریفہ۔ آنحضرت اغیار کی نظر میں۔

اقتباس:- آپؐ بے خبر بیٹھے تھے کہ دعثور یکایک آیا اور اس نے تلوار آپؐ کے سر پر سوت کر کہا کہ اے محمدؐ! بتاؤ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا آپؐ نے فرمایا "اللہ" دعثور اللہ کا نام سنکر کانپنے لگا اور اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ آپؐ نے تلوار اٹھالی اور اسکے سر پر کھینچ کر فرمایا کہ او دعثور! اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ اسنے کہا آپؐ کے سوا کوئی نہیں" آپؐ نے اسکو معاف کر دیا۔ دعثور آپؐ کے اخلاق کو دیکھکر فوراً مسلمان ہوگیا۔[1]

---

[1] "دربار رسالت" فضل اللہ خاں شاہجہاں پوری ص۵۲ علمیہ بکڈپو محمد علی روڈ بھنڈی بازار بمبئی ۱۹۳۸ء

سیرت رسول عربیؐ مصنف:- محمد نور بخش توکلی
ناشران:- تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور و کراچی

سیرت کی یہ کتاب نور بخش توکلی نے تحریر کیا جو بانی مدرسہ توکلیہ چک قاضیان ضلع لودھیانہ نور منزل لودھیانہ تھے - یہ کتاب ۲۴ مارچ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء کو قلمبند ہوئی - یہ کتاب بھی انفرادیت کی حامل ہے اسکے ماخذ قرآن حکیم اور احادیث نبویؐ ہیں

مصنف نے سیرت کے کئی پہلوؤں پر لکھنے کی کوشش کی ہے جیسے اخلاق و عادات، شمائل وغیرہ ہیں لیکن خصائص پر زیادہ زور دیا ہے کہ آپؐ میں بعض خصوصیات ایسی تھیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں - قرآن و احادیث صحیحہ سے سیرت کو لکھنے کی کوشش کی ہے اسلیے واقعات صداقت پر مبنی ہیں - اسلیے اسکو سیرت کے سرمایہ میں اضافہ کی حیثیت حاصل ہے -

کتاب ضخیم ہے اور ۵۸۷ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں - اسکو تاج کمپنی نے شائع کیا تاریخ اشاعت درج نہیں ہے -

فہرست مضامین بھی منسلک نہیں ہے - خاص خاص باب حسب ذیل ہیں

برکات نور محمدیؐ - حالات نسب و ولادت شریف تا بعثت شریف - حالات بعثت شریف تا ہجرت - حالات ہجرت تا وفات شریف - وفات شریف و حلیہ مبارک کا بیان - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا بیان - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص کا بیان - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اولاد کرام کا بیان

١٢

امت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا بیان۔
مصنف نے کوشش اس بات کی کی ہے کہ تمام واقعات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب میں آ جائیں لیکن پھر بھی تشنہ رہ گئے ہیں۔ چونکہ آپکی ذات اقدس اکمل انسان کی عکاسی کرتی ہے اسلیے ممکن نہیں کہ ہر شخص سیرت پر سیر حاصل تبصرہ کر سکے۔

نمونۂ اقتباس :۔

اس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ لبیک لبیک کہتے ہوئے سب جمع ہو گئے آپؐ نے صف آرائی کے بعد حملہ کا حکم دیا۔ چنانچہ نہایت بہادری سے لڑنے لگے۔ شدتِ جنگ کو دیکھکر آپؐ نے فرمایا "الآن حمی الوطیس" (اب تنور خوب گرم ہو گیا) لڑائی کا نقشہ بدل چکا تھا۔ مسلمانوں پر طمانیت کا نزول ہوا۔ کفار کو ملأ اعلیٰ کا لشکر چتکبرے گھوڑوں پر سواروں کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر سے اتر کر ایک مشت خاک لی اور شاہت الوجوہ پڑھتے ہوئے کفار کیطرف پھینک دی۔ دشمن میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ آنکھوں میں وہ خاک نہ پڑی ہو۔

لشکر کفار کو شکست ہوئی
(جنگ حنین) [۱]

---

[۱] سیرت رسول عربیؐ۔ مصنف محمد نور بخش توکلی صفحہ ۱۶۲۔ ناشران تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، لاہور

بشریٰ

از عنایت رسول صاحب عباسی چڑیاکوٹی

اس کتاب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ تمام بشارتیں جو توریت، انجیل اور دیگر صحف انبیاء علیہم السلام میں موجود ہیں دی گئی ہیں۔ اسکو عنایت رسول نے قلمبند کیا۔ اور ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۰ء میں شیروان پرنٹنگ پریس علیگڑھ میں چھپی۔

اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے زبور اور انجیل کے نمونے اسی دور کی زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ نیز وہ بشارتیں جو زبور انجیل وغیرہ میں مندرج ہیں ان کا حوالہ مع تشریح پیش کیا ہے۔ نیز قرآن کی وہ دعا جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مالک سے کی تھی اسکی تشریح تحریر کی گئی ہے۔ بعض یہود و نصاریٰ بغض و کینہ اور تعصب کی وجہ سے ان حقائق کو چھپاتے رہے لیکن خدا نے قرآن مجید میں اس کا اظہار بڑے واضح الفاظ میں فرمادیا۔

سیرت کے ساتھ ساتھ بشارت کا ذکر ملتا ہے۔ یہ بشارتیں جو آسمانی کتب، زبور، توراۃ اور انجیل میں دی گئی ہیں۔ اسکے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور برحق و سچے رسول ہیں۔ مصنف کہیں کہیں بھٹک گیا ہے اور حقائق سے دور نکل گیا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو سیرت میں شامل کرتے وقت تردد ہوتا ہے۔

اس کتاب میں ۴۲۳ صفحات ہیں اور ہر صفحہ پر تقریباً ۱۸ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں ——

فہرست مضامین طویل ہے۔

اس کتاب کے بعض واقعات غیر مصدقہ معلوم ہوتے ہیں —

نمونہ اقتباس :۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ ایک پیغمبر میرا سا بنی اسمٰعیل میں ہوگا تم اسی پر ایمان لانا۔

اسی پر وعید بھی ہے کہ ایمان نہ لاؤ گے تو میں سمجھ لوں گا

باوجود اسکے افسوس ہے کہ یہود ان آیات باہرہ پر بہ تحریفات مختویہ عمل نہیں کرتے —— ۱

(۲) چار مرتبہ آپؐ کا شق صدر بتاتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایام رضاعت میں دوسری مرتبہ جب آپ دس۱۰ برس کے تھے۔ تیسری مرتبہ جب آپؐ ستره۱۷ سالہ تھے۔ چوتھی مرتبہ شب معراج میں ۔۔ ۲

---

۱ بشریٰ ،، عنایت رسول چڑیا کوٹی صفحہ ۵۳ شیروانی پریس علیگڑھ ۱۹۳۶ء

۲ ،، ،، ص ۳۹۷

مصنف:- شاہ معین الدین احمد ندوی
سنہ اشاعت:- ۱۹۵۲ء طبع سوم
مطبعہ معارف پریس اعظم گڑھ میں چھپی

تاریخ اسلام (حصہ اول)

عہد رسالت و خلافت راشدہ

صفحات کتاب ۳۹۵
حرف سیرت (۱۲۸)
الفاظ:- ۱۲
سطور:- ۱۸

یہ کتاب مولانا سید سلیمان ندوی کے طرز پر تحریر کی گئی ہے - اس کتاب میں سیرت کے ساتھ خلفائے راشدین کے حالات بھی درج ہیں۔

یہ کتاب مولانا سید سلیمان ندوی سے متاثر ہو کر مختصر طور پر تحریر میں لائی گئی ہے مصنف نے کوشش بھی یہ کی ہے کہ واقعات صحیح روپ میں تحریر کیے جا سکیں - اور وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوا ہے - البتہ زبان کے اعتبار سے اسمیں تسلسل نہیں پایا جاتا۔

کتاب کا دیباچہ اول سید سلیمان ندوی نے جو ناظم دار المصنفین اعظم گڑھ تھے تحریر کیا ہے - یہ دیباچہ سنہ ۱۹۳۹ء / ۱۳۵۸ھ میں تحریر کیا گیا ہے - اس کا دوسرا دیباچہ (فقیر) معین الدین احمد ندوی نے سنہ ۱۹۴۸ء تحریر کیا - اس کتاب میں ۳۹۵ صفحات ہیں جنمیں ۱۲۸ صفحات حرف سیرت کیلیے مخصوص ہیں اسمیں ۱۲ الفاظ اور ۱۸ سطور در سطر ہر صفحہ میں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں -

فہرست بڑی طویل ہے خاص خاص ابواب یہ ہیں۔

(۱) عرب قبل از اسلام (۲) ولادت باسعادت (۳) بعثت (۴) ہجرت (۵) غزوات (۶) مذہبی انتظامات (۷) تاسیس حکومت (۸) حجۃ الوداع (۹) وفات (۱۰) ازواج مطہرات واولاد امجاد

نمونۂ اقتباس:- قریش کی صف سے پہلے (ابو عامر یہ مدینہ کا باشندہ تھا اور کچھ دنوں سے مکہ میں متوطن ہو گیا تھا - اور اسکی زاہدانہ زندگی کی وجہ سے اہل مدینہ پر اسکا بڑا اثر تھا) میدان میں آیا اور پکارا اہل مدینہ! مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں - انصار نے جواب دیا بدکار! ہم تجھے خوب جانتے ہیں - خدا تیری آرزو بر نہ لائے - لہ

لہ تاریخ اسلام، حصہ اول شاہ معین الدین احمد ندوی صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ معارف پریس اعظم گڑھ سنہ ۱۹۵۲ء بار سوم

رسول عربیؐ

پیغمبر اسلام کی سوانح حیات

مصنف :۔ ایک سکھ پروفیسر جی ۔ ایس دارا
بیرسٹر ایٹ لا (ایڈوکیٹ لاہور) ہائی کورٹ ۔ ایڈیٹر انڈیا، لندن کے
قلم سے ۔

یہ کتاب ایک سکھ مصنف پروفیسر جی ایس دارا نے ۷ ؍ مارچ ۱۹۳۹ء ۱۳۵۸ھ کو
لندن میں قلمبند کیا ۔ اس کتاب کا پیش لفظ ابو الاثر حفیظ جالندھری نے تحریر
کیا ہے ۔ اس کا دیباچہ سید سلیمان ندوی نے اور ریویو مولانا عبد الماجد دریابادی نے
قلمبند کیا ہے ۔ یہ کتاب ایک سکھ کے قلم سے منظر عام پر آئی ہے جو اہمیت کی
حامل ہے ۔ اسکا عقیدۂ محبت ہے جو سیرت کی صورت میں نظر آیا ۔ الفاظ و محاورات جو
زبان میں زندگی پیدا کرتے ہیں مصنف نے بڑی خوبی سے پیش کیے ہیں ۔ اردو کے
ساتھ ساتھ ہندی الفاظ بھی استعمال کر کے اپنی شخصیت بھی اجاگر کی ہے ۔

یہ کتاب بظاہر ایک غیر مسلم کی تحریر کردہ ہے لیکن اس نے حقائق سے
کام لیا ہے ۔ قرآن و احادیث صحیحہ کا سہارا لیکر سچے واقعات تحریر کیے ہیں
اس سبب سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں داخل کی جا سکتی ہے ۔ ادبی
معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے ۔

یہ کتاب ۱۹۰ صفحات کی ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں ہر سطر میں
تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں ۔ ۱۹۳۱ء میں اسکو "اتحاد پریس لاہور" میں باہتمام
شیخ امین الدین صاحب طبع ہوئی اور مجلس اردو نے ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا ۔

فہرست طویل ہے ۔ خاص خاص ابواب و عنوانات حسب ذیل ہیں ۔

<u>حصہ اول</u> (آنحضرتؐ کی اوائل عمری ۔ آنحضرتؐ کے والدین ۔ صدائے غیب
اشارہ آمد بچہ کو طواف کرائو ۔ امین و صادق ۔ حضرت خدیجہؓ ۔ واقعات
قبل از رسالت ۔ غلام زید کی رہائی ۔ سنگ اسود ۔ معرفت اور گیان کی لو ۔

عالم میں اندھیر) حصہ دوم :- (نزول وحی - اعلان نبوت - عہد نامہ عدم تعلق -
ہجرت حبشہ - مشرکین کی چالبازیاں - عمرؓ و حمزہؓ و طفیلؓ - مصیبت پر مصیبت -
ہجرت مدینہ -) حصہ سوم :- (سردار مدینہ - جنگ بدر - جنگ اقر - جنگ احد -
جنگ خندق - جنگ خیبر -) حصہ چہارم :- (عہد نامہ حدیبیہ - مکہ پر دھاوا -
فتح مکہ - جنگ ہوازن - جنگ موتہ - رسالت وسفارت - اشارہ روانگی - الوداعی حج -
کملی والا - تبلیغ حق - وقت رحلت -)

ایک تقریب مارچ سنہ ۱۹۳۰ء میں لندن میں ہوئی اور سر عبدالقادر مرحوم نے اس کتاب پر بصیرت افروز تبصرہ کیا -

نمونہ اقتباس :- میں بھی اپنے دوست دارا صاحب سے خوش ہوں کہ وہ "شاہ عرب" کی توصیف میں ہم نوا ہیں - اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے بہت سے مسلمان بھائی بھی انکی انصاف پسندی اور عقیدت مندی کی داد دینگے -" (عبدالقادر از لندن مارچ ۲۰ سنہ ۱۹۳۹ء)[۱]

نمونہ اقتباس :- اے سرزمین عرب! آج وہ دن ہے کہ تیرا نام ورد زبان ہے اور خلق خدا تیرا ذکر خیر کرتی ہے - کون آنکھ ہے جو تیرے درشن کو نہیں ترستی، وہ کون دل ہے جو تیری دید کی تمنا نہیں رکھتا - وہ کون ملک ہے جس نے تیرے شاہ کا سکہ نہیں مانا اور وہ کون فرمانروا ہے جس نے تیری حشمت اور دبدبہ کو نہیں جانا - اے خطۂ عرب تو نے اب پرانا جامہ اتارا تو نے نیا اوتار دھارا - اے عرب تو نے نیا جنم پایا - کیونکہ تجھے رسول خدا ہاتھ آیا - اے عرب! اب کے رنگ نیارے ہیں - داتا جسے چاہے دیدے ورنہ تیرے ہاتھ آنے - یہ دولت محمدی تجھے نصیب ہوئی"[۲]

[۱] رسول عربی؛ مصنف دارا (تقریب) صفحہ ۲۳ — اتحاد پریس لاہور

[۲] رسول عربی " " ۲۶ " سنہ ۱۹۳۱ء

تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس لاہور سے طبع کی -

سیرت کی اس کتاب کو حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے ۷ رمضان ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۹ء میں شائع کروایا - کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے - عام سیرت کی کتابوں کی طرح یہ تحریر کی گئی ہے - ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں -

فہرست مضامین درج نہیں ہے البتہ خاص خاص واقعات درج ذیل ہیں

باب اول :- احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب - آغاز نبوت تا ہجرت کے بیان میں - فصل اوّل بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت - فصل دوسری - بیان ولادت باسعادت میں - فصل تیسری بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت میں - فصل چوتھی - بیان حالات شباب تا نبوت - فصل پانچویں - بیان حالات زمان نبوت میں تا معراج - فصل چھٹی معراج کے بیان میں - باب دوم - احوال ہجرت کے بیان میں - وفات شریف - خاتمہ - شفاعت کبریٰ کے بیان میں وغیرہ -

اقتباس :- " ہند عورتوں میں شامل ہو کر مسلمان ہو گئیں اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں - آپ نے فرمایا اور بھی زیادہ محبت ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کر جتنے بت تھے توڑ ڈالے ۔" [۱]

---

[۱] " تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۲۷ " محمد عارف پرنٹر دین محمد الیکٹرک پریس لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (مترجم:- جناب خلیفہ محمد عاقل صاحب)

یہ کتاب سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فارسی میں تحریر فرمائی تھی اور اس کا ترجمہ محمد عاقل صاحب (سابق مدرس فارسی دارالعلوم دیوبند) کیا ہے۔ ترجمہ میں اگرچہ لفظی ترجمہ کی رعایت نہیں رکھی گئی لیکن اس کا پورا اہتمام کیا گیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے مضمون میں کوئی کمی بیشی نہ ہو اور یہ امانت بجنسہ تمام مسلمانوں تک پہونچ جائے۔ یہ کتاب صرف ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اسکو دارالاشاعت "مولوی مسافر خانہ کراچی نے شائع کیا ہے۔ تاریخ اشاعت نہیں دی گئی ہے۔ البتہ مترجم نے محرم الحرام ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء میں اسی کتاب کو پورا کیا۔ جہاں تک کتاب کی خوبی کا تعلق ہے اسکے لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنف نے جو حالات و واقعات کو کچھ اسطرح سمویا ہے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ کتاب میں تقریباً ۸۰ صفحات اور ہر صفحہ میں ۱۲ سطور ہیں اور ہر سطر تقریباً ۱۲ الفاظ کی حامل ہے۔ ۱۷ عنوانات ہر سطر کو مزین کیے ہوئے ہیں۔

فہرست مضامین حسب ذیل ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مصنف نے سیرت کے کن پہلوؤں کو پیش نظر رکھا ہے۔

حضرت خدیجہ رضہ سے عقد

عطائے نبوت

غزوات

حج اور عمرے

حُلیہ اور لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسمائے صفاتیہ

حضورؐ کے اخلاق

لباس مبارک

خوش طبعی

ازواج مطہرات

جن سے زفاف کی نوبت آئی

جن سے زفاف کی نوبت نہیں آئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور پھوپھیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کرنے والے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محررین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص احباب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواریاں اور مویشی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار و آلات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر

نمونۂ اقتباس:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد، سفید رنگ مائل بہ سرخی اور چوڑے فراخ سینہ تھے۔ بال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کی لو تک دراز تھے اور سفید نہ ہوئے تھے۔ اور کل بیس بال سر اور ڈاڑھی میں سفید اور چمکدار تھے اور روئے انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ سجیلا اور معتدل جسم تھا۔ خاموشی کے وقت رعب اور جلال برستا تھا اور گویائی کے وقت لطف و لطافت ٹپکتی تھی۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے دیکھتا پیکر حسن و جمال سمجھتا اور جو قریب سے دیکھتا حلاوت اور شیرینی محسوس کرتا۔ [1]

---

[1] سیرت الرسول از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مترجم محمد عاقل ص ٢٢ - ٢٥ - مطبوعہ ۔۔۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں تقریباً دس سال رہا۔ خدا کی قسم سفر اور حضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بہت زیادہ میری خدمت فرماتے تھے۔ اور کبھی اس درمیان میں مجھ سے اُف نہیں فرمایا۔ اور نہ کبھی تنگدلی اور ناخوشی کا کوئی کلمہ۔ اور جو کام میں نے کرلیا اس پر کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا اس پر یہ کہ کیوں نہیں کیا۔[۱]

مصنف نے بظاہر سیرت کے کئی پہلوؤں سے متعارف کرایا ہے لیکن شمائل کا ذکر خاص کر کیا گیا ہے۔ اور اسی کی تفصیل نظر آتی ہے مصنف نے جو بھی تحریر کیا ہے اسمیں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کوئی بات غلط نہ ہو، اسی وجہ سے معتبر ماخذ سے استفادہ کیا ہے۔ احادیث صحیحہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ مترجم نے بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور زبان سلیس اور عام فہم استعمال کی ہے۔

---

[۱] سیرت الرسول، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مترجم محمد عاقل صاحب صفحہ ۲۹

۱۷۳

سلطنت مصطفیٰ[۱] (از مولوی مفتی یار احمد خاں (مدرس مدرسہ انجمن) خدام الصوفیہ گجرات - پنجاب - ناشر حافظ محمد ازھر نعیمی بار پنجم ۱۳۷۳ھ (کراچی)

تالیف
۲۲ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ
۱۹۴۳ء

یہ کتابچہ مولوی یار احمد خاں نے تحریر کیا ہے - ۹۲ صفحات پر مولوی صاحب نے عقیدت کے پھول برسائے ہیں - یہ کتابچہ تقریر کا نچوڑ معلوم ہوتا ہے جو مفتی یار احمد خاں صاحب نے وقتاً فوقتاً کیں - ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ اور ۱۶ نقاط ہیں - خاص بات اس کتابچہ کی یہ ہے کہ مولوی صاحب نے قرآن کی مدد سے جگہ جگہ سیرت پر روشنی ڈالی ہے -

فہرست مضامین درج نہیں ہے -

نمونہ :- معلوم ہوا کہ ایمان اور اعمال میں یہ نیت کرنا کہ اس عمل سے اللہ و رسول راضی ہوں - عمل کو زیادہ قبول کر دیتا ہے - خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ نیک اعمال میں رب تعالیٰ اور اسکے محبوب علیہ السلام کو راضی کرنے کی نیت نہ شرک ہے نہ حرام - اسی لئے نماز میں حضور علیہ السلام کو سلام کرنا واجب ہے ''۔[۱]

اس کتابچہ میں مصنف نے پہلے باب میں سلطنت مصطفیٰ کی بادشاہت کا ثبوت فراہم کیا ہے اور دوسرے باب میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔ بظاہر یہ کتابچہ ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کس طرح ہونی چاہیے اس میں طریقۂ محبت بڑے احسن طریقہ پر بیان کیا گیا ہے -

اس کتاب میں سیرت کے صرف انتظامی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے - مگر یہ پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا چونکہ یہ بھی سیرت کا ایک اہم حصہ ہے - مصنف نے حقائق سے کام لیا ہے اسلیے اسکو سیرت شمار ناگزیر معلوم ہوتا ہے -

---

[۱] "سلطنت مصطفیٰ"، مفتی یار احمد خاں صفحہ ۵۳ مقام اشاعت (بار پنجم ۱۳۷۳ھ کراچی) ناشر حافظ محمد ازھر نعیمی کراچی

طبقات ابن سعد (حصہ اول)

اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف محمد بن سعد المتوفی سنہ ٢٣٠ھ

سیرت کی یہ کتاب ٢ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ حقیقت میں مکمل طبقات ابن سعد ٨ حصوں پر مشتمل ہے۔ ٢ دو حصے سیرت پر اور بقیہ حصے سیرت خلفائے راشدین مہاجرین و انصار۔ تابعین و تبع تابعین۔ اصحاب کوفہ۔ دور آخر کے صحابہ تابعین و فقہاء۔ صالحات و صحابیات پر۔ اس حصے میں سرور کائنات کی سیرت طیبہ کا مکمل اور مفصل تذکرہ ہے۔ کتاب تحقیقی طرز پر لکھی گئی ہے۔ اس حصے میں غزوات و سرایا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو محمد بن سعد نے عربی زبان میں تحریر کیا ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ علامہ عبد اللہ العمادی مرحوم نے کیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن وا لترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن سے سنہ ١٩٤٤ء / ١٣٦٣ھ میں شائع ہوا۔ اور اس کا دوسرا ایڈیشن نفیس اکیڈمی کراچی سے سنہ ١٣٨٩ھ میں شائع ہوا۔ اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ ایک ایک چیز کے متعلق مصنف نے متعدد روایتیں پیش کی ہیں۔

اس کتاب میں مصنف نے سیرت کے کئی گوشوں سے آگاہی کروائی ہے لیکن خاص کر آپ ﷺ کے خاندان اور تاریخ پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ اور ہر ہر واقعہ کے ثبوت میں کئی کئی صحیح روایات پیش کی ہیں۔ اور حقائق سے کام لیا ہے۔

مترجم نے موثر زبان میں ترجمہ کرکے اس میں چار چاند لگا دئیے ہیں۔ سیرت اور ادب کے لحاظ سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت کی حیثیت رکھتی ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص مضمون حسب ذیل ہیں۔

انتساب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم۔ خلیل الرحمان حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ انبیاء علیہم السلام کے نام و نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب۔ امہات جناب دار الندوہ۔ سرداران قریش۔ آنحضرت ؐ کی اولاد اور انکے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ۔ بدری صحابہؓ۔ ذی الحجہ کی فضیلت۔ سریہ اسامہ بن زید بن حارثہ۔ رسول اللہ کی علالت میں شدت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال۔

نمونۂ اقتباس:۔

بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی اور انکے ہاتھوں سے کتاب الٰہی نکل گئی یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے گا اور انکے احبار پر غالب آجائے گا۔ عرب نبوت پر فائز ہوئے۔ اے گروہ قریش! کیا تم خوش ہوئے۔ خبردار واللہ وہ تم کو ایسا غلبہ دے گا جسکی خبر مشرق سے مغرب تک جائیگی۔ [1]

---

[1] طبقات ابن سعد حصہ اول صفحہ ۲۵۳ محمد بن سعد نفیس اکیڈمی کراچی

مصنف۔ محمد بن سعد
مترجم:۔ عبد اللہ العمادی

طبقات ابن سعد (حصہ دوم)

اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس دوسرے حصہ میں مصنف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخاۃ کرانے سے لے کر مرض الموت اور وفات تک کے حالات درج کیے ہیں۔ آخر میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ، عبد اللہ بن انس رضؓ حسان بن ثابت رضؓ۔ کعب بن مالک رضؓ، اروی بنت عبد المطلبؓ۔ عاتکہ بنت زید رضؓ وغیرہ کے مراثی بھی شامل کتاب ہیں۔ یہ مراثی محبت اور درد میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کتاب ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ اسکے مصنف محمد بن سعد المتوفی ۲۳۰ھ ہیں۔ ترجمہ عبد اللہ العمادی مرحوم نے کیا ہے۔ نفیس اکیڈیمی اسٹریچن روڈ کراچی نے ضیاء پریس سے ۱۹۴۴ء/۱۳۶۲ھ سے طبع کروایا۔ فہرست طویل ہے۔ مندرجہ ذیل عنوانات خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

نوٹ: اس کتاب میں سیرت کے کئی اہم پہلوؤں سے روشناسی ہوتی ہے۔ مصنف نے صحیح روایات اور احادیث کو جگہ دی ہے۔ اسی وجہ سے سیرت نمایاں نظر آتی ہے۔ اس حصہ میں بظاہر آپکی وفات اور اسکا دل ہلانے والا نقشہ پیش کیا ہے۔ کہ کسطرح صحابہ کرام رضؓ نے اس غم عظیم کو برداشت کیا اور اسکا اظہار مرثیہ کی زبان میں کسطرح کیا۔ لیکن وفات کے علاوہ سیرت کے کئی گوشے نمایاں نظر آتے ہیں۔ مترجم نے بھی آسان لفظوں میں ترجمہ کرکے بالکل عام فہم بنادیا۔ ادبی خزانہ میں مترجم کا ترجمہ ایک اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مہاجرین و انصار کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی -
وہ مسجد جسکی بنیاد تقوی پر تھی - صفہ اور اصحاب صفہ - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قاصدوں کے ذریعے سے سلاطین کے نام فرمان بھیجے -

وفود عرب - وفود قبیلہ ربیعہ - وفد السباع - پاپوش مسواک
زرہ مبارک - یمنی چادر - نزول موت - وفات - نماز جنازہ - مرثیے کہے

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات پر جن صحابہ کرام نے غم - رنج و الم کا اظہار مرثیہ کی زبان میں کیا ہے
بڑی تفصیل سے کیا ہے -

نمونۂ اقتباس :-

بنی نجار کی ایک خاتون سے مروی ہے کہ میں اس روز اس وفد کو
دیکھ رہی تھی جو بلال رض سے اپنے انعامات کی ساڑھے بارہ اوقیہ
چاندی لے رہے تھے - میں نے ایک بچے کو دیکھا جس کو اس روز انھوں نے
پانچ اوقیہ دیے وہ ان میں سب سے چھوٹا تھا اور وہ عمرو بن الاہتم رض تھا[1]

---

[1] طبقات ابن سعد " (اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم) صفحہ ۸۰ مصنف محمد بن سعد
(حصہ دوم) مترجم عبداللہ العمادی

تاجدار دو عالم ﷺ

مصنف :- صاحب المعالی
عبدالرحمان بک عزام

مترجم :- ظہور وجدانی

سیرت کی اس کتاب کو عبدالرحمان بک عزام نے جو مصری ہیں تحریر کی اور اس کا ترجمہ وجدانی صاحب نے کیا - یہ کتاب پہلی بار جنوری ~~۱۹۳۴ء~~ میں طبع ہوئی اسکے بعد مارچ ۱۹۳۹ء میں دوسری مرتبہ اور طبع سوم فروری ۱۹۵۶ء میں ہوئی - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کی کتنی مقبولیت ہے ؟ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کی انقلابی تصویر جسکے بعض اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ہر پہلو سے دنیا کا عظیم ترین بطل اور بے مثال بہادر ثابت کیا گیا ہے -

دنیا کے عظیم ترین جنرل اور بہادر شخصیت کو دیکھنا ہو تو ہمارے پیارے نبی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو جنھوں نے اتنی کم مدت میں اتنا بڑا انقلاب برپا کیا اور آدمی کو انسانیت کی معراج کو پہنچا دیا - اس کتاب میں مصنف نے ایک جنرل کی حیثیت سے پیش کیا ہے - مترجم نے زبان بھی فصیح استعمال کی ہے - اس اعتبار سے یہ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے -

کتاب ۲۵۶ صفحات کی ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں - اسکولنفیس اکیڈیمی بلاکس اسٹریٹ کراچی نے شائع کیا -

فہرست مضامین حسب ذیل ہے -

۱- حرف اول - چودھری محمد اقبال سلیم گاہندری - دیباچہ مترجم :- ظہور وجدانی
تبصرہ :- شیخ ازھر :- استاذ الامام شیخ مصطفیٰ مراغی شیخ جامعہ ازہر مصر

مقدمۂ مولف : عبدالرحمان عزام بک - پیکر استقلال - شہسوار شجاعت - آئینۂ وفا
زہد و قناعت کا شمارہ - بردباری کا زندہ مجسمہ - بندگی کا انقلابی تصور -
عفو و درگزر کی زندہ مثال - رحمت و رافت کی روح رواں - فصاحت و
بلاغت کا سرچشمہ - حسن سیاست و تدبیر امور - غزوۂ بدر کی عسکری قوت
جہاد حریت - سیاسی واقعات - اسلامی تبلیغ کے اثرات - عمر بن خطاب رضی -

نمونۂ اقتباس :- " یہ بے مثال فوز و فلاح آنحضرتؐ کے زہد و
عبادت تواضع و انکسار - رحمت و رافت - ظاہر و باطن - اور مقصد و مدعا کی
تصویر کو بلا کم و کاست پیش کرتا ہے بلکہ مدینہ میں آپکی تبلیغ کے اس تکمیل
خاکہ کو ظاہر کرتی ہے - جو مکہ میں حاصل نہ ہو سکا تھا - حکومت کے نقطۂ نظر سے
جو عظمت و فوقیت آپؐ کی نبوت کی شان پر بھی روشن دلیل قائم کی جا سکتی ہے
کیونکہ فاتحین کی تاریخ میں آپؐ ہی ایک ایسی ہستی ہیں جو حکومت و دولت کے
حاصل ہونے کے باوصف ایسا فقیرانہ اور زاہدانہ زندگی بسر کرتے ہیں
پھر جب اس دنیائے فانی سے رحلت فرماتے ہیں تو اپنی خلافت کا
جانشین کسی کو نہیں بناتے - بلکہ اپنے وارثین کیلئے بھی کسی قسم کی طرح
نہیں فرماتی - اسکے برعکس فرماتے تھے ہم انبیاء کی جماعت ہیں - کسی کو
وارث نہیں بناتے - جو کچھ ہمارا ترکہ ہے وہ صدقہ ہے " [۱]

---

[۱] تاجدار دو عالمؐ " مصنف عبدالرحمان بک عزام نفیس اکیڈمی کراچی
مترجم :- ظہور وجدانی صفحہ ۱۲۶ طبع سوم
فروری سنہ ۱۹۵۶ء

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ اوّل)

سیرت کی اس کتاب کے مصنف علامہ شبلی نعمانی رح ہیں جو اردو کے بہت بڑے ادیب عالم اور محقق شمار کیے جاتے ہیں۔ انکی تصانیف تحقیق سے پُر ہوتی ہیں۔ سیرت کی صرف دو جلدیں پوری کر سکے تھے کہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ بقیہ سیرت کی جلدیں انکے شاگرد رشید سید سلیمان ندوی نے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

مولانا شبلی نعمانی کے انتقال کے بعد سید سلیمان ندوی نے ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں شائع کی۔ یہ کتاب اعظم گڑھ یو پی سے شائع ہوئی — اسکے بعد بار بار طبع ہوتی رہی۔ سائز کے اعتبار سے یہ کتاب بڑی ضخیم ہے اور اس میں ۷۲۲ صفحات ہیں۔ یہ کتاب جلی حروف میں لکھی گئی ہے۔ ہر صفحہ تقریباً ۱۵ سطور کا حامل ہے۔ ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۵ نقطے ہیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) مندرجہ ذیل عنوانات (ابواب) پر مشتمل ہے۔

۱۔ مقدمہ
۲۔ تاریخ عرب قبل از اسلام
۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب
۴۔ آفتاب رسالت کا طلوع
۵۔ مدینہ منورہ
۶۔ ہجرت (سنہ ہجری)
۷۔ تحویل قبلہ و آغاز غزوات (سنہ ہجری)
۸۔ غزوۂ احد (سنہ ہجری)
۹۔ سلسلۂ غزوات و سرایا (سنہ ھ)
۱۰۔ یہودیوں کے ساتھ معاہدہ اور جنگ
۱۱۔ غزوۂ مریسیع، واقعۂ افک، غزوات احزاب (سنہ ۵ھ)
۱۲۔ صلح حدیبیہ، بیعت رضوان (سنہ ۶ھ)
۱۳۔ سلاطین کو دعوت (سنہ ۶ھ آخر)
۱۴۔ خیبر، ادائے عمرہ (سنہ ۷ھ)
۱۵۔ غزوۂ موتہ، فتح مکہ، غزوۂ حنین و اوطاس و طائف (سنہ ۸ھ)
۱۶۔ اوطاس
۱۷۔ ایلاء، تخییر، غزوۂ تبوک، مسجد ضرار، حج الاسلام (سنہ ۹ھ)
۱۸۔ غزوات پر دوبارہ نظر

مندرجہ بالا عنوانات کے تحت جو ابواب ترتیب دئیے گئے ہیں - اس میں جملہ
جزئیات کو بھی اسی طرح سمو دیا گیا ہے کہ کوئی چیز نظرانداز نہ ہو جائے ۔ جیسا کہ اس
اقتباس جو صفحہ ۵ پر تحریر ہے سیرت پر روشنی پڑتی ہے - "تمام ارباب مذاہب میں سے
ہر ایک کو اپنا مذہب اسی طرح عزیز ہے جس قدر دوسرے کو ہے - اس لیے اگر بے پردہ
سوال کیا جائے کہ دنیا میں کون ہستی تھی جس میں جامعیت کبریٰ کا وصف نمایاں تھا؟
تو ہر طرف سے مختلف صدائیں آئیں گی لیکن اگر یہی سوال اسی پیرایہ میں بدل دیا جائے کہ
دنیا میں وہ کون شخص گذرا ہے جس کا کارنامۂ زندگی اس طرح قلمبند ہوا کہ ایک طرف تو
صحت کا یہ اہتمام تھا کہ کسی صحیفۂ آسمانی کے لیے بھی نہ ہو سکا - اور دوسری طرف
وسعت اور تفصیل کے لحاظ سے یہ حالت ہے کہ اقوال و افعال، وضع قطع، شکل و
شباہت، رفتار و گفتار، مذاق طبیعت، انداز گفتگو، طرز زندگی، معاشرت، کھانے پینے،
چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، ہنسنے بولنے، کی ایک ایک ادا محفوظ رہ گئی
تو اس سوال کے جواب میں صرف ایک صدا بلند ہو سکتی ہے (محمد ﷺ ابی فداہ ابی و امی) [1]

۳۴

زبان و بیان کے اعتبار سے مندرجہ ذیل اقتباسات نادر ہیں جس میں مصنف کی
ادبی خوبیاں نمایاں نظر آتی ہیں ——

"لیکن آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس
صرف کر دیئے، سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے ۔ چرخ کہن
مدتہائے دراز سے اسی صبح جاں نواز کے لیے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہا ہے ۔ کارکنان
قضا و قدر کی بزم آرائیاں، عناصر کی جدت طرازیاں، ماہ و خورشید کی فروغ انگیزیاں
ابر و باد کی تردستیاں عالم قدس کے انفاس پاک، توحید ابراہیم، جمال یوسف، معجز
طرازی موسیٰ، جاں نوازی مسیح، سب اسی لیے تھے کہ متاع ہائے گراں ارج شاہنشاہ کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کام آئیں گے ۔"

---

[1] ص ۵ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول) سنہ ۱۳۶۲ھ اعظم گڑھ یوپی

«آج کی صبح وہی صبح جاں نواز وہی ساعت ہمایوں، وہی دورِ فرخ فال ہے
اربابِ سیر اپنے محدود پیرایۂ بیان میں لکھتے ہیں۔ «آج کی رات ایوانِ کسریٰ کے
۱۴ کنگرے گر گئے، آتشکدۂ فارس بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا لیکن
سچ یہ ہے کہ ایوانِ کسریٰ نہیں بلکہ شانِ عجم، شوکتِ روم، اوجِ چین کے قصرہائے
فلک بوس گر پڑے۔ آتشِ فارس نہیں بلکہ جحیمِ شر، آتشکدۂ کفر، آذرکدۂ گمرہی
سرد ہو کر رہ گئے۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی۔ بتکدے خاک میں مل گئے۔ شیرازۂ
مجوسیت بکھر گیا۔ نصرانیت کے اوراقِ خزاں دیدہ ایک ایک کرکے جھڑ گئے»

«توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستانِ سعادت میں بہار آگئی، آفتابِ ہدایت کی
شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں۔ اخلاقِ انسانی کا آئینہ پرتوِ قدس سے چمک اٹھا۔
یعنی یتیمِ عبداللہ جگر گوشۂ آمنہ، شاہِ حرم، حکمرانِ عرب، فرمانروائے عالم،
شہنشاہِ کونین عالمِ قدس سے عالمِ امکان میں تشریف فرمائے عزت و اجلال ہوئے»

اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

بقیہ حاشیہ اقتباس نمبر ۲ صفحہ ۳۲۶ و ۳۲۷

صفحہ نمبر ۱۷۰ اور ۱۷۱ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) تالیف علامہ شبلی نعمانی
المتوفی ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ در مطبع معارف شہر اعظم گڑھ طبع ہفتم سنہ ۱۹۶۵ء

کتبہ اقبال احمد ——

سرورِ عالمؐ

از خالد

علوی برقی پریس بھوپال

یہ کتابچہ سیرت کے مختصر حالات کا مجموعہ ہے۔ اس میں مصنف نے سیرت کے چند پہلو اجاگر کیے ہیں۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کیلیے یہ کتابچہ بڑا اچھا ہے خالد نے اسکو قلمبند کیا ہے بیشتر واقعات صحیح روایتوں سے پیش کیے گئے ہیں۔ یہ ۱۳۶۴ھ سنہ ۱۹۴۵ء میں طبع ہوا اور اسکو علوی پریس بھوپال نے شائع کیا۔

مصنف نے صحیح روایات کا سہارا لیا ہے اسوجہ سے سیرت کے نقوش نمایاں نظر آتے ہیں۔ اسی سبب سے اسکو سیرت کا ایک حصہ خیال کیا جا سکتا ہے زبان بالکل آسان استعمال کی ہے تاکہ چھوٹے چھوٹے ذہن اپنے دلوں میں سیرت کے نقوش اتار سکیں۔ اس میں شمائل کے علاوہ اخلاق و آداب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس قسم کے کتابچے ضخیم کتابوں سے زیادہ موثر ہوتے ہیں چونکہ وقت کی کمی کے سبب لوگ ایسی کتب کا کم مطالعہ کرتے ہیں خاصکر عام لوگ اور بچے جنکا ذہن بھی ناپختہ ہوتا ہے ان کے لیے رسائل سیرت اور کتابچے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔

اس میں ۱۰۴ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۵ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۱ الفاظ ہیں۔ فہرست درج نہیں ہے۔ نثر کے ساتھ نظم کا بھی سہارا لیا گیا ہے۔

خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

ظہور قدسی۔ تعمیر کعبہ۔ حضورؐ کا پہلا نکاح۔ معراج۔ اسباب ہجرت۔ شکل و لباس و طعام و مذاق طبیعت۔ آداب مجلس۔ اخلاق نبوی۔ وفات۔

نمونہ:۔ حضرت اسماءؓ سے پوچھا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے، انھوں نے کہا مجھے کیا معلوم ابوجہل نے زور سے طمانچہ مارا کہ حضرت اسماءؓ کے کان کی بالی نیچے گر گئی۔ تین دن تک اس غار میں قیام فرمایا۔ حضرت اسماءؓ رات کی تاریکی میں کھانا دے آتیں۔ عبداللہ بن ابوبکرؓ اہل مکہ کے حالات سنا جاتے۔ عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکرؓ کے یہاں کا غلام تھا بکریوں کا گلہ لے آتا تھا تاکہ دودھ بقدر ضرورت لے لیا جائے۔[۱]

---

[۱] "سرورِ عالمؐ" خالد صفحہ ۵۱ علوی برقی پریس بھوپال تاریخ طبع ۱۹۴۵ء

حلیۃ النبی ؐ از سید احمد قادری

سیرت پاک کی یہ کتاب جسمیں مکمل سراپا حلیہ مبارک پیش کیا گیا ہے
اس سلسلہ میں مصنف نے قرآن مجید اور احادیث سے بہت زیادہ
استفادہ کیا ہے۔ اس کو سید احمد قادری (مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ
پٹنہ (ہندوستان) نے قلمبند کیا ہے۔ اس کا پیش لفظ سید سلیمان
ندوی نے تحریر کیا ہے۔ یہ ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۶۵ھ (۱۹۴۶ء) میں لکھا تھا
کتاب ۲۲ مئی ۱۹۴۶ء کو منظر عام پر آئی ۔ کتاب صرف ۷۹ صفحات پر
مشتمل ہے اور یہ چند صفحات "حلیہ مبارک" صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ناکافی ہیں
اسلیے کہ بڑے سے بڑا دفتر بھی حلیۂ مبارک کی عکاسی نہیں کر سکتا۔
مصنف نے کوشش کی ہے کہ شبیہ مبارک پوری طور پر پیش کر سکے لیکن
وہ قاصر رہے۔ جسطرح ہمارا خدا بے مثال ہے اسی طرح ہمارا پیارا نبی بھی
لاثانی ہے۔

یہ کتابچہ شمائل سے متعلق ہے یعنی سیرت کے ایک ظاہری نقش کو
اجاگر کیا گیا ہے اسوجہ سے اسکو سرمایۂ سیرت میں شمار کیا جاسکتا ہے۔
آسان زبان میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتابچہ مفید
عام ہے۔

ہر صفحہ میں تقریباً ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۳ الفاظ
اور ۱۲ الفاظ ہیں۔

فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

۱۔ دیباچہ ۔ اعضائے نبوی کا ذکر قرآن پاک میں ۔ سر مبارک ۔ چہرہ انور
چشم حق بیں ۔ جبین انور ۔ دہن و دندان مبارک ۔ خندہ و تبسم ۔
لعاب دہن ۔ ابروے مبارک ۔ ریش مبارک ۔ استعمال خضاب ۔
بینی مبارک ۔ گیسوئے مبارک ۔ عنق شریف ۔ صدر و بطن ۔ اذن مبارک
دست زبردست ۔ پشت مبارک ۔ خاتم نبوت ۔ ساق شریف ۔ قدم شریف
قد بالا ۔ لون شریف ۔ پسینہ ۔ بغل کی خوشبو اور سفیدی ۔ لطوبت جلد و
خوشبوئے بدن ۔ ہیبت و محبت ۔

نمونۂ اقتباس :۔
سرور کائنات کی پیشانی نہایت واضح ۔ چوڑی اور پُر نور تھی ۔ چاند کا ٹکڑا
کہئے ۔ روشن چراغ کہئے ۔ مہر پارہ کہئے ۔ سب ہیچ ہیں کس سے تشبیہ دیجئے ۔
سب فروتر ہیں ۔ کس کے مقابل کیجئے ۔ اسکی تابانی و نورانی کا یہ حال تھا کہ
اگر بالوں کی سیاہی نہ ہو تو اس پر نگاہوں کا ٹھہرنا دشوار ہو جاتا ۔ یہ بھی
خالق کی پرخدا کی مہربانی تھی ورنہ کوئی شخص چہرۂ انور کی طرف نگاہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔
بالوں کی سیاہی اس انور کو اس لائق بنا دیتی تھی کہ اس پر نگاہ ٹھہر سکے ۔
جب سرکارؐ لوگوں کی طرف چہرہ اٹھاتے تھے تو پیشانی ایسی دکھائی دیتی تھی جب
روشن چراغ چمک رہا ہو ۔ اسکی روشنی نہ صرف اندھیرے گھر کا اجالا تھی
بلکہ تاریک دلوں کا نور بھی تھی ۔ [۱]

[۱] حلیۃ النبیؐ ، از سید احمد قادری صہ ۲۲ برقی مشین پریس پٹنہ
مئی ۱۹۲۶ء

(جلد سوم)

رحمۃ للعالمین ؐ، جلد سوم بھی علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری پنشنر جج ریاست پٹیالہ نے تحریر فرمائی - لیکن مؤلف اپنی زندگی میں اسکو شائع نہ کرسکے وفات کے بعد یہ کتاب لاہور سے شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار سے شائع ہوئی - اس کتاب کا آٹھواں ایڈیشن ہے اور یہ ۱۹۷۶ء / ۱۳۶۶ھ میں شائع ہوئی - اس کتاب میں ۲۸۶ صفحے ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۵ نقطے ہیں -

اس کتاب میں صرف تین ابواب ہیں اور مقدمہ (سید سلیمان ندوی) تمہید بھی شامل ہے -

ابواب کو اسطرح تقسیم کیا ہے جسمیں جملہ عنوانات آگئے ہیں -

۳۷

باب اول، خصائص النبی ؐ :—

خصوصیت ۱ تا ۲۶ اور حالات نوح علیہ السلام تا حالات لوط علیہ السلام اسکے بعد خصوصیات نبویہ از احادیث مصطفویہ - نصرت بالرعب تا قرۃ عینی فی الصلوٰۃ

باب دوم، خصائص القرآن :- ضرورت قرآن تا قرآن مجید میں اخبار ماضیہ

باب سوم :- خصائص الاسلام :- "اسلام ہی دین توحید ہے۔" تا اسلام ہی دین الحسن والجمال ہے"

سیرت کی اس کتاب کے سلسلہ اور مولف کے بارے میں سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں -

"مرحوم نے اسلام کے فضائل میں اور تفسیر و تاریخ میں اپنے بعد متعدد یادگاریں چھوڑیں مگر ان سب میں بہتر اور جامع آنکی تصنیف "رحمۃ للعالمین" ہے

جسکے دو حصے ایسے ہیں جو خود انکی زندگی میں چھپ چکے تھے اور مقبول ہو چکے تھے اور اب تیسرا حصہ انکے بعد شائع ہو رہا ہے ۔ اس حصّہ کا موضوع اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کے امتیازی خصوصیات ہیں ۔ ناظرین دیکھیں گے کہ ایک عاشق رسول ؐ کے قلم نے عشق و محبت کے نشۂ سرور میں علم و عقل کی فرزانگی اور ہوشیاری کے ساتھ نکتہ رسی اور دیدہ وری کی کیا کیا صنعت کاریاں کیں ہیں ۔ افسوس کہ چشمۂ فیض اب ہمیشہ کیلیے خشک ہو گیا مگر مجھے یقین ہے کہ جب تک ہندوستان میں اسلام کا دریا لہریں لیتا رہیگا رحمۃ للعالمین کے یہ کاغذی سفینے مسلمانوں کی سلامتی ایمان کیلیے اس میں چلتے پھرتے تیرتے ابھرتے رہیں گے

مرحوم نے رحمۃ للعالمین لکھی ۔ رب العالمین نے اس دنیا میں اسکو قبول کے شرف سے ممتاز کیا امید ہے کہ اسکی رب العالمین اور اسکے رسول ؐ کی رحمۃ للعالمینی دوسری دنیا میں بھی اسکی چارہ نوازی کرےگی ۔

رحمت للعالمین کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف کے ذوق کے مطابق سوانح اور واقعات کے ساتھ غیر مذاہب کے اعتراضات کے جوابات اور دوسرے صحف آسمانی کے ساتھ موازنہ اور خصوصیت سے یہود و نصاریٰ کے دعاوی کا ابطال بھی اسمیں جا بجا ہے ۔ مصنف مرحوم کو توراۃ اور انجیل پر کامل عبور حاصل تھا اور عیسائیوں کے مناظرانہ پہلوؤں سے اسکو پوری واقفیت تھی ۔ اسی بنا پر اسکی یہ کتاب ان معلومات کا پورا خزانہ ہے ۔[۱]

نمونۂ اقتباس :- " محمّد حمّد (مضاعف) سے مبالغہ کیلیے ہے ۔ اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی محمود ہیں ۔ ملائکہ مقربین میں بھی محمود ہیں ، زمرۂ انبیاء و مرسلین ؑ میں بھی محمود ہیں ۔ اور اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں ۔ جو لوگ حضور ؐ کا کلمہ نہیں پڑھتے ۔ وہ بھی ان سجایا و شیم کے مداح ہیں ۔ جن کا لزوم و ثبوت حضور ؐ کے نام کے معنی اور حضور ؐ کی ذات گرامی سے بدرجہ اتم ہے ۔[۲]

---

[۱] رحمت للعالمین جلد سوم صفحہ ۸ اور ۹ مولف سلیمان منصور پوری ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور طبع ششم سنہ ۱۹۷۶ء

[۲] ،، ،، ،، ۱۵ ،، ،،

"قرأت وتلاوت کلام اللہ کا یہ اثر ہوا تھا کہ زبان آوروں کی گرمئ بازار ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ بازار عکاظ سرد پڑ گیا تھا۔ اور یہ عالم ہو گیا کہ اگر نشاط طبع منظور ہے۔ تو اس نور مبین کا ورد ہے اور اگر حصول برکت یمن مقصود ہے۔ تب کتاب عزیز کا مطالعہ ہے۔[٢]

الغرض قرآن مجید کا اثر انسان کے دل و زبان طبع و دماغ اور جملہ حواس و قویٰ پر نہایت مستحکم ہے اور جو اثر اس کا ایک شخص پر ہے وہی تمام ملک پر بھی ہے۔"[١]

[٣] "ہزاروں قسم کے پرندے ہیں، ہزاروں قسم کے پھول ہیں۔ ہزاروں قسم کے درخت ہیں ہر قسم کے جاندار زمین کے اندر رہنے والے پیٹ کے بل چلنے والے، پاؤں پر دوڑنے والے سمندروں کے اندر رہنے والے موجود ہیں۔ اپنے اپنے رنگ اپنی اپنی وضع اپنے اپنے خواص اپنی اپنی آواز اپنے اپنے افعال میں اس قدر حسین و جمیل خوش منظر اور زیبا پیکر واقع ہوئے ہیں کہ چشم انتخاب کو ترجیح دینا دشوار ہے۔"[٢]

---

[١] رحمت للعالمین حصہ سوم صفحہ ٢٩٩ سلیمان منصورپوری طبع ہشتم شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

[٢] " " " " ٢٨٦ " " " "

زندہ نبیؐ کی زندہ تعلیم

قادیانی

محمد علی:- مترجم قرآن مجید
انگریزی مولف بیان القرآن
ریلیجن آف اسلام مینیول آف حدیث وغیرہ

سیرت کی یہ کتاب محمد علی صاحب نے تالیف کی ہے۔ اسکو سنہ ۱۹۴۷ء میں تحریر میں لایا گیا۔ اور ادارہ ادبیات جدید مسلم سٹریٹ مسٹر ملر روڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔ کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں۔ مصنف کی دوسری مفصل کتاب سیرت خیر البشر سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ اور اس کا ترجمہ عربی زبان میں ہو چکا اور بلاد عرب میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب ایک انگریز کے کہنے پر جامع انداز میں تحریر کی گئی ہے۔

سیرت کی اس کتاب میں سیرت کے کئی گوشوں کو روشناس کروایا ہے۔ سیرت کے ساتھ ساتھ بعض سوالوں کے جوابات بھی دئے گئے ہیں۔ خاص کر وہ اعتراضات جو دوسری قوموں کے متعلقین نے وقتاً فوقتاً کئے ہیں۔

واقعات حقائق کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں۔ زبان اور انداز تحریر اچھا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب سیرت اور ادب دونوں میں اہمیت کی حامل ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے ـــ خاص خاص ابواب حسب ذیل ہیں ۔

مختصر سوانح ۔ اصلاح کا بنیادی کام ۔ متعدد نکاحوں پر اعتراض

عادات و اخلاق ۔ انقلاب کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ۔

نسل انسانی کی وحدت ۔ انسان کا بلند مقام ۔ نماز اور دعا ـــ

انسان کی خدمت ۔ تعمیر اخلاق ۔ مال اور دولت ۔ محنت اور کام

معاشرت ۔ حکومت ۔

نمونہ اقتباس :۔

ـــ معاہدہ لکھا جانے لگا تو اول قریش کے سفیر نے معاہدہ کے شروع میں بسم اللہ لکھنے سے انکار کیا ۔ آپ نے اسے منظور کر لیا محمد رسول اللہ ؐ کے الفاظ سے اختلاف کیا اور کہا اس کے بجائے محمد بن عبداللہ لکھا جائے ۔ آپ ؐ نے اسے بھی منظور کر دیا ۔ مسلمانوں کو یہ سلوک اور یہ شرائط ناگوار ہوئیں اور حضرت عمر رضہ نے اس کا اظہار بھی آپ ؐ کے سامنے کیا ۔ مگر آپ ؐ نے تسلی دی ۔ لہ

لہ زندہ نبی کی زندہ تعلیم، صفحہ ۲۰۶ مصنف محمد علی قادیانی
ادارہ ادبیات جدید سنہ ۱۹۳۷ء لاہور

حبیب خدا

از مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

سیرت پاک کی یہ کتاب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے تحریر فرمائی اور اس کو پاکستان میں پہلی بار ۱۳۶۶ھ مطابق اپریل ۱۹۴۷ء کو ایم ثناء اللہ خاں بک سیلرز اینڈ پبلشر نے کو اپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس " سے طبع کرا کر اپنے کتبخانہ ایم ثناء اللہ خاں ریلوے روڈ لاہور سے شائع کیا ۔ دوسری مرتبہ ۱۳۶۸ھ مطابق جولائی ۱۹۴۹ء میں شائع کی گئی ۔ اسکو مولانا نے ۱۳۲۸ھ میں لکھنا شروع کیا لیکن تاریخ اختتام کا پتہ نہیں ۔ کتاب ۲۰۷ صفحات پر مشتمل ہے تقریباً ۱۶ سطور ہر صفحہ کی زینت ہیں ۔ نیز ہر صفحہ مسطر میں ۱۲ الفاظ اور تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں —

اس کتاب میں سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے مصنف بہت بڑے جید عالم تھے انھوں نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے استفادہ کیا ہے اس میں شمائل اور سیرت دونوں ہی ہیں ۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے ۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے اور ۶۷ عنوانات پر مشتمل ہے ۔

خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں ۔

(۱) وجہ تالیف ۔ مقدمہ ۔ نور محمدیؐ کے بیان میں ۔ سابقین میں آپؐ کے فضائل ظاہر ہونے میں ۔ آپؐ کے شرف و نزاہت نسب میں ۔ آپکے نور مبارک کے بعض آثار ظاہر ہونے میں ۔ آپؐ کے والد ماجد وجد امجد میں ۔ شباب سے نبوت تک کے بعض حالات واقعہ معراج شریف میں ۔ مدینہ میں تشریف آوری ۔ اور اس زمانہ کے بعض اہم متفرق واقعات ۔ آپؐکے بعض خصائص کا بیان ۔ آپؐ کے اہل وعیال وحشم و خدم کے بیان میں ۔

(۱۹۴)

وفات شریف سے آپؐ پر اور آپؐکی امت پر نعمت و رحمت الٰہیہ کے تمام اور کامل ہونے کا بیان - آپؐ کے بعض لوازم عبدیت کے بیان میں جو کہ آپکےؐ مراتب علیا سے ہے - وغیرہ -

کتاب عام لوگوں کے پڑھنے کیلیے بہت مفید ہے - نیز خواتین اور کم تعلیم یافتہ حضرات بھی اس سے فیض اٹھا سکتے ہیں -

نمونۂ اقتباس :—

آپؐ کا لباس چادر اور لنگی اور کرتہ اور عمامہ ہوتا تھا - اور سفید کپڑے کو بہت پسند فرماتے تھے اور مخطط چادر کو بھی پسند رکھتے اور عمامہ کے نیچے ٹوپی بھی پہنتے اور گاہے صرف ٹوپی یا صرف عمامہ پر بھی اکتفا فرماتے اور شملہ بھی ہوتا کبھی نہ ہوتا اور قبا بھی پہنا ہے - اور آپؐکی چادر کا طول ۴ بالشت اور عرض دو ہاتھ ایک بالشت آیا ہے - اور چادر بوٹے دار اور سادہ دونوں طرح کی پہنی ہے - اور سیاہ کپڑا بھی پہنا ہے اور شاہ روم نے آپؐ کی خدمت میں ایک پوستین جس میں ریشم کی سنجاف لگی تھی بھیجا تھا وہ بھی پہنا ہے - اور پائجامہ آپنے خریدا ہے اور بعض روایات میں پہننا بھی آیا ہے - اور آپؐ کے پاس دو چادریں سبز اور ایک کمیس سیاہ اور ایک کمیس سرخ دھاری کا اور ایک کمیس بالوں کا یعنی کمبل تھا - [1]

---

[1] حبیب خدا اصل العطلیہ وسلم - مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ص ۳۲۸ جولائی ۱۹۲۹ء لاہور

اجمالی خاکہ باب سوم

اس باب میں ۱۸۵۷ء کے بعد سے ۱۹۴۷ء تک کی کتب سیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس دور کی ۲۷ کتب سیر جو دستیاب ہو سکیں انکو شامل مقالہ کیا گیا ہے۔ اس دور میں زبان و بیان کے اعتبار سے سیرت کی کتابیں زیادہ فصیح نظر آتی ہیں۔ بیشتر کتب سیر معتبر اسی دور میں لکھی گئیں۔ مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی دور کی یادگار ہے۔ اسکے علاوہ اصح السیر، رحمت للعالمین[۲]، النبی الخاتم[۲]، انوکھے رسول[۲]، اسوۂ رسول[۲]، آمنہ کا لال[۲]، سرور عالم[۲]، طبقات ابن سعد کا (ترجمہ) تاجدار دو عالم[۲]، معراج انسانیت[۲]، محسن حقیقی[۲]، سراج منیر[۲] اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاص خاص کتب سیر بھی قلمبند کی گئیں۔ اس دور میں تحقیق اور تدبر سے کام لیا گیا۔

نمونۂ اقتباسات سے اس دور کی جھلکیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۱۔ "توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستان سعادت میں بہار آگئی، آفتاب رسالت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں، اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا۔ یعنی یتیم عبد اللہ جگر گوشۂ آمنہ رض، شاہ حرم، حکمران عرب، فرماں روائے عالم، شہنشاہ کونین عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت و اجلال ہوا۔ اللّٰہم صل علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم"[۱]

۲۔ "خورشید رسالت میں اگرچہ تمام مقدس رنگ موجود تھے لیکن رحمت للعالمین وہ نور تھا جس نے تمام رنگتوں کو اپنے اندر لیکر دنیا کو ایک برگزیدہ و چیدہ (بیضۂ نقیہ) روشنی سے متمتع کر دیا"[۲]

۱۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) شبلی نعمانی صفحہ ۱۷۱ — شہر اعظم گڑھ، بار ہفتم ۱۹۶۲ء

۲۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ص ۳۰-۲۹ — شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور

باب چہارم

(سنہ ۱۹۴۷ سے آج تک)

(تاریخی ترتیب سے کتب سیرت کا جائزہ اور پورے دور پر اجمالی تبصرہ)

- درِ یتیم (ماہر القادری)
- رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
- حیات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
- مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت کبریٰ ؐ
- سید الانبیاء ؐ (انگریزی)
- سید المرسلین ؐ
- سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (اول)
- سیرت خاتم الانبیاء ؐ (رسالہ)
- سیرت پاک ؐ
- سیرت المصطفیٰ ؐ (سوم)
- سیرت المصطفیٰ ؐ (چہارم)
- سرور کائنات ؐ
- سیرت پاک ؐ (رسالہ)
- سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
- سید العرب ؐ
- سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
- سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت النبی ؐ کامل (اول)
- سیرت النبی ؐ کامل (دوم)
- سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم
- سرور کائنات ؐ
- سراپائے رسول ؐ
- حیات سرور کائنات ؐ

- سیرت نبوی ؐ پر ایک تحقیقاتی نظر
- سنت رسول ؐ (قرآن و عقل کی روشنی میں)
- آخری نبی ؐ کا آخری خطبہ
- انسائیکلو پیڈیا
- اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار
- انوار احمدی صلی اللہ علیہ وسلم
- اخلاق محمد ؐ (اول)
- " (دوم)
- " سوم
- انبیاء کرام علیہم السلام (قرآن حکیم کی روشنی میں)
- اسلام منزل بہ منزل
- الوحی المحمدی ؐ
- اسوۂ حسنہ ؐ (اول)
- آفتاب نبوت ؐ
- شاہکار نبوت
- رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (اول)
- " (دوم)
- رسول نمبر (جلد اول)
- " (جلد دوم)
- رسول عربی ؐ اور عصر جدید
- رسول رحمت ؐ
- رؤف رحیم ؐ
- رسول خدا ؐ کا دشمنوں سے سلوک
- رحمت کائنات ؐ
- فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
- فیضان رسالت ؐ

- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
- محمد عربی ؐ
- محمد رسول اللہ ؐ غیر مسلموں کی نظر میں
- محبوب خدا ؐ
- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- محسن اعظم ؐ
- محسن انسانیت ؐ
- محمد رسول اللہ ؐ
- مقالات سیرت
- مقالات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
- محمد ؐ
- ہمارے نبی ؐ
- ہجرت
- تذکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
- تحفۃ المومنین ؐ
- تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- وفات النبی صلعم
- باب کرم ؐ
- زاد المعاد (حصہ اول)
- " (دوم)
- " (سوم)
- " (چہارم)
- ذکر جمیل ؐ
- نقش سیرت
- نبی امی (حصہ اول)

- نغمے حضورؐ
- نبی امیؐ (عمر ابو النصر)
- درِّ یتیم (محمد طیب)
- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
- خطبات ماجدی یا سیرتِ نبویؐ قرآنی
- شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
- شمائل کبریٰ
- شواہد النبوۃؐ
- رسول اللہؐ میدان جہاد میں
- رحمت العالمینؐ
- پیغمبر اسلامؐ (حیات طیبہ کا ازدواجی شعبہ)
- پیارے نبی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
- پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم
- پیغمبر صحراؐ
- حیات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
- حیات محمدؐ

- گلدستۂ مقالات
- وقائع زندگانی ام ہانیؓ
- ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
- عالمگیر نبوت
- عصمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- قرآن اور صاحب قرآن
- تاریخ ابن خلدون (اول) رسولؐ اور خلفائے رسولؐ
- مدارج نبوتؐ
- سلوک محمدیؐ
- ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ہادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وسلم
- ہمارا آقاؐ
- خطبات مدراس
- سیرت النبیؐ (جلد ششم)
- رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی
- تاریخ طبری (جلد اول)
- حیات طیبہؐ
- سیرتِ طیبہؐ

آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ رسالہ مفتی محمد شفیع صاحب نے تحریر کیا ہے۔ اسمیں نہایت مستند و معتبر کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات اور آداب و شمائل، حلیہ شریفہ اور معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء میں لکھا گیا۔ اس کتابچہ میں ۸۷ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۶ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۴ الفاظ ہیں۔ اسکو شاہین اکیڈمی ۲۰۶/بی ایم - ایل روڈ باندرہ بمبئی نمبر ۵۰ نے رحیمی پریس بمبئی نمبر ۸ سے شائع کیا گیا۔

اس کتاب (رسالہ) میں مفتی صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ صرف شمائل و معجزات کا ذکر کیا ہے بلکہ سیرت کے بعض اہم پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ احادیث صحیحہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اسی سبب سے یہ رسالہ سیرت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ بظاہر یہ چند صفحات کا حامل ہے لیکن معلومات کے لحاظ سے سیرت کے سرمایہ میں ایک اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے زبان بھی سلیس استعمال کی ہے اس وجہ سے اس کا ادبی معیار بھی قائم ہے۔

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

مقدمہ - تمہید - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت دست قدرت سے آپ کا خلق خود قرآن ہے۔ اخلاق نبوی کے چند نمونے - آپ کے عادات و خصائل کی ایک اور فہرست - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور ہنسی کا بیان - کھانے کے بارے میں آپ کی عادات - لباس کے متعلق آپ کے عادات و اخلاق - استعمالی چیزوں کا نام رکھنا - آپ کے عفو و کرم اور رحیمانہ سلوک - ناگوار چیزوں سے آپ کی چشم پوشی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت - آپ کی شجاعت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔ (فرہاد اللہ ناظم)

نمونہ اقتباس:۔

آپ کو جب کوئی شخص کسی کام یا کلام کیلیے کھڑا کرتا تو
آپ برابر کھڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ شخص خود ہی لوٹ جائے
آپ جب کسی صحابی سے ملتے تو خود مصافحہ کی ابتدا فرماتے تھے
اور پھر ہاتھ میں ہاتھ اسوقت تک رکھتے تھے جب تک وہ خود علیحدہ
نہ ہو جائے۔ ؎

؎ آداب النبی ،، صلی اللہ علیہ وسلم مصنف مفتی محمد شفیع صاحب
اشاعت ۱۳۶۷ھ بمبئی۔

سیرت النبوی ؐ مولفہ :۔ سیماب اکبر آبادی

ناشران :۔ تاج کمپنی لاہور، کراچی

سیرت النبوی" صلی اللہ علیہ وسلم کو سیماب اکبر آبادی نے قلمبند کیا ہے اور یہ کتاب بڑی عقیدتمندی سے تحریر میں لائی گئی ہے۔ اس کتاب میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے خاصکر امہات المومنین رضؓ کے شجرۂ نسب پر۔ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

یہ سیرت کی کتاب ایک مشہور شاعر سیماب اکبر آبادی نے قلمبند کی ہے لیکن واقعات حقائق کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ اس میں محبت و خلوص بھی ہے اور عقیدتمندی بھی۔ زبان بھی بڑی شستہ استعمال کی ہے۔

کتاب ۳۴۶ صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں، ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ اور ۱۷ الفاظ ہیں۔ یہ کتاب ۲ رفروری ~~سنہ~~ ۱۹۳۹ء / ۱۳۶۸ھ میں بمقام کراچی سے تاج کمپنی نے شائع کیا۔ فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں

ظلمتکدۂ عرب ولادت رسولؐ سے پہلے۔ ولادت خاتم المرسلین۔ بچپن۔ نبوت سے چند سال پہلے۔ نبوت کا پہلا دن۔ آغاز تبلیغ۔ طائف کا سفر۔ صلح حدیبیہ۔ میدان عرفات۔ قوانین شریعت۔ آغاز علالت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مخصوص ارشادات عالی۔

نمونۂ اقتباس :۔

آپکےؐ چہرے پر بڑا رعب تھا۔ جو شخص آپکے سامنے یکایک آجاتا تھا مرعوب ہو جاتا تھا۔ مگر آپؐ میں درشتی مطلق نہ تھی۔ جب وہی شخص پاس آ بیٹھتا اور آپؐ سے گفتگو کرتا تو آپؐ سے فوراً مانوس ہو جاتا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم بے حد متواضع اور مہمان نواز تھے۔ اکثر ملول رہتے تھے مگر غم و رنج میں بھی ترش تبر نہ ہوتے تھے۔ حضورؐ بے حد سخی تھے کوئی سائل آپؐ کے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔

خالی کوئی جاتا نہ تھا دروازے پر آکے
بھر دیتے تھے ہاتھوں پہ بھی کاسے فقرا کے۔[1]

---

[1] سیرۃ النبویؐ" مولفہ سیماب اکبر آبادی ص ۳۸۵ سنہ اشاعت ۲ رفروری سنہ ۱۹۳۹ء مقام " کراچی (تاج کمپنی)

درِ یتیم

درِ یتیم " یہ سیرت کی کتاب مولانا ماہر القادری نے قلمبند کی ہے۔ یہ کتاب ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء کو قلمبند کی گئی ہے۔ اور اسکو اپر انڈیا پریس لاہور والوں نے طبع کیا ہے۔ اسکے ناشر ملک مبارک علی ہیں دوسری بار یہ کتاب ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔ جسامت کے اعتبار سے یہ کتاب مختصر نظر آتی ہے۔ لیکن واقعات وحالات کے خزانہ سے پُر ہے۔ یہ کتاب ۳۵۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ ۱۸ سطور کا حامل ہے ہر سطر میں ۱۷ الفاظ اور ۱۹ نقطے ہیں۔ کاغذ بھی اچھا استعمال کیا گیا ہے۔

سیرت کے سرمایہ میں یہ طرز سیرت ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے واقعات جو مصنف نے مندرج کئے ہیں حقائق اور صداقت پر مبنی ہیں۔ چونکہ مصنف نے احادیث صحیحہ سے استفادہ کیا ہے اسلیے یہ واقعات سیرت کی صحیح عکاسی کررہے ہیں۔ زبان میں فصاحت وبلاغت سے کام لیا ہے۔ اسوجہ سے زبان موثر ہے۔ زبان افسانہ کی استعمال کی گئی ہے لیکن کہیں بھی مصنف حقائق سے اترتا ہوا نظر نہیں آتا درِ یتیم، سیرت پاک کی یہ کتاب ناول کی شکل میں ہے لیکن ناول میں جو فسوں اور فرضی باتیں جو کردار میں جان ڈالتی ہیں وہ اس میں قطعی نہیں ہیں جیسا کہ مولف نے ذیل میں فرمایا ہے:۔

" ناولوں اور افسانوں کی بنیاد خود تراشیدہ خاکے ہوتے ہیں جن میں انشا پردازی کا تخیل رنگ بھرتا ہے " درِ یتیم بھی ناول کے انداز میں لکھا گیا ہے لیکن اس ناول کا ہیرو وہ انسان کامل ہے جس سے بہتر انسان پر آج تک سورج طلوع نہیں ہوا۔ یہی ذات گرامی، خلاصۂ کائنات

فخرِ موجودات اور شرفِ انسانیت ہے اس لیے دریتیم، میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں لکھا جو اُس زبانِ حق ترجمان سے کہ "وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی" کی مصداق ہے نہ ادا ہوا ہو اور اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہو۔[۱]

ذیل میں وہ عنوانات ہیں جنکے تحت ناول کو قلمبند کیا گیا۔

قربانی کی صبح - پاکباز عبداللہ، شام کیطرف، انتظار، ظہورِ قدسی، صبحِ سعادت تذکرے، آمنہؓ بیوہ ہوگئیں، حلیمہ کے یہاں - غموں کے دو پہاڑ - غمگسار چچا حسن و جمال - جاہلیت کے افق پر - جوانی - لڑائی رُک گئی - وحی کا نزول، اعلانِ حق - حق کا انکار - عمر فاروقؓ کے اسلام لانے کے بعد - پتھروں کی بارش، غموں کا سال، نجاشی کے دربار میں، ایک سعید روح - مدینہ میں حق کا ظہور، حق پرستی کے جرم میں، مدینہ میں، مسجد نبویؐ، قرظیوں کا قتل، مہمان نوازی قریش کی تیاریاں، جنگ بدر، اسیرانِ بدر، قاتل غلام بن گیا، ایک خونریز سازش، احد کا معرکہ، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ تبوک، بسترِ علالت پر، زندہ پیام،

زبان و بیان کے اعتبار سے یہ کتاب بڑی خوبیوں کی مالک ہے۔

<u>نمونۂ اقتباس</u>:- یہ مسجد نبوی تھی، دکھاوے اور بناوٹ کی یہاں گنجائش ہی نہ تھی ناتراشیدہ پتھروں کی دیواریں، کھجور کے ستون اور اسی کے پتوں کی چھت و فرش پر سنگریزے بچھے ہوئے۔ مگر یہ مسجد جن سجدوں سے معمور تھی انکی رفعت کا اندازہ قدسیوں کا خلوصِ عبادت اور صدقِ تہلیل بھی نہیں کر سکتا، حضرت محمد رسول اللہ جہاں قدم رکھدیں تو

سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود

پھر اس جگہ تو حضورؐ کی پیشانی مبارک کے نشان پائے جاتے تھے، یہاں کی بلندی کا کیا پوچھنا! عرش جھک جھک جاتا ہوگا۔ جب محمد رسول اللہؐ کی جبین پر انوار فرش زمیں پر سجدے میں ہوتی ہوگی۔[۲]

---

[۱] دریتیم، صفحہ ۱ طبع ۱۹۵۹ء بار دوم ناشر ملک مبارک علی ایرانڈیا پریس لاہور (گذارش)

[۲] " " ۲۱۲ "

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے سلسلے میں ایک نادر ٹکڑا۔

اُمِ محمدؐ! نوید مسیحا، مبارک!

ابھی دن رات ملے جلے تھے اس لیے کہ دونوں کی تقدیروں کو ایک ساتھ چمکنا تھا۔ سپیدۂ سحر نمودار ہو ہی رہا تھا، غنچوں کی نازک گرہیں کھل رہی تھیں۔ لالہ و گل کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر رہی تھی بنفشہ و شقیق کی نازک پتیوں پر شبنم کے موتی ڈھلک رہے تھے۔ سرو و شمشاد نے پھولوں کی مہک پاکر انگڑائی لی۔ طائرانِ خوشنوا کی چہکاروں سے تمام فضا نغمہ زار بن گئی، جنت سچ مچ زمین پر اتر آئی تھی۔
صفا کی وادی۔ مروہ کے سنگریزے، قبیس کی چوٹیاں اور عرفات کا میدان نور کی جھلکیوں میں جھم جھم کر رہا تھا۔ ؎[1]

؎[1] "درِ یتیم"، صفحہ ۲۹، ماہر القادری طبع اوّل دسمبر ۱۹۵۹ء ناشر مبارک علی ایرانڈ پاپرلیس لاہور

ضخامت ۴۶۲+۴۰ صفحات ۵۰۲

معراجِ انسانیت

مصنف پرویز

پبلشر ادارہ طلوع اسلام ۲۵/بی گلبرگ لاہور

سیرت کی یہ کتاب جسکا نام معراج انسانیت رکھا گیا ہے اسکو پرویز نے
تحریر کیا ہے۔ تحریر میں مصنف نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ جو سیرت قرآن میں
مندرج ہے اس کا خلاصہ پیش کر دیا جائے۔ مصنف نے احادیث کو کام میں
لانیکی کوشش نہیں کی ہے۔ کتاب ۵۰۲ صفحات کی حامل ہے اور ہر صفحہ میں
۲۲ سطور اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ ہیں۔ چونکہ کتاب ایک خاص نوعیت کی
حامل ہے جو اہل قرآن کی ترجمانی کرتی ہے۔

پرویز چونکہ ایک خاص مسلک کے پیروکار ہیں اس وجہ سے غیر مقلد
عقیدہ کی زندہ جاگتی تصویر نظر آتی ہے۔ لیکن سیرت بغیر احادیث نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم مکمل نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے مصنف نے معجزات وغیرہ کو
نظر انداز کرنیکی کوشش کی ہے۔

مصنف نے صرف قرآن کے چشمے سے ہی سیرت کو دیکھنے کی کوشش کی ہے
جو صرف جھلکی تو دکھا سکتا ہے پوری شکل نظر نہیں آسکتی ہے۔ چونکہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث قرآن کی تشریح ہیں۔ اسلیے بغیر احادیث
صحیح سیرت بیان کرنا ناممکن ہے۔ مصنف نے ادبی معیار قائم رکھا ہے
اور زبان دوشتر استعمال کی ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص سرخیاں یہ ہیں۔

فاتحۃ الکتاب - پس منظر - تہذیب مصر - خطۂ ایران - تہذیب یونان
دمشۃ الکبریٰ - ہندوستان کی تہذیب - بشارات - صبح بہار - طلوع آفتاب
ووجدک ضالاً فہدیٰ - قم فانذر - آویزش حق و باطل - استعانت
استدراک - تشکیل جماعت - ہجرت - مرکز ملت (قبلہ) سلسلۂ غزوات

حدیبیہ - سلسلۂ دعوت - ارشاد اور تعلیم و تبلیغ - نظام مملکت - معاشی زندگی
درون خانہ - تکمیل کار - جہان نو - انا بشر مثلکم - ختم نبوت - معراج
انسانیت -

نمونۂ اقتباس :-

" نبی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی تھی کہ وہ خدا سے ہم کلام ہونے کے باوجود
عام انسانوں جیسی زندگی بسر کرتا تھا - اسکی امتیازی خصوصیت (وحی کے بعد)
اسکی سیرت کی بلندی ہوتی تھی - لیکن مذہبی پیشوائیت عوام کے ذہن میں
یہ بات بٹھا دیتی تھی کہ نبی عام انسانوں سے الگ تھلگ ایک عجیب قسم کی
محیر العقول ہستی ہوتی ہے - اسکے قدم قدم پر معجزے سرزد ہوتے ہیں
اسکی ہر بات خارق عادت اور خلاف فطرت ہوتی ہے - فرشتے اسکے جلو میں
چلتے ہیں - وہ خشک زمین سے تر و تازہ پھل اگا دیتا ہے - اسکی ایک
نگاہ سے سینکڑوں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں - اسکی ایک آواز پر مردے
جی اٹھتے ہیں - ارباب مذہب خدا کے رسولوں کے متعلق اس قسم کا
تصور عوام کے ذہن میں پیوست کر دیتے تھے - [1]

---

[1] معراج انسانیت " پرویز (ادارہ طلوع اسلام گلبرگ لاہور صفحہ ۱۰۷
پہلا ایڈیشن ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا
دوسرا ترمیم شدہ ایڈیشن مئی ۱۹۶۵ء میں

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم — از رئیس احمد جعفری

سیرت کی اس کتاب کو رئیس احمد جعفری نے قلمبند کیا ہے۔ کتاب اچھوتے نمونے پر لکھی گئی ہے۔ سیرت کی بیشتر کتابیں قدیم طرز پر لکھی گئی ہیں قدیم طرز جس میں عام طور پر صاحب سیرت کے حالات، سوانح، تاریخ و سنین کو ترتیب سے بیان کر دیا جاتا تھا لیکن جدید طرز جس میں صاحب سیرت کے عنوانات حیات جداگانہ طور پر منطقی طور پر ترتیب کے ساتھ تفصیلاً بیان کیے جاتے ہیں۔ رئیس احمد جعفری نے جدید طرز پر اس کتاب کو تحریر کیا ہے تاکہ دور جدید کے لوگ پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ کتاب ۵ جولائی ۱۹۴۹ء / ۱۳۶۸ھ کو تالیف کی گئی ہے اور اسکو اشاعت منزل بل روڈ سے شائع کیا گیا۔

کتاب مختصر نظر آتی ہے لیکن مصنف نے تمام جزوی واقعات کو قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور زبان بھی آسان، عام فہم استعمال کی ہے تاکہ موجودہ دور کے لوگ اسکو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے سیرت کے معیار پر یہ کتاب پوری اترتی ہے۔

کتاب ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ اور ۱۷ نقاط ہیں۔

عنوانات کی فہرست طویل ہے۔ خاص خاص سرخیاں درج ذیل ہیں۔

(۱) ابتدائیہ۔ تاریخ اور اس کا پس منظر

(۲) عرب۔ جس کا چرچہ ہے یہ کچھ وہ کیا تھا؟

(۳) انسان کی حیثیت سے اندھیرے میں اجالا۔

(۴) ایام شباب۔

(۵) ابتلاء و آزمائش۔

(۶) نبی امیؐ
(۷) خلق عظیم
(۸) رحمت عالم
(۹) صفات و کردار
(۱۰) علالت اور وصال
(۱۱) نبیؐ کی حیثیت سے نبوت اور رسالت
(۱۲) تبلیغ
(۱۳) ہجرت
(۱۴) نطق رسالت
(۱۵) جمال نبوت
(۱۶) معراج
(۱۷) علم غیب معجزات
(۱۸) شمع نبوت کے پروانے
(۱۹) ملاحظات
(۲۰) مفکر اور حکیم کی حیثیت سے
(۲۱) فکر و تدبر
(۲۲) عورت
(۲۳) سرمایہ داری اور انفرادی ملکیت
(۲۴) اسرار و حکم
(۲۵) فصاحت و بلاغت اور خطابت
(۲۶) رواداری
(۲۷) غلام اور غلامی
(۲۸) مسئلہ جانشینی
(۲۹) ملاحظات
(۳۰) جہاد
(۳۱) جنگ بدر
(۳۲) جنگ احد
(۳۳) جنگ خندق
(۳۴) صلح حدیبیہ
(۳۵) جنگ خیبر
(۳۶) جنگ موتہ
(۳۷) جنگ حنین
(۳۸) جنگ تبوک
(۳۹) شمع اسلام کے پروانے
(۴۰) ملاحظات
(۴۱) فاتح کی حیثیت سے
(۴۲) حجۃ الوداع
(۴۳) خطبۂ خم غدیر
(۴۴) ملاحظات
(۴۵) معلم کی حیثیت سے
(۴۶) ملاحظات (۴۷) مستشرق مورخین کے اقتباسات

نمونۂ اقتباس :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سراپا خلق تھی، غریبوں کی دستگیری فرماتے۔ ناداروں کی عزت کرتے۔ دوستوں سے محبت کرتے۔ بدنفسوں کی شرارتوں کو درگزر فرما دیتے تھے۔ سادہ زمین پر متمکن ہوتے۔ نہ مسند۔ نہ فرشی، نہ جاہ و جلال نہ تمکین خسروی، نہ پندار شہریاری۔ اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے۔ دست مبارک سے پیوند لگا لیتے۔ دشمن سے مہربانی کرتے، دوست کے کام آتے، یہ ہے دنیا کے آخری نبیؐ اور دنیا کے سب سے بڑے انسان کا خلاصۂ حیات۔[1]

---

[1] "رسالت مآب" صلی اللہ علیہ وسلم از رئیس احمد جعفری صفحہ ۸۱ سنہ اشاعت ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء معرفت اشاعت منزل بل روڈ لاہور

حیات نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) از عبد العلی خاں

اس کتاب کو عبد العلی خاں صاحب نے تحریر کیا ہے۔ اور اسکو ناظر پرنٹنگ پریس کراچی نے طبع کیا ہے۔ مصنف نے اسکو جولائی سنہ ۱۹۴۹ء / ۱۳۶۸ھ میں قلمبند کیا۔

مصنف کی دوسری کتاب "حیات نبی" ان کے ایک مدت کے مطالعہ اور غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب انھوں نے آسان زبان میں تحریر کی ہے تاکہ معمولی پڑھا لکھا شخص بھی اسکو سمجھ سکے۔ انھوں نے ایسے پیرائے میں لکھا ہے کہ اسکے پڑھنے سے اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نقشہ نظر کے سامنے آجا[ئے]۔

بظاہر یہ معمولی سا کتابچہ نظر آتا ہے لیکن سیرت کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سیرت کے اعتبار سے اسکو اہمیت حاصل ہے۔ واقعات حقائق کی روشنی میں قلمبند کیے گئے ہیں اور زبان بھی آسان اور سلیس ہے۔

یہ کتابچہ ۱۲۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۶ سطور اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

پیدائش۔ پیدائشی لیڈر۔ جوانی۔ انصار کے قبائل میں تبلیغ اسلام حجۃ الوداع۔ وفات وغیرہ۔

نمونہ :-

بدر میں شکست کھانے کے بعد کفار قریش کا زور ٹوٹ گیا کیونکہ اس میں عتبہ اور ابو جہل جیسے سردار مارے گئے۔ بڑے سرداروں میں صرف ابو سفیان رہ گیا۔ وہ قریش کو مسلمانوں کے خلاف برابر بھڑکاتا رہا اور وہ تمام معرکوں میں مسلمانوں سے لڑا۔ [1]

---

[1] حیات نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم" عبد العلی خاں صفحہ ۵۰ سنہ ۱۹۴۹ء ناظر پرنٹنگ پریس کراچی

رحمت عالمؐ

رحمت عالم، سید سلیمان ندوی کی مایہ ناز مختصر کتاب ہے جسکی زبان عام فہم ہے
جسکو انسانوں کا ہر طبقہ بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ جیسا کہ مصنف نے دیباچہ
اول میں تحریر کیا ہے کہ "اسلام کا گلدستہ جس دھاگے سے بندھا ہوا ہے وہ
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہے اسلیے ضرورت ہے کہ اس وجود پاک کے
سوانح کا ایک ایک حرف ہر مسلمان کے کان تک پہنچ جائے تاکہ یہ رشتہ مضبوط سے
مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اسکی مناسب صورت یہ ہے کہ ہر چھوٹے بڑے تک حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام، کام اور پیغام کو پہنچایا جائے۔ ایک زمانہ سے دوستوں کا
اصرار تھا کہ چھوٹے لڑکوں اور معمولی پڑھے لوگوں کے لیے سیرت کی ایک ایسی چھوٹی
سی کتاب لکھوں جس کا پڑھنا اور سمجھنا سب کیلیے آسان ہو اور پھر اسمیں کوئی اہم بات
چھوٹنے بھی نہ پائے۔" ؎

رحمت عالم ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں
۱۶ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں ۲۵ نقطے ہیں۔ اس کتاب کو سید سلیمان ندوی نے شبلی منزل
اعظم گڑھ یوپی ۱۰ رجب سنہ ۱۳۵۹ ہجری کو تحریر کیا۔ یہ کئی دفعہ شائع ہو چکی ہے اور
ہو رہی ہے۔ اس کتاب کو پانچویں بار پاکستان ۱۲ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۷۰ھ مطابق سنہ ۱۹۵۱ء میں
مکتبہ الشرق مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی نے چھپوایا۔ یہ کتاب جلی
حروف میں ہے لیکن کاغذ اخباری استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بعض مدارس میں
کورس میں شامل کی گئی ہے۔ اس وجہ سے کافی تعداد میں شائع ہو رہی ہے۔
چونکہ اسکی زبان بالکل ہلکی پھلکی اور سلیس ہے اس وجہ سے مقبول عام کی حیثیت
رکھتی ہے۔ اس کتاب کے ترجمے ہندی، گجراتی، بنگالی اور دوسری زبانوں میں ہو چکے ہیں
فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔ عرب کا ملک، حجاز، خدا کے قاصد، پیغمبروں کا سلسلہ

ابراہیم ؑ کی نسل، کعبہ، اسماعیل ؑ کا گھر، قریش، بنی ہاشم، عبدالمطلب،
عبدالمطلب کی اولاد، عبداللہؓ، ولادت، پرورش، بی بی آمنہ کے پاس، عبدالمطلب کی
پرورش میں، عبدالمطلب کی وفات، ابوطالب کی پرورش میں، فجار کی لڑائی میں شرکت
بی بی خدیجہ رضؓ سے نکاح، شرک اور برائی کی باتوں سے بچنا، رسول ہوتے ہیں، پہلے
مسلمان ہونے والے، پہلی عام منادی، عام تبلیغ، حضرت حمزہ رضؓ کا مسلمان ہونا
حضرت عمر رضؓ کا مسلمان ہونا، ابوذر غفاری رضؓ کا مسلمان ہونا، غریب مسلمانوں کا
ستایا جانا، صہیبؓ، خبابؓ، یاسرؓ، حبش کی ہجرت، ابوطالبؓ کی گھاٹی میں نظربندی،
ابوطالب اور بی بی خدیجہ رضؓ کی وفات، آپؐ پر مصیبتیں، طائف کا سفر، قبیلوں کا دورہ
اوس و خزرج میں اسلام، عقبہ کی بیعت، ہجرت:- مدینہ پہلی مسجد، پہلا جمعہ،
مدینہ میں داخلہ، انصار، مسجد نبوی اور حجروں کی تعمیر، حجرہ والے، نماز کی تکمیل اور قبلہ
بھائی چارہ، یہودیوں کا قول و قرار، مکہ والوں کی شرارتیں اور سازشیں، مسلمانوں کے
تین دشمن، منافقوں سے برتاؤ، مکہ کے کافروں کی روک تھام، بدر کی لڑائی،
دشمنوں سے سلوک، بدر کا انتقام، حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کا نکاح، روزہ:-
احد کی لڑائی، یہودی خطرہ کا استیصال، بنی قینقاع سے لڑائی، اسلامی مبلغوں کا
بیدردانہ قتل، ابن ابی الحقیق کا خاندان، بنی نضیر کی جلاوطنی، خندق یا احزاب کی
لڑائی، بنی قریظہ کا خاتمہ، اسلام قانون کی صورت میں، اسلام کیلئے دور دورک
حدیبیہ کی صلح، اسلام کی جیت، دنیا کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت، خیبر، عمرہ
موتہ کی لڑائی، مکہ کی فتح، ہوازن اور ثقیف کا معرکہ، مال غنیمت کی تقسیم اور جعفرانہ کی
تقریر، تبوک کی لڑائی - ۱؎

۱؎ رحمت عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۳ (دیباچہ اول) مکتبہ الشرق مسجد باب الاسلام آرام باغ
کراچی (طبع پنجم)

(بقیہ فہرست مضامین رحمتِ عالم سید سلیمان ندوی)

عہدِ اسلام کا پہلا باقاعدہ حج اور برأت کا اعلان، عرب کے صوبوں میں اسلام کی عام منادی، بحرین، عمان، شام، دین کی تکمیل اور اسلامی نظام کی تاسیس۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، حجۃ الوداع، وفات، ازواج، اولاد، اخلاق و عادات، خاتمہ کتاب۔"

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مولف نے بڑے اختصار سے کام لیا ہے لیکن کوئی چیز سیرت کی حذف نہیں کی ہے۔ زبان بالکل آسان اور عام فہم ہے۔ چونکہ مولف نے یہ کتاب عام لوگوں اور بچوں کیلئے لکھی ہے اس وجہ سے زبان کا خاص خیال رکھا ہے۔

نمونۂ اقتباس :-

"آپؐ ہر لحظہ اور ہر لمحہ خدا کی یاد میں لگے رہتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، غرض ہر وقت اسی کی خوشنودی کی تلاش رہتی، اور ہر حالت میں دل و زبان سے اللہ کی یاد جاری رہتی، صحابہؓ کی محفلوں میں، بیویوں کے حجروں میں ہوتے اور یکایک اذان کی آواز آتی، آپؐ اٹھ کھڑے ہوتے، اور بڑی بڑی سورتیں پڑھتے، آپؐ اللہ تعالیٰ کے بڑے پیارے پیغمبر تھے، پھر بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو کچھ نہیں معلوم کہ میرے اوپر کیا گذرے گی، ایک مرتبہ بڑے پُر اثر الفاظ میں فرمایا :-

اے قریشیو! آپ اپنی خبر لو میں تم کو خدا سے نہیں بچا سکتا۔

اے عبد مناف! میں تم کو خدا سے نہیں بچا سکتا

اے عباس بن عبد المطلب! میں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا

اے صفیہ (رسول اکرمؐ کی پھوپھی) میں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا

اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہ! میں تم کو بھی خدا سے نہیں بچا سکتا۔ [1]

---

[1] رحمتِ عالم، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۲۹ طبع پنجم مکتبہ الشرق مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی ۱۹۵۱ء

رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی (۲۰۸)

سیرت کی یہ کتاب جس کا عنوان "رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی" ہے ڈاکٹر محمد حمید اللہ (ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی، ڈی فل، ڈی لٹ) نے تحریر کیا ہے۔ عنوان کے اعتبار سے یہ کتاب اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے رسول اکرم ﷺ کے سیاسی کارناموں کا ارتقا سمجھایا ہے۔ اور غیر مسلم مملکتوں سے معاہدات و دیگر بین الاقوامی مسائل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے بھی دئیے ہیں اور مکتوبات نبوی ﷺ کے چار عکسی فوٹو بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اور اسلامی مملکت کا نقشہ بھی شامل کتاب ہے۔

یہ کتاب ۳۲۲ صفحات کی حامل ہے جسمیں اشاریہ بھی شامل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۴ نقطے ہیں۔ اس کتاب کو ناشر محمد رضی عثمانی نے دارالاشاعت، مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی سے ~~۱۹۵۰ء~~ ۱۳۷۰ء میں انٹر نیشنل پریس کراچی سے شائع کیا۔ اسکی کتابت ادارہ فیض الکتابت میں ہوئی ہے کتاب جلی حروف میں تحریر کی گئی ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عقائد، معاملات، اخلاق معاشرت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک نمونہ ہدایت بنکر تشریف لائے اور زندگی کے ہر شعبے کے وہ اصول بتلائے جنکے بغیر انسانیت کی تکمیل نہیں ہوسکتی اسی طرح آپ سیاست کے بھی امام اور نمونہ ہیں۔

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) عرض ناشر، زمانہ ہائے تالیف، عرض مولف۔ (۲) رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کس لئے کیا جائے (۳) مواد اور ماخذ (۴) بعثت نبوی کے وقت دنیا کی حالت (چین، ہند، ترکستان، رومی، ایرانی، حبش)

(۵) عرب اور مکہ کا انتخاب دعوت اسلام کے مرکز کے طور پر۔

(۶) مکہ کی حالت ولادت باسعادت سے قبل ختم المرسلین کیلیے آپ کے انتخاب کی وجہ۔

(۷) ولادت باسعادت، نوعمری، نوجوانی، تجارت کا مشغلہ، شادی خانہ آبادی۔

(۸) سماجی اور شہری زندگی، آفتاب رسالت کا طلوع، نبوت کا مکی دور، گتھیاں اور ان کا اسلامی حل۔

(۹) تبلیغ رسالت، رسول اکرم کا تبلیغ دین میں عورتوں نے کیا ہاتھ بٹایا۔

(۱۰) قریش سے تعلقات، صلح حدیبیہ کی فتح مبین، فتح مکہ سے انسانیت کی فتح بہیمیت اور شیطانیت پر، (۱۱) حبشہ اور عرب، اصل مکتوب نبوی بنام نجاشی کی نئی دستیابی۔

(۱۲) مکتوبات نبوی کے دو اصول (مقوقس اور منذر کے نام)

(۱۳) آنحضرت کا خط قیصر روم کے نام۔ عربوں کے تعلقات بیزنطینی حکومت سے

(۱۴) عہد نبوی میں یہود، قبائل عرب سے تعلقات، ارتداد و بغاوت،

(۱۵) عہد نبوی کی سیاسی دستاویزیں، (۱۶) امہات المومنین (ازواج مطہرات نبوی) (۲۰)

( ) اور بین الاقوامی عصبیتوں کا دور کیا جانا۔ (۱۷) بعثت نبوی کے وقت چند عالمگیر گتھیاں اور ان کا اسلامی حل۔ (۱۸) انسانیت کا منشور اعظم (خطبہ حجۃ الوداع) (۱۹) خلافت نبوی کے بعض اصول (دوشاہاں دراقلیمے) (۲۰) اشاریہ۔

نمونۂ اقتباس:—

"ایک باپ، ایک شوہر، ایک دوست اور حاکم ایک تاجر ایک انسان کی حیثیت سے آپ کا کردار اتنا بے داغ ہے کہ دشمن بھی اسکو سراہنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ اسکے علاوہ اسلامی اصلاحات (بت پرستی، شراب اور جوئے۔ سٹے کی مخالفت) مسلمانوں کی ایسی خصوصیت کہ باقی دنیا بھی خواہی نخواہی اسکو ماننے پر مجبور ہو چلی ہے۔"

دنیا میں بہت سے معلم، ہادی، اور پیغمبر آئے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ کسی کو اپنی زندگی میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی جو نبی عربی کو ہوئی [1]

---

[1] رسول اکرم کی سیاسی زندگی صفحہ ۱۳ مولف ڈاکٹر محمد حمید اللہ ناشر محمد رضی عثمانی "دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی

از محمد اجمل خان

مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت کی اس کتاب کو محمد اجمل خان صاحب نے سنہ ۱۹۵۱ء / ۷۱-۱۳۷۰ھ میں تحریر کیا اور اسی سال یونین پریس دہلی سے شائع کروایا۔ اس میں ۲۷۱ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں۔ اس سے قبل بھی قرآن کے مطابق سیرت نبوی تحریر ہو چکی ہے مگر مصنف نے یہ پہلی کوشش قرار دیا ہے۔ سیرت سے زیادہ قرآن کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ البتہ مصنف کا یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے سیرت کے ساتھ ساتھ تاریخی ترتیب سے قرآن کو بیان کیا ہے چونکہ قرآن خود آپؐ کی سیرت کا مظہر ہے اسلئے بغیر قرآن کے سیرت بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

اس کتاب کا اہم ماخذ قرآن حکیم ہے نیز احادیث صحیحہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے یہ کتاب سیرت کے معیار پر اترتی ہے۔ واقعات جذبات کے زیر اثر نہیں ہوئے ہیں بلکہ حقائق کی روشنی میں قلمبند کیے گئے ہیں۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں
اسلام اور اسکے ماخذ۔ قرآن۔ سیرت الامین۔ سیرت نبویہ قرآنیہ مکیہ۔ محمد الرسولؐ محسن المفتوحین۔ عام الوفود ۹ھ۔ قرآن کی عالمی سیاست۔ سیرت نبویؐ کا پیغام —

نمونہ:۔ ایک دن آپؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میرے متعلق تم لوگوں کا کیا خیال ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپؐ صادق اور امین ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ایران اور روم کی لڑائی کا حال تم جانتے ہو، تمہاری تجارت ختم ہو رہی ہے مذہبی تفرقے بڑھ رہے ہیں یہ موقع ہے کہ تم پروہتوں کے فریب اور دولت مندوں کی خود غرضی سے نکل کر ترقی کر سکو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف اس رب کی بندگی کرو جو تمہیں خوف سے بچاتا اور بھوک سے نجات دیتا ہے۔ آقا وہی ہے جس نے سب کو پیدا کیا ہے اسکی بندگی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غنی و فقیر، آقا و غلام کے امتیازات کو مٹا کر ایک متحد قوم بن جاؤ۔[1]

---

[1] مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۰ محمد اجمل خان سنہ ۱۹۵۱ء یونین پریس دہلی

سیرت کبریٰ (جلد دوم) مصنفہ: - مولانا ابوالقاسم
ناشر: مکتبہ صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ
ملتان شہر

سیرت کبریٰ کی دوسری جلد میں مصنف نے مندرجہ ذیل
واقعات کا ذکر کیا ہے - ہاشمیوں کا مقاطعہ - حبشہ کی طرف دوسری ہجرت - آپؐ کو
زن، زر اور حکومت کی پیش کش - حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا قبول اسلام
ابو طالب اور ام المومنین خدیجہؓ کا سفر آخرت - مجلس ایذا رسانی کا قیام - معراج -
تبلیغی دورے - اہل یثرب کی بیعت اسلام - معجزہ شق القمر - صحابہ کرام کی ہجرت -
آپؐ کی ہجرت مقدسہ - مہاجرین اور انصار میں اخوت و یگانگت کا قیام - حضرت عبد اللہ
بن سلام کا قبول اسلام - مسجد نبوی کی تعمیر - منافقوں کا ظہور - یہود سے معاہدہ صلح
یہودی قوم کے اغراض و افکار کے اسباب - سیدۃ النساء حضرت فاطمہؓ کی شادی
تحویل قبلہ اور فرضیت رمضان - مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت - غزوہ بدر -
سیدہ رقیہؓ کی رحلت - ہزیمت بدر کی انتقام جوئی اور دوسرے اہم واقعات
اس میں موجود ہیں - کتاب ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں
اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں - فہرست مضامین طویل ہے - کتاب ۱۲ نومبر ۱۹۵۱ء بمطابق [illegible]
قلمبند ہوئی ---

یہ کتاب سیرت کے سرمایہ میں اضافہ کی حیثیت کی حامل ہے - چونکہ مصنف نے
بڑی محنت اور کاوش سے ذخیرہ سیرت جمع کیا اور حقائق کی روشنی میں لکھنے کی
کوشش کی ہے - زبان بھی آسان اور عام فہم استعمال کی گئی ہے -

نمونہ اقتباس :- بعض نے کہا ہے کہ اس دن کو جمعہ اسلئے کہتے ہیں کہ اسی روز
حضرت آدمؑ اور حواؑ زمین میں جمع ہوئے تھے اور سعید بن منصور اور ابن مردویہ نے
ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
یا نبی اللہ ! جمعہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے ؟ فرمایا کہ اس میں تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی
طینت جمع ہوئی تھی ---- (روح المعانی) [1]

---

[1] "سیرت کبریٰ" (جلد دوم) مولانا ابوالقاسم ص ۲۰ مکتبہ صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ
ملتان شہر ۱۹۵۱ء

سید الانبیاءؐ

مصنف: تھامس کارلائل
مطبوعہ مترجم: - محمد اعظم خان
سن اشاعت: - اکتوبر ۱۹۵۱ء (طبع ثانی)
ناشر: - کاروانِ ادب کراچی

الفاظ - ۱۵
صفحات - ۹۶
سطور - ۱۵
ترجمہ ۱۹۵۱ء
(طبع ثانی)
۱۳۷۱ھ

سید الانبیاءؐ" کارلائل کے لیکچرز کا اردو ترجمہ ہے جسکو محمد اعظم خان نے قلمبند کیا ہے - اس میں کارلائل نے ان بہتان تراشیوں اور یورپین کا جواب دیا ہے یا انکو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آپؐ کیا تھے اور تم لوگوں نے کس طرح پیش کیا ہے - نعوذ باللہ اگر آپؐ کاذب تھے تو دنیا کی اتنی بڑی آبادی کیسے باتوں میں آ گئی - حق کو کوئی چھپا نہیں سکتا اسلیے کارلائل نے ایک منصف کی حیثیت سے سیرت بیان کی ہے -

کارلائل مسلمان نہ تھا بلکہ وہ بھی ان ہی میں سے تھا لیکن خدا نے اسکو حق بات کہنے کی جرأت پیدا کی اور اسنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سیرت بیان کی - قاعدہ یہ ہے کہ جب تک انسانوں کے منہ پر تعصب کے پردے پڑے رہیں گے انکو حق نظر نہیں آ سکتا - یہی حشر یہودیوں اور نصرانیوں کا رہا حالانکہ انھوں نے آپؐ کو ایک کھلی کتاب کی طرح دیکھا - لیکن گمراہی گمراہی ہی ہوتی ہے -

ایک غیر قوم و غیر مذہب والے نے سیرت کے وہ حقائق بیان کیے ہیں جس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا - نہ صرف اسنے سیرت بیان کی ہے بلکہ آپؐ پر جن الزام تراشوں نے بے جا الزام تراشیاں کی ہیں انکے جواب بھی منطقی طور پر دیے ہیں - مترجم نے بھی زبان بڑی پیاری استعمال کی ہے

ہر معمولی پڑھا لکھا شخص اس سے فیض اٹھا سکتا ہے —

سیرت میں یہ کتاب باعث فخر بھی ہے اور باعثِ سرمایہ بھی —

"سید الانبیاء" ۲۰ میں ۹۶ صفحات ہیں - ہر صفحہ میں ۱۵ سطور اور

ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۰ نقاط ہر سطر میں ملے ہیں -

نمونۂ اقتباس :- اس شخص کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ آج بارہ سو

برس سے اٹھارہ کروڑ انسانوں کے حق میں شمع ہدایت کا کام دے رہے ہیں

کیا ہم کسی طرح سے تسلیم کر سکتے ہیں کہ یہ سب روحانی بازیگر کا ادنیٰ

کرشمہ تھا — جس پر اتنے بندگانِ خدا ایمان لائے - اور گزر گئے

— افسوس ایسے نظریئے سخت افسوسناک ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر ملحدانہ نظریہ اس دنیا میں آج تک

قائم کیا گیا ہوگا - [۱]

---

[۱] "سید الانبیاء ۲" مصنف کارلائل مترجم محمد اعظم خاں صفحہ ۱۷ (مقدمہ)

سلسلۂ کاروانِ ادب کراچی

اکتوبر ۱۹۵۱ء

(رسالہ بانو دہلی)
اشاعت خاص

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

از عطاء اللہ خاں عطا
گورنمنٹ - ٹونک راجپوتانہ
انور علی پرنٹر پبلشر نے کندن لیتھو پریس
چاوڑی بازار دہلی سے شائع ہوا

رسالہ بانو، دہلی کا خاص نمبر بعنوان فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۵۱ء / ۱۳۷۰ھ میں دہلی سے شائع ہوا - اس میں عرب کی تاریخ کے ساتھ ساتھ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے - واقعات وحالات مختصر ہیں لیکن جملہ چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے - رسالہ میں ۴۱۶ صفحات ہیں لیکن سیرت صرف جلد نمبر ۱ تا ۳۲۸ میں قلمبند کی گئی ہے - ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں - اسکی خاص خوبی یہ ہے کہ زبان آسان استعمال کی گئی ہے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر قربان کا فوٹو بھی دیا ہے -

یہ مضمون بظاہر ایک رسالہ میں شائع ہوا لیکن یہ کتابی شکل میں موجود ہے - اس میں کئی سیرت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضؓ کی سیرت بھی تحریر کی گئی ہے - زبان آسان اور عام فہم ہے -

فہرست طویل ہے اور چودہ ابواب میں منقسم ہے - چودھویں باب میں صحابہ کرام رضؓ کے حالات بھی درج ہیں - خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں -

(پہلا باب) ارض عالم پر ظلمت وتاریکی کا تسلط - (دوسرا باب) مقدس مقامات - (تیسرا باب) فخر دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - (چوتھا باب) وفات حضرت آمنہؓ - (پانچواں باب) شق صدر شریف تیسری مرتبہ (چھٹا باب) معراج -

(ساتواں باب) ہجرت - (آٹھواں باب) غزوات وجہاد -

(نواں باب) سفارت اسلام - (دسواں باب) عمرہ - پہلا حج

(گیارھواں باب) حکومت اسلام - (بارھواں باب) حجۃ الوداع

وفات شریف - (تیرھواں باب) اخلاق و عادات - (چودھواں باب)

ازواج مطہرات - خلفائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ وغیرہ -

نمونۂ اقتباس :-

حضرت خدیجہ رض نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ آسمان سے سورج اتر کر

انکے گھر میں آگیا ہے جس سے نہ صرف ان کا گھر بلکہ سارا جہان جگمگ جگمگ

کرنے لگا - انھوں نے یہ خواب اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل سے

بیان کیا - ورقہ نے اسکی یہ تعبیر بتائی کہ ایک بہت بڑا آخری نبی ص تم سے

شادی کرے گا - اور اسکے آنے کا وقت قریب ہے -

حضرت خدیجہ رض بنت خویلد خزیمہ ومیسرہ کے زبانی آنحضرت ص کے

معجزات اور نسطورا کی پیشین گوئی سن کر یقین کر چکی تھیں کہ وہ سورج

یہی ہے - [1]

---

[1] فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، عطاء اللہ خان عطا - صفحہ ۲۲۶ انور علی پرنٹر چاوڑی بازار دہلی

۱۹۵۱ء

ہجرت

از مائل ملیح آبادی
ناشر:۔ نسیم بکڈپو لکھنؤ
پرنٹر سرفراز پریس لکھنؤ

مائل ملیح آبادی نے یہ کتاب ایک بنگالی کمیونسٹ کے سوالات سے متاثر ہو کر تحریر کی ہے۔ جو اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیے تھے پہلا سوال یہ تھا کہ اگر محمدؐ صاحب کے ساتھ خدا کی طاقت جان لی جائے تو پھر محمدؐ صاحب کا کون سا کارنامہ آپ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں؟ دوسرا سوال یہ تھا کہ معجزات اور عجیب وغریب واقعات سے مسلمان تو مرعوب ہو سکتے ہیں لیکن جو لوگ سرے سے محمدؐ صاحب کو پیغمبر ہی نہیں مانتے وہ معجزات کو کیوں مانتے گے؟ مصنف نے اسکے جوابات بھی دئے ہیں۔ سماج اور سوسایٹی کو ناقص اور ناکارہ پابندیوں سے نجات دلانے اور دنیا کو ایک نئی ترقی یافتہ سوسائٹی بخشنے والے ایک انقلابی کی زندگی کے کارناموں کی یہ کتاب ایک انسان ہی کی داستان حیات ہے۔ واقعات سب صحیح اور مستند ہیں۔ نیز افسانوں کے ذریعے اس وقت کی سماجی مذہبی اور معاشرتی زندگی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زبان بالکل آسان استعمال کی گئی ہے۔

کتاب بڑے منطقی طور پر قلمبند کی گئی ہے۔ اور سیرت بھی حقائق کی روشنی میں پیش کی گئی ہے۔ زبان میں کشش ہے اسلیے ہر شخص اس سے فیض اٹھا سکتا ہے۔

کتاب ۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ سنہ ۱۹۵۱ء / ۱۳۷۰ھ بماہ جنوری شائع ہوئی

فہرست مضامین درج نہیں ہے البتہ واقعات افسانوی زبان میں پیش کیے گئے ہیں۔

نبوت — ہجرت — مکہ فتح ہوتا ہے۔ یہی عنوانات ساری کتاب کو سمیٹے ہوئے ہیں۔

اقتباس :- آج رابعہ کا بستر کانٹوں کی سیج بن گیا۔ رات زیادہ آ گئی ہے لیکن وہ ابھی تک کروٹیں بدل رہی ہیں۔ نیند کا کہیں پتہ نہیں۔ یہ اخلاق مغیرہ میں کہاں سے آیا۔ عورتوں کے حسن کا چرچا کرنے والے عیاش عرب جنہیں کسی کی عزت و آبرو کا کبھی خیال نہ آیا۔ جنہوں نے اگر کسی عورت کو حاصل کر لیا تو سرِ بازار اس کا اعلان کرنے سے کبھی نہ ہچکچائے۔ [۱]

اقتباس :-

پورے مدینہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چودہ سو مسلمان تیار ہو گئے قربانی کے اونٹ ساتھ لے گئے۔ ہتھیار کھول ڈالے صرف تلوار ساتھ رہی کیونکہ اس مہینہ میں جنگ حرام تھی اور مومنوں کا یہ قافلہ امن و سلامتی کے ساتھ مکہ روانہ ہو گیا۔ [۲]

---

۱ ہجرت، مائل ملیح آبادی ص ۲۱۸ نسیم بکڈپو لکھنؤ جنوری ۱۹۵۱ء

۲ 〃 〃 〃 ص ۲۳۱/۲۳۲

تعلیماتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف:۔ مرتبہ محمود احمد ظفر سیالکوٹی
مکتبہ ادب نواز کشمیری بازار لاہور

سیرت کی مندرجہ بالا کتاب محمود احمد ظفر سیالکوٹی نے قلمبند کی ہے یہ ۱۹۵۲ء / ۱۳۷۲ھ سن میں مکتبہ ادب نواز کشمیری بازار لاہور نے شائع کیا۔ کتاب ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۲ سطور ہر صفحہ میں ہیں اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ موجود ہیں فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

سیرت کی یہ مختصر کتاب ہے لیکن مصنف نے سیرت بڑے احسن طریقہ سے بیان کی ہے اور تقابلی نظریہ سے قلمبند کی ہے۔ اس میں رسول کریمؐ کی پیاری پیاری تعلیمات مندرج ہیں جو سیرت کے اہم مواد میں شامل ہے۔ آپؐ کی تعلیمات سے آدمی انسان اور انسان معراج انسانیت پر پہنچ سکتا ہے شرط یہ ہے کہ ان کو اپنا کر زندگی کا جزو بنا لیا جائے۔ مصنف نے زبان بھی پیاری استعمال کی ہے ـــــ اس لحاظ سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں شمار کی جا سکتی ہے۔

عنوانات

آداب کی تعلیم ۔ سلام کرنے کے آداب ۔ کھانے پینے کے آداب ملنے جلنے کے آداب۔ تعلیم کے آداب۔ بیمار پرسی کے آداب رحم کے آداب۔ شکر گزاری کے آداب۔ غیبت سے اجتناب کے آداب۔ اور تقریظات علمائے کرام وغیرہ

اس چھوٹی سی کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی زندگی بیان کیے گئے ہیں۔ یہ آداب زندگی ہمہ وقت انسان کو درکار ہیں

بلغیر ان آداب سے زندگی ناکارہ ہوجاتی ہے ۔ مصنف نے احادیث نبویؐ سے جملہ آداب و اخلاق کو کتاب کی زینت بنایا ہے ۔

نمونۂ اقتباس :-

اگرچہ اس دنیا میں بعض مذاہب ایسے بھی ہیں جن میں عریانی اور برہنگی کو پسند کیا گیا ہے ۔ بلکہ برہنگی اس کے مذہبی پیشواؤں اور مہاتماؤں کا شعار ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سترادر لباس انسانی فطرت کا مقتضیٰ اور ان اشیاء میں سے ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہیں ۔ پس جو احمق لباس سے معریٰ ہوکر خدا رسیدہ ، اور مہاتما بنتے ہیں ۔ درحقیقت وہ انسانیت کی بلندی سے گرکر حیوانات کے طبقہ میں جا ملتے ہیں ۔[1]

---

[1] تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مصنف محمود احمد ظفر سیالکوٹی صفحہ ۶۳

مکتبہ ادب نواز کشمیری بازار لاہور

سن تالیف ۱۹۵۲ء

١٧

"ھمارے نبیؐ"

(مکتبہ جامعہ دہلی)
اردو بازار دہلی ۶

(سولھویں بار اپریل ۱۹۵۲ء / ۱۳۷۲ھ نعمانی پریس دہلی)

یہ کتابچہ سید نواب علی رضوی ایم۔اے نے بچوں کیلئے تحریر کیا۔
یہ کتابچہ بچوں کیلئے بڑا کارآمد ہے چونکہ اس میں خاص خاص واقعات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے اچھوتے انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔

اس کتابچہ میں سیرت چھوٹے چھوٹے اور پیارے پیارے لفظوں میں بیان کی گئی ہے لیکن واقعات صداقت کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں۔ اسی لحاظ سے سیرت میں اسکو شامل کرنا ایک اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

تمام واقعات بیس ابواب پر مشتمل ہیں۔ اس میں ۸۰ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں تقریباً ۹ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۱ الفاظ اور ۲۰ نقاط ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار کب شائع ہوئی سن نہیں ملتا البتہ سولھویں بار اپریل ۱۹۵۲ء / ۱۳۷۲ھ میں نعمانی پریس سے منظر عام پر آئی —

فہرست مضامین ترتیب میں نہیں لائے گئے البتہ ۲۰ ابواب میں خاص خاص واقعات کا ذکر ہے۔

نمونۂ اقتباس :- ایک لڑائی میں ایک قبیلے کے بہت سے لوگ پکڑے گئے۔ ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ ھمارے نبیؐ قیدیوں کے پاس گئے۔ حاتم کی بیٹی نے آپکو دیکھکر کہا ! — " میں اپنی قوم کے سردار حاتم کی بیٹی ہوں جو عرب میں بڑا سخی مشہور ہے۔ میرا باپ مر چکا ہے۔ بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا ہے۔ میرا آج کوئی مددگار نہیں۔ اور میں قیدی ہوں " ہمارے نبیؐ نے نہایت نرمی اور مہربانی سے فرمایا۔ " اے لڑکی ! تیرے باپ میں تو سچے ایمان والوں کی سی صفت تھی۔ وہ بڑا سخی تھا میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ " لڑکی نے کہا " میرے ساتھ میری قوم پر بھی رحم کیجئے " ھمارے نبیؐ نے دوسرے قیدیوں کو بھی چھوڑ دیا — [1]

---

[1] " ھمارے پیارے نبی " مصنف سید نواب علی رضوی ص ۳۳،۳۴ نعمانی پریس دہلی
سولھویں بار اپریل ۱۹۵۲ء

١٦

لبیہ حامدہ صدیقیہ
آلو مہار شریف
ضلع سیالکوٹ

سیرت نبوی پر ایک تحقیقانہ نظر
دستور حیات (جلد اول)

سیرۃ النبی " " اس کتاب کو خلیفہ محمد سعید نقشی فاضل و مولوی فاضل نے قلمبند کیا ہے اور اسکو تعلیمی پریس سیالکوٹ نے شائع کیا ہے - یہ کتاب ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء بروز جمعہ تحریر میں آئی

یہ سیرت جو حقائق پر مبنی ہے اسکو احادیث صحیحہ کی مدد سے تحریر کیا گیا ہے - بیشتر واقعات سچے اور قابل فہم ہیں اس لحاظ سے یہ کتاب سیرت کی بہتر کتابوں میں شمار کی جا سکتی ہے - ادبی معیار کو مصنف نے قائم رکھنے کی کوشش کی ہے -

اس کتاب میں ۱۹۲ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ملتے ہیں - فہرست مضامین بڑی طویل ہے -

فہرست کچھ اس طرح سے درج کی گئی ہے -

جزء اول - مکارم اخلاق و محاسن افعال، حکمت و عدالت - شجاعت و عفت (۳۸ عنوانات)

جزء (ب) اول المسلمین محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ فی الارض صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح - عہد نبوت و خلافت پر تبصرے سے ترتیب - دستور تعمیر ملی اور آئینہائے صلح و جنگ اور قوانین نظم و ضبط کی تشکیل و تجدید (۶۲ عنوانات شامل ہیں)

مصنف نے یہ کتاب بڑی کاوش سے قلمبند کی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کو قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے اسمیں زندگی کے تمام اصول جس سے انسان شرف حاصل کرتا ہے بیان کیے ہیں -

نمونۂ اقتباس :-

محرم سات ہجری میں یہود کے حلیف غطفانیوں کے چند آدمیوں نے ذی قرد پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کی چراگاہ تھی چھاپہ مارا - دو اونٹنیاں پکڑ لے گئے - اور حضرت ابو ذر رضؓ کے صاحبزادے کو جو حفاظت پر مقرر تھے قتل کر دیا اور انکی بیوی کو گرفتار کر لیا - سلمہ ابن اکوع رضؓ مشہور تیر انداز صحابی تھے - انھوں نے حملہ آوروں کو جالیا اور تیر برسانے شروع کیے --- حملہ آور بھاگ نکلے انھوں نے تعاقب کیا اور بڑھ بڑھ کر اونٹنیاں چھڑا لائے اور دربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض کی - کہ اگر سو آدمی مل جائیں تو ایک ایک کو گرفتار کر کے لا سکتا ہوں - حضورؐ نے فرمایا -

" اذا ملکت فاسجح - جب قابو پاؤ تو درگذر کرو -[1]

---

[1] سیرۃ نبوی پر ایک محققانہ نظر صفحہ ۱۰۱ محمد سعید دلپذیر سیالکوٹ

تالیف :- سید عبدالحمید الخطیب
مترجم :- محمد عادل قدوسی گنگوہی

قدرت کا لافانی معجزہ

یعنی

رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول)[1]

یہ کتاب سید عبدالحمید الخطیب نے تحریر فرمائی جو مندوب خاص وزیر مختار دولت سعودیہ عربیہ پاکستان اور سابق معلم مدرسہ حرم کعبہ تھے اور اس کا ترجمہ محمد عادل قدوسی گنگوہی ناظم شعبۂ اسلامیات سفارت سعودیہ کراچی اور سابق رکن "دائرۃ المعارف" حیدر آباد دکن رہے اور اسکو خان بہادر حاجی وجیہ الدین ایم-بی-ای نے شائع کیا- انجمن اشاعت قرآن عظیم ۱۱۲ مرزا قلیچ بیگ روڈ نزد پارسی کالونی کراچی ۳ سے حاصل کی جا سکتی ہے - سن اشاعت درج نہیں ہے البتہ ترجمہ سنہ ۱۹۵۲ میں ہوا کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے - اس جلد میں ابتدائی حالات سے فتح خیبر تک کے حالات درج ہیں اس میں ۳۱۰ صفحات ہیں - ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں —

مندرجہ ذیل عنوانات اس کتاب میں ہیں -

۱- کلمۂ تعارف - حرف مترجم - تہدیہ - مقدمہ - تمہید - محمد بن عبداللہ خاتم النبیین - آنحضرت کی فضیلت اور آپ کا مرتبہ و مقام - آنحضرت کے اسمائے گرامی - آنحضرت کا نسب اور آپکے آباء و اجداد - آپکی ولادت و رضاعت آپکی بچپن کی زندگی - حضرت خدیجہؓ سے آپکی شادی - آنحضرت کے حالات بعد از عقد - آپ کا علم اور اسکی سندیں - آپ کا ادب اور آپکا اخلاق - آنحضرت کی ربانی دعوت - ہجرت حبشہ - حضرت عمرؓ کا اسلام لانا - قریش کا آپ سے ترک موالات کرنا -

---

[1] اس کا حصہ دوم پہلے لکھا جا چکا ہے ص ۶۹ میں

ابوجہل کی ذلت اور رسوائی - قریش کی صلح جوئی - عمومی تبلیغ کا آغاز -

معراج کا واقعہ - آنحضرت صلعم کی مدینہ کی طرف ہجرت - آنحضرت صلعم کا

اسلامی قومیت کی بنیاد ڈالنا - حکومت الٰہیہ کا قیام اور آنحضرت صلعم کا

اسکی امارت قبول کرنا - یہود کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کا موقف

بنو قینقاع کی سازش - بنو نضیر کی عہد شکنی - غزوہ احزاب و خندق

بنو قریظہ کی عہد شکنی - فتح خیبر -

اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس کا مبداء و ماخذ قرآن و حدیث ہے - اسلئے تمام واقعات حقائق پر مبنی ہیں - نیز مصنف نے منطق موشگافیوں کو نظرانداز کرکے ہر مسئلہ میں اسلام کے اصل ماخذ سے کام لیا ہے - اسی سبب سے یہ سرمایہ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے نیز مترجم نے زبان سلیس اور آسان استعمال کی ہے اسی سبب سے کتاب میں چار چاند لگ گئے ہیں - اس قسم کی کتابیں سیرت میں شاذ و نادر ملتی ہیں - زیادہ تر کتب سیرت جذبات کی زبان میں لکھی گئی ہیں -

نمونۂ اقتباس :-

"لیکن اللہ نے آپکو مایوس نہیں فرمایا بلکہ آپکی یہ دعا قبول فرمائی چنانچہ حضرت عمر رضہ مشرف باسلام ہوئے - ان کا اسلام قریش پر ایک ضرب کاری تھا کیونکہ وہ انکی نظر میں ہزاروں بہادروں کے برابر سمجھے جاتے تھے - وہ کیونکر مسلمان ہوئے - اسمیں شک نہیں کہ یہ محض قرآنی ہدایت اور اللہ کے ان معجزات میں سے ایک معجزہ تھا - جن کے ذریعہ اس نے آپ صلعم کی رسالت کو تقویت بخشی تھی - آپ صلعم پر ہزاروں درود و سلام ہوں" [۱]

---

[۱] رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" مصنف سید عبدالحمید الخطیب ضخامت ۲۰۱ انجمن اشاعت قرآن علیم
مترجم محمد عادل قدوسی کراچی ۳

سیرت النبیؐ (جلد ششم)

سیرت النبیؐ جلد ششم کو بھی مولانا سید سلیمان ندوی (المتوفی سنہ ۱۹۵۳ء / ۱۳۷۳ھ) نے قلمبند فرمایا ہے

اس جلد میں اخلاقی تعلیمات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں پہلے اسلام میں اخلاق کی اہمیت بتائی گئی ہے اور ساتھ ساتھ اسلامی فلسفۂ اخلاق حیات کی توضیح کی گئی ہے۔

اور پھر اسلامی اخلاقی تعلیمات اور فضائل و رذائل اور اسلامی آداب کو تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اخلاقی معلم کی حیثیت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ کتنا بلند ہے۔ چونکہ رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر اعتبار سے کامل تھے اس لیے آپؐ کے اخلاق کا کیا پوچھنا؟ خود خالق کائنات تصدیق کر رہا ہے کہ آپؐ اخلاق کے سب سے عظیم درجہ پر فائز ہیں۔ آپؐ کے اخلاق کو سارے جہان کے انسان تسلیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دشمن بھی آپ کو امین و صادق کہہ کر پکارتے ہیں

سیرت کی اس کتاب میں سب سے زیادہ زور تعلیمات اخلاق اور فلسفۂ اخلاق اور معلم اخلاق پر دیا گیا ہے۔

یہ کتاب ۸۷۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۱ الفاظ ہیں۔ اور ہر سطر میں عموماً ۷۶ نقطے ہیں۔ یہ کتاب بھی جلی حرفوں میں لکھی گئی ہے۔ جلد پنجم کو مولانا نے ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۷ھ کو قلمبند کیا اور مشہور اعظم گڑھ یوپی سے شائع کیا۔ یہ کتاب جو طبع پنجم (مکتبہ اقبال الہ) ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی ہے جسکا تفصیلی ذکر اوپر ہوا ہے۔

اس کتاب کو مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے

(۱) اخلاق

(۲) اسلام اور اخلاق حسنہ

(۳) اخلاقی معاملوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز

(۴) اسلام کا فلسفۂ اخلاق

(۵) اسلام کی اخلاقی تعلیم کا تکمیلی کارنامہ

(۶) تعلیم اخلاق کے طریقے اور اسلوب

(۷) اخلاقی تعلیمات کی قسمیں

(۸) حقوق و فرائض

(۹) فضائل اخلاق

(۱۰) آداب

(۱۱) حکمت ربانی کا چشمۂ نور

عقائد اور عبادات کے بعد تعلیمات نبویؐ کی کتاب کا تیسرا سب سے اہم باب اخلاق ہے۔ اخلاق سے مقصود باہم بندوں کے حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لیے مناسب بلکہ ضروری ہے۔ انسان جب دنیا میں آتا ہے تو اسکی ہر شے سے تھوڑا بہت تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسی تعلق کے فرض کو بحسن وخوبی انجام دینا اخلاق ہے۔ اسکے اپنے ماں باپ، اہل وعیال، عزیز واقارب، رشتہ دار دوست واحباب سب سے تعلقات ہیں۔ بلکہ ہر اس انسان کے ساتھ اس کا تعلق ہے جس سے وہ محلہ، وطن، قومیت یا کسی نوع کا تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر حیوانات تک سے اسکے تعلقات ہیں۔ اور ان تعلقات کے سبب سے اس پر کچھ فرائض عائد ہیں۔

اسلام میں اخلاق کا نمونہ دیکھنا ہو تو کسی بھی مومن صادق کو دیکھا جا سکتا ہے اور اسی اخلاق کو معراج پر دیکھنا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دیکھو سراپا اخلاق نظر آئے گا پھر کسی کو بھی دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

حبشہ کی ہجرت کے زمانہ میں نجاشی نے جب مسلمانوں کو بلوا کر اسلام کی نسبت تحقیقات کی اسوقت حضرت جعفر طیارؓ نے جو تقریر کی اسکے چند فقرے یہ ہیں۔

"اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا۔ زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے۔ اس اثنا میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا۔ اس نے ہمکو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خونریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہمسایوں کو آرام دیں، ضعیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔"[۱]

"آپؐ کی حیثیت ایک انسان، ایک باپ، ایک شوہر، ایک دوست، ایک خانہ دار، ایک کاروباری تاجر، ایک افسر، ایک حاکم، ایک قاضی، ایک سپہ سالار، ایک بادشاہ، ایک استاد، ایک واعظ، ایک مرشد، ایک زاہد و عابد اور آخر ایک پیغمبر کی نظر آتی ہے۔ یہ تمام انسانی طبقے آپؐ کے سامنے آکر زانوے ادب تہ کرتے ہیں اور اپنے اپنے پیشہ و فن کے مطابق آپکی تعلیمات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔"[۲]

"آپکی سیرت کا سب سے پیارا باب سماحت ہے جسنے بڑے سے بڑے سرکش، جادوگر، شاعر اور سنگدل کو اسلام لانے کیلئے مجبور کر دیا۔"[۳] کنز العمال، میں جو ہر قسم کی حدیثوں کا سب سے بڑا مجموعہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات باریک ٹائپ کی بڑی تقطیع کے ۲۸۷ صفحوں میں ہیں جن میں سے ہر صفحہ میں ۳۷ سطریں ہیں اور تعداد کے لحاظ سے یہ تین ہزار نو سو چھ حدیثیں ہیں جو ڈھائی سو کے قریب مختلف اخلاقی ابواب و عنوانات میں منقسم ہیں۔ الغرض کوئی ایسا جز نہ ہوگا جو داعی اسلام علیہ السلام کی تلقینات کی فہرست سے رہ گیا ہو۔

۱۔ سیرت النبی، جلد ششم ص ۔ طبع بزم اعظم گڑھ یوپی (ابن حنبل جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ مستدرک حاکم حیدرآباد ج ۲ صفحہ ۳۱۰ دانی تمام ذکر واقعہ ہجرت۔

۲۔ " " صفحہ ۴

۳۔ " " " سنہ ۱۹۶۹ صفحہ ۱۰۲ ۔ اعظم گڑھ یوپی بھارت۔

۳

حیات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تالیف:- ملا واحدی دہلوی

(حصہ اول)

سیرت کی اس کتاب کو ملا واحدی دھلوی نے تالیف کیا ہے اسکے دو حصے ہیں یہ پہلا حصہ جو ۲۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور سنہ ۱۹۵۴ء / ۱۹۶۲ء میں آفسٹ پریس کراچی سے شائع ہوا۔ اس میں سیرت کے آغاز زندگی تا وفات درج ہے جبکہ دوسرے حصہ میں سرورِ کائنات ؐ کی معاشرت تا رحمۃ العالمین تک کے عنوانات قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر واقعہ کو ایک مستقل مضمون بنا دیا گیا ہے۔ زبان سادہ اور عام فہم ہے اس سے ہر مذہب کا آدمی فیض اٹھا سکتا ہے۔ واقعات حقائق اور صداقت پر مبنی ہیں اسلیے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں شامل کی گئی ہے۔ زبان موثر اور آسان ہے۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے۔

اسکے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ جزئیت طویل ہے۔ خاص خاص مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔

سرورِ کائنات ؐ کی ولادت۔ سرورِ کائنات ؐ رسالت سے پہلے۔ سرورِ کائنات ؐ رسالت کے بعد۔ اذان۔ غیر مسلموں سے معاہدہ۔ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کی شادی۔ بادشاہوں کو دعوتِ اسلام۔ سرکار دو عالم ؐ (سرورِ کائنات ؐ) کی خطابت۔

نمونہ:- تین سال مسلسل بڑی تکلیف سے کاٹے، درختوں کے پتے کھائے گئے سوکھے چمڑوں کو پانی سے دھو کر اور کیا کر کھایا گیا۔[۱]

یہودیوں اور عیسائیوں نے خانہ کعبہ کو بھلا دیا اور خانہ کعبہ بت خانہ بن گیا لیکن اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک روز خانہ کعبہ کی تطہیر مسلمانوں کے ہاتھوں ہونی ہے لہٰذا تطہیر سے نو سال قبل اسے مسلمانوں کا قبلہ اور مرکز مقرر کر دیا گیا۔[۲]

۱۔ حیاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) صفحہ ۸۷ ملا واحدی سنہ ۱۹۶۳ء آفسٹ پریس کراچی

۲۔ " " ۱۲۱

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم از مولوی اخلاق حسین قاسمی دہلوی

"وفات النبیؐ" جس میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے متعلق اہم تاریخی عنوانات کے تحت حضورؐ کی زندگی کے آخری حصہ پر نہایت محققانہ انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے - اس کتاب کو مولوی اخلاق حسین قاسمی صاحب نے تلمیذ کیا ہے - یہ کتاب ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۷۳ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۵۴ء میں تحریر میں لائی گئی ہے -

کتاب صرف ۱۲۲ صفحات پر مشتمل ہے لیکن اچھوتے انداز میں لکھی گئی ہے اسلیے انفرادیت کی حامل ہے - عام طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے حالات بہت کم تحریر میں لائے گئے ہیں - لیکن مصنف نے تمام واقعات کو اس چھوٹی سی کتاب میں سمیٹ کر رکھ دیئے ہیں -

بظاہر یہ کتاب ہے جسمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر ہے لیکن بعض اہم نکات سیرت بھی بیان کیے ہیں اور بیشتر توجیہات بھی کی گئی ہیں - زبان بھی آسان استعمال کی گئی ہے -

یہ کتاب انڈیا لیتھو پرنٹنگ پریس دہلی سے سنہ ۱۹۵۴ء / ۱۳۷۳ھ میں شائع ہوئی ہر صفحہ میں تقریباً ۱۹ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں -

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حکمتیں بیان کی ہیں جو ایک علمی دنیا میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہیں -

فہرست مضامین درج ذیل ہے -

(۱) پیش لفظ - محمد الرسولؐ - وفات رسولؐ کی پہلی حکمت - دوسری حکمت تیسری حکمت - چوتھی حکمت - وفات کی اطلاع - دوسری اطلاع - صحابہ کرامؓ کی اطلاع - مرض کا آغاز - مرحومین امت کیلیے دعا -

حضرت فاطمہ رضؓ کو دعا ۔ حضرت عائشہ رضؓ کے ہاں قیام ۔ مرض کی شدت کا حال
سرور عالمؐ کی تکلیفوں سے سبق ۔ سرور عالمؐ کی بیمارداری ۔ زندگی کا آخری خطبہ
مرض الموت میں علاج ۔ وصیت لکھوانے کا واقعہ ۔ حضرت ابوبکر رضؓ کی
امامت ۔ بے مثال زہد ۔ آخری مسواک ۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آمد ۔
رحلت مصطفےٰؐ ۔ صحابہ کرام رضؓ کی حالت ۔ حضرت عمر رضؓ کی حالت ۔ جنات کی
آہ و بکا ۔ سرور عالمؐ کی تجہیز و تکفین ۔ کن حضرات نے غسل دیا ۔ غسل کے
پانی کی برکت ۔ سینۂ اطہر کی برکت ۔ حضورؐ کا کفن ۔ حضورؐ کو کتنے
کپڑوں میں کفن دیا گیا ۔ نماز جنازہ ۔ حضورؐ کی تدفین ۔ قبر شریف میں
کس نے اتارا ۔ آپؐ کی قبر کیسی ہے ؟ ۔ قبر شریف کتنی اونچی ہے ؟ ۔ قبروں کا
نقشہ ۔ موت کی سختی کیوں ۔ درجۂ شہادت خفی ۔ دفن کے بعد حضرت
فاطمہ رضؓ کی حالت ۔ مہر نبوت اٹھ گئی ۔ آخری وصیت ۔ حیات النبیؐ کی
تحقیق ۔ حیات النبیؐ کی خصوصیات ۔ آپؐ نے کیا چھوڑا ۔ کتاب اللہ کی عظمت ۔
ابوجہل کا واقعہ ۔ حماد ابیری کا واقعہ ۔ عتبہ کا واقعہ ۔ اہل بیت کا
واقعہ ۔ ازواج مطہرات ۔ مال و سامان کا ترکہ ۔ حضورؐ کے خدام خاص ۔
سرور عالمؐ کا حق اشت ہیر ۔ تعلق ظاہری ۔ تعلق معنوی ۔ علمائے دیوبند کا
مسلک ۔ کشف الرحلۃ ۔

نمونۂ اقتباس :۔

دعائے خلیل اور نوید مسیحا " کے ظہور سے دنیا کی بدنصیبی اور گمراہی کا
موسم بدلا ۔ نبوت عظمیٰ کے آفتاب نے طلوع ہو کر ظلم و فساد ، گناہوں

اور برائیوں کی تاریکیاں ہٹائیں ۔ جس نے بندوں سے "رحمت" لقب پایا

جو مرادیں غریبوں کی بر لایا ۔ مصیبت میں غیروں کے کام آیا ۔

جس نے اپنے اور پرائے کا غم کھایا ۔ جو فقیروں کا ملجا بنا اور ضعیفوں کا

ماویٰ یتیموں کا والی اور غلاموں کا مولیٰ ۔ جس نے ہمیشہ خطا کار سے

درگذر کیا ۔ مغا سد کو زیر و زبر کیا ۔ اور قبائل کو شیر و شکر کیا[1]

صدیق اکبرؓ کی تقریر میں کتنا جوش ہے ۔ کتنی بے باکی ہے ۔

کیا محسوس استدلال ہے ۔ ہر ہر جملہ میں جادو کا اثر ہے ۔ جبکے ۱۷

جوش سے سب دور رہے تھے ۔ ان کا بیان ہے ۔ میرا جوش ٹھنڈا پڑ گیا

پیر بوجھل ہو گئے ۔ اٹھا نہ گیا ۔ غلطی پر ایسی ندامت ہوئی کہ دہر اگیا

اور دل نے یقین کر لیا کہ واقعی سرورِ عالمؐ وفات پا گئے یہ تو حضرت عمرؓ کی

حالت تھی ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ۔ ہماری روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں

ہر شخص یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ آیت ابوبکرؓ پر ابھی ابھی اتری ہے ۔[2]

---

[1] وفات النبی ﷺ (احتشام حسین دہلوی صفحہ نمبر ۵ دینی بکڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی)

[2] ،، ،، ،، ۵۸ ،، ،،

سراپائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از اعجاز الحق قدوسی
ناشر:- مکتبہ نشاۃ ثانیہ حیدرآباد دکن
مطبوعہ:- مرتضٰی پریس رامپور فروری ۱۹۵۳ء

سیرت کا یہ کتابچہ بڑا جامع اور معلومات کا خزانہ ہے اس کتابچہ میں مصنف نے سیرت کے بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ اس کو اعجاز الحق قدوسی مرحوم نے قلمبند کیا اور مرتضٰی پریس رامپور نے فروری ۱۹۵۳ء / ۱۳۷۲ھ میں شائع کیا۔ کل صفحات ۱۱۱ ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ اس کا پیش لفظ سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

ادائیگی زبان اور فصاحت نے اس میں چار چاند لگا دئیے ہیں یہ کتابچہ بظاہر مختصر ہے لیکن سیرت نمایاں نظر آتی ہے۔ زبان آسان ہے اسلوب سے عام فہم ہے۔ سرمایۂ سیرت میں اس کا بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔

فہرست مضامین کے چند عنوانات حسب ذیل ہیں:-

عقیدت کے پھول - پیش لفظ - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات و عادات - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے آداب - اخلاق - معاشرت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتیں - رسول خدا صلعم کا آخری پیغام - خطبۂ حجۃ الوداع -

نمونۂ اقتباس:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے بارے میں فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ تم جو کھاتے ہو ان کو بھی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو ان کو پہناؤ اور ان کو اتنا کام نہ دو جو ان پر بھاری ہو جائے۔ اور اگر کوئی ان کو کوئی بھاری کام دے تو اس کو چاہئے کہ اسکے کام میں خود بھی شریک ہو کر اسکی مدد کرے آپ ؐ برتاؤ میں امیر و غریب کا امتیاز کبھی نہ کرتے تھے بلکہ غریبوں اور مسکینوں کے حال پر آپ ؐ کی توجہ زیادہ تھی۔ آپ ؐ ان کے ساتھ بیٹھتے ان کے ساتھ کھاتے پیتے اور ان کی دلداری فرماتے تھے۔[1]

---

[1] سراپائے رسول صلعم از اعجاز الحق قدوسی صفحہ ۴۳ مطبوعہ مرتضٰی پریس رامپور فروری ۱۹۵۳ء

حیاتِ طیبہ ۲۴۳

سیرت کی یہ کتاب محمد عبدالحئ صاحب نے قلمبند کی ہے جو ہندوپاک کے اسلام کی خدمت کرنے والے مصنفوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اس ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت آسان زبان اور موثر انداز میں حیات طیبہ کو پیش کیا ہے جس سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کم تعلیم یافتہ حضرات یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور اس انقلابی شخصیت سے روشناس ہو سکتے ہیں جس نے ہماری زندگی میں اسکے ہر پہلو کیلئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے۔

یہ کتاب محمد عبدالحئ صاحب نے ڈسٹرکٹ جیل رائے بریلی میں تحریر کی ہے۔ اسکو انھوں نے دوشنبہ ۲۰ ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۵۵ء (۱۳۷۵ف) کو پورا کیا۔ یہ کتاب ۲۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور جلی حروف میں لکھی گئی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ اور ۴۳ نقطے ہیں۔ پاکستان میں اس کتاب کو اخلاق حسین عباسی نے طبع کیا اور اسلامک پبلیکیشنز ۱۳ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور سے شائع کیا۔ یہ کتاب نوائے وقت پرنٹرز لمیٹڈ لاہور نے طباعت کی۔ (اشاعت سوم مئی سنہ ۱۹۶۶ء میں ہوئی) اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی تحریک کا رہنما ظاہر کیا گیا ہے جس نے ۲۳ سال کی قلیل مدت میں سارے جہان میں اسلامی انقلاب برپا کر دیا اور دنیا کا کوئی ایسا گوشہ نہیں چھوڑا جہاں کوئی تحریک نہ ہو —

سیرت کی اس کتاب کو مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب :- تحریک اسلامی اور اس سے پہلے

دوسرا باب :- پیدائش اور بچپن

تیسرا باب :- نبوت سے پہلے

چوتھا باب :- بنوت کی ابتدا

پانچواں باب :- ؛ دعوت کی ابتداء I پہلا دور خطبۂ دعوت II دوسرا دور اعلان دعوت III تیسرا دور ابتلا اور آزمائش IV چوتھا دور مظالم و مصائب کی انتہا

چھٹا باب :- معجزات اور معراج

ساتواں باب :- ہجرت

آٹھواں باب :- دعوت اسلام ایک نئے دور میں

نواں باب :- تحریک اسلامی کی مدافعت I غزوۂ بدر II غزوۂ احد III غزوۂ بنی قینقاع IV بنی نضیر کا اخراج V بنو قریظہ کا خاتمہ VI صلح حدیبیہ

دسواں باب :- سلاطین کے نام خطوط

گیارھواں باب :- حکومت اسلامی کا استحکام

I خیبر پر حملہ II فتح مکہ III غزوۂ حنین IV غزوۂ تبوک

بارھواں باب :- آخری حج اور وفات ۔

محمد عبد الحی صاحب نے اس کتاب کو عام فہم زبان میں تحریر کیا ہے ۔ تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکا مقصد سمجھ سکے ۔ آپنے اسلامی تحریک کو کسطرح شروع کیا ، کن کن حالات سے گذرے ؟ اور کسطرح اسلامی تحریک بار آور ہوئی ۔ اس چھوٹی سی کتاب میں سب کا جواب موجود ہے ۔ یہ ہندوستان اور پاکستان میں بار بار شائع ہوتی رہی ہے ۔ اور ہو رہی ہے

(۱) اسلامی تحریک میں جہاد وہ آخری امتحان ہے جس میں تحریک کے ہر علم بردار کی پوری پوری جانچ ہو جاتی ہے ۔ جب کفر اور اسلام کی کشمکش اس درجے میں پہنچ جائے کہ مومن کو دعوت و تبلیغ کے کام باقی رکھنے کیلیے مجبوراً میدان میں اترنا ہی پڑے تو پھر میدان سے واپسی اسکے لیے ممکن نہیں رہتی

اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے میدان سے بھاگنے کا مطلب اسکے سوا اور کیا ہو سکتا ہے

کہ یا تو :—

(الف) مومن کو اپنی جان اس مقصد سے زیادہ عزیز ہے جسکے لیے وہ لڑائی لڑی جا رہی ہے

(ب) اس کا یہ ایمان کمزور ہے کہ دراصل یا موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ ہے اور جب تک

اس کا حکم نہ ہو موت آ نہیں سکتی اور جب اس کا حکم آ جائے تو پھر موت ٹل نہیں سکتی یا

(ج) اسکے دل میں اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کے علاوہ کچھ اور آرزوئیں بھی

پرورش پا رہی ہیں اور دراصل ابھی اس نے اپنے آپ کو خدا کے دین کو قائم کرنے کیلیے

بالکل وقف نہیں کر دیا ہے۔"

آخری خطبہ اور ہدایات :— "آپ نے فرمایا —

"خدا نے اپنے ایک بندے کو اختیار رحمت فرمایا ہے کہ چاہے تو وہ دنیا کی نعمتوں کو

قبول کرے یا خدا کے پاس (آخرت) میں جو کچھ ہے اسکو قبول کرے لیکن اس نے

خدا ہی کے پاس کی چیزیں قبول کیں"۔ یہ سن کر (حضرت ابوبکرؓ) سمجھ گئے کہ اس میں

اشارہ کس طرف ہے اور آپ رو پڑے آنحضرتؐ نے مزید فرمایا :—

"سب سے زیادہ میں جنکی دولت اور رفاقت کا ممنون ہوں وہ ابوبکرؓ ہیں

اگر میں دنیا میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا دوست بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا

لیکن اسلام کا رشتہ دوستی کیلیے کافی ہے"۔ اور ہاں سن لو تم سے پہلے قوموں نے

اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔ دیکھو تم ایسا نہ کرنا

میں تمکو منع کرتا ہوں پھر فرمایا :— "حلال حرام کی نسبت میری طرف نہ کرنا

میں نے وہی چیزیں حلال کی ہیں جو خدا نے حلال کی ہیں اور وہی چیزیں حرام کی ہیں جو

خدا نے حرام کی ہیں"۔ [۳]

---

[۳] حیات طیبہ (محمد عبد الحیٔ) صفحہ ۱۶۵ اور ۱۶۶ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۳ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طبع سوم نی ۱۹۶۶ء
۲۷۰ - ۲۷۱

[۳]

حیات محمدؐ

محمد حسین ہیکل (سابق وزیر تعلیم حکومت مصر)

مترجم:- ابو یحییٰ امام خاں

سیرت کی یہ کتاب ڈاکٹر محمد حسین ہیکل نے تحریر کی اور اس کا نام "حیات محمدؐ" رکھا
یہ کتاب امان اللہ خاں کے عہد میں کابل میں فارسی زبان میں شائع ہو چکی ہے
اس کتاب کا ترجمہ مولانا انعام اللہ صاحب، مولانا وارث صاحب کر چکے ہیں۔
اسکے بعد ابو یحییٰ امام خاں نے ترجمہ کیا اور ادارہ ثقافت اسلامیہ
کلب روڈ لاہور نے یہ ترجمہ پہلی بار ۱۹۵۵ء (۱۳۷۵ھ) میں اور دوسری بار ۱۹۶۷ء میں
شائع کیا۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس کا ترجمہ
کئی مرتبہ ہوا اور ہر مرتبہ کتابی شکل میں شائع ہوا۔ خاص بات جو دیکھنے میں آئی
وہ یہ ہے کہ مولف نے مستشرقین کے جوابات بڑے مدلل انداز میں دئے ہیں۔
جو جو الزامات اور جو تنقید مستشرقین نے کی ہے اسکے جواب خود انکے
منطق کے مطابق بڑے احسن طریقہ پر دئے گئے ہیں۔

یہ کتاب سرمایہ سیرت میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ ماخذ بیشتر
صادق ہیں اسلئے اسکو سیرت میں شامل کرنا باعث فخر ہوگا۔ مترجم نے
زبان عام فہم استعمال کی ہے۔ اسوجہ سے اس میں روانی پیدا ہوگئی ہے۔

یہ کتاب ۶۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۴ سطور اور
ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۹ نقاط ہیں۔ کاغذ اخباری
استعمال کیا گیا ہے۔

جہانتک ماخذ کا تعلق ہے وہ مصنف نے حسب ذیل بتائے ہیں

١- الابطال - کارلائل

اسباب النزول - الواحدی

الاسلام - اب لامنس

الاسلام الصحیح - استاد محمد اسعاف نشاشیبی

البحر الرائق - ابن نجیم

البدایة والنهایة - ابن کثیر

تاریخ ابن کثیر - البدایة والنهایة

تاریخ ابن الفداء - " "

تاریخ الرسل والملوک - طبری

تفسیر الطبری - جامع البیان

تفصیل آیات القرآن الحکیم

حیات محمد - امین درمنگم

حیات محمد - ولیم میور

دائرة المعارف البریطانیه

دلائل النبوة - ابی نعیم اصبهانی

رسالة فی تاریخ العرب کوسان دی پرسیوال

روح الاسلام - سید امیر علی

روح المعانی - آلوسی

سیرة ابن هشام

شرح مسلم - نووی

الشفاء - قاضی عیاض

صحیح مسلم

الطبری - تاریخ الرسل والملوک

طبقات ابن سعد - ابن سعد

فتح العرب لمصر - دکتور بتلر

فجر الاسلام - استاد احمد امین

فی الادب الجاهلی - دکتور طٰه حسین

قصص الانبیاء - استاد عبد الوهاب النجار

کتاب البخاری (الجامع الصحیح)

کتاب واشنگٹن ارفنج

کلیات ابی البقاء

مجلة المنار

مغازی الواقدی

مفتاح کنوز السنة

موسوعة - لاروس الفرنسیة

الناسخ والمنسوخ - ابن سلامه

النهایة - ابن اثیر

الوحی المحمدی - رشید رضا

الیهود فی بلاد العرب - اسرائیل ولفنسن

کتاب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

سرورِ کائنات ؐ   مرتبہ: بنی حسن خاں خیال
بی۔اے بی ٹی

یہ کتاب بنی حسن خاں صاحب نے مرتب کی ہے یہ ایک اسکول کے استاد ہیں اور انھوں نے اس سلسلہ میں محنت کی ہے۔ کتاب اپریل سنہ ۱۹۵۵ء ۱۳۷۵ھ میں تالیف کی گئی اور اگست سنہ ۱۹۵۵ء عجائب اسٹور بک سیلرز اینڈ اسٹیشنرز تحریر روڈ سکھر سندھ سے شائع ہوئی۔

کتاب صحیح واقعات پر مبنی ہے۔ زبان بھی آسان ہے نیز اسکو نثر بنانے میں الفاظوں کا جوڑ بہتر طور پر کیا گیا ہے۔ کتاب ۱۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

دورِ جہالت۔ ظہورِ قدسی۔ ظہورِ رسالت۔ ہجرت۔ عالمی دعوتِ دین اسوۂ حسنہ۔ احادیث نبویؐ۔

نمونہ:۔ قریش نے اپنی فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ میمنہ پر خالد بن ولید میسرہ پر عکرمہ بن ابوجہل کو مقرر کیا۔ سواروں کا دستہ صفوان بن امیہ کے حوالے کیا گیا۔ تیر اندازوں کا سردار عبداللہ بن ابی ربیعہ کو مقرر کیا اور کل فوج کا علمبردار طلحہ رضؓ کو بنایا جو قریش کا آزمودہ جنگجو تھا۔ اسکے علاوہ انھوں نے دو سو سواروں کو محفوظ رکھا تاکہ وقتِ ضرورت پر ان سے کام لیا جا سکے۔ [1]

---

[1] سرورِ کائنات ؐ " بنی حسن خاں خیال صفحہ ۱۰۰ سکھر اپریل سنہ ۱۹۵۵ء

شاہکارِ نبوت

شاہکارِ نبوت" سیرت النبیؐ کی یہ کتاب بہت مختصر ہے جس میں چند اوصاف نبیؐ بیان کیے گئے ہیں۔ سیرت نبویؐ کے ساتھ ساتھ شیعیت کا پرچار کیا گیا ہے۔ البتہ اس کتاب میں معتزلی متفکروں کی رائے اور ان کے قول کی روشنی میں سیرت النبیؐ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے اپنا شجرہ نسب بڑی خوبی سے حضرت علیؓ سے ملایا ہے۔

شاہکارِ نبوت کے مصنف سید آل فضل پیرزادہ عارف لیکچرار اسلامیہ کالج لائلپور ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار سنہ ۱۹۵۶ء (۱۳۷۶ھ) میں شائع ہوئی اسکے بعد دوسری مرتبہ سنہ ۱۹۶۳ء میں عظیم اللہ خاں صاحب نے عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور سے شائع کیا۔ یہ کتاب ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں نیز ہر سطر میں ۲۷ نقطے ہیں۔

کتاب کو مندرجہ ذیل عنوانات سے مزین کیا گیا ہے۔

(۱) تعارف (۲) سید الانبیاءؐ کی امتیازی شانِ رسالت
(۳) سید الانبیاءؐ نے اس کائنات کو کس حال میں پایا۔
(۴) سید الانبیاءؐ کی آمد کا اہتمام
(۵) کائنات میں انقلاب رحمت اور اہل کائنات کی حیات جدید
(۶) قوم عرب کا امام الامم اور خیر الامم بن کر اصلاح عالم کیلئے کھڑا ہونا
(۷) سید الانبیاءؐ کے فیض تلقین سے قوم عرب کی قلب ماہیت
(۸) عرب قوم کی علمی اور روحانی زندگی اور اسکی ضیا پاشیاں۔

(۹) سید الانبیاءؐ ۔ اہل بیتؓ اور اصحابؓ

(۱۰) سید الانبیاءؐ اور آپ کا فقید المثال طرزِ تعلیم

(۱۱) سید الانبیاءؐ اور سلامتی دارین

(۱۲) نعت

کتاب کی زبان عام فہم ہے لیکن فارسی اور اردو کے اشعار زیادہ استعمال کیے ہیں ۔ واقعات حقائق کی کسوٹی پر بہت کم پورے اترتے ہیں زبان میں فارسی الفاظ زیادہ استعمال کیے ہیں ۔ اسلیے روانی کم ہو گئی ہے ۔

نمونۂ اقتباس :۔

اہل خاندان میں (۱) ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۲) حضرت علی مرتضیٰؓ (۳) احباب خاص میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور (۴) غلاموں میں حضرت زیدؓ ۔ جن آنکھوں کو یہ منظر یاد تھا آج انکی آنکھوں کے سامنے یہ کیسا حیرت انگیز منظر ہو گا ۔ کہ جانثارانِ نبوت کا ایک لاکھ سے زیادہ کا اجتماع سامنے حاضر ہے ۔ تمام انبیاءؑ کے کارنامے یہی ہیں کہ بہ ہزار دقت ایک مختصر تعداد مردان حق کی بہم پہونچی ۔ مگر سید الانبیاءؐ کا شاہکار یہ ہے کہ ایسی کثیر تعداد آج بارگاہ نبوی میں حاضر ہے ۔ آخر یہ کون لوگ ہیں ؟ اس جماعت کی خصوصیات کیا ہیں ؟ یہ سلطان الانبیاءؐ اور افضل الانبیاءؐ کی امت ہے اور خیر الامم ہے ۔" [۱]

---

[۱] شاہکار نبوت (سید آل فضل پیرزادہ عارف صفحہ ۵۵ نظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور

(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جنوری فروری ۱۹۵۷ء)

نگار فرمانروایان اسلام نمبر (مرتبہ نیاز فتحپوری)

یہ مختصر سا مضمون جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تحریر کیا گیا ہے نہایت ہی جامع ہے یہ "نگار" نے فرمانروایان اسلام نمبر جنوری، فروری ۱۹۵۷ء / ۱۳۷۶ھ میں شائع کیا تھا۔ اسکی جلد ۶۵ اور شمارہ ۱ ــ ۲ ہے۔ مرتب نیاز فتحپوری ہیں ــ اس میں سب سے پہلا مضمون (حضرت) "محمدؐ" صفحہ ۵ تا ۸ ہے تحریر ہے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں پوری سیرت کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے ــ اس رسالے کے بیشتر مضامین لین پول کی مشہور کتاب (Mohammadan Dynasties) سے مدد لی گئی ہے۔ جیسا کہ نیاز صاحب خود فرماتے ہیں "میں نے اس رسالہ کی ترتیب میں بڑی حد تک لین پول سے مدد لی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ میں نے بعض حالات و تفصیلات حاصل کرنے میں انسائکلوپیڈیا آف اسلام" سے مدد لی ہے اور بعض ایسے خاندان جن کا عہد نبوی، خلافت راشدہ، بنی عباس کے ذکر کے سلسلہ میں میں نے زیادہ تر الشیخ محی الدین حفاظ کی "درس التاریخ الاسلامی" پر اعتماد کیا ہے (پیش لفظ) "محمدؐ" صلی اللہ علیہ وسلم جو عنوان نیاز صاحب نے بنایا ہے حقیقت میں ایک حاکم کی حیثیت سے آپؐ کو پیش کیا ہے۔ ترتیب کچھ اسطرح کی ہے۔

ولادت ــ خاندان ــ رفقاء ــ جنگ حدیبیہ، حجۃ الوداع وغیرہ ــ نیز عہد نبوت کے اہم واقعات :ــ

۱- نبوت کے گیارہویں سال نماز پنجگانہ فرض ہوئی

۲- ہجرت کے پہلے سال مسجد نبوی (مدینہ) میں اذان شروع ہوئی

۳- سنہ ۲ھ میں سمت قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کیطرف منتقل ہوئی (۱۶ مہینے تک بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑھی گئی - اسی سال پورے ماہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے - اس سے قبل ہر مہینے ۳ دن روزے رکھے جاتے تھے - اسی سال زکوۃ الفطر (رمضان کے بعد کی) فرض کی گئی اور نماز عید سنت قرار پائی - اسی سال زکوۃ مال فرض ہوئی -

۴- سنہ ۳ھ میں شراب کا استعمال حرام قرار پایا -

۵- سنہ ۴ھ میں رسول اللہ ؐ نے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ یہود سے لکھنا سیکھیں

۶- سنہ ۶ھ میں حج فرض ہوا اور تبنیت کے رواج کو ختم کیا گیا -

اسکے علاوہ خاص خاص لوگ کب مسلمان ہوئے استفادکریں -

۱- نبوت کے پہلے سال ابوبکرؓ، علیؓ، عثمانؓ بن عفان، زبیر بن العوام، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذر غفاریؓ اسلام لائے -

۲- نبوت کے پانچویں سال (حمزہؓ) آپ کے چچا، عمر ابن الخطابؓ اسلام لائے

۳- پہلے سن ہجری میں عبداللہ بن سلامؓ اور سلمان فارسیؓ مسلمان ہوئے

۴- سنہ ۸ھ میں خالد بن الولید، عمرو بن العاص اور عثمان ابن ابی طلحہؓ مسلمان ہوئے

۵- سنہ ۸ھ میں ابوسفیان بن حرب اور ابوقحافہ (والد ابوبکرؓ) اسلام لائے -

پورا مضمون ۱۰۲ سطور پر مشتمل ہے ہر سطر تقریباً ۱۲۰ الفاظ پر مشتمل ہے

مکالمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم از مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی

یہ کتاب مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے قلمبند کی ہے۔ اور اسکو مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان لاہور نے اشرف پریس ۷۔ ایبک روڈ لاہور سے شائع کیا۔ اپریل ۱۹۵۷ء عید الفطر ۱۳۷۶ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ کتاب ۲۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں۔ ہر سطر میں ۱۱۵ الفاظ ہیں۔ یہ مکالمات کی شکل میں درج ہے۔ فہرست مضامین بھی مکالماتی زبان میں ہے۔

یہ کتاب مکالمتی زبان کی حامل ہے اور واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتاب سیرت میں منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ زبان میں سلاست اور روانی ہے۔ اس اختصار سے مصنف نے ادبی معیار بھی برقرار رکھا ہے۔

فہرست طویل ہے خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

تعلیم و تدریس میں سوال و جواب کی تلقین (اسلام کیا ہے۔ ایمان کی کیا تعبیر ہے تقدیر کے معنی۔ احسان کی وضاحت۔ قیامت کا وقت۔) ضمام بن ثعلبہ بکری کا مکالمہ۔ قریش سے مکالمات۔ مکالمۂ ابوجہل۔ قریش کے سات اکابر سے پہلی مرتبہ۔ حرف عتبہ سے۔ عقبہ بن ابی معیط سے۔ کوہ صفا سے منادی پر ابولہب کا مکالمہ۔ بی بی درّہ بنت ابولہب کا مکالمہ۔ مکالمہ عمرو بن عتبہ نینوا کے نصرانی غلام عداس کی جرأت۔ وفد طائف۔ بر تقریب ہجرت سراقہ بن جعشم مدلجی کا مکالمہ۔ غزوۂ بدر کی مہم۔ میدان جہاد میں سب سے پہلے قتیل۔ اسیران بدر کے معاملہ میں صاحب عینین ابوالعیزہ کا مکالمہ۔ مکالمہ عمیر بن وہب قرشی۔ حاطب بن ابی بلتعہ کا مکالمہ۔ عم رسول ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اور عم زادہ میں۔ بنوت آپ عبداللہ بن امیہ کا خود حضور ابوسفیان اور عبداللہ کی داستان بکا لعقبہ۔

ابوسفیان بن حرب اموی کا آخری مکالمہ۔ حضرت سعد بن عبادہ کا معاملہ
کلید بردار عثمان بن طلحہ اور ہبار بن اسود (ہر دو کے مکالمے) حویطب بن
عبد العزیٰ قرشی کا مکالمہ۔ حضرت ابو خیثمہ کا مکالمہ۔ بی بی شیا بنت
حلیمہ سعدیہ کا مکالمہ۔ اسود الراعی سے ثمامہ بن اثال حنفی کا مکالمہ۔
مناظرہ کرنے آئے اور مسلمان ہوکر لوٹے۔

نمونۂ اقتباس :۔

رسول خدا ۔ میں دولت کا حریص ہوں نہ مجھے بادشاہت کی ہوس ہے
اور نہ میں کسی مرض کا شکار رہوں۔ خدا نے مجھے رسالت عطا فرمائی ہے
اپنی کتاب عنایت کی ہے اور لوگوں کی رہبری پر مامور فرمایا ہے۔ آپ لوگ
اگر مسلمان ہو کر رہیں گے تو دنیا و عقبیٰ دونوں میں عزت ہوگی اور اگر انکار پر
قائم رہے تو مجھے اور آپ دونوں کو وقت کا انتظار کرنا ہے [1]

---

[1] مکالمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۵۳ امام ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی

تاریخ اشاعت :۔ اپریل سنہ ۱۹۵۷ء

نبی امّی ۴

مصنف :۔ عمر ابو النصر

سرورِ کائنات کی حیاتِ طیبہ

مترجم :۔ شیخ محمد احمد پانی پتی

مندرجہ بالا کتاب عمر ابو النصر نے تحریر کی ہے اور اس کا ترجمہ محمد احمد پانی پتی نے قلمبند کیا ہے۔

سیرت کا مواد حقائق پر مبنی ہے اور جو واقعات مصنف نے اس کتاب میں تحریر کیے ہیں وہ قابل قیاس ہیں۔ مترجم نے بھی زبان سادہ اور سلیس استعمال کی ہے۔ یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کا ترجمہ پہلی بار ۱۹۵۷ء (۱۳۷۷ھ) میں ہوا اور اسی سن میں ادارۂ فروغِ اردو لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۳۵۲ صفحات کی حامل ہے اور ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۱ الفاظ ہیں۔

فہرست مضامین ۲۶ عنوانات پر مشتمل ہے۔ اسکے خاص خاص عنوانات درج ہیں۔

اجداد رسولؐ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش۔ جوانی۔ نبوت۔ اصحاب رسولؐ۔ مکی زندگی کی اسلامی تعلیمات۔ ہجرت سے جنگ بدر تک۔ اسلام اور یہودیت۔ فتح مبین۔ رسول اللہؐ کی وفات۔ سیرت طیبہ۔ مدنی زندگی کی اسلامی تعلیمات۔

نمونہ اقتباس :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت اس سے فرمایا "سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہونگے" یہ سن کر سراقہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشن گوئی بالآخر بڑی شان سے پوری ہوئی۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد میں جب ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو اس میں کسریٰ کے کنگن بھی تھے۔ حضرت عمرؓ نے فوراً سراقہ کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ یہ کنگن اپنے ہاتھوں میں پہن لو۔ اور سارے مدینہ میں اعلان کرتے پھرو کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی پوری ہوگئی۔[1]

---

[1] نبی امی سرورِ کائناتؐ کی حیات طیبہ ص ۱۳۵-۱۳۶ مصنف عمر ابو النصر مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی

باب کرم (مناجات وسلام کا مجموعہ)

مندرجہ بالا کتابچہ کو امۃ اللہ تسنیم نے عقیدت مندی کے قلم سے قلمبند کیا ہے۔ یہ کتابچہ ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں مختلف مناجاتوں اور صلوٰۃ وسلام درج ہیں۔ اسکو مکتبۂ اسلام ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ نے ۱۹۵۸ء / ۱۳۷۶ھ میں شائع کیا اس کا پیش لفظ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ۳ صفحات میں لکھا۔ پیش لفظ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ میں لکھا۔

فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ پیش لفظ ۔ ۲۔ حمد باری تعالیٰ ۳۔ مناجاتیں ۱ تا ۱۸ ۴۔ رمضان مبارک
۵۔ مناجاتیں نمبر (۲۱) ۲۲ روضۂ اطہر کے سامنے ۶۔ پیش لفظ مولانا ابوالحسن علی ندوی
۷۔ کعبۂ اقدس کی شان ۔ ۸۔ رخصتی پر اظہار افسوس ۔ ۹۔ روضۂ اطہر کے سامنے
۱۰۔ مدینہ طیبہ سے رخصتی پر اظہار افسوس ۔ ۱۱۔ سلام شوق۔

مصنفہ نے اس چھوٹی سی کتاب میں اپنے دلی جذبات جو ایک سچے مخلص مسلمان کے ہوتے ہیں اشعار کی زبان میں بیان کیے ہیں۔

نمونہ ۱۔ آج تسنیم پہ ہو تیرے کرم کی بارش
آج ناکام ترے در سے نہ جائیں منگتے [1]

مدینہ کی مبارک سرزمیں کو چھوڑ دوں کیسے
دیار حضرت اقدس سے منہ موڑوں کیسے
بتاؤ ہمسفر کیسے قدم اٹھیں مدینہ سے
مدینہ سے چلوں کیونکر مدینہ چھوڑ دوں کیسے [2]

۱؎ باب کرم" امۃ اللہ تسنیم مکتبہ اسلام ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ صفحہ ۹
۲؎ " " " صفحہ ۳۵

خطبات ماجدی یا سیرۃ نبوی قرآنی

از عبد الماجد دریا آبادی

سیرت پر نو (۹) لکچروں کا مجموعہ کتاب کی شکل میں ہے یہ لکچر جنوری سنہ ۱۹۵۸ء / ۱۳۷۷ھ کے آخر تاریخوں میں افضل العلماء ڈاکٹر عبد الحق کرنولی مرحوم مغفور کی فرمائش پر اور ایک مرحوم خاتون کے قائم کیے ہوئے وقف کے ماتحت مدراس میں نیو کالج کی عمارت میں دیے گئے تھے۔ یہ لکچرز سیرت پر بیش بہا سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں مقرر نے حقائق کو ملحوظ رکھ کر یہ لکچرز دیے ہے۔ زبان بھی عام فہم اور موثر ہے جہاں تک مقرر کا تعلق ہے وہ نہایت ہی سنجیدہ مذہبی ادیب کی حیثیت کا مالک ہے۔

اسکے ۲۷۲ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں یہ خطبے مصنف، مفسر قرآن انگریزی اور اردو اعلام قرآن حکیم الامت مدیر صدق عبد الماجد دریا آبادی نے خطبات دیئے اسکو یونائٹیڈ انڈیا پریس نظیر آباد لکھنؤ سے شائع کیا گیا۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

خطبہ (۱) ظہور کی پیشین خبریاں (۲) نام، نسب، وطن، زمانہ (۳) فضائل، خصائل، مشاغل (۴) رسالت و بشریت (۵) ہجرت (۶) غزوات و محاربات (۷) معاصرین (الف) مشرکین (ب) یہود و نصاریٰ (ج) منافقین (د) مومنین (۸) معجزات و دلائل (۹) خانگی اور ازدواجی زندگی۔ اختتامیہ وغیرہ

اقتباس:- انھیں مشرکین میں ایک بہت بڑا فرقہ ایسا بھی تھا جو گو خدا اور خدائے اعظم کا قائل کسی حد تک تھا۔ لیکن وحی الٰہی اور نبی کے ذریعہ سلسلۂ ہدایت کا یکسر منکر تھا اسکی سمجھ میں یہ تو آ جاتا تھا کہ خدا کے اولاد ہے یا یہ کہ خدا خود انسانی قالب اختیار کر کے دنیا میں آ گیا لیکن یہ کسی طرح بھی اسکی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ خدا نے ایک بشر کو ذریعۂ ہدایت بنا کر بھیجا اور اسے مرضیات الٰہی کے عام نکتے اور طریقے بتلائے۔[1]

---

[1] خطبات ماجدی مصنف عبد الماجد دریا آبادی یونائٹیڈ انڈیا پریس نظیر آباد لکھنؤ ص ۱۵۷

۴۵۰

ذکر جمیل

از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
ناشر:- مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی
طبع چہارم اگست ۱۹۷۱ء
مطبع:- مشہور آفسٹ پریس کراچی

اس کتاب کو مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی نے ۱۹۵۹ء / ۱۳۷۵ھ میں قلمبند کیا
اور یہ کتاب چوتھی بار اگست ۱۹۷۱ء / ۱۳۹۱ھ میں مشہور آفسٹ پریس کراچی میں طبع ہوئی۔
اس میں سیرت کے ساتھ ساتھ شمائل نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے۔
اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و کمال، عادات و فضائل اور معجزات کے
باکمال کا ذکر بڑی خوبی سے کیا ہے۔ بعض اختلافی مسائل پر بھی بڑی خوبی کے
ساتھ عالمانہ و فاضلانہ بحث کر کے ہر عقدہ کو بڑے پیارے انداز میں حل فرمایا ہے
طرز قدیم ہے کہیں نظم کا سہارا لیا ہے اور کہیں نثر کا ـــ بعض حالات میں
تحقیق سے کام نہیں لیا گیا۔ جذبات کا زیادہ اثر معلوم ہوتا ہے۔ اس کتاب کی
خاص بات یہ ہے کہ ہر عنوان کو جناب مولانا رضا خان صاحب بریلوی کے اشعار سے
شروع کیا ہے۔ زبان میں سلیس اور آسانی ہے بعض مقام پر فارسی اور
عربی کے الفاظ کا سہارا لیا گیا ہے جس سے روانی میں فرق آگیا ہے۔

مصنف نے جوش جذبات سے بعض حالات و واقعات کو اتنا
بڑھا دیا ہے کہ حقیقت چھپ گئی ہے۔ یہ کتاب ۳۶۸ صفحات پر مبنی ہے۔
ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ فہرست
طویل ہے۔

نمونہ ـــ (فوائد) ۱- یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی
ہر وقت خبر رکھتے ہیں اور ۱- جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لا سکتے ہیں
اور غلاموں کے درد دور فرما کر ان پر رحم کرم کرتے ہیں۔ [1]

۱؎ "ذکر جمیل"، مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ص ۱۷۲ ناشر:- مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی
چہارم بار اگست ۱۹۷۱ء مشہور آفسٹ پریس

نمونہ (۲) یہ کہ ڈاڑھی رکھنا سنت موکدہ ہے جس کا تارک مرتکب

کبیرہ گناہ ہے اور منکر و مخالف جہنمی ہے۔ [۱]

نمونہ :-

سبحان اللہ یہودی لوگ تو بھیڑیوں کی زبانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

علم غیب، ساکان وما یکون، کا بیان سن کر ایمان لے آئیں اور

اس زمانہ کے مسلمان کہلانے والے قرآن و حدیث کے دلائل سن کر

بھی علم غیب کو نہ مانیں۔ تو کس قدر افسوس ہے۔ [۲]

مندرجہ بالا اقتباس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مصنف نے

حقائق کو کس درجہ تک جگہ دی ہے ــــ

---

[۱] "ذکر جمیل" مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ص ۱۷۳ ناشر - مدینہ پبلشنگ کمپنی
بندر روڈ کراچی - چہارم بار اگست ۱۹۷۱ء
مطبع :- مشہور آفسٹ پریس کراچی

[۲] " " " ص ۲۲۶ " "

رسول خداؐ کا دشمنوں سے سلوک

(امداد صابری)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب بہت مختصر ہے لیکن سیرت کے ایک اہم پہلو یعنی صلہ رحمی کو خوب نمایاں کیا ہے - اور یہی پہلو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی عکاسی کرتا ہے - کتاب ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے ۱۸ سطور ہر صفحہ میں موجود ہیں ۱۲ الفاظ اور ۱۵ الفاظ تقریباً ہر سطر میں ملتے ہیں - اس کتاب کو امداد صابری نے ۶ جنوری سنہ ۱۹۵۹ء / ۱۳۷۹ھ کو دہلی میں تالیف کیا - پاکستان میں سنگ میل پبلیکیشنز نے نیاز احمد پنجاب پریس لاہور سے شائع کیا - مصنف نے کئی کتابیں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کیلئے تحریر کی ہیں - جن میں ۱- رسول خداؐ کا ہمسایہ سے سلوک - ۲- رسول خداؐ کا قیدیوں اور مفتوحین سے سلوک ۳- رسول خداؐ کی عوامی زندگی اور رسول خداؐ کی عزیزوں سے محبت وغیرہ مصنف کا ان کتابوں کے لکھنے کا مقصد، اسلام کے مقاصد اور رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو سامنے لانا ہے - یہ انکی پہلی کوشش ہے - مصنف نے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے -

بخاری شریف - مشکوۃ شریف - موطا امام مالکؒ - موضح القرآن (مولفہ مولانا عبد القادر دہلوی) - تفسیر عزیزی پارہ عم مولانا شاہ عبد العزیز رح - تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی - احیاء العلوم (مولفہ امام غزالی رح -) تفسیر کبیر - تفسیر کشاف - تفسیر مدارک

تفسیر خازن - تفسیر ابن جریر طبری - سیرت ابن ہشام - ابن سعد - فتوح البلدان - استیعاب - اسد الغابہ - سیرت النبیؐ مولانا شبلی نعمانی رحمت للعالمین - الفاروق مولانا شبلی نعمانی - تاریخ اسلام مولانا عبدالرحمٰن شوق امرتسری - افضل المواعظ (مولفہ مولانا محمد ابراہیم) سیرت الصحابہ مولفہ مولوی معین الدین احمد - تاریخ جرم وسزا (مولفہ امداد صابری) تاریخ الامت مولفہ اسلم جیراجپوری - تاریخ الغداد -

مصنف نے کوشش یہ کی ہے کہ خاص خاص واقعات کو قلمبند کیا جائے اور ان خاص خاص دشمنوں کا ذکر کر دیا جائے جنہوں نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح سے تنگ کیا لیکن آپؐ نے اپنے اخلاق حسنہ سے سب کو مرعوب کیا اور بیشتر ان میں سے مسلمان ہو گئے - بڑے بڑے سرکش آپؐ کی زندگی کے درپے رہے لیکن آپؐ نے اپنے پیارے اخلاق و کردار سے سب کو گرویدہ بنا دیا -

معیار سیرت پر یہ کتاب پوری اترتی ہے - واقعات صداقت پر مبنی ہیں - زبان معیاری استعمال کی گئی ہے - (اقتباس:-

(۱) یا اللہ! ان لوگوں کو ہدایت دے اور میری مدد فرما - بغیر تیری مدد کے میرا کامیاب ہونا دشوار ہے - میں انکی ہلاکت نہیں چاہتا - مجھے امید ہے کہ انکی نسل سے کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانیوالا پیدا ہو جائے - یہ مجھکو نہیں جانتے - [۱]

(۲) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندہ کو پہچان لیا تھا لیکن واقعہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہندہ اس اعجازی کرشمہ سے متاثر ہوئی - اور بے اختیار بول اٹھی یا رسولؐ اللہ! آپکےؐ خیمہ سے مبغوض تر خیمہ میری نگاہ میں کوئی نہیں تھا - لیکن آج آپؐ کا خیمہ سے کوئی زیادہ محبوب خیمہ میری نگاہ میں دوسرا نہیں ہے - [۲]

---

[۱] رسول خدا کا دشمنوں سے سلوک امداد صابری (سنگ میل پبلیکیشنز لاہور) صفحہ ۲۹ ۹۵ "

[۲] " " " "

(۲۵۶)

پیش کردہ - بین الاقوامی سیرت النبیؐ کانفرنس منعقدہ ۲۸،۲۷ فروری و یکم مارچ ۱۹۵۹ء بمقام کے - جی - اے گراؤنڈ بندر روڈ کراچی

گلدستۂ مقالات

یہ مجموعۂ مقالات جو ۱۹۵۹ء / ۱۳۷۸ھ میں بین الاقوامی سیرت النبیؐ کانفرنس میں پڑھے گئے۔

انکا ہے - یہ مقالات مندرجہ ذیل حضرات نے سیرت کانفرنس میں پڑھے - جو مختلف عنوانات کے تھے - جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو نمایاں نظر آتے ہیں -

یہ مقالات مختلف عنوانات کے تحت پڑھے گئے جو تحریری شکل میں موجود ہیں - یہ مقالات سرمایۂ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتے ہیں - مقررین حضرات نے زبان بھی بڑی فصیح اور صاف استعمال کی ہے جسکی وجہ سے ہر عام و خاص اس سے فیض اٹھا سکتا ہے ـــــ

۱ - مقالہ = صدر مملکت پاکستان جنرل محمد ایوب خاں بالقابہٗ

۲ - مقالہ = وزیر خوراک و زراعت جناب محمد حفیظ الرحمان صاحب

۳ - مقالہ = "نذرانۂ عقیدت" از رئیس احمد اللہ خاں صاحب

۴ - مقالہ = سفیر ایران ہز ایکسیلنسی آقائے احمد خیدکی صاحب

۵ - مقالہ = جناب مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

۶ - مقالہ = "نظم و تقریر" مولانا انور صابری صاحب

۷ - مقالہ = (تقریر) مولانا صبغت اللہ صاحب شہید فرنگی محل لکھنؤ۔

۸ - خطبہ = برمی فاضل فانگ لون یی

۹ - مقالہ = مولانا اطہر علی صاحب مہتمم جامع امدادیہ کشور گنج (مشرقی پاکستان)

۱۰ - مقالہ = مولانا محمود الرحمٰن صاحب

۱۱ - مقالہ = مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

۱۲ - مقالہ = مولانا امین احسن اصلاحی صاحب

۱۳ - مقالہ = مولانا عبدالستار خاں نیازی صاحب

۱۴ - مقالہ = مولانا مخدوم سید محمد ناصر جلالی صاحب

۱۵ - تقریر = مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

۱۶ - مقالہ = مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی

۱۷ - مقالہ = محمد اسمٰعیل خاں صاحب عاقل اکبرآبادی

۱۸ - مقالہ = مجتہد العصر نجفی صاحب

۱۹ - مقالہ = میجر جنرل محمد اکبر خاں صاحب

۲۰ - مقالہ = پروفیسر فیروز الدین صاحب روحی

۲۱ - مقالہ = مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ طبیہ شرقیہ

۲۲ - مقالہ = عبدالکریم اسمٰعیل مرچنٹ صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی

۲۳ - روداد = مولانا محمد جیلانی صاحب - کامل نظامیہ

۲۰

نمونہ :-

حضورؐ نے ہر لحاظ سے رضائے الٰہی کا مکمل نمونہ پیش کیا۔

.بحیثیت ایک جج

.بحیثیت ایک کمانڈر انچیف

.بحیثیت ایک معلم اخلاق

.بحیثیت ایک مصلح معاشرہ

.بحیثیت ایک قانون ساز

.بحیثیت ایک ماہر معاشیات و اقتصادیات

غرضکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو سے، حضورؐ کی قائدانہ صلاحیتیں اس مقام پر ہیں کہ انسانیت اپنی تکمیل کیلئے ہر وقت انھیں دورۂ کمال پر دیکھے گی بلکہ مقام نبوت کی وسعتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دامن ابد رکھیں گی ص ۹۷ [۱]

---

[۱] گلدستۂ مقالات، پیش کردہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقدہ ۲۷، ۲۹ فروری تا مارچ ۱۹۷۵ء بمقام کے۔ ڈی۔ اے گراؤنڈ کراچی ص ۹۷

از محمد طیب مہاجر لدھیانوی (۴۵۷)

درِ یتیم

یہ کتابچہ جو صرف ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اسکو محمد طیب صاحب نے

جون ۱۹۵۹ء / ۱۳۷۸ھ کو سپرد قلم کیا - ناشر کا نام و مقام اشاعت درج

نہیں ہے - ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں -

فہرست مضامین بھی نہیں ہے - مصنف نے مختصراً جملہ واقعات کو تحریر میں

لانیکی کوشش کی ہے - لیکن حقائق سے کام نہیں لیا - بعض باتیں ایسی درج ہیں

جن کا حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں - مثلاً

صفحہ ۶ تاریخ پیدائش: - آپکی پیدائش شکم مادر میں ماہ رجب بروز جمعرات کو ہوئی

اور دنیا میں آپ کی پیدائش میں علماء کا اختلاف ہے - بعض کہتے ہیں کہ ۱۲ رمضان

بروز پیر ۵۳ دن بعد فیل ۔ آپ پیدا ہوئے - بعض کہتے ہیں ۲ ربیع الاول بروز پیر

۴۰ دن بعد واقعہ فیل، اور بعض کے نزدیک ۸ ربیع الاول بروز پیر ۵ دن بعد

واقعہ فیل کے - مگر صحیح یہ ہے کہ ۶ یا ۷ یا ۸ یا ۹ ماہ حمل کے بعد ۱۲ ربیع الاول

بروز پیر سنہ ۵ فیل اور ۴۰ نوشیروانی ۲۰ اپریل سنہ ۵۷۱ء مکہ معظمہ میں

محمد بن یوسف کے گھر یا شعب بنی ہاشم میں آپ شکم مادر سے ختنہ شدہ

پیدا ہوئے -

خاص خاص عنوانات مندرجہ ذیل ہیں

آپ کا اسم مبارک ۔ حضرتؐ کے حقیقی چچے تائے ، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ۔ حضرتؐ کا حسب نسب ۔ آپ کا دودھ پینا ۔ حضرت کا بکریاں چرانا ۔ سفر تجارت ۔ حضرت کا نکاح ۔ سب سے پہلے مسلمان ہونے والے ۔ مکی ، مدنی سورتوں کی تعداد ۔ ہجرت مدینہ اور اسکے اسباب ۔ قبا میں داخلہ ۔ اذان کی ابتدا ۔ حضرت کا جنگی سامان ۔ حضرت کی بیماری اور وفات وغیرہ ــــ

نمونہ اقتباس :۔ کہتے ہیں کہ قبا سے مدینہ تک تین میل تک کے فاصلے پر دو طرفہ مشتاقان زیارت کے پرے کے پرے اٹے پڑے تھے ۔ اتنی مخلوق آج تک نہ کبھی سننے میں آئی نہ دیکھنے میں ۔ حضرت کی قبا سے روانگی کے وقت عتبان بن مالک اور عباس بن عبادہ بنو عوف کے چند لوگوں میں حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگے ۔ یا رسول اللہؐ آپ ہمارے ہاں رہئے ۔ ہم آپکی ہر طرح امداد کریں گے ۔ حضورؐ نے فرمایا میری اونٹنی کو حکم مل گیا ہے ۔ جہاں یہ جائیگی وہیں ٹھہریں گے ۔ [۱]

---

[۱] دریتیم ، ــــ مصنف محمد طیب صفحہ ۳۱ ــــ

اسوۂ حسنہ (جلد اول)

از مولانا محمد ظفیر الدین صاحب ندوۃ المصنفین و استاد دارالعلوم دیوبند

مصائب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل حال

سیرت کی اس کتاب کو مولانا ظفیر الدین صاحب نے تحریر کیا۔ اس کتاب میں سیرت کے ایک پہلو کو زیادہ نمایاں کیا ہے۔ کہ آپؐ نے کون کون سے مصائب و تکالیف برداشت نہیں کیں۔؟ لیکن پایۂ استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ ہوئی ــــ اس کتاب میں نبوت سے قبل کے مصائب، نبوت کے وقت کے مصائب کا چیدہ چیدہ ذکر کیا گیا ہے ــ

اگر تمام انبیاء علیہم السلام کے مصائب اور سختیاں جمع کر دی جائیں تو بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب زیادہ نظر آئیں گے[1] ــ صرف طائف کے مصائب کا ذکر کیا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔

یہ واقعہ سیرت کے انتہائی سرمایہ کی جیتی جاگتی تصویر ہے یہ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے۔ زبان آسان ہے ۔

سیرت کی یہ کتاب محرم الحرام ۱۳۷۹ھ مطابق جولائی ۱۹۵۹ء میں مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی سے شائع ہوئی ــ اس کتاب میں ۱۹۱ صفحات ہیں ۱۹ سطریں ہر صفحہ میں موجود ہیں اور ہر سطر میں ۱۴ الفاظ اور تقریباً ۲۵ نقطے ہیں یہ کتاب ہر ایک کیلیے سود مند ہے۔ لیکن ان لوگوں کیلیے جو تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں سونے پر سہاگہ کا کام دیگی ــ

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب ہمہ گیر اور نوع بنوع تھے۔ تاکہ افراد امت کیلیے تسلی کا باعث بنیں خواہ انکی تکلیفیں زندگی کے کسی شعبہ سے متعلق ہوں۔ انہیں سرکار دو عالم ﷺ کی تکالیف سے ڈھارس مل جائیگی۔ (از کاتب (مولوی) محمد آغائی مظاہری)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے آخر عمر تک ہر قسم کے مصائب اور آزمائشوں کا مقابلہ کیا اور کامیاب رہے - اگر کوئی دوسرا ہوتا تو کبھی کا میدان چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرتا یا بددعا سے خدائی قہر نازل کرواکر ظالم اور بدکرداروں کو ختم کروا دیتا - لیکن پیارے نبی صلعم نے آخر دم تک اخلاق و رحمت کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا - یہی سبب ہے کہ نیر احمدی کی شعاعیں ساری دنیا میں چمکیں اور قیامت تک چمکتی رہیں گی -

فہرست مضامین طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

۱ - تمہید - مصائب و آلام نبوت سے پہلے - مصائب و آلام بعد نبوت - اذیت رسول صلعم کی تدبیریں مصالحت کے پیرایہ میں اذیت رسول صلعم کی سعی - رحمت عالم پر کیے گئے بے انتہا مظالم - منافقین کی شرارت و شیطنت - اہلبیت رسول صلعم پر کیے گئے مظالم اور اذیت رسول صلعم کی ناپاک کوشش - تبلیغ دین میں رکاوٹیں اور اذیت رسول صلعم - اسلام اور پیغمبر اسلام کو مٹانے کی ناپاک تدبیریں - رحمت عالم صلعم کا فقر و فاقہ اور اس سلسلے کی اذیتیں - اپنے جان نثاروں سے اذیت - قدرتی مصائب و آلام - مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکر -

نمونۂ اقتباس :-

ایک مرتبہ حرم میں بیٹھ کر قریش یہ مشورہ کر رہے تھے کہ محمد صلعم جیسے ہی یہاں قدم رکھیں ہم سب مل کر ان کی بوٹی بوٹی اڑا دیں ، اتفاق سے یہ ظالمانہ مشورہ حضرت فاطمہ زہرا نے سن لیا ، روتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کافروں کا سنگدلانہ مشورہ کہہ سنایا ، آپ نے اپنی پیاری بیٹی کو گھرائی ہوئی دیکھ کر انکو تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں ، اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہے [۱]

---

[۱] اسوۂ حسنہ " مولانا ظفیر الدین صفحہ ۱۰۱ ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی جولائی سنہ ۱۹۵۹ء

آفتاب نبوت

از حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب
مہتمم دار العلوم دیوبند

سیرت کی اس کتاب میں قاری محمد طیب صاحب نے قرآن کی آیت " و داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا " کو عنوان بنا کر پیش کیا ہے کہ آپؐ کی ذات اقدس سراپا داعی الی اللہ تھی - قرآن پاک نے خود یہ بات کہی ہے -

سیرت کا بیشتر مواد قرآن حکیم کی روشنی میں قلمبند کیا گیا ہے اسی سبب سے جو واقعات مصنف نے قلمبند کیے ہیں وہ سچے اور موثر ہیں - بظاہر ۱۵۸ صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے لیکن حقائق و صداقت کے لحاظ سے یہ قابل تحسین ہے زبان بھی محققانہ اور آسان استعمال کی گئی ہے - یہ درحقیقت سیرت کے سرمایہ میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے - اس کتاب کے مصنف محمد طیب صاحب ہیں اس کتاب کو ناشر ادارہ تاج المعارف دیوبند یوپی نے ستمبر ۱۹۵۹ء ۱۳۷۹ھ میں شائع کیا - کتاب ۱۵۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں -

فہرست طویل ہے - خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں -

سیرت میں قرآن کی اعجاز بیانی - تمثیلی سیرت - آفتاب کا قرآنی لقب - نبوت ہدایت کا طلوع ختم نبوت - خلقت اور ولادت - پکار اور دعوت - اسوۂ حسنہ وغیرہ

نمونۂ اقتباس :- چنانچہ آپؐ نے خود بھی کمالات انبیاءؑ کا جامع خودؐ کو فرمایا - کیونکہ انبیاءؑ کے کمالات نبوت کی بنیاد دو ہی چیزوں پر ہے - ایک کمال علمی ایک کمال اخلاقی سو آپؐ نے اپنی نسبت تمام انبیاء و اولیاء کے سارے علمی کمالات کا جامع ہونا ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ـــ " اوتیت علم الاولین والآخرین (مجھے اگلوں اور پچھلوں کے تمام علوم دئے گئے (جن کا مظہر اتم قرآن حکیم ہے) [۱]

---

[۱] " آفتاب نبوت " مولانا طیب صاحب صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۵۹ء ادارہ تاج المعارف دیوبند یوپی

(رسالہ) رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم از قاضی محمد زاہد الحسینی

رحمتِ کائنات، یہ ایک رسالہ ہے جسکو قاضی محمد زاہد الحسینی نے ۲۸ رمضان ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء میں قلمبند کیا۔ اسمیں مصنف نے حیات النبیؐ پر زیادہ زور دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بظاہر دنیا سے پردہ کرگئے ہیں لیکن حقیقت میں وہ حیات ہیں۔

جہانتک انبیاء علیہم السلام کی حیات کا تعلق ہے وہ عقیدہ یہ ہے کہ انکے اجساد مبارکہ کو مٹی نہیں کھاتی۔ نبی، شہیدا[۱] اور صدیق وصالحین وغیرہ کی جہانتک موت کا تعلق ہے تو وہ برحق ہے (کل نفس ذائقۃ الموت) ہر ایک کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قرآن مجید میں صاف صاف موجود ہے۔ مصنف نے زرا زیادہ ہی اس مسئلہ کو چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔ زبان آسان اور عام فہم استعمال کی ہے

مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی دیکھا اور آپ نے فرمایا "تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں تاکہ اسکو انبیاءؑ کی مجلس میں پیش کرسکوں۔ علیہم السلام"[۲]

---

[۱] - شہید کیلئے قرآن ارشاد ہے "ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء" شہداء کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ بظاہر موت بھی طاری ہوتی اسکا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اور حقیقت میں وہ زندہ ہیں قرآن کا فیصلہ ہے اسکا یقین و اقرار بھی لازم ہے۔ آنحضرت صلعم کی حیات مبارکہ کا تعلق بھی اسی طرح ہے۔ ارشاد ہے "من صلی علی عند قبری فسمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ" - جو مجھپر درود وسلام بھیجتا ہے میری قبر مبارک کے پاس آکر میں اسے اپنے کانوں سے سنتا ہوں اور دور والے درود وسلام مجھے پہنچادئے جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف۔ از کاتب -

[۲] بشارات عظمیٰ، صفحہ ۳) تلخیص

اس رسالہ میں ۲۸۷ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں
تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ اسکو دار الاشاعت والتبلیغ شمس آباد ضلع
اٹک پاکستان نے شائع کیا — فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ خاص
خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و اہمیت۔ مذاہب اربعہ کا
عقیدہ دربارۂ حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجماع امت بر عقیدہ
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اللہ حیٌّ، دور حاضر کے مشاہدات
عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کا بنیادی ہے۔ وغیرہ

(عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

نمونہ :- یہ عقیدہ اس حد تک بنیادی اور ضروری ہے کہ آج تک اسکے
خلاف کسی ذی علم، کسی ولی، کسی امام نے لب کشائی نہ کی۔ اس پر سب کا
اجماع اور اتفاق رہا ہے۔ جامعہ ازہر مصر کے محقق عالم محمد بن خانجی نے
کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات حدیث متواتر سے ثابت ہے۔[1]

---

[1] "رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم" قاضی محمد زاہد ص ۲۹ شائع کردہ دار الاشاعت والتبلیغ
شمس آباد ضلع اٹک پاکستان

محسنِ انسانیت

محسنِ انسانیت، نعیم صدیقی صاحب نے قلمبند کی ہے۔ خداوند تعالیٰ جس سے چاہتا ہے اچھے کام لے لیتا ہے۔ خدائے بزرگ وبرتر نے نعیم صاحب کو قلم کا دھنی پیدا کیا ہے۔ جنھوں نے اتنی عمدگی سے پیارے حبیبؐ کی سیرت تحریر فرمائی کہ کوئی شخص بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب منثری طرز پر تحریک کی زبان میں لکھی گئی ہے۔ معیار سیرت پر یہ کتاب نہ صرف پوری اترتی ہے بلکہ اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان انقلابی اور مؤثر استعمال کی گئی ہے۔ اس قسم کی تعمیری اور معلوماتی کتابیں اگر لوگ لکھیں تو سیرت کے ہر پہلو کو نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

پہلے یہ کتاب دو جلدوں میں طبع ہوئی تھی اب اسکو ناشر اخلاق حسین صاحب مالک اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور سے یکم جون ۱۹۶۳ء کو شائع کیا۔ نعیم صدیقی صاحب نے اس کتاب کو یکم جنوری ۱۹۶۰ء ۱۳۸۰ھ کو مکمل فرمایا۔ اس کتاب میں تمام خوبیاں موجود ہیں۔ یہ ضخیم کتاب ۷۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں دیباچہ۔ تقریظ، عرض ناشر اور مقدمہ (پیغام، نصب العین اور تاریخی مقام) (تقریباً ۶۶) صفحات کا بھی منسلک ہے۔ یہ کتاب بھی جلی حروف میں تحریر کی گئی ہے۔ ہر صفحہ ۲۱ سطور کا حامل ہے اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۳۲ نقطے ہیں۔ سائز بھی دوسری کتب کی بہ نسبت بڑا ہے ایک بڑے رسالے کے سائز کا گمان ہوتا ہے۔

ابواب کی تقسیم کچھ اسطرح کی گئی ہے کہ جملہ جزئیات بھی شامل ہوگئی ہیں۔

۱۔ پیغام، نصب العین اور تاریخی مقام ۲۔ شخصیت ایک نظر میں
۳۔ محسن انسانیت (مکی دور میں) ۴۔ محسن انسانیت (مدنی دور میں)
۵۔ واقعاتِ سیرت پاک کی ترتیبِ زمانی ۔ ۶۔ اولیات و تقدمات

مندرجہ بالا ابواب میں تقریباً سیرت کے ہر پہلو کو عنوان بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ ۱ حضورؐ کا نصب العین ، اور "ایک دین ـــــ ایک تحریک" میں مصنف نے حضورؐ کی سیرت کا نچوڑ قاری کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کیوں تشریف لائے؟ اگر کائنات کے خالق کو سمجھنا ہو تو پیارے حبیبؐ کی سیرت کا مطالعہ کرو کائنات کل فوراً سمجھ میں آجائے گا۔ مصنف کا طرزِ تحریر پُر اثر ہے جو قاری اور سامع دونوں پر اثر کرتا ہے

ل "حضورؐ نے چونکہ ایک مکمل دین کو برپا کرنے کیلیے تحریک برپا کی تھی اس لیے آپؐ نے ایک ایک کرکے سلیم الفطرت افراد کو تلاش کیا پھر جس کے سینے میں بھی کلمۂ حق کی شمع روشن ہوگئی اسے ایک تنظیم میں منسلک کر دیا۔ اسکی تربیت کی۔ اسے اپنے ساتھ کشمکش کی بھٹی میں ڈالا اور پھر جس مرحلے میں جتنی منظم قوت حاصل تھی اسے اپنی قیادت کے تحت جاہلی نظام کے خلاف صف آرا کیا۔ فکری میدان میں بھی سیاسی میدان میں بھی اور بالآخر جنگ کے میدان میں بھی ـــ"

ل محسن انسانیت صفحہ ۳۹ (مقدمہ) نعیم صدیقی اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور شاہ عالم مارکیٹ
تالیف یکم جون سنہ ۱۹۶۳ء

دوسرا اقتباس پڑھیے اور بار بار پڑھیے دیکھیے کہ کس خوبی سے پیغام محمدی پیش کیا گیا ہے۔

"اصل سوال گروہ بندیوں کا نہیں - اصول و عمل کا ہے، یہودیوں میں سے عیسائیوں میں سے، صابیوں میں سے اور خود اسلام کے نام لیواؤں میں سے جو کوئی فی الحقیقت خدا اور اسکے قانون اور اسکے انبیاء کی دعوت اور محاسبہ اور جزا پر ایمان لائے اور پھر اپنی زندگی کو عمل صالح بنا کے دکھا دے تو بس یہ چیز ہے جو مطلوب ہے۔ اصل چیز نام نہیں کام ہے۔ مطلوب ٹھپّے نہیں کھرا مال مقصود نسبتیں نہیں سیرتیں ہیں۔ مسئلہ کسی دھڑے اور جتھے کے مفاد کا نہیں، انسانیت کی مشترک خیر و فلاح کا ہے۔" [1]

[2] "حضرت علیؓ سے ایک بار سوال کیا گیا کہ آپؓ اپنے مسلک کی وضاحت کریں آپؓ نے مختصراً جس فصیح انداز سے جواب دیا اور اس جواب سے اپنے طرز فکر، اپنے کردار اور اپنی روحانیت کی جامع تصویر کھینچ دی۔ وہ بجائے خود انسانی کلام کی تاریخ میں ایک اعجاز ہے ملاحظہ ہو:—

"عرفان میرا سرمایہ ہے۔ عقل میرے دین کی اصل ہے۔ محبت میری بنیاد ہے شوق میری سواری ہے۔ ذکر الٰہی میرا مونس ہے۔ اعتماد میرا خزانہ ہے۔ حزن میرا رفیق ہے۔ علم میرا ہتھیار ہے۔ صبر میرا لباس ہے۔ خدا کی رضا میری غنیمت ہے۔ عاجزی میرے لیے وجہ اعزاز ہے۔ زہد میرا پیشہ ہے۔ یقین میری طاقت ہے۔ (لفظ قوت ہو تو غذا ہے) صدق میری سفارش ہے۔ طاعت میرا بچاؤ ہے۔ جہاد میرا کردار ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے" [2]

---

[1] صفحہ ۲۷۵ اور ۲۷۶ "محسن انسانیت" نعیم صدیقی

[2] صفحہ ۱۰۵ اور ۱۰۶ " " اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

الوحی المحمدی

تصنیف علامہ سید رشید رضا موں مفتی محمد عبدہ کے شاگرد رشید اور صحیح جانشین اڈیٹر المنار

مترجم سید رشید احمد ارشد

مندرجہ بالا کتاب 'وحی' سے متعلق ہے لیکن سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی جگہ جگہ کیا گیا ہے۔ فصل دوم و سوم میں سیرت پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب میں دور حاضر کے تمدنی، علمی اور سیاسی و قومی مشکلات کے تقاضوں اور رجحانات کے مطابق انسانوں کے سامنے قرآن کریم کے معجزے کو پیش کیا گیا ہے اور اسکے علوم اور اصلاح و ہدایت کے ذریعہ مغربی علماء کو چیلنج کیا گیا ہے۔ بلکہ انھیں اسلام کی دعوت بھی دی گئی ہے۔

یہ کتاب سرمایہ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان میں تسلسل اور روانی بھی نظر آتی ہے۔ مصنف نے جو واقعات قلمبند کیے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں۔ مترجم نے بھی طرز ادائیگی یعنی ترجمہ میں زبان کا بڑا لحاظ رکھا ہے۔ ادبی معیار برقرار رکھا گیا ہے۔

اس کتاب کے مؤلف علامہ سید محمد رشید رضا ہیں اور اس کا ترجمہ سید رشید احمد ارشد لیکچرار شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی نے کیا ہے۔ اس کتاب کے طابع شیخ نیاز احمد اور ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ہیں۔ اس کا مقام اشاعت کتاب منزل کشمیری بازار لاہور درج ہے۔ یہ ۱۹۶۰ء / ۱۳۸۰ھ میں پہلی بار اردو میں منظر عام پر آئی — یہ کتاب ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ اور تقریباً ۲۳ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ فصل اول میں وحی اور نبوت کی حقیقت کا ذکر ہے۔

فصل دوم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات پر بحث ہے -

فصل سوم میں - عالم غیب کے منکرین کے شبہات درج ہیں -

فصل چہارم میں - اعجاز قرآنی اور اسکے انقلابی اثرات بیان ہوئے ہیں

فصل پنجم میں - قرآنی مقاصد اور انکی تکرار - قرآن کریم کا پہلا مقصد - (دین کے ارکان کی اصلاح) قرآن کریم کا دوسرا مقصد (نبوت اور پیغمبر کے فرائض) قرآن کریم کا تیسرا مقصد (انسانیت کی تکمیل) قرآن کریم کا چوتھا مقصد سیاسی اور سماجی اصلاح کے ذرائع - عالمگیر اتحاد انسانی کا جامع اصول) قرآن کریم کا پانچواں مقصد (اسلام کے شخصی قوانین) قرآن کریم کا چھٹا مقصد (اسلامی حکومت کی نوعیت) قرآن کریم کا ساتواں مقصد (مالی اصلاحات) قرآن کریم کا آٹھواں مقصد (اسلام کا نظام جنگ) قرآن کریم کا نواں مقصد (اسلام میں حقوق نسواں) قرآن کریم کا دسواں مقصد (غلاموں کی آزادی)

خاتمہ (مہذب اقوام کو دعوت اسلام)

مصنف نے اپنے قلم سے نہ صرف اسلام کی خدمت کی ہے بلکہ اس سلسلے میں عملی قدم بھی اٹھایا ہے - انھوں نے اتحاد اسلامی کیلئے "الجامعۃ الاسلامیہ" کے نام سے ایک ایسی بین الاسلامی انجمن کی تجویز بھی پیش کی جس کا مرکزی مقام مکہ معظمہ ہو اور تمام اسلامی ممالک میں اسکی شاخیں قائم ہوں - مگر اسلامی ملکوں کی نا اتفاقیوں اور اغیار کی سیاسی چالوں کی وجہ سے ایسی تجویز عملی شکل نہ اختیار کر سکی - سید جمال الدین افغانی اور مفتی محمد عبدہ ساری عمر کوشاں رہے مگر عملی نتیجہ نہ برآمد ہوا -

کتاب میں مصنف نے مغربی علماء کے غیر شعوری الزامات کے جوابات بڑے احسن طریقوں سے دیے ہیں خاص کر وحی کے سلسلے میں جو ان لوگوں نے

اعتراضات برائے اعتراضات کیے ہیں انکے منہ توڑ جواب دیے ہیں۔
قرآن کریم خدا کا کلام اور اسکی نازل کردہ کتاب ہے وہ عقل اور سائنس کے
ذریعے وحی الٰہی کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں اور جو کچھ عقل کے معیار پر نہ اترے
اسے وہ تسلیم نہیں کرتے یہی وہ بنیادی اختلاف ہے جسکی ہر باب میں مصنف نے
بڑے معقول دلائل کے ساتھ تردید کی ہے اور آجکل کے ترقی یافتہ زمانے کے
مغربی علماء سمجھ سکیں۔

نمونۂ اقتباس:۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو ایسے امی انسان پر نازل ہوئی
جس نے صحیح انسانی فطرت پر نشوونما پائی تھی۔ آپؐ کی عقل سلیم تھی اور دل صاف و
شفاف اور اخلاق پاکیزہ تھے۔ آپؐکے دل پر نہ تو بری مذہبی رسومات کا تسلط تھا
اور نہ دنیاوی خواہشوں کا۔ اس کتاب نے عرب میں زبردست انقلاب برپا کرکے
اقوام عالم میں انقلاب برپا کردیا۔ عالم کی فطرت شرک اور بت پرستی سے آلودہ تھی
لہٰذا اسے ایسی آلودگیوں سے صاف کیا گیا جنہوں نے افق اعلیٰ سے نیچے زمین پر گرا
دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سے بھی کمتر مخلوقات کی پرستش کرنے لگا تھا۔

قرآن کریم نے کلیساؤں کی تمام بدعتوں اور ان بری مذہبی رسومات کا خاتمہ کردیا
جنہوں نے عقل انسانی کو بگاڑ کر اسکی آزادئ فکر کو چھین لیا تھا۔

اور پیغمبروں کی توحید شرک میں، حق کو باطل میں اور ہدایت کو گمراہی میں تبدیل کردیا تھا
انکے علاوہ ظالم بادشاہ اور جابر حاکموں کے استبداد نے انسانی بہادری کو بگاڑ کر
ان کی خودداری کو مجروح کردیا تھا۔ اور انکی خودمختاری سلب کر لی تھی قرآن کریم نے
آکر ان سب چیزوں کا بھی خاتمہ کردیا۔ [1]

۲

---

[1] "الوحی المحمدی" سید محمد رشید مترجم سید رشید احمد ارشد صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم　　از نعیم صدیقی
قرآن اور عقل سلیم کی روشنی میں　　شائع کردہ :- مکتبہ تعمیر انسانیت

زیر مطالعہ کتاب نعیم صدیقی نے تحریر کی ہے - یہ پہلی بار ۱۹۶۰ء / ۱۳۸۰ھ میں
مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے شائع کی ہے - یہ کتاب ۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے
مصنف کئی کتابوں کو منظر عام پر لا چکا ہے - جس میں محسن انسانیت مایہ ناز
کتاب شمار کی جاتی ہے - اس کتاب میں مباحث بھی شامل ہیں - اس کتاب کے
ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں - فہرست طویل ہے -
خاص خاص مضامین حسب ذیل ہیں -

الرسول کا منصب - تبیین کتاب کی وسیع ذمہ داری - رسالت کی مزید اہم
ذمہ داریاں - رسول ایک مستقل اتھارٹی اور سند - حقوق رسالت سے استشہاد
سنت رسولؐ کا انسٹی ٹیوشن - چند کلمات پڑھنے والوں سے ——

اس کتاب میں موجودہ دور کے مذہب سے دور انسانوں کا بہترین علاج
تجویز کیا گیا ہے اور ان کا بھی جواب دیا گیا ہے جو لوگ اہل قرآن کہلاتے ہیں
اور سنت نبویؐ کی نعوذ باللہ ضرورت محسوس نہیں کرتے -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قرآن مجید کی تشریح کی حیثیت
رکھتا ہے - جب تک آپؐ کی سیرت کا مطالعہ نہ کیا جائے قرآن کو تفصیلی
طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے - اسی نکتہ کو مصنف نے اجاگر کیا ہے -

زبان بڑی مؤثر اور جاذب قلب ہے -

نمونۂ اقتباس :—

(حضرت) محمدؐ ایک فلسفی نہیں تھے کہ ساری توجہ آپؐ کے مسودات کو کہیں سے کھود کھود کر نکالنے اور ان کو پڑھنے پر صرف کردی جائے۔ آپ کسی مدرسہ کے مدرس نہیں تھے کہ آپؐ کے پڑھائے ہوئے اسباق کا ریکارڈ تلاش کیا جائے۔ آپؐ شاعر نہیں تھے کہ آپکی خود نوشت بیاض یا اسکی مستند نقل آپ کے حاصل کار کو ہمارے سامنے لے آئے آپؐ صوفی نہیں تھے کہ آپؐ کے ملفوظات کا کوئی مجموعہ آپکے سارے کارنامے پیش کردے۔ آپؐ نئی انسانیت اور نئے سماج کے معمار بن کے اٹھے تھے بلکہ کہنا چاہیئے کہ آپؐ نے ایک نیا دور تاریخ اور ایک نئی دنیا ہمارے لیئے پیدا کردی ہے[1]

---

[1] سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نعیم صدیقی۔ مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور صفحہ ۲۳۷ سنہ ۱۹۶۰ء

ادبستان لاہور — **ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم** — از ابوالکلام آزاد

سیرت کی یہ کتاب مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی مخصوص طرز زبان میں تحریر کی ہے اور عالمانہ انداز سے الفاظ کی گلفشانی کی ہے - نیز ولادت کے سلسلہ میں انھوں نے بالکل ٹھوس اور صحیح دلائل دیے ہیں کہ بعض باتیں غلط منسوب کی ہیں - اور لوگ اسکو سچا مانتے ہیں اسکی حقیقت بیان کی ہے -

ابوالکلام آزاد مرحوم نہ صرف ایک عالم تھے بلکہ ایک اچھے ادیب بھی - انھوں نے سیرت کے سلسلہ میں کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں - ان ہی میں سے یہ ایک شہ پارہ ہے - واقعات حقائق اور مدلل صداقت پر مبنی ہیں - زبان پختہ اور طرزِ بیان عمدہ ہے -

کتاب ۱۲۵ صفحات پر مشتمل ہے - ہر صفحہ میں ۱۶ سطور اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ ہیں - ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں ادبستان لاہور نے شائع کیا -

فہرست مضامین حسب ذیل ہیں -

ذکر ولادت

ذکر مقدس :-

مجالس مولد نبوی ۲

فضیلت مجالس ذکر - قتیبہ کی روایت - ابن عباسؓ کی روایت - حضرت عباسؓ کی روایت - کسرا ایوان کسریٰ -

نمونۂ اقتباس :-

یہی واقعۂ ولادت نبوی ہے جو دعوت اسلامی کے ظہور کا پہلا دن تھا اور یہی ماہ ربیع الاول ہے - جسمیں اس امت مسلمہ کی بنیاد پڑی جسکو تمام عالم کی ہدایت و سعادت کا منصب عطا ہونے والا تھا - یہ ریگستان حجاز کی بادشاہت کا پہلا دن نہ تھا - یہ عرب کی ترقی و عروج کے بانی کی پیدائش نہ تھی - یہ محض قوموں کی طاقتوں کا اعلان نہ تھا، اسمیں صرف نسلوں اور ملکوں کی بزرگی کی دعوت نہ تھی جیسا کہ ہمیشہ ہوا ہے اور جیسا کچھ کہ دنیا کی تمام تاریخ کا انتہائی سرمایہ ہے - بلکہ یہ تمام عالم کی روحانی بادشاہت کا یوم میلاد تھا - یہ تمام دنیا کی ترقی و عروج کے بانی کی پیدائش تھی - یہ تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا ظہور تھا - یہ تمام نوع انسانی کے شرف و احترام کا قیام عام تھا - یہ انسانوں کی بادشاہتوں، قوموں کی بڑائیوں اور ملکوں کی فتوحات کا نہیں - بلکہ خدا کی ایک ہی اور عالمگیر بادشاہت کے عرش جلال و جبروت کی آخری اور دائمی نمود تھی [1]

---

[1] ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم - مصنف ابو الکلام آزاد - ادبستان لاہور ۱۹۶۲ء
ص ۲۲

(۲۸۰) مقالاتِ سیرت ؐ

از ڈاکٹر محمد آصف قدوائی
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے مقدمہ کے ساتھ)

مندرجہ بالا "مقالات سیرت"، ڈاکٹر محمد آصف قدوائی صاحب نے تحریر فرمائی ہے اور اسکا مقدمہ سید ابوالحسن علی ندوی نے قلمبند کیا ہے۔ یہ کتاب تحقیقی انداز لیے ہوئے ہے۔
ڈاکٹر محمد آصف نے یہ "مقالات سیرت" اچھوتے انداز میں قلمبند کیے ہیں۔ تحقیق اور حقائق سے جگہ جگہ کام لیا گیا ہے۔ غیر مصدقہ واقعات کو جگہ نہیں دی ہے۔ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب باعث فخر ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب معیاری معلوم ہوتی ہے۔ مصنف نے طرز ادائیگی اور طرز بیان بالکل سلیس اور آسان لفظوں میں کی ہے۔
کتاب ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ سے سنہ ۱۹۶۰ء / ۱۳۸۰ھ میں شائع ہوئی یہ کتاب مقالات کی شکل میں ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

تعارف پیش لفظ از (ابوالحسن ندوی) ۲۔ پہلا مقالہ:۔ اسلام میں نبوت کا تصور ۳۔ دوسرا مقالہ:۔ حیات طیبہ"(۱)" ۴۔ تیسرا مقالہ:۔ حیات طیبہ"(۲)" ۵۔ چوتھا مقالہ:۔ معجزے ۶۔ پانچواں مقالہ:۔ خلق عظیم ۷۔ چھٹا مقالہ:۔ پیغمبر اسلام اور تلوار ۸۔ کامیاب ترین پیغمبر ۹۔ آٹھواں مقالہ:۔ سرورِ کائنات ؐ ۱۰۔ ضمیمہ (۱) چند خطبے (۱۱) ضمیمہ (۲) حدیثیں (۱۲) ضمیمہ (۳) دعائیں۔

نمونۂ اقتباس:۔ بچوں سے نبی اکرم ؐ بڑی محبت فرماتے تھے انکے قریب سے گذرتے تو خود سلام کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ بوڑھوں کا بھی بہت احترام کرتے تھے۔ مکہ فتح ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اپنے بوڑھے اور نابینا باپ کو بیعت کرانے آپ ؐ کے پاس لے کر آئے تو آپ ؐ نے بڑی نرمی سے فرمایا۔ "تم نے ان کو کیوں زحمت دی میں خود ان کے پاس چلا جاتا۔" الخ [1]

---

[1] "مقالاتِ سیرت ؐ" ــــ صفحہ ۱۷۱ ڈاکٹر محمد آصف قدوائی
ندوۃ العلماء، لکھنؤ سنہ ۱۹۶۰ء

(۲۸۵)

از مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی
نائب امیر شریعت بہار

پیغمبر عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عمومی بعثت اور آپؐ کی عالمی مشن کی عالمی دعوت کا تحقیقی جائزہ

سیرت کی یہ کتاب جامع ہے اور مصنف نے کوئی واقعہ نظر انداز نہیں کیا ہے۔
اس کا خاص موضوع تبلیغ اسلام ہے۔ اس کو مولانا عبدالصمد صاحب
رحمانی نے قلمبند کیا ہے۔ جو نائب امیر شریعت بہار تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کئی پہلو ہیں جن سے
آپؐ کی شخصیت کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کی یہ واحد ہستی پاک
ایسی ہے جسکے ہر لمحہ کا روزنامچہ زندگی موجود ہے۔ آپکی ذات اقدس
اس ہیرے کی مانند ہے جسکے بہت سے پہلو ہوں اور ہر پہلو بے مثال ہو
مصنف نے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے لیکن خاصکر تبلیغی پہلو کو
زیادہ اجاگر کیا ہے۔ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے
ادبی لحاظ سے بھی یہ سرمایۂ ادب میں گراں قیمت ہے۔

یہ کتاب ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں
اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں۔ اسکو دینی بکڈپو اردو بازار
جامع مسجد دہلی نے شائع کیا اور اس کتاب کو عبدالصمد صاحب رحمانی نے
ربیع الاول ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں تالیف کیا۔

فہرست مضامین ۱۸۷ عنوانات پر مشتمل ہے اور طویل اسودہ سے
تحریر میں لانا مشکل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔
تاریخ عالم۔ تورات کا بیان۔ انجیل کا بیان۔ قرآن مجید کا بیان
گفتار و کردار کی شہادت۔ پیغمبر کا منصب اور حضورؐ کی رسالت کی
ذمہ داری کی نوعیت ———— عرب کا ماحول۔ کل دعوت

۲۱

دعوت اسلام کفر کی نگاہ میں - ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم - مدینہ منورہ کی شش سالہ زندگی کی مشکلات کا تفصیلی جائزہ - علامہ شبلی کا قرآن سے استدلال - غزوۂ احد - صلح حدیبیہ کا شاخسانہ اور غزوۂ فتح مکہ عالمی مشن کی عالمی دعوت کیلیے دعاۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم -

نمونۂ اقتباس :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو پہرے پر حضرت عمر رضؓ کو مقرر فرمایا حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ابو سفیان کی آواز سنی تو پکار کر پوچھا اے عباس ابو حنظلہ ہو ؟ ابو سفیان نے کہا لبیک حاضر ہوں - پھر ابو سفیان نے پوچھا اے عباس ! یہ تمہارے پیچھے کیا ہے - حضرت عباس رضؓ نے کہا - تیری ماں تجھ کو روئے - یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار اسلامی فوج ہے تو اسلام لے آئے - ص ۸۲[1]

---

[1] پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ، ص ۸۲ مصنف مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی
دینی بکڈپو دہلی
سنہ ۱۳۸۰ ھ

(۲۷۷)

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مصنف حکیم مولانا محمد صادق سیالکوٹی

صفحات ۔ ۵۲۸
الفاظ ۔ ۱۶
نقاط ۔ ۱۳
سطور ۔ ۱۹

ناشر:۔ مکتبہ کتاب و سنت بازار دھارووال سیالکوٹ
سنہ اشاعت دسمبر سنہ ۱۹۶۱ء

سیرت کی اس کتاب کو مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے سنہ ۱۹۶۱ء ۱۳۸۱ھ میں تالیف کی اور مکتبہ کتاب و سنت بازار دھارووال سیالکوٹ نے شائع کیا۔ سیرت کی کتابوں کی تصنیف و تالیف ایک خاص عقیدہ کے تحت ہوتی ہے۔ اسلیے بیشتر اہل قلم اپنی اپنی کوششوں سے سیرت پاک کو پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک حالات پیدائش تا وفات نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ جزوی باتیں بھی نہیں چھوڑی گئیں۔ اسی وجہ سے فہرست مضامین ۲۹۷ عنوانات کی حامل ہے جنکا قلمبند کرنا مشکل ہے۔

اس کتاب کے صفحات ۵۲۸ ہیں ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ اور تقریباً ۱۳ نقاط ہیں۔ کتاب کی زبان عام فہم ہے اسلیے اسے معمولی تعلیم یافتہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ مصنف نے سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے البتہ جہاد پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ زبان کے اعتبار سے یہ کتاب بڑی خوبیوں کی معلوم ہوتی ہے۔ الفاظ پرکشش ہیں۔ زبان اپنے لوازمات سے ہوئے ہے۔ تحقیق سے کام لیا گیا ہے اسلیے یہ کتاب سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

نمونہ اقتباس:۔ حیات انسان ایک جوئے رواں ہے اسکی راہ میں اگر اتار چڑھاؤ کی رکاوٹیں اور نشیب و فراز کی مزاحمتیں نہ آئیں تو رفتہ رفتہ یہ جوئے رواں جمود و تعطل کا جوہڑ بن جائے یاد رکھیں کہ جب تک آئینہ شمشیر کو سنگ سان پر جلا نہ دی جائے اس میں چمک پیدا نہیں ہوتی چقماق کا جوہر پنہاں پتھر کی رگڑ کے بغیر نہیں کھلتا۔ آغوش بربط میں سونے والے نغموں کو مضراب ہی بیدار کرتی ہے اور نبض کائنات کی حرارت و حرکت آویزش حیات سے ہی قائم ہے۔ پس جو طاقت عالم کون و فساد میں اپنی حفاظت اور بقا چاہتی ہے اسکے لیے جہاد و قتال کی تیاری ناگزیر ہے۔ [1]

---

[1] سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ مولانا محمد صادق ص ۳۵۶ – ۳۵۷ مکتبہ کتاب و سنت دھارووال سیالکوٹ سنہ ۱۹۶۱ء

رؤف و رحیم

سیرت کی اس کتاب کو مولانا حکیم ابو الکمال محمد حمید اللہ بیگ صاحب ناظر نقشبندی مجددی دہلوی نے
قلمبند کیا ہے۔ یہ کتاب علمی، تحقیقی، ادبی، اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔
اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آپؐ کی نبوت اور آغاز اسلام تک کے واقعات
احادیث صحیحہ اور کتب معتبرہ سے حوالہ قلم کیے گئے ہیں، نیز صفی اللہ، نجی اللہ، خلیل اللہ
اور ذبیح اللہ علیہم السلام کے مختصر واقعات ہیں جن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مراتب کا
اظہار ہوتا ہے۔ یہ کتاب عقیدت اور محبت بھری زبان میں لکھی گئی ہے اسی سبب سے اسمیں
تاثر اور کشش ہے۔ واقعات میں البتہ کچھ غیر ضروری الفاظ سے کام لیا گیا ہے ——
۲۰۶ صفحات کی یہ کتاب ہے اسکے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں
تاریخ تصنیف درج نہیں ہے۔ البتہ طبع ثانی سنہ ۱۹۷۱ء / ۱۳۹۱ھ میں (مطبع مشہور لیتھو آفسٹ پریس
کراچی سے طبع ہوئی ہے۔ مصنف نے ۲۳ کتابیں احادیث، سیرت اور دیگر کا مطالعہ کی ہیں
اسکے بعد یہ کتاب قلمبند کی ہے۔ فہرست عنوانات طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات مندرجہ ذیل ہیں
رؤف الرحیم کی ضرورت۔ تکملہ سیرت اور صحاح میں فرق۔ پہلا باب نور محمدیؐ۔ دوسرا باب۔
حضرت آدمؑ۔ تیسرا باب آدم ثانیؑ۔ چوتھا باب۔ ابو الانبیاءؑ۔ شجرہ طیبہ۔ پانچواں باب
حضرت ذبیح اللہؑ کے کچھ اہم واقعات۔ چھٹا باب شجرہ طیبہ اور کچھ متعلقات۔ ساتواں باب
مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آٹھواں باب رضاعت شریفہ سے سن بلوغ تک۔ نواں باب عہد شباب سے
نبوت تک۔ دسواں باب۔ آغاز اسلام۔ خاتون اعظم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ معجزات دعا و غزا۔
نمونہ اقتباس:- بحیرہ! لوگو! واللہ یہ سید المرسلین ہیں۔ دیکھو تم دھوپ میں رہ گئے
اور ان پر درخت نے اپنا سایہ کر لیا۔ یہی وہ نبی ہوں گے جنکے متعلق موسیٰؑ اور مسیحؑ کی
پیشین گوئیاں تورات اور انجیل میں بھری پڑی ہیں۔ ابو طالب خدا کے لیے انکی پوری
حفاظت کرنا کیونکہ یہود و نصاریٰ انکے سخت ترین دشمن ہیں —[1]

---

[1] رؤف رحیم، حکیم ابو الکمال ص ۳۳۶ — سنہ ۱۹۷۱ء کراچی۔

محمد رسول اللہ ﷺ

(عطیہ خلیل عرب)

سیرت کی یہ کتاب عطیہ خلیل عرب نے جدید مصری ادیب و مورخ توفیق الحکیم کی
مشہور کتاب "محمد ﷺ" کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب مکالمہ کی طرز پر لکھی گئی ہے
اس لحاظ سے یہ کتاب انوکھی ہے۔ ترجمہ اتنا فصیح ہے کہ اصل کا گمان ہوتا ہے
اس کتاب کی تعریف علامہ نیاز فتحپوری نے اس طرح کی ہے "عطیہ خلیل عرب
(عطیہ افتخار عظیم) نے جدید مصری ادیب مورخ توفیق الحکیم کی مشہور کتاب
"محمد ﷺ" کا ترجمہ کرنے میں نہ صرف اصل کتاب کی تصنیفی خصوصیات کو قائم رکھا ہے
بلکہ اپنے حواشی و استدراکات سے جن کا اضافہ تاریخی حیثیت سے ضروری تھا۔
میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب فن سیرت نگاری کو ایک ایسے زاویے پر لے آئی ہے
جسے ادبی و تاریخی دونوں حیثیتوں سے ہم بڑا اچھا زاویہ منفرجہ کہہ سکتے ہیں۔[1]

اس کتاب کو عطیہ خلیل نے ۲۸ رجنوری ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ کو پورا کیا اور مکتبہ جدید
لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب دوسری بار ۱۹۶۵ء / ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوئی۔ سیرت کی
اس کتاب میں ۶۲۰ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ یا
تقریباً ۳۴ نقطے ہر سطر میں ملتے ہیں۔ کاغذ اخباری استعمال کیا گیا ہے۔ جدید
رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلیے آجکل کے نوجوانوں کیلیے
بہت دلچسپ بن گئی ہے۔ زبان سلیس استعمال کی گئی ہے اسلیے قاری پڑھنے میں اکتاہٹ
محسوس نہیں کرتا۔

سرمایہ سیرت میں یہ کتاب ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے نیز انفرادیت رکھتی ہے
زبان انوکھی اور نرالی استعمال کی ہے یہی وجہ ہے کہ قاری اسکو بغیر پڑھے رکھ نہیں سکتا۔
معیار سیرت اور معیار ادب دونوں اسی کتاب میں قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔

---

[1] محمد رسول اللہ ﷺ صفحہ (دور ۵ دوسرا حصہ) — ایک کامل انسان ۳

مولانا مودودی صاحب نے اس کتاب کی تعریف اس طرح کی ہے "میرے نزدیک اس کتاب کا مطالعہ جوانوں کے لیے خصوصاً عوام کے لیے بہت مفید ہوگا اور لکھنے کے انداز کو وہ زیادہ دلچسپ پائیں گے"۔ [۱]

سیرت کی یہ کتاب جس میں جملہ حالات و واقعات بڑے خوبصورت نمونہ سے پیش کیے گئے ہیں کہ ہر شخص پڑھ کر فیض اٹھا سکتا ہے۔

نمونۂ اقتباس :- "پاکیزہ رو — کشادہ چہرہ — پسندیدہ خو — صاحب جمال حسن مجسم — آنکھیں سیاہ — روشن فراخ — بال گھنے سیاہ گھنگھریالے — آواز میں تمکنت — لمبی گردن — روشن مردمک — باریک و پیوستہ ابرو — خاموشی باوقار — گفتگو دل پذیر و دلنشیں — دلگداز — دور سے دیکھو تو ہمہ رعنائی و دلکشی — قریب سے نہایت دیدہ زیب — مکمل حسن — شیریں مقال — شگفتہ بیان — واضح کلام — کمی بیشی سے مبرا — باتیں گویا موتی کی لڑیاں پروئی ہوئی — میانہ قد — نہ پست نہ طویل — شاداب نہال — تازہ شاخ — پاک گہر — پاکباز — عالی مرتبت — رفیق ایسے کہ ہر لمحہ پروانہ صفت — جاں نثار ساتھی — کہ گفتگو کے وقت ہمہ تن گوش و سراپا سکوت ہو جاتے ہیں — اسکے ہر حکم کی تعمیل میں ہر شخص سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ مخدوم — مطاع — نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو —" [۲]

اقتباس :- "محمدؐ" آسمان کی طرف ملتجیانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے الٰہ العالمین! یہ قریش اپنے لاؤ لشکر اور شان و شوکت کے ساتھ آپہنچے — الٰہ العالمین! یہ تیری نافرمانی کرتے ہیں اور تیرے رسولؐ کو جھٹلاتے ہیں — ان مٹھی بھر کفن بردوش مجاہدوں کی مدد فرما — پروردگار! انہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کر — الٰہی! ان کی مدد کر — وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے — الٰہی! کل ہی انہیں ہلاک کر دے" [۳]

۱۔ محمدؐ رسول اللہ صفحہ دیباچہ کا پہلا صفحہ۔

۲۔ ،، ،، ،، ۲۳۰

۳۔ ،، ۲۸۷ — ۲۸۸

فیضانِ رسالتؐ — مولفہ :- الحاج عبدالقیوم صاحب ندوی

اس کتاب میں مصنف نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے حالات مختصراً درج کیے ہیں - اور صفحہ ۱۹۶ تا ۳۰۷ تک
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارک قلمبند کی ہے - آدم علیہ السلام تا
عیسیٰ علیہ السلام تک جو انبیاء یا رسل دنیا میں تشریف لائے سب نے رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارت دی ہے - اس کا ذکر کیا گیا ہے - صفحہ ۳۵۹ تا ۴۲۱ میں عقائد،
قرآن کی اہم تعلیمات، دربارِ رسالت کے ارشادات اور صحابہ کرامؓ کے حالات درج ہیں۔
مصنف نے سیرت کے بیشتر پہلو نمایاں کیے ہیں - لیکن زبان عام ہے اور واقعات و
حالات بھی عام کتب کی طرح درج کیے گئے ہیں - واقعات حقائق پر مبنی معلوم
ہوتے ہیں - جہاں تک انفرادیت کا تعلق ہے وہ معلوم نہیں ہوتا - زبان سلیس
اور عام فہم ہے -

کتاب ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے - ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں
اندازاً ۱۵ الفاظ ہیں - اسکو عبدالقیوم صاحبؒ قلمبند کیا ہے اور اس کا دیباچہ
محمد یوسف بنوری مرحوم نے ۷ رشوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۲ رمارچ ۱۹۶۲ء کو تحریر کیا -
مصنف نے کئی کتابیں تحریر کی ہیں اور انکی یہ کتاب بعض طوفانوں سے ٹکر لینے کیلئے ایک
اہم ڈھال ہے -

فہرست بڑی طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

دیباچہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ - تبصرہ از چیف جسٹس حیدرآباد دکن،
نقشہ مقاماتِ نزولِ قرآن، پیدائش کائنات، سیدنا حضرت آدم علیہ السلام،
ملکہ بلقیس کا اسلام، نقشہ ملک سبا، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سردار انبیاءؐ کی آمد آمد ۔ نقشہ ممالک اسلامیہ، حضرت ابراہیمؑ کی دعا، حضرت عیسیٰؑ کی بشارت، عرب اسلام سے پہلے، ولادت پاک، پرورش، تجارت، خدمت خلق، تاج نبوت، نبوت کے بعد کے واقعات، قریش کی دھمکی، طائف کا سفر، ہجرت نبوی، اسلام کا پہلا خطبہ، مدنی زندگی یا حکومت اسلامی کا قیام، اسلام کی پہلی یونیورسٹی، جہاد، خطبہ حجۃ الوداع، آخری نصیحتیں، رحلت نبویؐ، معراج النبیؐ، اسوۂ نبویؐ، اخلاق، تعلیمات رسالت وغیرہ

نمونۂ اقتباس :-

جہاں اونٹنی بیٹھی تھی وہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی جنکے نام سہل اور سہیل تھے آنحضرتؐ نے ان کے اولیاء سے قیمتاً خرید کر وہیں مسجد تعمیر کی، اور اسکے اردگرد اپنے رہنے کے لیے حجرے بنوائے جب وہ تیار ہو گئے تو ابو ایوبؓ کے مکان سے اٹھ کر یہیں آ گئے۔ یہ مسجد سو گز لمبی اور تین گز اونچی تھی فرش کنکروں کا تھا اور چھت کھجور کے پتوں کی، اسلامی سادگی کا نمونہ تھی۔ عام مسلمانوں کے ساتھ حضورؐ بھی مزدوروں کی طرح کام کر رہے تھے اور عملاً مساوات اسلامی کا درس دے رہے تھے۔ حضورؐ اور صحابہ کی زبانوں پر یہ ایمان پرور شعر تھا

(اے اللہ واقعی عیش تو آخرت کا عیش ہے تو تو انصار اور مہاجرین کو

بخش دے) ۱

---

۱ فیضان رسالت، از عبدالقیوم ندوی ص ۲۲۰ مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس کراچی

ملنے کا پتہ محمد نوید بکمانی نمبر ۱۱ ۱/۲ گوالی کراچی

بمع ۵

زاد المعاد (حصہ اول) مصنف :- علامہ حافظ ابن قیم

مترجم :- سید رئیس احمد جعفری

نفیس اکیڈمی بلاسس اسٹریٹ کراچی

زاد المعاد، سیرت پاک کی بڑی اچھی کتاب ہے جو اپنے اندر تحقیق اور جامعیت لیے ہوئے ہے اسکے چار حصے ہیں - اس کا ترجمہ رئیس احمد جعفری نے کیا ہے - پہلے حصے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و شمائل، عادات و خصائل، اسوۂ و سنت، معمولات، اور اصول زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات اور طرز زندگی - خادموں سے برتاؤ، دشمنوں سے سلوک، گھر والوں سے معاشرت اور عظیم و جلیل فوائد وغیرہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے سیرت پاک بیان کرنے میں تمام واقعات کو یکجا کر دیا ہے -

مصنف نے اس حصہ میں شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا ہے اسکے علاوہ سیرت کے دوسرے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے - مترجم نے بھی ترجمہ کی زبان بالکل عام فہم استعمال کی ہے - یہ کتاب سیرت کی معیاری کتابوں میں سے ایک ہے اسکے واقعات حقائق پر مبنی ہیں - فرضی اور قیاسی واقعات سے پرہیز کیا گیا ہے - ۴۷۲ صفحات کی یہ کتاب ہے ۲۲ سطور ہر صفحہ میں موجود ہیں اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ اور تقریباً ۷۲ نقاط ہیں - پہلی بار اس کا ترجمہ ہو کر اگست ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ میں شائع ہوا - نفیس اکیڈمی کراچی نے اسکو چھاپا -

فہرست مضامین بڑی طویل ہے - خاص خاص سرخیاں حسب ذیل ہیں

عرض ناشر - بعثت رسل کی ضرورت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب، آنحضرت ؐ کی جنگ اور آپ کا آثاثہ، ازدواجی معاملات، معمولات حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور اسوۂ حسنہ، آنحضرت ؐ کے معاملات و معمولات، خطبات، آنحضرت ؐ کا طریقہ طہارت - اذکار و اشغال - سترہ، تلاوت قرآن کریم جمعہ اور فضائل جمعہ

خطبات نبویؐ، دوران سفر آنحضرتؐ کے معمولات، مریضوں کی عیادت
اسوۂ حسنہ نبیؐ، حج وداع، اعتکاف، حج اور عمرہ، منیٰ میں آنحضرتؐ کا
دوسرا خطبہ، سراپا، ضحایا اور عقیقہ

(یہ کتاب اردو زبان میں سیرت کا انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے)

نمونۂ اقتباس:-

۱- ایک مرتبہ آپؐ کسی غزوہ میں شرکت ہوئی۔ آپؐ کی انگشت مبارک کٹ گئی۔ اس سے خون بہنے لگا تو آپؐ نے فرمایا "ھل انت الا اصبع دمیت" یعنی تو ایک انگلی تھی جو خون آلود ہو گئی۔ "وفی سبیل اللہ مالقیت" اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے تکلیف پہونچی۔ ؎۱

۲- آپؐ نے خطبہ میں مزید فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو اور مہینے کے روزے رکھو، اور جب تمہیں (قرآن و سنت کے مطابق) حکم دیا جائے تو اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ؎۲

؎۱ زادالمعاد، حصہ اول صفحہ ۱۳۶ — مصنف حافظ ابن قیم
مترجم رئیس احمد جعفری
تاریخ اشاعت اگست ۱۹۶۲ء
؎۲ " " " ۲۳۱ — مقام اشاعت- نفیس اکیڈمی
بندر روڈ اسٹریٹ کراچی

زاد المعاد (حصہ دوم) مصنف۔ علامہ حافظ ابن قیم

مترجم۔ رئیس احمد جعفری

زاد المعاد، کو ابن قیم نے تحریر کیا ہے اور اس کا ترجمہ رئیس احمد جعفری نے کیا ہے
یہ کتاب بہت ضخیم ہے اور سیرت پر بہترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ جسطرح
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات و خصوصیات میں یکتا تھے اسی طرح آپؐ کی
یہ خصوصیت بھی یگانہ ہے کہ آپؐ کی ذاتِ گرامی پر دنیا کی ہر زبان میں بالعموم
اور عربی و اردو میں بالخصوص جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں صحت استناد اور جامعیت کے
ساتھ لکھی گئی ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی اور نبی پر کسی زبان میں نہیں لکھا گیا ہے۔
اس کتاب کے مصنف اور مترجم دونوں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ کتاب
احادیث صحیحہ کی مدد سے لکھی گئی ہے۔ معیار سیرت برقرار رکھا گیا ہے۔ مترجم نے
زبان بڑی موثر استعمال کی ہے۔

زاد المعاد، کے دوسرے حصے میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات
و مجاہدات، معاملات دینی و دنیوی میں آپ کے اسوہ مبارک اور سنت مبارک
نیز حالات و سوانح اور معمولات نبوی کی روشنی میں بہت ہی اہم نکات بیان
کیے گئے ہیں۔ یہ حصہ ۳۶۸ صفحات (مع فہرست) پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں
۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۰ الفاظ ہیں۔ اسکو نفیس اکیڈمی
بلاسس اسٹریٹ کراچی نے اگست $\frac{۱۹۶۲ء}{۱۳۸۲ھ}$ میں شائع کیا۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

رسم عقیقہ اور اسکی مذہبی اور دینی حیثیت۔ کنیت رکھنے کے آداب
افراد امت سے آپؐ کا تخاطب۔ لباس پہنے وقت آنحضورؐ کی سنت طیبہ

آدابِ سلام، چھینکنے کے آداب، سفر کے اذکار و آداب،

اذکارِ نکاح، مرغوب اور نامرغوب کام، آنحضرت ؐ کے

ناپسندیدہ الفاظ، دعوتِ اسلام، جہاد کی فضیلت

میدانِ جنگ کی باتیں، آنحضرت ؐ کے غزوات اور سرایا۔ غزوۂ

طائف سے متعلق بنی طے کے بتوں کو توڑنے کیلئے۔ واقعہ کعب

بن زہیر وغیرہ —

۲

نمونۂ اقتباس :—

(آپؐ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج میرے بعض بندوں نے

اس طرح صبح کی کہ وہ میرے مومن ہیں اور بعض کافر ہیں۔

جس نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی وہ مومن ہے

اور کواکب کا منکر ہے اور جس نے کہا ہم پر ایسے ایسے ستارے کے

باعث بارش ہوئی وہ کافر ہے اور کواکب پر ایمان

رکھتا ہے۔ [1]

---

[1] زاد المعاد، ابن قیم (رئیس احمد جعفری) ص ۲۳۲ نفیس اکیڈمی کراچی
۱۹۶۲ء

زاد المعاد (حصہ سوم) مصنف۔ علامہ حافظ ابن قیم

مترجم۔ سید رئیس احمد جعفری

زاد المعاد، حصہ سوم کا مصنف ابن قیم ہے اور اس کا مترجم رئیس احمد جعفری ہیں یہ کتاب ۵۲۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ اسکو چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری مالک نفیس اکیڈمی وسعود بلڈنگ ہاؤس بلاسس اسٹریٹ کراچی نے پہلی بار دسمبر ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ میں شائع کیا۔ اس حصہ میں مندرجہ ذیل مضامین کا ذکر کیا گیا ہے۔

غزوات، وفود عرب، مکاتیب نبوی، طب نبوی، مسائل و مباحث فقہیہ پر بحث کی گئی ہے۔ غزوۂ تبوک اور اس غزوہ سے متعلق تاریخ و سیرت کے اہم ترین مباحث و مسائل پر بحث اور اس میں ان وفود عرب کی کیفیت مندرج ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ نیز ان مکاتیب کی تفصیل ہے جو مقوقش اور دوسرے ملوک و سلاطین کی آپؐ نے بھیجے۔ اسکے علاوہ نبی کاذب مسیلمہ کذاب کے وفد کا، اور آپؐ کے ارشاد کا ذکر بھی تفصیل سے اس حصہ میں درج ہے۔ طب نبوی کی پوری تفصیل مع معالجات، ادویہ اور مفردات کے موجود ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے فقہی فوائد و مسائل پر جامع و مانع بحث کی گئی ہے۔ اس حصہ میں مصنف نے غزوات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ نیز سیرت کے دوسرے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ زبان کے اعتبار سے یہ کتاب آسان زبان میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اسی سبب سے وس سے ہر خاص و عام فیض حاصل کرسکتا ہے یہ حصہ بھی ہر لحاظ سے معیارِ سیرت پر پورا اترتا ہے۔ فہرست بڑی طویل ہے۔

نمونہ:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم آگ دیکھو تو تکبیر کہو کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی کبریائی کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جب مسلمان تکبیر کہتا ہے۔ تو تکبیر کا اثر آگ کا بجھا دیتا ہے اور شیطان کو بھی بھگا دیتا ہے جو اصل میں آگ کا مادہ ہے۔ چنانچہ آگ بجھ جاتی ہے۔[1]

---

[1] زاد المعاد، ابن قیم رئیس احمد جعفری ص ۳۵۳ نفیس اکیڈمی کراچی سنہ ۱۹۶۲ء

شمائلِ کبریٰ

یہ کتاب مولانا ابونعیم عبدالحکیم خاں نشتر جالندھری، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم نے تحریر کی ہے اور مولانا غلام رسول مہر نے نظرثانی فرمائی ہے یہ کتاب نومبر ۱۹۶۲ء ۱۳۸۲ھ میں قلمبند کی گئی ہے۔ اس کتاب کے طابع شیخ نیاز بی علمی پرنٹنگ پریس لاہور نے چھاپا ہے۔ ۵۱۸ صفحات ہیں ہر صفحہ میں اندازاً ۲۳ سطور اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں۔ فہرست اس کتاب کی طویل ہے۔ البتہ ۲۴ ابواب میں پوری کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں
① شمائل نبوی، اولاد کے حقوق، عام انسانی حقوق، میانہ روی، رقت قلب، ایفائے عہد، شجاعت، اخلاد شدت وغیرہ:۔

سیرت کی یہ کتاب بہ ظاہر شمائل کے عنوان لیے ہوئے ہے مگر مصنف نے سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے جس پہلو کو بھی اجاگر کیا جائے وہ تشنہ ہی رہتا ہے اسلیے کہ آپکی سیرت بے مثال ہے اور آپؐ کا کردار ساری دنیا کے لیے ایک ابدی نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

کتاب احادیث صحیحہ کی مدد سے لکھی گئی ہے اس وجہ سے واقعات سیرت حقیقی نظر آتے ہیں۔ زبان بھی موثر استعمال کی گئی ہے۔

نمونۂ اقتباس:۔

«حضورؐ کے عرق بدن میں ایک طرح کی خوشبو تھی (صحیح مسلم) رخ روشن پر پسینے کی بوندیں در گوہر کی طرح ضو فشاں تھیں (بخاری) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ «آپؐ کا رنگ نہایت کھلتا ہوا تھا۔ عرق تن موتی نظر آتا تھا میں نے حریر و دیبا بھی آپؐ کی جلد سے ملائم تر نہیں دیکھے اور مشک و عنبر میں بھی جسم مبارک سے زیادہ خوشبو نہ تھی (مشکوٰۃ) [1]

---

[1] شمائل کبریٰ۔ تالیف عبدالحکیم نشتر صفحہ ۹ نظرثانی غلام رسول مہر مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۲ء

عصمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم   مصنف۔ سید حشمت حسین جعفری ایڈوکیٹ

سیرت کی اس کتاب کو ایڈوکیٹ سید حشمت حسین جعفری نے قلمبند کیا ہے اور مکتبہ افکار اسلامی گاڑی کھانہ حیدرآباد (محبوب پریس) ۱۳۸۷ھ ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔

یہ کتاب ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں فہرست مضامین طویل ہے۔ مصنف نے اس نظریہ کو باطل ثابت کیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے بشری حیثیت میں اجتہادی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ مصنف نے اس سلسلہ میں ٹھوس دلائل فراہم کیے ہیں — مصنف نے اس سلسلہ میں ٹھوس دلائل فراہم کیے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ نبی ؑ سے بحیثیت ایک انسان کسی طرح کی غلطی سرزد نہیں ہوتی۔ جہاں تک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعلق ہے وہ تمام غلطیوں، خامیوں اور کوتاہیوں سے مبرا ہیں۔

مصنف نے چونکہ ایک نکتہ کی وضاحت کی ہے اور دلائل سے بالکل درست ثابت کیا ہے کہ نبی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں سے پاک ہوتا ہے۔ چونکہ مالک حقیقی خود انکی تربیت کرتا ہے اسلیے یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ نبی کوئی گناہ کا کام کرے — مصنف نے اسی نکتہ کو بڑے احسن طور پر اس پر بحث کی ہے زبان آسان استعمال کی ہے۔

نمونۂ اقتباس:— "اگر انسان معصوم ہو تو خدا ہوگا جیسا کہ بعض فرقوں کا عقیدہ ہے یا حیوان مطلق ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر جیسا کہ میں سمجھتا ہوں اس لیے جو حضرات خوش عقیدت کی وجہ سے انبیاء اور اپنے بزرگوں کو معصوم عن الخطا کہتے ہیں وہ نادان دوست ان کو انسانیت کے درجہ سے بھی گرا دیتے ہیں۔" ؎۱

؎۱ عصمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ سید حشمت حسین جعفری ص ۴۲ محبوب پریس حیدرآباد ۱۹۶۲ء

سیرت النبی ۲ کامل (حصہ دوم)

(مرتبہ ابن ہشام (ترجمہ و تہذیب:- مولانا عبدالجلیل صدیقی - مولانا غلام رسول مہر)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب ابن ہشام کی تحریر کردہ ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ مولانا عبدالجلیل اور مولانا غلام رسول مہر نے کیا ہے چونکہ دوسرا حصہ ہے اسلیے اس میں صرف غزوات اور سریات کا ذکر ہے پہلی بار یہ کتاب ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ میں شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کی۔ کتاب ۸۲۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۸ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ اور تقریباً ۳۰ نقاط ہیں۔ کتاب بہت سی خوبیوں کی مالک ہے۔ میدان جنگ کے نقشوں سے اسکی افادیت بڑھ گئی ہے۔ غزوات یا محاربات میں مجاہدوں کو ابھارنے کیلیے جو رجزیہ اشعار پڑھے گئے وہ بھی درج ہیں۔ سیرت النبی ۲ پر لکھی گئی کتابوں کے ترجموں میں اس ترجمہ کا بڑا اہم مقام ہے۔ مصنف نے بڑی تحقیق سے یہ کتاب لکھی ہے۔

فہرست بہت طویل ہے اسلیے انکا تحریر میں لانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے صرف ضروری ابواب کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جس سے تمام غزوات و محاربات اور سریات کے متعلق تفصیلی معلومات ہو سکتی ہے۔

نمونۂ اقتباس :- ملاحظہ ہوں —

۱ : آپؐ نے فرمایا " میری چادر مجھے لا کر دو - لوگو ! سنو خدا کی قسم حقیقت یہ ہے کہ اگر تہامہ کے درختوں کی تعداد میں بھی تمہارے اونٹ ہوتے تو میں انھیں بھی تقسیم کر دیتا ، پھر نہ تم مجھے بخیل پاتے نہ بزدل ، نہ دروغ گو " ۔ ؎۱

۲ : تم اپنے کجاووں میں اللہ کے رسول کو لوٹا کر لے جاؤ پھر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ؐ کی جان ہے ، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا ـ اور اگر لوگ ایک گھاٹی میں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلتے ہوتے تو میں انصار کی گھاٹی میں چلتا ـ اے خدا ! انصار پر ، انکی اولاد پر ، اور انکی اولاد کی اولاد پر اپنا رحم فرما " ۔ ؎۲

یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں بیش بہا سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے ـ تحقیق سے سیرت بیان کی گئی ہے نیز مترجم حضرات نے زبان و بیان کے اعتبار سے اسمیں چار چاند لگا دئیے ہیں

؎۱ صفحہ ۵۹۳ سیرت النبی ؐ کامل حصہ دوم مرتبہ ابن ہشام مترجم مولانا غلام رسول مہر و مولانا عبد الجلیل

؎۲ " ۶۰۱ " " " " " " "

سیرت النبی ؐ کامل (حصہ اول) مرتبہ:- ابن ہشام

ترجمہ و تہذیب - مولانا عبدالجلیل صدیقی

مولانا غلام رسول قہر

اس کتاب کے مصنف ابن ہشام (مصری) ہیں اور اس کا ترجمہ مولانا عبدالجلیل اور مولانا غلام رسول قہر نے کیا ہے۔ اسکے تراجم فارسی، انگریزی اور اردو میں ہو چکے ہیں۔ لیکن اردو میں نامکمل ترجمہ تھا اسوجہ سے مولانا عبدالجلیل اور مولانا غلام رسول قہر نے مکمل ترجمہ کیا۔ یہ پہلی بار ۱۹۶۲ء سنہ ۱۳۸۲ھ میں اور ۱۹۶۶ء میں دوسری بار شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کیا۔ کتاب میں سیرت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور عربی اشعار سے بھی مدد لی گئی ہے۔ کتاب ۸۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۵ نقاط ہر سطر میں ہیں۔

فہرست مضامین بہت طویل ہے۔ خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں۔

اقتباس: - ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ بدر کے روز مسلمانوں کے ساتھ گھوڑوں میں مرثد بن ابی الغنوی کا گھوڑا بھی تھا جس کا نام "السبل" تھا المقداد بن عمرو البہرانی کا گھوڑا بھی تھا جس کا نام بعزجہ تھا - اور بعض نے کہا ہے کہ سبحہ تھا - الزبیر بن العوام کا گھوڑا بھی تھا جس کا نام الیعسوب تھا - ابن ہشام نے کہا کہ بدر میں مشرکین کے ایک گھوڑے تھے -

۲ ورقہ نے کہا! قدوس قدوس پاک ہے پاک ہے قسم ہے اس ذات کی
جسکے ہاتھ میں ورقہ کی جان ہے۔ اے خدیجہ اگر تو نے مجھ سے سچ کہا ہے
تو ناموس اکبر جو موسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا وہ ان کے پاس آ پہنچا اور بے شک
وہ اس امت کے نبی ہیں تم ان سے کہدو کہ ثابت قدمی اختیار کریں۔
خدیجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب لوٹ آئیں اور آپ سے ورقہ کی
باتیں بیان کیں[1]۔

یہ کتاب حقیقتاً سرمایۂ سیرت میں ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے
مصنف نے احادیث و روایات صحیحہ سے کام لیا ہے اسلیے واقعات
حقائق پر مبنی ہیں۔ اور دوسرے واقعات جو مصنف نے تحریر کیے ہیں قرین
قیاس معلوم ہوتے ہیں
زبان اور بیان کے اعتبار سے بھی یہ کتاب مالامال ہے۔ مترجم حضرات نے
اپنی کاوشوں سے اسکو بہتر بنا دیا ہے۔ یہ ترجمہ نہیں معلوم ہوتا
بلکہ حقیقت معلوم ہوتی ہے ـــــ

---

[1] ص ۲۳۶ و ۲۳۹ تا ۔

[2] سیرت النبی کامل (حصہ اول) ابن ہشام ص ۲۲۶/۲۳۳ شیخ غلام علی اینڈ سنز اشاعت دوم ۱۹۶۶ء

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

مصنف :- مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر :- ادارہ عثمانیہ مین بازار پرانی انارکلی لاہور

سیرت کی اس کتاب میں مصنف نے قرآن، حدیث، اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور آپؐ کی شریعت قیامت تک کیلئے ہے۔ چونکہ آپؐ پر دین مکمل ہو گیا اب کسی قسم کے اضافے یا تغیر وتبدیلی کی ضرورت نہیں۔ آپ جامع الصفات ہیں یہی سبب ہے کہ آدمؑ کی توبہ، نوحؑ کی استجابت، نار ابراہیمؑ کی گلزاری، گریۂ یعقوبؑ، صبر ایوبؑ، موسیٰؑ کا ید بیضا اور عیسیٰؑ کا احیائے موتی کی انواع سے ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر وجلوہ گر ہوا ——

بظاہر یہ کتاب جس میں صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے دلائل مندرج ہیں اور ایک سیر حاصل بحث نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں سیرت پر بھی بحث کی ہے۔ اور سیرت کے بعض پہلوؤں پر نظر ڈالی گئی ہے۔ دلائل قرآن واحادیث کی روشنی میں دئیے گئے ہیں۔

کتاب ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں۔ اسکو مولانا محمد طیب صاحب نے قلمبند کیا یہ کتاب ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ میں شائع ہوئی ——

مصنف نے مندرجہ ذیل دلائل خاتم النبیین ہونے کے سلسلہ میں دئیے ہیں خاص خاص درج ذیل ہیں۔

۱۔ اگر اور انبیاءؑ نبی ہیں تو آپ خاتم النبیین ہیں (قرآن سے ثابت کیا ہے)

۲۔ اگر اور انبیاءؑ کی نبوتیں مرجع اقوام وملل ہیں تو آپکی نبوت انکے ساتھ ساتھ مرجع انبیاء ورسل بھی

۳- اگر اور انبیاءؑ اپنے ظہور کے وقت نبی تھے تو آپؐ اپنے وجود کے وقت سے نبی تھے جو تخلیق آدمؑ کی تکمیل سے بھی قبل کا زمانہ ہے۔

۴- اگر اور انبیاءؑ متبوع امم تھے تو حضورؐ متبوع انبیاء و رسلؑ تھے

۵- اگر اور انبیاءؑ کو قابلِ تنسیخ کتابیں ملیں تو آپؐ کو ناسخ کتاب عطا ہوئی

۶- اگر اور انبیاءؑ کو دین عطا کیا گیا تو آپؐ کو کامل دین دیا گیا جسمیں نہ کمی کی گنجائش تھی نہ زیادتی کی۔

۷- اگر اور انبیاءؑ کو ہنگامی دین دیئے گئے تو حضورؐ کو دوامی دین عطا کیا گیا۔

۸- اگر اور انبیاءؑ کو دین عطا ہوا تو آپؐ کو غلبۂ دین عطا کیا گیا۔

۹- اگر اور انبیاءؑ کو ادیان میں ایک نیکی کا اجر ایک ہی ہے تو آپؐ کو دین میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے اور ایک نیکی برابر دس نیکی کے ہے۔

۱۰- اگر اور انبیاءؑ کو ایک نماز ایک ہی رہی تو حضورؐ کی پانچ نمازیں پچاس کے برابر رکھی گئیں۔

اسی طرح کے دلائل جو مصنف نے قرآن و حدیث سے دئیے ہیں انکی تعداد ۱۱۳ تک ہے۔

صفحہ ۸۵ تا ۱۶۸ میں مسئلہ تقدیر پر بحث کی گئی ہے۔

نمونۂ اقتباس :-

نمبر ۱ — مصدقیت :- اب اس جامع سے آپؐ کی افضلیت کا ایک اور مقام نمایاں ہوتا ہے وہ شان مصدقیت ہے کہ آپؐ نے سابقین کی ساری شریعتوں اور انکی لائی ہوئی ساری کتابوں کے تصدیق کنندہ ثابت ہوتے ہیں جس کا دعویٰ قرآن حکیم نے فرمایا ہے۔[۱]

نمبر ۲ بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آپؐ کی لائی ہر چیز شریعت۔ کتاب، قوم، امت، اصول و قواعد اور احکام وغیرہ ساری چیزیں خاتم ٹھہرتی ہیں۔ اسی لیے جسطرح آپؐ کو خاتم النبیین فرمایا گیا اسی طرح آپؐ کے دین کو خاتم الادیان بتایا گیا۔ (قرآن کا ترجمہ (آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا)[۲]

---

[۱] خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم محمد طیب قاسمی صفحہ ۲۳ ادارہ عثمانیہ پرانی انارکلی لاہور

[۲] ” ” ” صفحہ ۲۹

زاد المعاد (حصہ چہارم) مصنف :۔ علامہ حافظ ابن قیم

مترجم : رئیس احمد جعفری

اس کتاب کے مصنف ابن قیم اور مترجم رئیس احمد جعفری ہیں ۔ اس حصہ میں مصنف نے مندرجہ ذیل کا ذکر کیا ہے ۔ سنت لولاک ۔ فقہی خصوصیات ۔ آنحضرت ؐ کے احکام وقضایا ۔ تین طلاقیں ایک وقت میں ۔ یک وقت تین طلاقوں کی اصل وحقیقت ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ۔ ظہار ۔ ایلاء ۔ اور لعان کے مسائل تخییر ازواج ۔ عدت اور سوگ کے مسائل ۔ خلع ۔ اقسام طلاق اور مسائل متعلقہ مہر ، محرمات اور مسائل متفرقہ ۔ مسائل بیع ونفقہ اقارب وغیرہ ۔ کتاب ۵۰۰ صفحات کی حامل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۰ الفاظ ہیں ۔ اسکو نفیس اکیڈمی بلاسس اسٹریٹ کراچی پاکستان نے فروری سنہ ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۲ھ کو شائع کیا فہرست مضامین ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے ۔ معاشرتی زندگی کے جملہ احکامات ومسائل مع حل موجود ہیں ۔

اس حصہ میں فقہی مسائل کا ذکر بڑی خوبی سے کیا گیا ہے ۔ سیرت کے بہت اہم پہلوؤں پر مصنف نے حصہ اول اور دوم میں خوب روشنی ڈالی ہے اور سیرت کے جملہ گوشوں کو بھی اجاگر کیا ہے ۔

رئیس احمد جعفری نے ترجمہ کی زبان بڑی مؤثر استعمال کی ہے اسوجہ سے اس میں جان پڑ گئی ہے ۔ سرمایہ سیرت میں یہ حصہ بھی ایک سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔

نمونہ :۔ پس جب ایک شخص پر اسکی ماں ، بیٹی ، بہن ، پھوپھی اور خالہ از روئے رضاعت حرام ہیں تو اس پر یہ لازم نہیں آتا کہ اس پر اس عورت کی ماں بھی حرام ہے جسنے اسکی بیوی کو دودھ پلایا ہو کیونکہ ان دونوں کے مابین نہ نسب کا رشتہ ہے نہ مصاہرت کا نہ رضاعت کا ۔ [1]

---

[1] زاد المعاد ، ابن قیم مترجم رئیس احمد جعفری ص ۳۲۶ نفیس اکیڈمی کراچی سنہ ۱۹۶۳

ننھے حضورؐ (احسان بی۔ اے)

(ایک تاریخی بیانیہ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب ناول کے انداز میں احسان بی۔ اے نے تحریر کی ہے اسکے باوجود یہ ناول نہیں کہی جا سکتی اگرچہ اس کا انداز اور واقعات کو بیان کرنے کی تکنیک ناول ہی کی ہے بایں ہمہ یہ ناول نہیں۔ سیرت کی یہ کتاب منفرد انداز کی ہے۔ اس کتاب میں صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن دکھایا گیا ہے۔ دائی حلیمہؓ کے ہاں سے لیکر مکہ معظمہ کی ابتدائی زندگی اور مدینہ منورہ کا چند روزہ قیام کے معصومانہ حالات اور واقعات کا ذکر بڑے پیارے انداز میں تحریر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے واقعات نیز اس وقت کی رسومات، بت پرستی، طرز زندگی، عرب قبائل کی آپس کی چپقلش وغیرہ کا ذکر بھی بڑے موثر انداز میں ملتا ہے۔ کتاب ۵۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں۔ کاغذ اچھا استعمال کیا گیا ہے۔ پہلی بار یہ کتاب ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۳ھ میں م۔ ع۔ اسلام آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور کے زیر اہتمام (اشرف پریس لاہور) نے شائع کی۔

سرمایہ سیرت میں یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ چونکہ مصنف نے بڑے اچھوتے انداز میں اسکو تحریر کیا ہے۔ زبان افسانوی اور طرز ادائیگی تکلفاتی زبان میں ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب انفرادیت کی حامل ہے۔ باوجودیکہ کتاب ضخیم ہے لیکن قاری کو اکتاہٹ نہیں ہوتی۔ واقعات بھی حقائق کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں۔

موجودہ دور فساد میں اس طرز پر لکھی ہوئی سیرت بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ چونکہ نوجوان طبقہ جو ناول، افسانہ اور ڈرامہ کا دلدادہ ہے اور دوسری کتب کا مطالعہ اس پر گراں گذرتا ہے اسکے لیے یہ طرز ادائیگی حقیقتاً بڑا کمال ہے۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے۔ زبان سلیس اور موثر ہے۔ اسی سبب سے واقعات کو پڑھتے وقت یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ واقعہ خود اسکے سامنے ہو رہا ہے۔

فہرست بہت مختصر ہے۔

۱۔ بلا اعتذار

۲۔ طلوع مہر

۳۔ بادیہ بنی سعد میں

۴۔ مکہ

۵۔ یثرب میں

مندرجہ بالا عنوانات کو مصنف نے بڑی خوبی سے پیش کیا ہے۔ ان عنوانات میں بچپن کے واقعات و حالات بڑی حد تک نظر آتے ہیں۔

اقتباس ۱:۔ "ماموں! عبداللہ نہیں مرے۔ تم نہیں جانتے عبداللہ نہیں مر سکتے میری محبت نے عبداللہ کو موت کے منہ سے چھین لیا ہے ماموں! تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے وہ نہیں مر سکتے۔ میرے عبداللہ نہیں مر سکتے تھے۔ میں یثرب نہیں آئی تھی۔ اسلئے وہ مجھ سے ناراض ہو گئے تھے اب میں نے انھیں منا لیا ہے۔ یہ دیکھو وہ میرے پاس ہیں وہ میرے پاس ہیں۔ میرے عبداللہ کو کوئی نہیں چھین سکتا مجھ سے"۔ [۱]

[۲] "اور دیکھو محمدؐ! ابا حضور سے کہدینا میں اپنے سرتاج کو یثرب میں تنہا چھوڑ کر نہیں آسکتی تھی۔ آپ کا حکم پورا کرنے کیلئے میں نے آپکی امانت لوٹا دی ہے۔ لیکن میں نہیں آسکتی تھی میں کسی قیمت پر نہیں آسکتی تھی۔ اگر ابا حضور ناراض ہوں تو تم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ جوڑ دینا اور میری طرف سے معافی مانگ لینا محمدؐ! ابا حضور سے معافی مانگ لینا اپنی امی کیطرف سے ابا حضور تمہارے ان ہاتھوں کی لاج رکھ لیں گے۔ وہ مجھے معاف کر دیں گے۔ میری اس گستاخی کو بھول جائیں گے۔ ان سے کہدینا میرا سب کچھ یثرب میں تھا۔ یثرب میں میرا۔ سب کچھ تھا۔ سب کچھ تھا۔" [۲]

---

[۱] "نبیٔ حضورؐ" احسان بی۔ اے اشرف پریس لاہور صفحہ ۵۵

[۲] " " " " ۵۶۶

اسلام منزل بہ منزل

مصنف:- ڈاکٹر طٰہٰ حسین (مصری) مترجم:- سید رئیس احمد جعفری (ندوی)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری نے تحریر کی ہے اور اس کا ترجمہ رئیس احمد جعفری نے کیا ہے - یہ کتاب اردو میں پہلی بار ۱۹۶۳ء ۱۳۸۳ھ میں شائع ہوئی اسکے طابع شیخ نیاز احمد ہیں اور مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور ہے اور اسکے ناشران شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز، پبلشرز بک سیلرز کشمیری بازار لاہور ہیں - یہ کتاب ۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے - ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ملتی ہیں اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ اور تقریباً ۲۵ نقاط ہیں -

فہرست مضامین حسب ذیل ہے -

(حصہ اول)

۱۱ - نزولِ وحی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ و ارشاد کی ہدایت)

۱۲ - دعوتِ اسلام (ابتلا کا دور - طائف کا سفر - ہجرت - نئی زندگی)

۱۳ - ہجرت (دعوتِ اسلام کی بنیاد و اساس، معراج، کفار کے اعتراضات کے جواب)

۱۴ - تاجدارِ یثرب (قریش سے آویزش، یہودیوں کا دھوکا - بدر، احد اور خندق کی جنگ، صلح حدیبیہ، معاہدے کے شرائط - منافقوں کی دہشت گردی)

۱۵ - مسلمان اور یہود (داعئ اسلام سے یہود کی دشمنی، قرآن میں یہود کا ذکر)

۱۶ - مسلمان اور نصاریٰ (یہود اور نصاریٰ میں فرق، نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ جنگ موتہ کا محرک)

۱۷ - مسلمان اور منافقین (منافقین کی طرف سے ایذا رسانی، دروغ و فریب غداری اور بے وفائی، منافقین کا مرقع آیات قرآنی کی روشنی میں)

۱۸ - قریش کی عہد شکنی - فتح مکہ - ابوسفیان کو امان (ہوازن کے قبیلے سے جنگ، حلیمہ دائی کا رشتہ، عفو عام، وفات کی پیشین گوئی، علالت، وفات، مسلمانوں کا اضطراب)

۱۹ - مسئلۂ خلافت (انصار اور مہاجرین کا اختلاف، بیعت ابوبکرؓ، اہل بیت کا سکوت

۲۰ - مرتدین سے جنگ (مسیلمہ کذاب اور دوسرے مدعیانِ نبوت سے مسلمانوں کی جنگ

حصہ دوم میں - اسوۂ حسنہ، قرآن، سنت، سنت نبویؐ - تعلیمات و بیانِ سنت - سنت تادیب - قرآن اور حدیث - روایت حدیث میں اسراف - جب زمین کا سلسلہ آسمان سے قائم تھا اور جب منقطع ہو گیا - نیز دورِ ابوبکرؓ دورِ عمرؓ، دورِ عثمانؓ، عہد علیؓ - جنگ جمل - علیؓ اور معاویہؓ - تفرقہ - تعصب رواداری - استبداد - بغاوت - علم اور جہل - تقلید - غلامی - بیداری - قدیم اور جدید دونوں کے ارتباط سے بیڑا پار ہو سکتا ہے کا ذکر ملتا ہے -

یہ کتاب بہت سی خوبیوں کی مالک ہے۔ اسکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دریا کو
کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ۱۴ سو برس کی کہانی دہرائی گئی ہے
سیدھے سادے الفاظ میں قافلۂ اسلام کی کہانی بیان کر دی گئی ہے۔ یہ قافلہ کہاں سے چلا؟
کہاں کہاں اس نے منزل کی۔ کوچ کرتا۔ منزل بہ منزل قیام کرتا۔ دوستوں کو ساتھ
لیتا۔ دشمنوں کا ساتھ چھوڑتا۔ حملے سہتا وار روکتا دفاع اور اقدامیت کے مرحلوں سے
گزرتا کہاں کہاں پہنچا۔ اب کہاں ہے؟ اور اس آخری منزل کے لیے ایک پلان
جاتا ہے۔ اس کتاب میں تاریخی مباحث بھی ہیں، فلسفۂ کلام بھی، قرآن وسنت بھی
مذاہب اسلامیہ کے مختلف ادوار بھی۔ مشاجرات صحابہ اور اختلافات بین المسلمین کی
داستان بھی لیکن نہ کہیں تلخی ہے نہ اعلان جنگ —— فہرست مضامین سے قاری
اندازہ کر سکتا ہے کہ مصنف نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ سے
زیادہ پہلو نمایاں کیے ہیں۔ نیز اسلامی مشن کے دوسرے حضرات کو بھی تاریخ کے
آئینہ میں دکھایا گیا ہے — کہ ان حضرات نے اسلامی مشن کو ساری دنیا میں
کسطرح پھیلایا —— مترجم نے اپنی ناول کا انداز اختیار کیا ہے جس
قاری کو ایک سرور ملتا ہے اور اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

ادبی معیار بھی قائم ہے۔ سیرت کے کئی پہلوؤں پر سیر حاصل
بحث کی گئی ہے۔ طرز ادائیگی بھی تبلیغی زبان میں کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے

یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں اضافہ کی
حیثیت رکھتی ہے

نمونۂ اقتباس :—

۱۔ غرض یہ تھی آپؐ کی حیثیت —— گھر سے باہر بھی اور گھر کے اندر بھی
جب آپ ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے تو آپؐ شوہر کے
علاوہ معلم بھی ہوتے۔ جو کچھ آپؐ فرمائے ازواج مطہرات اسے یاد
رکھتیں۔ جو کچھ آپؐ کرتے اسے بھی یاد رکھتیں اور آپؐ کے ارشادات کی
سر بہ سر اور ہو بہو تعمیل کرتیں :—— ؎[1]

۲۔ قرآن کی ایک اور عجیب و غریب ترین خصوصیت یہ ہے کہ جو
اسے پڑھتے یا سنتے ہیں انھیں بار بار ضمیر کی خلش سے دو چار ہونا
پڑتا ہے۔ بلکہ اس سے لڑنا پڑتا ہے۔ قرآن جو کچھ کہتا ہے عقل اسے
باور کرتی ہے۔ دل اسے مانتا ہے۔ لیکن نفس اسکے ماننے سے ابا
اور انکار کرتا ہے۔ ان کے دل اور زبان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے
دل اس طرف جھکتے ہیں۔ زبان انکار کرتی ہے اور چہرے اعراض
کرتے ہیں۔ ؎[2]

؎۱ اسلام منزل بہ منزل مصنف طہٰ حسین مترجم رئیس احمد جعفری ۱۹۶۳ء ص ۲۰۷

؎۲ " " " " " " ص ۲۱۶

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

محسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس کتاب کے مصنف سید وحید الدین ہیں، جنہوں نے اس کو "الفقیر" ۲۷ سی گلبرگ لاہور میں لکھا۔ سن تالیف ستمبر ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۳ھ ہے۔ اس کو لائن آرٹ پریس (کراچی) لمیٹڈ فریر روڈ کراچی سے شائع کیا گیا۔

جسامت کے اعتبار سے یہ کتاب ۱۷۱ صفحات پر مشتمل ہے اور جلی حروف میں قلمبند کی گئی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں اور ۱۹ نقطے ہیں۔

"محسن اعظم اور محسنین" مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے جس میں دیباچہ اور درود شریف (سعدی) بھی شامل ہے۔

محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم :

ولادت :۔ عرب کا معاشرہ، الامین کا لقب، بی بی خدیجہ رض سے نکاح، فکر اصلاح انسانیت

نبوت :۔ اقدامات عملی، کفار مکہ کی ایذا رسانی، دوسرا حربہ، مسلمان حبشہ میں، مقاطعہ، ابو طالب اور بی بی خدیجہ رض کا انتقال۔ طائف میں تبلیغ، اہل یثرب (مدینہ) راہ ہدایت پر

ہجرت :۔ کفار کا پہلا حملہ، کفار کا دوسرا حملہ، کفار کا تیسرا حملہ، صلح حدیبیہ، دعوت نامے۔ کفار کی عہد شکنی، مسلمان مکے میں وفود کی آمد، تکمیل انسانیت :۔

علالت اور وصال :۔ حیات مقدس ایک نظر میں۔

محسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

عکس قرآن مجید۔

جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ یہ سیرت کی کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے
پہلے حصہ میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت قلمبند کی گئی ہے اور دوسرے
حصہ میں صحابہ کرام کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب مختصر ہے لیکن جامعیت کی
حامل ہے۔ مصنف کی تحریر بھی پُر اثر ہے جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہوگا۔

مصنف نے عقیدت اور محبت کی زبان میں اس کتاب کو تحریر کیا ہے۔
جہاں تک حقائق اور صداقت کا تعلق ہے وہ بھی اس میں نمایاں نظر آتی ہے
واقعات قرین قیاس معلوم ہوتے ہیں۔ بعض مسلمان مرنے کے بعد بھی نہیں مرا
کرتے امینی سید وحید الدین کا بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب انکے لیے
ثواب جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۰

نمونۂ اقتباس:-

"آپؐ بیک وقت حکومت کے فرماں روا، سپہ سالار، رسول برحق اور
ہادیٔ اعظم ہیں۔ مگر ایک سیدھے سادے عام آدمی کی طرح آپ کے پاس
ہر کس و ناکس، امیر غریب، تعلیم یافتہ اور جاہل، مہذب اور گنوار،
شہری اور دیہاتی، مرد اور عورت، بچے اور بوڑھے، آزاد اور غلام سب بلا
کسی روک ٹوک آتے ہیں۔ سوالات کرتے ہیں۔ مسائل پوچھتے ہیں۔ اپنے دل کی
بات کہتے ہیں۔ آپؐ کی بات سنتے ہیں اور پھر آپؐ کا کہنا، کرنا، قول و فعل،
اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، ہنسنا بولنا، کھانا پینا، شکل و شباہت
طور و طریق، یہاں تک کہ ایک ایک حرکت و ادا اور لب و لہجہ تک کو آپؐ کے
جانثار صحابہؓ اور مخلص و پاک رفقاء محفوظ کرتے جاتے ہیں۔"

۱؎ صفحہ ۱۳ "محسن اعظم و محسنین" نقش ہفتم اگست ۱۹۶۱ء مطبوعہ لائن آرٹ پریس کراچی لمیٹڈ
فریئر روڈ کراچی

ہمارا آقاؐ

طابع:- مبارک محمود پانی پتی نقوش پریس لاہور

از:- شیخ محمد اسمٰعیل قادیانی پانی پتی

شائع کردہ:- محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ لاہور

آنحضرتؐ کی سیرت کے دلچسپ واقعات

سیرت کی یہ کتاب بڑے دلچسپ واقعات لیے ہوئے ہے اور زبان نہایت آسان اور پرکشش ہے کہ ہر شخص اسکو پڑھکر منفعت اٹھا سکتا ہے۔ تمام واقعات بچے افسانوں کی شکل میں قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس میں صرف ابتداء سے نبوت تک کے واقعات درج ہیں۔[1]

اسکو شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی نے تحریر کیا۔ اور محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ لاہور سے سنہ ۱۹۶۳ء / ۱۳۹۳ھ میں شائع کیا گیا۔ کل صفحات ۱۶۲ ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۱۳ الفاظ ہیں۔ مضامین ۵۱ عنوانات کے تحت پیش کیے گئے ہیں۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

سخت امتحان، دنیا کی پہلی مسجد، ننھے بہادر سلام، بچے کا پہلا سفر۔ نوجوان کا حلف صادق اور امین، آفتاب رسالتؐ کا طلوع۔ خوفناک نظارہ۔ متبرک غار۔ وحی کا فرشتہ نگہبان رہیں، پیغمبر کا لقب۔

۱ نمونہ:- حضرت آمنہ مسکرائیں اور فرمانے لگیں "ایسا خیال نہ کرو میرا بچہ ہرگز ضائع نہ ہوگا بلکہ بڑی شان والا انسان ثابت ہوگا۔ میں نے اسکی پیدائش کے وقت بڑے عجیب عجیب خواب دیکھے ہیں۔"[2]

۲ نمونہ:- دادا اور چچا پاس کھڑے تھے۔ انکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ کوئی لڑکا اپنے والدین کو چھوڑ کر غیر شخص کی غلامی پر فخر کرسکتا ہے اور کوئی آقا اپنے غلام سے اس قدر رحم اور ایسی شفقت کا برتاؤ کرسکتا ہے۔[3]

---

[1] اس میں سیرت کے ابتدائی دور کے واقعات افسانوی زبان میں پیش کیے ہیں۔ لیکن مصنف نے صداقت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ احادیث صحیحہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اسی سبب سے واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔ زبان پیاری اور آسان استعمال کی گئی ہے۔ سرمایہ سیرت میں یہ کتاب انفرادیت کی حامل معلوم ہوتی ہے۔

[2] ہمارا آقاؐ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی قادیانی ص ۵۶ شائع کردہ محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ لاہور سنہ ۱۹۶۳ء

[3] 〃 〃 〃 ص ۱۱۲

انبیائے کرام علیہم السلام

مؤلف:- مقبول انور داؤدی
فیروز سنز لمیٹڈ

قرآن حکیم کی روشنی میں

درج بالا کتاب میں انبیائے کرامؑ کی سیرت بیان کی گئی ہے۔ اسمیں صفحہ ۱۱۱ تا ۱۳۱ پر رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک مختصراً لیکن جامع طور پر بیان کی گئی ہے۔ بچوں اور کم تعلیم یافتہ لوگوں کیلیے بہترین ہے۔ اس چھوٹے سے مضمون میں مندرجہ ذیل عنوانات ہیں۔ کتاب ۱۳۱ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۳ الفاظ ہیں۔

(عنوانات)

ولادت باسعادت - حضرت خدیجہؓ سے شادی - نزول وحی - تبلیغ اسلام - ہجرت حبشہ - ہجرت مدینہ - اخوت اسلامی - غزوات - صلح حدیبیہ - فتح مکہ - حجۃ الوداع - وصال

اس کتاب کو مقبول انور داؤدی صاحب نے تحریر کیا ہے اور فیروز سنز والوں نے سنہ ۱۹۶۲ء / ۱۳۹۲ھ میں شائع کیا۔

کتاب لکھنے کے مقصد کو مصنف نے اسطرح ظاہر کیا ہے۔

نمونہ:- اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ خداوند تعالیٰ نے دنیا کو راہ ہدایت دکھانے کیلیے اپنے نبی بھیجے۔ لیکن جب انکی نافرمانیاں حد سے بڑھ گئیں تو ان پر عذاب الٰہی نازل ہوئے۔ یہ داستانیں ہمارے لیے نہایت عبرتناک ہیں اور ضرورت ہے کہ ہم ان سے سبق حاصل کریں۔ اور اس راستے پر چلیں جس پر چلنے کیلیے خدا نے حکم دیا ہے تاکہ ہم نافرمانوں اور سرکشوں میں نہ شمار کیے جائیں۔ [1]

اس کتاب میں سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن ہر پہلو تشنہ نظر آتا ہے۔ زبان میں روانی بھی نہیں پائی جاتی۔ چونکہ مصنف نے اصلاح معاشرہ کیلیے اسکو قلمبند کیا ہے اسی اعتبار سے اس میں سلاست اور روانی ہونا بہت ضروری تھا نیز حقائق کی زبان میں واقعات پیش کرنا چاہئے تھا۔

---

[1] انبیائے کرام علیہم السلام صفحہ ۶ — مقبول انور داؤدی، فیروز سنز لمیٹڈ ۱۹۶۲

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر محمد حسین ہیکل (مترجم مولانا محمد وارث کامل مرحوم)

سیرت کی یہ کتاب ڈاکٹر محمد حسین ہیکل نے تحریر کی تھی جسکا نام انھوں نے "حیات محمدؐ" تجویز کیا تھا بعد میں مترجم نے اس کا نام "سیرت الرسولؐ" رکھا۔ اس کتاب کا فارسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ امان اللہ خان کے عہد میں کابل میں یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ ناشر عبدالحمید صاحب نے اس کا ترجمہ سب سے پہلے مولانا انعام اللہ صاحب سے کروایا لیکن ترجمہ زیادہ بہتر نہ تھا اسلیے مولانا وارث صاحب نے بڑے ہی خلوص اور محبت کے ساتھ اس ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

یہ کتاب یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء / ۱۳۸۳ھ میں پوری ہوئی۔ کتاب ۶۶۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اگر اشاریہ کو شامل کر لیا جائے تو اسکی ضخامت ۶۹۵ صفحات تک پہنچ جاتی ہے۔ کتاب کے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں۔ (سائز کے اعتبار سے کتاب بڑی ہے) لیکن کاغذ اخباری استعمال کیا گیا ہے۔

فہرست مضامین بہت طویل ہے اسلیے خاص خاص مضامین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مقدمہ مؤلف، مقدمہ مؤلف طبع ثانی۔ فصل اول۔ عرب کا تاریخی پس منظر فصل دوم۔ مکہ۔ کعبہ۔ قریش۔ فصل سوم (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ولادت سے عقد نکاح تک۔ فصل چہارم۔ ازدواجی زندگی سے بعثت تک فصل پنجم۔ بعثت سے حضرت عمرؓ کے قبول اسلام تک۔ فصل ششم۔ داستان غرانیق۔ فصل ہفتم۔ قریش کی بد عنوانیاں۔ فصل ہشتم۔ نقض عہد سے اسراء، معراج تک۔ فصل نہم۔ عقبہ میں دو معاہدے۔ فصل دہم۔ ہجرت رسولؐ۔ فصل یازدہم۔ مدینہ میں اولین عہد۔ فصل دوازدہم فوجی دستے اور ابتدائی معرکے۔

فصل سیزدہم - غزوۂ بدر - فصل چہاردہم - بدر سے احد تک - فصل پانزدہم -
غزوۂ احد - فصل شانزدہم - غزوۂ احد کے نتائج - فصل ہفدہم - رسول کریم کی
ازواج مطہرات - فصل ہژدہم - غزوۂ خندق اور بنی قریظہ - فصل نوزدہم
غزوۂ خندق اور غزوۂ بنی قریظہ سے حدیبیہ تک - فصل بستم - صلح حدیبیہ
فصل بست ویکم - غزوۂ خیبر - سلاطین و امراء کے نام دعوت نامے -
فصل بست و دوم - عمرۂ قضا - فصل بست و سوم - غزوۂ موتہ - فصل بست و چہارم
فتح مکہ - فصل بست و پنجم - حنین اور طائف - فصل بست و ششم - ابراہیم رضؓ
اور امہات المومنین - فصل بست و ہفتم - غزوۂ تبوک اور ابراہیم رضؓ کی وفات
فصل بست و ہشتم - عام الوفود اور حضرت ابوبکر رضؓ کی امارت حج - فصل بست و نہم
حجۃ الوداع - فصل سی ام - مرض الموت اور وفات - فصل سی و یکم تدفین -

— اشاریہ —

کتاب جامع اور معلومات کا خزانہ سمیٹے ہوئے ہے - سیرت کے جو اصول
بیان کیے ہیں وہ قابل تعریف ہیں - مقدمہ میں مصنف نے سیرت کے جو ماخذ
بتائے ہیں - جو بہترین سیرت کیلیے ہو سکتے ہیں - (۱) اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب
قرآن کریم (۲) احادیث نبوی کے متبرک مجموعے (۳) مغازی و سیر اور
ذکر شمائل و عادات کے متعلق تاریخی مستند تالیفات (۴) کلام الٰہی کی
تحقیقانہ اور قدیم تفاسیر (۵) قدیم اسلامی تاریخیں (۶) کتب اسماء الرجال

اقتباس :-

۱- اہل مکہ نے شکست خوردگی کے عالم میں مکہ کی جانب راہ فرار اختیار کی
مسلمان شام تک بدر کے میدان جنگ میں رہے۔ انھوں نے مقتولین قریش کی
لاشیں جمع کرکے ایک گڑھے میں دبا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری
رات اپنے جان نثار صحابہؓ کی سعیت میں گذاری۔ مال غنیمت کی فراہمی اور
اسیروں کی نگرانی میں بہت سا وقت گذرا۔ اس دوران میں آپ یہ بھی
سوچ رہے تھے کہ مٹھی بھر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح کثیر التعداد
دشمنوں پر غلبہ عطا کیا۔ اور قریش نے کس طرح ایمانی طاقت کے فقدان کے
باعث رسوا کن شکست کا منہ دیکھا ۔" ؎۱

۲- " اسلام اپنے پیروؤں کو نیکی اور پرہیز گاری کی تعلیم دیتا ہے اور ان عبادات کی
جانب متوجہ کرتا ہے جن میں نفس کی ریاضت پائی جاتی ہے۔ نماز، رکوع و
سجود کے ذریعہ سے غرور نفس اور تکبر کا سر کچلتی ہے۔ ان اسباب کی بناپر
اسلام ان دیگر مذاہب کے مقابلے میں جو اس سے پہلے ہوئے ہیں۔ فطرت کے
عین مطابق ہے اور تمام روئے زمین کی مخلوق کو اسکی دعوت دی جا سکتی ہے" ؎۲

سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے۔ مصنف نے حقائق
اور صداقت کی روشنی میں اسکو قلمبند کیا ہے۔ سیرت کے خاص خاص ماخذوں سے
استفادہ کیا ہے۔ خاصکر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ قابل ذکر ہیں۔ اسی
وجہ سے واقعات حقائق پر مبنی نظر آتے ہیں۔ زبان کے اعتبار سے بھی یہ کتاب
قابل فخر ہے۔ مترجم نے سلیس زبان استعمال کرکے اسکی خوبی دوبالا کردی ہے۔

؎۱ سیرت الرسول صلے اللہ علیہ وسلم ص ۳۲۱

؎۲ " " ص ۲۷۴

سیرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) از غلام رسول نگرار

سید البشر، سیرت کی اس کتاب کو غلام رسول نگرار نے نومبر ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ میں قلمبند کیا۔ مصنف نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے خاصکر عبادات نبوی پر زور دیا ہے۔ ان عبادات میں نماز کو اولیت دی ہے اور اس پہلو کو خوب اچھی طرح اجاگر کیا ہے۔ زبان عام استعمال کی ہے۔ اس کو دکٹوریہ پرنٹنگ پریس ملتان نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں تقریباً ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں۔

فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔ جغرافیۂ عرب، عہد جاہلیت، تبلیغ اسلام روکنے کی کوششیں، مکہ کے آخری ایام اور طائف کی طرف سفر۔ ہجرت نبوی — غزوۂ بدر۔ معجزات النبی وغیرہ۔

مصنف نے کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب کے پہلے حصہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک ہے۔ اسی حصہ میں آپکے خصائص اخلاق۔ اخلاق اور معجزات۔ دوسرے حصے کا موضوع صرف قرآن مجید ہے۔ تیسرا حصہ اسلام کے روحانی نظام پر مشتمل ہے جس میں عصری تقاضوں کے مطابق عقائد ارکان پر بحث کی گئی ہے۔ چوتھے حصے میں اسلام کے اخلاقی نظام، سیاسی نظام۔ تمدنی معاشرتی نظام، اقتصادی نظام وغیرہ کا ذکر ہے۔ پانچویں حصہ میں تمام اعتراضات کے جوابات ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ کی ذات بابرکت پر مخالفین نے کیے ہیں۔

نمونہ:۔ اسی سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت عائشہ رض کی رخصتی ہوئی جنکے ساتھ پہلے ہی عقد ہو چکا تھا۔ اس وقت حضرت عائشہ رض کی عمر تقریباً دس یا گیارہ سال تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گو منسلک ہو جانے کے باوجود بھی کھیل ابھی آنکھوں میں سمایا رہتا تھا۔ رسول کریم نے از راہ شفقت کبھی بھی کھیل سے روکا اور نہ کبھی کبیدہ خاطر ہوئے۔ [1]

---

[1] سید البشر، غلام رسول نگرار صفحہ ۱۸۱ سلطان القلم اکیڈمی ۱۰ ریلوے روڈ اچھرہ لاہور ۱۹۶۲ء

ابو القاسم رفیق دلاوری
مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون
موچی دروازہ لاہور ستمبر ۱۹۶۵ء
طبع اول - اپریل ۱۹۶۲ء
۱۳۸۲ء

محسن اعداء صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کتاب جسکو مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری نے قلمبند کیا - اس میں سیرت کے ایک خاص نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپؐ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کسقدر مربیانہ سلوک کیا اور آپؐ کے سلوک سے سنگدل دشمن بھی رام ہو گئے۔ یہ ابر کرم نے تو اپنے ہوں یا پرائے سب کی کھیتیوں کو سیراب کیا -

اس کتاب میں مصنف نے سیرت کے ایک اخلاقی پہلو کو نمایاں کرنیکی کوشش کی ہے کہ آپؐ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ احسن سلوک کر کے انکو رام کر لیا - آپکے بدترین دشمنوں تک کو آپؐ نے معاف کر دیا - اسی پیاری خوبی کے سبب بڑے بڑے پتھر دل مسلمان ہوئے اور آپکے غلام بن گئے - زبان بھی موثر استعمال کی گئی ہے - یعنی ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے -

کتاب ۴۰۴ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں۔ ۱۷ ابواب میں وہ سلوک دکھایا گیا ہے جو امت مرحومہ کے سالار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں پر کیا اور بقیہ چھ فصلوں میں اغیار کے ساتھ برتاؤ کی کیا نوعیت تھی اور آپؐ نے اپنی امت کو غیر مسلموں سے کیا برتاؤ برتنے کا حکم دیا ہے درج ہے —

فہرست ابواب کچھ اسطرح ہے -

۲۵

نمونۂ اقتباس :-

"خالدؓ نے گزارش کی یا رسول اللہؐ میں ہمیشہ حق کی مخالفت میں سرگرم رہا - حالت کفر میں آپکی بے ادبیاں کیں - اور عناد کا شیوہ اختیار کیے رکھا - آپ معاف فرما دیجئے اور دعا فرمائیے کہ حق تعالی میرے گناہ بخشے - [1]

---

[1] " محسن اعداء " صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم رفیق دلاوری ص ۱۰۱

مکتبہ تعمیرات انسانیت اندرون موچی دروازہ

لاہور ۱۹۶۲ء

سیّد العرب؀ " تالیف :- عمر ابو النصر
ترجمہ :- شیخ محمد احمد پانی پتی

سیرت کی اس کتاب کو لبنان کے مشہور مورخ عمر ابو النصر نے تحریر کیا ہے۔ کتاب میں سیرت کے چند مخصوص پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سوانح حیات نہیں بیان کی گئی ہے۔ مصنف نے اگرچہ سیرت کے چند مخصوص پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے مگر اسکے باوجود مکمل سیرت کا خاکہ سامنے آجاتا ہے جس سے مصنف کی صلاحیت کا پتا چلتا ہے اور مترجم نے بھی ترجمہ کا حق پورا کر دیا ہے۔

سید العرب؀ اکتوبر سنہ ۱۹۶۴ء / ۱۳۸۴ھ میں دوسری بار طبع ہوئی اور اسکو مقبول اکیڈمی لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۲۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں ۳۰ نقاط ہیں۔ فہرست مضمون کچھ اسطرح سے درج ہے۔

۱- حرف اول - ۲- مقدمہ - ۳- عہد طفولیت و شباب - ۴- ایام مصیبت ۵- وحدت عربیہ کے قیام کی کوشش - ۶- بے مثال شخصیت - ۷- سرور کائنات بطل جلیل کی حیثیت سے - ۸- قوت قدسی کا کمال - ۹- اختتامیہ (از شیخ محمد احمد پانی پتی)

مترجم نے "اختتامیہ" میں سوانح عمری لکھنے کی کوشش کی ہے لیکن تشنگی موجود ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پہلو نمایاں طور پر تحریر نہیں کیے گئے ہیں۔ تذکیر و تانیث کی غلطیاں پائی جاتی ہیں بلکہ بعض جملوں میں کی اور کے "جیسی غلطیاں کی گئی ہیں۔

نمونۂ اقتباس :- "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت طیبہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر آج تک ایسا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو ایمان و ایقان، قربانی و ایثار، جرأت و ہمت، عدل و انصاف، رحمت و شفقت، سلوک و احسان، میں آپ؀ کا ہم پلہ ہو۔ آپ؀ حریت ضمیر کے پر جوش داعی اور انسان پر فکری اور نظری قیود عائد کرنے کے زبردست مخالف تھے جو نظام آپ؀ نے قائم کیا تھا۔ اسکی رو سے تمام انسانوں کو خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی امیر ہوں یا غریب، چھوٹے ہوں یا بڑے، آقا ہوں یا غلام مساوی حقوق دئیے گئے تھے اور کسی کو کسی پر برتری حاصل نہ تھی" [1]

سرمایہ سیرت میں اسکو شامل کیا جا سکتا ہے۔ مصنف نے احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے۔ اس وجہ سے سیرت کے کئی پہلو اظہر من الشمس ہیں۔ مترجم نے زبان بھی نہایت سلیس استعمال کی ہے جس میں روانی اور تسلسل نظر آتا ہے۔

---

[1] سید العرب، عمر ابو النصر مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی، مقبول اکیڈمی لاہور ص ۵

۳۵

اخلاق محمدؐ، (انسان کامل)

مصنفہ:- ایم، ایچ حسینی

(حصہ اول)

یہ کتاب ڈاکٹر الحاج سجاد حسین چشتی نے ۳۵ سال عرق ریزی کرکے تیار کی ہے
یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اثنا عشری فرقہ کا خیال رکھتے
ہوئے اپنے مسلک کے مطابق سیرت پاک پر یہ کتاب تحریر فرمائی ہے۔
اس کتاب کو محمد مصطفیٰ جوہر نے متعارف کروایا ہے اور ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء
تاریخ درج کی ہے۔ مصنف نے اخلاق پیغمبر اسلام کو تاریخی واقعات
کتب مستندہ و معتبرہ سے پیش کرنیکی کوشش کی ہے۔ لیکن بعض جگہ حقائق سے
دور نکل کر اپنے مسلک کا پرچار کیا ہے۔

معیار سیرت پر یہ کتاب مشکل سے پوری اترتی نظر آتی ہے۔ لیکن
مصنف نے سعی اور کاوش سے سیرت کے کئی پہلوؤں پر بحث کی ہے۔
اور زبان بھی مؤثر استعمال کی ہے اس وجہ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب
جکے تین حصے ہیں سرمایہ سیرت میں سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

حصہ اول ۶۰۷ صفحات لیے ہوئے ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور
ہر سطر میں اندازاً ۱۸ الفاظ ہیں۔ تاریخ تصنیف اور تاریخ اشاعت
درج نہیں ہے البتہ اسکو ایجوکیشنل پریس کراچی نے طبع کیا اور قمر حسینی
طارق روڈ سوسائٹی کراچی سے شائع کیا گیا۔

فہرست مضامین طویل ہے اور ۱۶۵ عنوانات درج ہیں۔

اس حصہ میں۔۔ شجاعت، علو ہمت، ثبات، حلم و سکون و تحمل،
تواضع اور حمیت کا ذکر بڑی تفصیل سے درج ہے۔ اس حصہ کا نام
مصنف نے باب الحکمت (نظری و عملی) دیا ہے۔ نثر کے ساتھ ساتھ
نظم بھی ہے۔ فارسی بھی کثرت سے استعمال کی گئی ہے۔

نمونۂ اقتباس :-

" اگر خالق عالم ایک جانب اپنی کل مخلوقات کو مع انکے خصائص

اور اوصاف سمیت ایک صف میں کھڑا کر دے اور انسان کو انکے

مقابلے میں تنہا کھڑا کر دے تو بلحاظ اوصاف و اعمال اس ایک

انسان کا پلہ ان تمام موجودات کے مقابلہ میں گراں تر ثابت ہوگا۔

خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کو ملائکہ کے سامنے پیش

کرکے اور علم میں آدمؑ اور ملائکہ کا امتحان لے کر اس

اس منظر فضیلت میں آدم علیہ السلام کو پیش

کیا تھا۔ [۱]

---

[۱] اخلاق محمدؐ - ایم - اے حسینی صفحہ ۳

اخلاق محمدؐ (حصہ دوم)

دوسرے حصہ میں مصنف حسینی نے حیا، صبر، قناعت، وقار، حریت، سخا، کرم، ایثار، عفو، مروت اور مواسات کا ذکر تفصیلاً کیا ہے اور اس عنوان کا نام مصنف نے باب عفت دیا ہے۔ اس حصہ میں ۵۶۱ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۴ سطور ہیں۔ اس حصہ کو ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں قلمبند کیا گیا۔

فہرست مضامین طویل ہے اور اسمیں ۲۲۶ عنوانات درج ہیں۔

اس کتاب کو مصنف نے منظوم شکل بھی دی ہے۔ فارسی اور عربی بھی کثرت سے استعمال کی ہے۔ لیکن طرز از اول تا آخر ہر حصہ میں اپنے مسلک کا خاص طور سے پرچار کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے اعتدال کی راہ نہیں لی بلکہ اس کا اپنا رنگ خاص نمایاں نظر آتا ہے۔ زبان البتہ مؤثر استعمال کی گئی ہے اس وجہ سے پرکشش معلوم ہوتی ہے۔ ویسے چند نقائص کو نظر انداز کر کے تجزیہ کیا جائے تو کتاب سرمایۂ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اقتباس:- خدا خالق فطرت انسانی ہے اسکے احکام جو الفاظ قرآن میں موجود ہیں مطابق قانون فطرت ہیں۔ لہذا جب تک اہل اسلام عمل کرتے رہے اور جو آج تک ان قوانین قرآن پر عمل کر رہے ہیں۔ انکی عفت برقرار ہے اور اسی عفت کی بدولت انکی نسلیں اعلیٰ ہیں۔ انکے یہاں خاندانی شجرے ہیں وہ اپنی خاندانی شرافت پر بجا فخر کرتے ہیں۔ انکی عورتوں، بیویوں اور بیٹیوں میں غیرت وحمیت وعفت کے جذبات ہیں۔ ان عورتوں کے بطن سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس میں خصائص انسانیت، مروت، محبت، غیرت و عفت شجاعت وعدالت وغیرہ اعلیٰ فضائل موجود ہیں۔ علاوہ بریں وہ خدا ترس ہیں وہ رحمدل ہیں وہ معاملہ فہم ہیں وہ وفادار باوقار ہیں۔ جن مسلمانوں نے حق تعالیٰ کو اپنا شرف انسانیت سمجھا ہے وہ اسی طرح جیسے وہ جنکی تعلیم انھوں نے کی ہے۔[1]

۲۶

---

[1] "اخلاق محمدؐ" حصہ دوم ص ۱۰۲ مصنف ایم۔ایچ حسینی

اخلاق محمدؐ (حصہ سوم)

مصنفہ ایم۔ ایچ حسینی

اس حصہ میں علم الہیات و معرفت، تدبیر منزل، سیاست مدن۔ تعلیم اخلاق علم۔ خاندان (حسب نسب) اس حصہ کا نام مصنف نے "باب العلم" دیا ہے

یہ کتاب ۲۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۲ء میں قلمبند کی گئی۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں۔

باب الحکم وتحمل، باب تواضع وعلوہمت، علم الحیات وعبادت تدبیر منزل۔ باب سیاست مدن اور باب العلم وغیرہ

نمونۂ اقتباس:۔ پیغمبرؐ اسلام کا یہ دعوٰی حقیقی معنی میں صحیح ہوا کیونکہ چودہ صدیاں گذر گئیں مگر خدا نے محمدؐ کے بعد کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا حالانکہ ازمنۂ سابقہ میں مسلسل انبیاء و رسل مبعوث ہوتے رہتے تھے۔ تمام مذاہب کی تاریخ شاہد ہے کہ بعد بعثت خاتم الانبیاء کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور اہل دنیا سائنس اور علوم جدیدہ میں جتنی ترقی زیادہ کرتے چلے جارہے ہیں اسی قدر انکی ذہنی وعقلی استعداد ان کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ اصول اسلام کو قبول کریں اور دین و دنیا کی فلاح کو حاصل کریں۔[1]

نمونہ:۔ پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا کہ جب میری امت میں تلوار چلے گی جو قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر یہ کہ اس سے پہلے میری امت کے گروہ مشرکین سے مل جائیں گے۔ اور میری امت کے گروہ بت پرست ہو جائیں گے اور میری امت میں تیس کذاب دعوٰی نبوت کا ذبہ کیا کریں گے اور اپنے کو نبی سمجھیں گے۔ مگر میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)[2]

اسکو تحریر کرتے وقت احادیث صحیحہ کا سہارا نہیں لیا گیا

مصنف نے زبان عام فہم استعمال کی ہے اس لحاظ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکو سیرت میں شریک کیا جائے۔

---

[1] اخلاق محمدؐ حصہ سوم ص ۵۸ مصنف ایم۔ ایچ حسینی

[2] " " " ص ۵۱۹ " "

(۳۲۰) قرآن اور صاحبِ قرآن - بشیر احمد چودھری

بشیر احمد صاحب نے سیرت کی اس کتاب کو قرآن کی مدد سے تحریر کیا ہے - اور بقول علامہ اقبال "

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن "

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سطر سطر عین قرآن تھی یا یوں سمجھنا چاہئے کہ آپکی سیرت قرآن کی تفسیر ہے - کتاب ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے - تقریباً ۲۲ سطور ہر صفحہ میں موجود ہیں اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ اور ۲۳ نقاط ہیں - یہ کتاب پہلی بار ۱۹۶۵ء / ۱۳۸۵ھ میں مکتبہ اشاعت ادب انارکلی لاہور سے شائع ہوئی ___ کتاب کی خاص خوبی قرآن حکیم سے جگہ جگہ سیرت نگاری کی گئی ہے -

مصنف نے قرآن حکیم جو سیرت کا سب سے اہم ماخذ ہے اسکا سہارا لیا واقعات حقائق پر مبنی ہیں - قرآن اور صاحب قرآن دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اسکے علاوہ احادیث صحیحہ سے بھی استفادہ کیا ہے - اسی سبب سے اسکو سرمایۂ سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے - زبان نمونۂ فصاحت و بلاغت ہے -

فہرست مضامین طویل ہے - اسکے خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں :

ا - رحمت للعالمین، صاحب قرآن، صبح صادق، آفتاب رسالت کی ضوپاشی، معراج، ہجرت، صلح حدیبیہ اور اشاعت اسلام - حجۃ الوداع آغوش لحد، اخلاق صاحب قرآن - اعجاز صاحب قرآن - توحید قرآن کا پہلا انقلابی اعلان - مساوات - قرآن کا دوسرا انقلابی اعلان، اتحاد یا ہمی، قرآن کا تیسرا انقلابی اعلان، جہاد - قرآن کا چوتھا انقلابی اعلان، اعتدال، قرآن کا پانچواں انقلابی اعلان،

زمین کے وارث صالح لوگ ہونگے، قرآن کا چھٹا انقلابی اعلان۔
جد وجہد، قرآن کا ساتواں انقلابی اعلان، دعوتِ علم و تدبر،
قرآن کا آٹھواں انقلابی اعلان، قرآن کا سب سے بڑا انقلابی اعلان،
حکومت الہیہ کا قیام، قرآن کا دسواں انقلابی اعلان، حالاتِ زمانہ سے
عبرت حاصل کرو۔

نمونۂ اتباع سنت:-

۱۔ اسی اخلاق حسنہ کا نمونہ ذات نبوی نے خود پیش کر کے ایک قلیل مدت میں
عرب میں وہ مشعل روشن کی جس کی روشنی کی چمک آج یورپ و امریکہ کی
ساری ضیا تقوں کے دھوئیں نہیں چھپا سکے۔ اسی اخلاق نے آپؐ کے دشمنوں کو
جانثار بنا دیا۔ اسی اخلاق نے اسلام پھیلایا۔ اسی اخلاق کے چھوڑ دینے سے
ہم نے سب کچھ کھو دیا۔ اخلاق کی تکمیل ہی بعثت نبوی کا مقصد تھا۔ آپ کے
اخلاق کا مطالعہ ہی رسول اللہؐ کی صحیح تصویر کی پہچان ہوگی۔ اسی کے مطالعہ سے
ہم آپ کی بعثت کا مقصد سمجھ سکتے ہیں۔[1]

۲۔ رسول عربیؐ نے خود اپنی زندگی میں اس کا نمونہ پیش کیا ہے اور
ریاست کے کام چلانے والے کو خادم قوم کا خطاب دیا ہے۔ یہ ذمہ دار فرد
بعد میں خلیفۃ الرسولؐ کہلایا۔ لفظ خلیفہ اسی کا اختصار ہے۔ خلیفہ
اسی وقت تک خلافت کا حقدار ہے جب تک کہ وہ عوام کی خدمت کرتا رہے
اور رعایا کے آرام پر اپنے عیش کو ترجیح نہ دے۔ اس کا ہر فعل قرآنی
احکام اور ہر حکم قوانین الہی کے مطابق ہو۔[2]

۱؎ قرآن اور صاحب قرآن، بشیر احمد چودھری، ص ۱۵۳، مکتبہ اشاعت ادب انارکلی لاہور، سنہ ۱۹۶۵ء

۲؎ " " " ص ۳۲۹

سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی

(حصہ سوم)

سیرت کی اس کتاب کو محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے تحریر کیا ہے۔ اسکی سن تالیف
ماہ ذیقعدہ ۱۹۶۵ء / ۱۳۸۵ھ ہے۔ اس حصہ میں غزوۂ خیبر تا ختم بیان وفات نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ کتاب ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور
اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ اور ہر سطر میں تقریباً ۲۰ نقاط ہیں۔ فہرست مضامین اس میں
درج نہیں ہے۔ (اسلامیہ تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری گیٹ لاہور)
اس کتاب میں سیرت سے زیادہ وظائف اور دعائیں درج کی گئی ہیں۔

معیار سیرت پر یہ کتاب پورا نہیں اترتی یہ جذبات اور محبت کی زبان میں قلمبند
کی گئی ہے۔ اسلئے اسکو شریک سیرت کر سکتے ہیں۔ زبان بھی کوئی خاص استعمال
نہیں کی گئی۔

نمونۂ اقتباس:-

ابو محذورہ آپکے سامنے کھڑے ہوئے اور دل میں یہ گمان غالب ہے کہ میں
قتل کیا جاؤں گا۔ آپؐ نے مجھ کو حکم دیا کہ اذان دو با دل ناخواستہ اذان دی
اذان کے بعد آپنے ایک تھیلی عطا کی جس میں کچھ درم تھے اور سر و پیشانی پر
دست مبارک پھیرا اور پھر سینہ اور جگر اور شکم پر ناف تک ہاتھ پھیرا اور یہ
دعا دی بارک اللہ فیک و بارک اللہ علیک "۔ [1]

---

[1] سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حصہ سوم صفحہ ۷۸ اسلامیہ تعلیمی پریس لاہور

سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - مولانا محمد ادریس محدث کاندھلوی
(حصہ چہارم)

چوتھے حصہ میں مولانا ادریس صاحب نے معجزات نبوی و خصائص مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے اور یہ سیرت کا آخری حصہ ہے جو مولانا نے قلمبند کیا - کتاب صرف ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ملتی ہیں اور ہر سطر میں ۱۱۶ الفاظ ہیں اور تقریباً ۲۵ الفاظ ہر سطر میں موجود ہیں - مولانا نے اس حصہ میں معجزوں کے اقسام اور اسکی اہمیت پر زور دیا ہے اور مختلف روایات کا بھی ذکر کیا ہے کہ ایک راوی معجزوں کی تعداد ایک ہزار اور دوسرا دو ہزار اور تیسرا تین ہزار بتلاتا ہے - لیکن آپکی ساری زندگی معجزوں سے پُر ہے - آپ کا ہر عمل کامل عمل ہے - ابتدا تا انتہا کن کن باتوں کا آپ ذکر کریں گے - جو معجزوں سے پُر نہیں —— (اسکو بھی تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ نے شائع کیا ہے - سن اشاعت ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء دیا گیا ہے -

فہرست مضامین دلائل نبوت و براہین رسالت یعنی معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تا خصائص نبوی ۹۰ تک دے رکھی ہے - اس طرح ۹۰ عنوانات بنا کر معجزے پیش کئے ہیں معیار سیرت پر یہ کتاب پوری نہیں اترتی - لیکن عقیدت و محبت کے طور پر اسکو قلمبند کیا گیا ہے اسوجہ سے اسکو بھی شریک سیرت کیا جا سکتا ہے - زبان عام استعمال کی گئی ہے ——

نمونہ اقتباس :- اور جب حضرت مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا تو آفتاب ہدایت بھی افق مشرق پر ظاہر ہوا - اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آفتاب ہدایت ٹھیک نصف النہار پر آ گیا - اور کوئی چپہ زمین کا ایسا باقی نہ رہا کہ جہاں اس آفتاب کی روشنی نہ پہنچی ہو - [1]

---

[1] سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حصہ چہارم مرتبہ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی ص ۵۲ مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور -

سیرت طیبہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت طیبہ کی یہ کتاب عبدالباری صدیقی صاحب نے تحریر کی ہے جو تاریخ عمومی اور اسلامی تاریخ میں ایم۔اے ہیں۔ یہ مولف کی پہلی کتاب ہے جسکو انھوں نے میرپور خاص میں چہارشنبہ ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء کو تحریر کیا اور اسکو زاہد پریس قلعہ دروازہ حیدرآباد نے طبع کیا اسکے ناشر حدیہ اشاعت گھر میرپور خاص والے ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۸ صفحات کی حامل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ اور ۲۱ نقطے ہیں۔ کتابت صاف ہے لیکن کاغذ اخباری استعمال کیا گیا ہے۔ چونکہ مصنف کی پہلی کوشش ہے اسلیے کہیں کہیں روانی ختم ہو گئی ہے۔ البتہ مولف نے ماخذ قرآن، حدیث اور سیرت النبویہ ابن ہشام، محمد مدینہ میں، فتح، حجۃ اللہ البالغہ، اسلامک آئیڈیالوجی، محمد و محمدیت، محمد نبی، زاد المعاد، محمد مسلم، استعمال کیے ہیں۔ کتاب کی زبان عام فہم ہے کتاب مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کی گئی ہے۔

تعارف، پیش لفظ کے علاوہ

باب اول :- عرب (گہوارۂ اسلام)

باب دوم :- اسماعیل عرب

باب سوم :- دور جہالت I

باب چہارم :- دور جہالت II

باب پنجم :- ظہور قدسی

باب ششم :- مکی زندگی (مصائب و آلام کا دور)

باب ہفتم :- ہجرت نبوی

باب ہشتم :- حق و باطل میں کشمکش

باب نہم :- حق و باطل کا فیصلہ

باب دہم :- شان رسالت

باب یازدہم :- یہودی اور عیسائی

باب دوازدہم :- شمائل و اخلاق نبوی

باب سیزدہم :- رسول اکرمؐ

باب چہاردہم :- مصلح اعظمؐ

باب پانزدہم :- رہبر انسانیتؐ

باب شانزدہم :- دینی ریاست

مولف نے خاص محنت کی ہے اور اس کتاب کو تاریخی زبان میں قلمبند کیا ہے زبان بھی عوامی ہے۔

نمونۂ اقتباس :۔

« آپؐ اطاعت شعاروں کو بشارت دیتے اور گنہگاروں کو خدا کے عذاب سے ڈراتے تھے، آپؐ خدا کے برگزیدہ بندے اور رسول تھے اور آپؐ نے خود کو اسی کی رضا کیلئے وقف کردیا تھا۔ آپؐ درشت مزاج اور سخت گو نہ تھے۔ کبھی بھی زور سے نہیں بولے اور نہ ہی دشمنوں سے انکی حرکتوں کا ویسا بدلہ لیا۔ وہ معافی مانگتے تو معاف کردیتے اور عفو وچشم پوشی سے کام لیتے تھے۔ آپؐ کا مقدس کام دنیا کے دوسرے مذہبوں کو برائیوں سے پاک کرنا تھا۔ آپکی تعلیم نے اندھوں کو آنکھیں، بہروں کو کان دئے اور دلوں سے غفلت کے پردے ہٹا دئے۔ آپ ہر خوبی سے آراستہ اور جملہ اخلاق فاضلہ سے متصف تھے۔ سکینہ آپؐ کا لباس، نکوئی آپ کا شعار، تقوی آپ کا ضمیر، حکمت آپؐ کا کلام، عدل آپؐ کی سیرت، راستی آپکی شریعت، اسلام آپ کا دین ہے آپؐ نے ہدایت کا راستہ دکھایا اور گمراہی سے لوگوں کو نکالا۔ اور گمناموں کو عظمت و شہرت عطا فرمائی، آپکی برکت سے تنگدست خوشحال ہوگئے اور محتاج غنی بن گئے۔ [۱]

---

[۱] سیرت طیبہ رسول اکرمؐ صفحہ ۲۶-۲۷۰ (بخاری کی حدیث) عبدالباری صدیقی میرپور خاص طابع زاہد پریس قلعہ دروازہ حیدرآباد

سرور کائنات ۲

مصنف :- سید امیر علی مرحوم
مترجم :- منصور احمد مرحوم
سن اشاعت ۱۹۶۶ء بار پنجم
سلسلہ جیسہ :- اتحاد پریس نیل روڈ لاہور

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب جس کا نام مترجم نے "سرور کائنات" رکھا ہے اصل میں [illegible] کا ترجمہ ہے جسکو منصور احمد صاحب مرحوم نے بڑی خوبی سے کیا ہے۔ مصنف امیر علی اپنے ناز ہستی کے مالک تھے جنہوں نے کافی کتابیں مختلف عنوانات پر لکھی ہیں۔ اور سب تحقیقی شمار ہوتی ہیں۔ اس کتاب کو بھی تحقیقی رنگ دیا گیا ہے ۔۔ اس کتاب میں سیرت کے صرف چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے مصنف نے تحقیق اور حقائق سے کام لیا ہے۔ واقعات سلجھے ہوئے الفاظ میں تحریر کیے ہیں۔ مترجم نے زبان موثر اور پرکشش استعمال کی ہے۔ معیار ادب اور معیار سیرت پر یہ کتاب اضافہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔

اس کتاب میں ۱۷۰ صفحے اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۹ الفاظ اور ہر سطر میں تقریباً ۲۶ نقطے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں (بار پنجم) اتحاد پریس نیل روڈ لاہور سے شائع کیا ۔۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے

پہلا باب - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - دوسرا باب ۲ ہجرت تیسرا باب رسول اللہ مدینے میں چوتھا باب - قریش اور یہود کی دشمنی - پانچواں باب - یہودیوں اور عربوں کی دشمنی چھٹا باب - رسول اللہ کی رحمدلی - ساتواں باب - اشاعت اسلام - آٹھواں باب - عام الوفود - نواں باب - تکمیل رسالت -

اقتباس :- رسول عربی ؐ کے متبعین میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ کسی نے کبھی اپنے آقا سے معجزات کی فرمائش نہیں کی - وہ عالم، تاجر اور سپاہی آپ کی تعلیمات کے اخلاقی پہلو مدنظر رکھتے تھے وہ اپنے بے یار و مددگار رسول ؐ کے گرد جمع ہو گئے اور اپنے تمام دنیاوی مفاد اور دنیاوی امیدوں کو قربان کر دیا۔ وہ آپ کے ساتھ زندگی اور موت میں اس ثابت قدمی کے ساتھ وابستہ رہے کہ تاریخ عالم میں اسکی مثال ملنی محال ہے۔ ؎

؎ سرور کائنات ۲، سید امیر علی مترجم منصور احمد مرحوم ص ۱۵۵ اتحاد پریس نیل روڈ لاہور ۱۹۶۶ء

سیرت پاک ۳ (رسالہ)

یہ رسالہ ماہ نو کی خصوصی اشاعتوں کا انتخاب ہے اسکو ادارۂ مطبوعات پاکستان کراچی نے شائع کیا ہے - ۱۹۶۶ء / ۱۳۸۶ھ میں انٹر نیشنل پریس کراچی نے طباعت کی ہے - یہ سیرت کا رسالہ بہترین مضامین کا نچوڑ ہے - یہ رسالہ ۱۹۵ صفحات کا حامل ہے - ہر صفحہ میں ۲۶ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۳۶ نقطے ہیں - سیرت کے اس رسالے کو شان الحق حقی نے مرتب کیا ہے اس رسالہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا مرثیہ بر وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہے

اس رسالہ میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں

(۱) عیارِ کامل (پہلا خطبۂ نماز) شبلی نعمانی (۲) ظہور قدسی (شبلی) (۳) فخر موجودات (آنحضرتؐ کی مکی زندگی) ابو الجلال ندوی (۴) عطیات محمدی (سید ہاشمی فرید آبادی) (۵) کتاب اللہ، محمد رسول اللہ (تمنا عمادی) (۶) سیر جنستانِ حجاز (خواجہ عبد الرشید) (۷) نمونۂ کامل (عبد القدوس ہاشمی) (۸) تشاریع النسائیت حسن مثنیٰ ندوی (۹) دیں ہمہ اوست (غلام جیلانی برق) (۱۰) حیاتِ نبوی میں غاروں کی اہمیت (سید حامد جلالی) (۱۱) نامۂ رسولؐ بنام کسریٰ (سید ناصر جلالی) (۱۲) ادبِ نبویؐ (سید شمیم احمد) (۱۳) ابے جسۂ اعظم (مرثیہ بر وفات نبویؐ از حضرت ابوبکر صدیق رضؓ) (۱۴) مهبط نور و رحمت (مرثیہ بر وفات نبویؐ از حسان بن ثابت) (۱۵) اردوئے قدیم اور نعت گوئی (افسر صدیقی امروہوی) (۱۶) راحت جان (میر محمد باقر آگاہ کی نعتیہ مثنوی) ڈاکٹر عبادت بریلوی (۱۷) اقبال اور عشق رسولؐ (یوسف سلیم چشتی) (۱۸) آبروئے ہر دو سرا (نعتیہ کلام کا ایک تقابلی مطالعہ نور کاشمیری) (۱۹) نعت قدسی (محمد جان قدسی)

(۲۰) نعت فیضی (فیضی فیاضی) (۲۱) نعت غالب (مع ترجمہ منظوم) غالب (ترجمہ عامر عثمانی)
(۲۲) نعت گرامی (شیخ عبد القادر گرامی) (۲۳) آفتاب صحرا (نظم نعتیہ) قاضی نذر الاسلام ترجمہ یونس احمد) (۲۴) رحمت للعالمینؐ (چند غیر مسلموں کے تاثرات) ڈاکٹر محمد شہید اللہ (۲۵) محمدؐ عربی (نپولین بوناپارٹ) (۲۶) رسولؐ کا تیسرا اساتھی (سی۔ الیف۔ اینڈ ریوز) (۲۷) پیغمبر اسلام بیسری نظر میں (ڈاکٹر اینی سنٹ ترجمہ ضیاء الدین) (۲۸) لا الٰہ الا اللہ (مالک رام) (۲۹) عربی اور کلمۃ الحق (احمد بری) (۳۰) مہا پرش (پنڈت گوپال کرشن) (۳۱) تاج نورانیات (سردار دیوان سنگھ مفتون) (۳۲) حجۃ الوداع (غلام رسول مہر) (۳۳) بارہ دعا (راناBhagwan داس) (۳۴) قدم آثار نبویؐ (برصغیر میں) (سید یوسف بخاری) (محمد جعفر پھلواری)

(۳۵) سیاہ چٹان سنہرے پھول (طاہر احمد)

یہ رسالہ جس میں سیرت کے بہت سے پہلوؤں پر مختلف ادیبوں، عالموں اور محققوں نے روشنی ڈالی ہے اسکے بیشتر مضامین حقائق پر مبنی ہیں اور ان لوگوں کی زبان بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اسی سبب سے اس رسالہ کو سرمایہ سیرت میں شامل کر سکتے ہیں۔

اقتباس:۔ (نوٹ) فرانس کا عظیم ترین جرنیل نپولین بوناپارٹ نے آنحضرتؐ کو اسطرح خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

"محمدؐ دراصل سردار اعظم تھے۔ آپؐ نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ انکے آپس کے تنازعات و مناقشات ختم کیے، تھوڑی ہی مدت میں آپکی امت نے نصف دنیا کو فتح کرلیا۔ ۱۵ سال کے قلیل عرصہ میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کرلی۔ مٹی کی بنی ہوئی دیویاں مٹی میں ملادی گئیں۔ بت خانوں میں رکھی ہوئی مورتیوں کو توڑ دیا گیا۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ سب کچھ صرف پندرہ ہی سال کے عرصہ میں ہو گیا۔ جبکہ پندرہ سو سال میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی امت کو صحیح راہ پر لانے میں کامیاب نہیں ہوئے تھے" ۔ [۱]

---

[۱] سیرت پاک (رسالہ) مرتبہ شان الحق حقی ص ۱۳۱-۱۳۲ مضمون رحمت للعالمینؐ (چند اہم غیر مسلموں کے تاثرات) ڈاکٹر محمد شہید اللہ۔

۲۷

۳۷۹

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ مرتب ڈاکٹر سید معین الحق
مترجم:۔ مولوی مقصود علی خیر آبادی

الکامل ابن اثیر (جلد دوم)

سیرت رسول کریم" صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن کثیر، ابن اثیر نے قلمبند کیا۔ ڈاکٹر سید معین الحق نے مرتب کیا اور مولوی مقصود علی خیر آبادی نے ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء میں انٹرنیشنل پریس کراچی نے شائع کیا۔ دائرہ معین المعارف کی سرپرستی میں یہ ترجمہ منظر عام پر آیا۔ الکامل کی ابتدائی جلدوں کا اردو ترجمہ آگرہ سے مولوی عبد الغفور خان نے کئی حصوں میں شائع کیا۔ اسمیں سیرت کی جلد بھی شامل تھی۔ لیکن اس میں حواشی بہت کم اور ناکافی تھے (پیش لفظ) اور یہ ترجمہ اب بھی کمیاب ہے اسلیے "معین المعارف کے زیر اہتمام اسکا ترجمہ مقصود علی صاحب نے کیا اور پروفیسر حبیب اللہ غضنفر نے اس پر نظر ثانی کی۔ یہ ترجمہ ۵۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۸ سطریں ہر صفحہ میں پائی جاتی ہیں ۱۷ الفاظ اور تقریباً ۲۱ الفاظ ہر سطر میں موجود ہیں۔ کتاب تحقیقی مواد کی حامل ہے۔ مصنف نے سیرت کے حالات ہر سن کے تحت مرتب کیے ہیں۔ لیکن مترجم نے انہیں اس میں کچھ رد و بدل بھی کیا ہے۔ نیز ترتیب بلحاظ مضمون بہتر طریقہ سے کی ہے فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں۔

۲۷۱

باب چہارم :- قیام مدینہ

o- مسجد نبوی کی تعمیر

o- حضرت عائشہؓ کی رخصتی

سنہ ۲ھ کے واقعات

o- حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا عقد اور عروسی

o- کعبہ کا قبلہ ہونا

o- جنگ بدر

سنہ ۳ھ کے واقعات

o- غزوہ احد

o- غزوہ حمراء الاسد

o سنہ ۴ھ کے واقعات

o غزوہ رجیع

o غزوہ بدر ثانی

سنہ ۵ ہجری کے واقعات

o- غزوہ خندق

o- غزوہ بنی قریظہ

سنہ ۶ھ کے واقعات

o غزوہ بنی مصطلق

o واقعۂ افک

o رسول اللہؐ کا بادشاہوں کے نام خطوط بھیجنا

سنہ ۷ھ کے واقعات

o غزوہ خیبر

o رسول اللہؐ کو زہر دینے کا واقعہ

o فدک کا ذکر

سنہ ۸ ہجری کے واقعات

o غزوہ موتہ

o ذکر فتح مکہ

سنہ ۹ ہجری کے واقعات

o - غزوہ تبوک

o - رسول اللہؐ کی خدمت میں وفود کی حاضری

سنہ ۱۰ ہجری کے واقعات

o - حضرت ابوبکرؓ کا حج

o - حجۃ الوداع کا ذکر

سنہ ۱۱ھ کے واقعات

o رسول اللہؐ کی علالت اور وفات کا ذکر

۲۷

مصنف تاریخ داں ہے اس لیے تمام واقعات تاریخ کی روشنی میں تحریر کیے ہیں۔ لیکن سیرت کا وہ مواد اکٹھا کیا ہے جو مستند اور صحیح ہے۔ اسلام میں فن تاریخ نویسی کی بنیاد بھی اصول حدیث کے طرز پر قائم ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر محدث مورخ بھی تھے۔ ابن اثیر مورخ تھے مگر چونکہ اصول حدیث کو مد نظر رکھکر تاریخ لکھی اسلیے انھوں نے سیرت لکھنے میں مستند احادیث کو پیش نظر رکھکر واقعات کو تاریخ کی روشنی میں پیش کیا ہے اسلیے بہت کامیاب رہے ہیں۔

نمونہ اقتباس :- ۱۔ "جب رسول اللہ صلعم مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا اور کعبۃ اللہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر یہ الفاظ فرمائے۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر یکتا اللہ جس نے اپنا وعدہ صحیح کر دکھایا اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس یکتا واحد ذات نے تنہا سب گروہوں کو شکست دی"[1]

۲۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گذرگاہ سے جارہے تھے کہ آپؐ نے ایک مقتول عورت کو دیکھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا اسکو کسی نے قتل کیا؟ لوگوں نے جواب دیا خالد ابن ولید نے تو آپؐ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے فرمایا کہ خالد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کے قتل سے منع فرماتے ہیں"[2]

سیرت کے سرمایہ میں یہ کتاب ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث صحیحہ پر پورا بھروسہ کیا گیا ہے۔ اسوجہ سے حقائق نظر آتے ہیں۔

مترجم نے زبان کا بھی بڑا خیال رکھا ہے۔ اس سبب سے یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

---

[1] سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (جلد دوم) ص ۱۲۴ ابن اثیر مترجم مولوی شکور علی دائرہ معین المعارف کراچی

[2] " " " ص ۱۳۰ " "

۲۷

نبی اُمّی ؐ (حصہ اول) مرتبہ سید محمد آفاق مظاہری

یہ کتابچہ محمد آفاق مظاہری صاحب نے مرتب کیا ہے۔ اس کتابچہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مختصر سی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چونکہ یہ کتابچہ عقیدت کے ساتھ لکھا گیا ہے اس وجہ سے اس مختصر سے خزانہ میں بہت اثر ہے۔

یہ کتابچہ صرف ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں اور ۴۲ [illegible] ہیں۔ کتابچہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ کو مرتب کرکے بنڈلز آدم (بیڈلم کالج) سے شائع کیا گیا۔

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ غرضِ نبوت۔ ۲۔ ولادت النبی ؐ، حالات قبل از نبوت۔ ۳۔ حلیہ مبارک
۴۔ لباس۔ ۵۔ خورد و نوش ۶۔ نشست و برخاست۔ ۷۔ رفتار۔ طریق بول و براز
۸۔ ذوقیات ۹۔ سیر و تفریح اور گھریلو زندگی۔ ۱۰۔ بال بچوں سے دلچسپی
۱۱۔ شگفتہ مزاج اور طریق مزاح ۱۲۔ مزاح کے چند واقعات۔ ۱۳۔ حضور ؐ کی معاشرتی زندگی
۱۴۔ گفتگو و خطابت۔ ۱۵۔ رحمت عالمین۔

مندرجہ بالا عنوانات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مولف نے کس طرح دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتابچہ بچوں کیلئے بہت مفید ہوگا خصوصاً سکولوں اور کالجوں کے طلباء کیلئے جن کے اذہان ہر چیز کو بڑی تیزی سے قبول کرتے ہیں۔ موجودہ مادہ پرستی کے دور میں اس قسم کی کتابیں بچوں کیلئے لازمی ہونا چاہئیں تاکہ وہ مذہب سے بیگانے نہ ہو پائیں۔ واقعات حقائق کی روشنی میں قلمبند کیے گئے ہیں زبان بھی آسان استعمال کی گئی ہے اسلئے یہ سرمایہ سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

نمونۂ اقتباس:۔ سلطان السلاطین کے گھر اکثر فقر و فاقہ رہتا۔ مسلسل کئی کئی دن چولھا نہ جلتا

پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کبھی نہ پکیں۔ جو پیس لی جاتی بھوسی پھونکیں مار مار کر اڑا دی جاتی پھر اسکی روٹیاں پکائی جاتیں۔ گھر میں اگر کچھ ہوتا اور سائل دروازہ پر آجاتا تو وہ کھانا اسی کو اٹھا کر دیدیا جاتا اور سارا گھر فاقے سے رہتا۔ کبھی صرف دودھ پر گزر ہوتا۔ کبھی کھجور پر۔ کبھی دو پھل ساتھ ساتھ استعمال فرماتے۔[1]

---

[1] "نبی امی ؐ" مرتبہ سید محمد آفاق مظاہری بنڈلز آدم ص ۲۵ سن اشاعت ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ

تاریخ ابن خلدون (حصۂ اول) مصنف:- علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون

مترجم:- احمد حسین الہ آبادی
ترتیب:- شبیر حسین

رسولؐ اور خلفائے رسولؐ

تاریخ کی اس کتاب میں تقریباً ۱۰ ابواب سیرت کیلیے مصنف نے منتخب کیے ہیں۔ بقیہ ابواب خلفائے راشدین کے حالات کیلیے منتخب کیے ہیں۔ کتاب ۵۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکو عبدالرحمٰن بن خلدون نے قلمبند کیا ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۵ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۲۰ الفاظ ہیں۔ اس کا ترجمہ اردو میں حکیم احمد حسین الہ آبادی نے کیا ہے۔ جون ۱۹۶۶ء / ۱۳۸۶ھ میں پہلی بار نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع ہوئی مصنف نے سیرت کی خاص خاص کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں قبل ولادت باسعادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر سنہ ۱۱ھ تک کے واقعات درج ہیں۔ اسلیے حقائق کو سامنے رکھکر اہم واقعات جن کا تعلق سیرت سے ہے قلمبند کیا گیا ہے۔ فہرست مضامین طویل ہے اور ۲۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ سیرت کے خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں:-

زمانہ قبل از اسلام۔ نبیؐ کے ظہور کی پیش گوئی۔ بچپن کا زمانہ شق صدر کا واقعہ۔ حجر اسود کا واقعہ۔ سابقین اولین۔ بنی ہاشم کو دعوت اسلام ہجرت۔ مسجد نبوی کی تعمیر۔ غزوۂ بدر۔ غزوۂ احد۔ صلح حدیبیہ غزوۂ خیبر۔ فتح مکہ۔ سنۃ الوفود۔ حجۃ الوداع اور وفات۔

نمونۂ اقتباس:-

انصار کو فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تعین قیام سے یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آپ اب مکہ ہی میں قیام فرمائیں گے۔ مدینہ طیبہ تشریف نہ لے جائیں گے۔ اس وجہ سے ان کو ایک گونہ صدمہ ہوا۔

آپس میں اس سلسلے میں کچھ کہنے سننے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس امر کی خبر ہوئی تو آپ باہر تشریف لائے۔ انصارؓ کو جمع کیا اور خطبہ دیا اور فرمایا " کہ ہماری زندگی و موت تمہاری زندگی و موت سے متعلق ہے۔ ۱؎

اس تاریخ میں سیرت کے واقعات کو صداقت اور حقائق کی روشنی میں قلمبند کیا گیا ہے۔ اکثر یہ ہوتا رہا ہے کہ مورخ اپنے زندگی میں واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے لیکن ابن خلدون نے واقعات کو حقائق کی روشنی میں پیش کیے ہیں۔

مترجم نے بھی زبان عام فہم اور آسان استعمال کی ہے۔ یہ کتاب جو بظاہر تاریخ کی زبان میں قلمبند کی گئی ہے لیکن سیرت سے مالا مال ہے اسے سرمایۂ سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے

۱؎ تاریخ ابن خلدون (حصہ اول) ص ۱۲۸ مصنف عبدالرحمٰن ابن خلدون

مترجم احمد حسین جون ۱۹۶۶ء

نفیس اکیڈمی کراچی

(۳۴۵)

سیرتِ پاک

مرتبہ:- خورشید احمد احمد الحسن
جمعیت الفلاح کراچی

سیرت کی یہ کتاب عجیب طرز پر مرتب کی گئی ہے جس میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ کتاب تبلیغی انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ اس میں بڑے بڑے ذہین اور سیرت نگاروں کے اقتباسات مرتب کرکے سیرت کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ زبان آسان اور سہل استعمال کی گئی ہے۔

کتاب ۱۳۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ یہ کتاب ۲۵ صفر ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۶ء کو طبع ہوئی (مطبوعہ ناظر پریس کراچی۔) فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

۱۔ مقدمہ ۔ ۲۔ یہ زندگی ۔ ابو محمد امام الدین رام نگری
۳۔ عملی پہلو ۔ سید سلیمان ندوی ۔ ۴۔ خلق عظیم ۔ ڈاکٹر آصف قدوائی
۵۔ تعلقات عامہ ۔ نعیم صدیقی ۔ ۶۔ کھانے پینے کے معمولات ۔ نعیم صدیقی
۷۔ بے مثال کردار ۔ نعیم صدیقی ۔ ۸۔ (خطبات پاک) روشنی کے مینار ۔ ادارہ
۹۔ سیرت پاک اور ہم ۔ ابوالکلام آزاد وغیرہ ۔

نمونۂ اقتباس:-

تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو۔ مگر تم نے اس مقصد کو فراموش کر دیا ہے جس کے لیے وہ آیا تھا۔ یہ ماہ اگر خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لیے کہ اس مہینہ میں دنیا کی خزاں ضلالت ختم ہوئی اور کلمۂ حق کا موسم ربیع شروع ہوا۔ پھر اگر آج دنیا کی عدالت سموم ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہاری خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو۔
مگر خزاں کی پامالیوں پر ہنس رہتے ہو۔ ص ۱۳۲ [1]

۲۷

---

[1] سیرتِ پاک " مرتبہ خورشید احمد احمد الحسن ص ۱۳۲ مطبوعہ ناظر پریس کراچی

۱۹۶۶ء
۱۳۸۶ھ

انوکھے انسان کا نرالا ناول

(اعجاز محمود) از - عزیز الملک سلیمانی

مطبوعہ:- مشہور آفسٹ پریس کراچی

چوتھی بار - سنہ طباعت: جون سنہ ۱۹۶۷ء

سیرت کی یہ نرالی کتاب نرالے انداز میں قلمبند کی گئی ہے - زبان ناول کی
استعمال کی گئی ہے۔ مصنف نے قصے کے پیرائے میں جو سراسر حقیقت پر
مبنی ہے۔ بڑی خوبی سے اسلام کے محاسن بیان کیے ہیں - محمودؐ کوئی فرضی نام
نہیں ہے۔ اس پردے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات اور
آپؐ کے زبردست کردار کو بیان کرکے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔

زبان بہت اچھی، شستہ ہے اور پیرایۂ بیان بہت ہی خوب ہے۔

ہیرا جب جوہری کو مل جائے تو وہ اسکی صحیح قدر و منزلت کرتا ہے۔
اسی طرح ادیب اپنے قلم سے وہ مصوری کرتا ہے جو کچھ وہ لکھتا ہے یا استاد
پڑھاتا ہے - مصنف نے سیرت کو اپنے اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے کہ
ہر قاری جب تک اسکو پورا نہ پڑھ لے کتاب بند نہیں کرسکتا - ادبی معیار کو
قائم رکھا ہے -

اس میں ۱۴۴ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں نیز ہر سطر میں
تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں - اسکو عزیز الملک سلیمانی نے قلمبند کیا ہے -

مقدمہ درج نہیں ہے - البتہ تبصرہ از مولوی عبدالحق مرحوم (سنہ ۱۹۳۲ء) میں
اور تقریظ از سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی نے ۱۸ ربیع ۱۳۵۰ھ سنہ ۱۹۳۱ء کو
تحریر فرمائی -

فہرست طویل ہے البتہ آٹھ ابواب میں پوری کتاب قلمبند کی گئی ہے۔

پہلا باب (پیدائشی یتیم کی ولادت اور والدہ کا انتقال)

دوسرا باب (امین الملک کی شادی غلاموں کی آزادی)

تیسرا باب (نیکو نکی تصدیقی قوتیں اور بدوں کے تکذیبی حملے)

چوتھا باب (تصفیہ قلب کا ایک لطیف نکتہ)

پانچواں باب (ہجرت مدینہ منورہ اور شان امانت)

چھٹا باب (قریش سے صلح اور سلاطین عالم کو دعوت)

ساتواں باب (دربار قیصری میں ایمان مفصل پر مدرسہ صفہ کے ایک طالبعلم کی معقول تقریر)

آٹھواں باب (حج اول میں خلیل مصطفیؐ امیرالحاج اور علی مرتضی مامور من الرسول)

اقتباس :-

پینتیس برس کی عمر میں جب محمودؐ کو امیر عرب مانا جا رہا تھا اس کے جذبات ترقی اور بلند ہوئے اور اپنی قوم کو ترقی روز افزوں دینے کی ایک جاں توڑ ان تھک کوشش کی یعنی اپنی روح کا علاقہ روح اعظم سے مربوط کیا۔ پانچ سال کے مسلسل تخلیے اور تزکیے کے بعد آخر ہدایت کا وہ بڑا راز اس پر کھل گیا جو اس سے پہلے بڑے بڑے قومی رہنماؤں پر کھل چکا تھا — [1]

---

[1] "نو کھے رسول کا نرالا ناول" عزیز الملک مطبوعہ لیتھو آفسٹ پریس کراچی

جون ۱۹۲۷ء

صفحہ ۲۱

تاریخ طبری

(جلد اول)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت النبیؐ کی یہ کتاب تاریخ اسلام کے قدیم ترین مستند مورخ علامہ جریر طبری کی تحریر کردہ ہے۔ تاریخ الامم والملوک کا یہ پہلا حصہ ہے جسمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلہ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں۔ یہ وہی نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لیکر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے۔ اور تاریخ اسلام کے اکثر مورخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

جلد اول (سیرت النبیؐ) کو علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ ہجری) نے تحریر کیا ہے۔ اور سید محمد ابراہیم ایم۔اے ندوی نے ترجمہ کیا ہے۔ اور اسکی ترتیب و تبویب شبیر حسین قریشی نے کی ہے۔ اس کتاب کے ناشر چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری ہیں انھوں نے مارچ ۱۹۶۷ء / ۱۳۸۷ھ میں نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع کیا۔

سیرت النبیؐ کی یہ کتاب ۲۲۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ اور ۲۲ نقطے ہیں۔ پوری کتاب میں ۲۰ ابواب ہیں جنمیں جملہ عنوانات شامل ہیں۔

باب ۱:- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ نسب۔

باب ۲:- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش تا بنی حنیفہ کو اسلام کی پیشکش و حارث بن مغیرہ اور ابو جابر

باب ۳:- ہجرت تا دوشنبہ کی اہمیت

باب ۴:- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی ابو قیس بن الاسلت تک

باب ۵:- جنگ بدر ۲ھ ہجری تا یہودیوں کا حسد

باب ۶:- یہود مدینہ تا ولادت حضرت حسن رضؓ

علامہ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری نے صوبہ طبرستان کے مقام آمل میں سنہ ۸۳۹ء مطابق اواخر سنہ ۲۲۴ ہجری اور اوائل سنہ ۲۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے کم عمری ہی میں تحصیل علم کی جانب توجہ دی اور ۷ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ انکے والد نے دنیائے اسلام کے مرکز علمی میں تحصیل علم کی غرض سے بھیجا۔ بغداد گئے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے علم حدیث سیکھنا تھا لیکن انکے پہنچنے سے پہلے ہی سنہ ۲۴۱ھ میں انتقال فرما گئے۔ پھر مصر گئے۔ دمشق میں تحصیل حدیث کیلئے ٹھہر گئے۔ یہاں سے لوٹ کر علامہ ابن جریر طبری بغداد آگئے اور یہیں طبرستان کے دو سفروں کے علاوہ ساری زندگی

بسر کی اور بغداد میں ۹۲۲ء مطابق ۳۱۰ ہجری میں انھوں نے وفات پائی۔[۱]

نمونۂ اقتباس:—

"ابن اسحاق کی روایت" "جب قریش نے ابو طالب سے رسول اللہؐ کی یہ شکایت کی اس نے آپؐ کو بلایا اور کہا اے میرے بھتیجے۔ یہ تمہاری قوم والے میرے پاس آئے ہیں اور انھوں نے تمہاری یہ شکایت کی ہے تم مجھ پر اور اپنے پر رحم کرو اور مجھے ایسی دشواری میں نہ ڈالو جس میں عہدہ برآ نہ ہو سکوں۔ اس بات سے رسول اللہؐ کو گمان ہوا کہ ضرور انکے دل میں میری طرف سے کوئی بات بیٹھ گئی ہے اور یہ اب میری حمایت سے دست کش ہونے والے اور مجھے دشمنوں کے سپرد کرنے والے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب میری مدد سے عاجز ہو گئے ہیں۔ اور میرا ساتھ نہیں دے سکتے آپؐ نے فرمایا چچا جان! اگر یہ لوگ آفتاب کو میرے داہنے ہاتھ میں ماہتاب کو میرے بائیں ہاتھ میں بھی اسلئے رکھدیں کہ میں اپنی دعوت سے باز آجاؤں تو یہ کبھی نہ ہوگا۔ اب چاہے اللہ مجھے کامیاب کرے یا میں اس سعی میں ہلاک ہو جاؤں رسول اللہؐ آبدیدہ ہوئے اور رونے لگے اور اٹھ کر جانے لگے ابو طالب نے انکو آواز دی کہ میرے بھتیجے میرے پاس آؤ آپؐ پلٹ آئے ابو طالب نے کہا جاؤ جو تمہارا جی چاہے کہو بخدا اب میں کبھی کسی وجہ سے تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔

---

[۱] تاریخ طبری حصہ اول (سیرت النبیؐ) دیباچہ شبیر حسین قریشی اردو کالج کراچی صفحہ ۲۱ شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی

صفحہ ۹۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف:- صاحب فضیلت شیخ محمد رضا (سابق مدیر مکتبہ جامعہ فواد قاہرہ)

ترجمہ:- (مولوی محمد عادل قدوسی)

سیرت کی یہ مایہ ناز کتاب شیخ محمد رضا صاحب نے تالیف فرمائی اور اس کا ترجمہ اردو میں مولوی محمد عادل قدوسی نے کیا ہے۔ کتاب پڑھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ترجمہ نہیں ہے بلکہ اصل ہے۔ مصنف نے کتاب قلمبند کرتے ہوئے بڑی تحقیق سے کام لیا ہے اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات بڑے اچھے طریقے سے دئیے ہیں۔ مستشرقین نے جو اعتراضات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کیے ہیں مثلاً شادی کی کثرت اور وحی وغیرہ پر انکے جوابات خود انکے سوالوں سے دیے ہیں۔

یہ کتاب معیار سیرت پر پوری اترتی ہے۔ جو مواد سیرت کے سلسلہ میں اس میں موجود ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے واقعات صداقت اور محقق کے قلم سے تحریر کیے ہیں۔ اور مستشرقین کے جوابات بھی بڑے احسن طور پر دئیے گئے ہیں۔ جو مغربی منکرین جنکا دل و دماغ درست ہے ان کا قلم تعصب سے پاک ہوتا ہے۔ وہ اس قسم کی بات تحریر نہیں کرتے۔ کارلائل نے خود انکو کسی طور پر جواب دیے ہیں۔ لیکن کم ظرف اور متعصب ذہنوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا مصنف نے خود انکے سوالوں سے ہی انکے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ مترجم نے سلاست اور روانی کا خیال رکھا ہے۔ اسی سبب سے یہ کتاب معیاری معلوم ہوتی ہے۔ سرمایہ سیرت میں یہ ایک اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ کتاب ۸۰۳ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں تقریباً ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں۔ کتاب آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہے۔ زرین سیرت ہے اور اسکو تاج کمپنی نے کراچی سے شائع کیا ہے۔ لیکن سن تالیف اور ترجمہ کی تاریخ تحریر نہیں کی گئی ہے۔

۲۷

ناشر نے سن اشاعت کو بھی فراموش کر دیا ہے۔ مترجم نے فہرست مضامین بھی ترتیب نہیں دی۔ البتہ ناشر نے یہ ضرور تحریر کیا ہے کہ (عرض ناشر) سنہ ۱۹۶۷ء / ۱۳۸۷ھ میں جب مجھے حج بیت اللہ شریف کی دوبارہ سعادت نصیب ہوئی تو میں نے اپنی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل کیلئے کہ میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کوئی ایسی کتاب کمپنی سے شائع کروں جو اپنی جامع حیثیت کے اعتبار سے اسلامی دنیا کے علمی اور تحقیقی حلقوں میں معروف و مقبول ہو۔" [۱]

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ سنہ ۱۹۶۷ء / ۱۳۸۷ھ میں یا اسکے بعد کیا گیا ہے۔

اقتباسات:۔ انگریز فلسفی تو ماس کارلیل نے لکھا ہے "حضرت محمدؐ ہرگز شہوت پرست شخص نہ تھے۔ اپنر اسکی تہمت تھا کہ ظلم و زیادتی کی گئی ہے۔ اگر ہم انہیں ایک شہوانی شخص کہیں اور انکی طرف اسکی نسبت کریں کہ ازواج سے ان کا مقصد صرف شہوانی لذتوں کو پورا کرنا تھا ہرگز ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ آپؐ کے اور لذتوں کے درمیان بہت بُعد تھا۔ خواہ کسی قسم کی لذت کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ آپ تارک دنیا تھے اور اپنا رہائش خورد و نوش لباس اور تمام امور و احوال میں انتہائی متقشفانہ (شکستہ حال و مفلوکانہ) زندگی گذارتے تھے۔ [۲]

۲ = آپؐ سب لوگوں سے زیادہ فصیح و بلیغ، بے حد شیریں کلام۔ روانی سے بولنے والے اور بہت میٹھی بات کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ کی بات دلوں میں گھر کر جاتی اور روحوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتی تھی۔ آپ جب گفتگو فرماتے تو بات مفصل اور واضح فرماتے کہ کوئی سننے والا چاہتا تو اسے دہرا سکتا تھا۔ آپؐ نہ ایسی جلدی جلدی ناقابل فہم باتیں کرتے جو سامع کے ذہن میں محفوظ نہ رہ سکے اور نہ ٹکڑے ٹکڑے اور چبا چبا کر باتیں کرتے جیسے بات کرنے والوں کی بات میں وقفہ پڑ سکتا ہے۔ [۳]

۲۷

۱؎ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تالیف محمد رضا صاحب (مترجم مولوی محمد عادل قدوسی) ص ۔ عرض ناشر
۲؎ " " " " " " ص ۲۰۲
۳؎ " " " " " " ص ۲۱۲

تحفۃ المومنین

مولف - الحاج قاضی سید اکبر علی الہاشمی
ناشر - سید خورشید علی
بلاک ۳ بی ۴/۳ ناظم آباد کراچی ۱۸

یہ کتاب سید اکبر علی الہاشمی نے قلمبند کیا۔ سن تالیف درج نہیں ہے البتہ سید خورشید علی نے دوسری بار ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء میں مشہور آفسٹ پریس کراچی سے شائع کروایا۔ اس کتاب میں رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت پاک بیان کی گئی ہے نیز شریعت محمدیؐ کے بعض اہم مسائل درج ہیں --- اسکے ۱۱۱ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں --- فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

تعارف - رحمۃ للعالمین - احکام پردہ - حقیقت ایصال ہدیہ و ثواب - احکام مسجد نماز تہجد - دعوت فکر - مناجات وغیرہ

اس کتاب میں مصنف نے سیرت کے بہت کم پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ جذبات سے بھی کام لیا گیا ہے۔ اس میں خاص طور پر ایصال ثواب پر بحث کی گئی ہے۔

بظاہر یہ کتاب سیرت پر لکھی گئی ہے لیکن مصنف کے ذاتی عقیدے کا زیادہ پرچار نظر آتا ہے - زبان البتہ عام فہم استعمال کی گئی ہے - واقعات بھی کہیں کہیں حقیقت پر مبنی نظر آتے ہیں - چونکہ یہ کتاب عقیدت و محبت کے قلم سے لکھی گئی ہے اس وجہ سے یہ بھی سیرت میں شامل کی جا سکتی ہے۔

اقتباس :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے اور بعثت نبوی کے زمانے تک کسی عالم کی صحبت بھی میسر نہ ہوئی تھی - حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جب پوچھا گیا کہ حضورؐ کے اخلاق کیا تھے تو فرمایا "اما قرات القرآن (کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا) عرض کیا ہاں ہم روز پڑھتے ہیں فرمایا کان خلقہ القرآن آپؐ کے اخلاق تمام تر قرآن کے مطابق تھے - پس قرآن علم اور اسکی عملی تفسیر حضور ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت ہے - [1]

---

[1] تحفۃ المومنین، قاضی سید اکبر علی ص۵۵ مشہور آفسٹ پریس کراچی ۱۳۸۷ھ

انوار احمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مولفہ:- مولانا مولوی الحاج حافظ عارف باللہ محمد انوار اللہ صاحب قادری چشتی

"انوار احمدی" صلی اللہ علیہ وسلم در حقیقت فضائل درود شریف، و برکات درود شریف صحابہ کرام رض کے آداب اور چند ضروری مسائل پر مبنی ہے۔ جہاں تک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے وہ صرف فضائل تک محدود ہے۔ اس کتاب کو محمد انوار اللہ صاحب نے تالیف کیا ہے۔ سنہ تالیف ۱۳۲۳ھ اور سنہ اشاعت ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء ستجاب منزل ۲۰۶ حیدرآباد دکن کالونی کراچی نمبر ۵ ہے۔ یہ کتاب طبع چہارم ۱۳۸۷ھ میں ہوئی ہے۔

مصنف نے "یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" پر سارا زور لگا دیا ہے۔ اور اسکے ہر جز سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ صحابہ کرام رض کی خوبیاں بھی بیان کی ہیں۔

۲۸۱

یہ کتاب جو سیرت کیلئے قلمبند کی گئی ہے۔ واقعات و حقائق سے دور نظر آتی ہے۔ جذبات۔ محبت زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تعلق ہے وہ ہر سچا مسلمان آپ کو دل وجان اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ لیکن مصنف نے جو واقعات تحریر کیے ہیں اسے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ انھوں نے حقائق سے بہت کم کام لیا ہے۔ البتہ زبان و بیان کے لحاظ سے اس میں روانی پائی جاتی ہے۔

کتاب میں ۳۲۰ صفحات ہیں۔ نیز کئی کتبے عربی زبان کے رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں ہیں جو کتاب میں منسلک ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ اور ۲۸ نقاط ہیں۔

فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ خاص خاص مضامین درج ذیل ہیں

پیش لفظ۔ تعارف مصنف۔ مقدمہ۔ نقل تحریر حضرت مولانا احمد رضا قدس سرہ
صالحین کے ذکر سے رحمت الٰہی کا نزول۔ اجازت اشعار حسنہ

صحیح حدیثیں سوائے صحاح ستہ کے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشعار نعتیہ وقصیدہ بانت سعاد سے خوش ہونا

آنحضرت ازلاً وابداً ممدوح ومحمود ہیں

آنحضرت کی شہرت آسمان وزمین میں

نام کی وضع میں وصفی معنی کا لحاظ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر باعث اطمینان قلب

آنحضرت کے فضائل کسبی نہیں ہیں

فضائل درود شریف اجمالاً

سماع موتیٰ

صلّوا سے وجوب ثابت ہے ۔

نماز میں سلام بطور انشاء

سجدہ جانوراں

ہمسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمر رضہ کا اعتراف غلامی

مسئلہ مساوات میں ابن قیم کی تقریر

فضیلت صحابہ رضہ

لا ترفعوا اصواتکم کی تعمیم

توراۃ کا ادب

آداب صحابہ رضہ

حضرت صدیق اکبر رضہ کا ادب

عباس رضہ کا ادب

براء رضہ کا ادب

عثمان رضہ کا ادب

عموماً صحابہ رضہ کا ادب

عمر رضہ کا ادب

دعائے قضائے حاجات

سوائے انبیاء ع کے کسی پر درود جائز نہیں

جس کا نام محمد ہو اسکی تعظیم

وہابیان نجد کا حال

متن انوار احمدی (منظوم)

قطعہ نعتیہ ۔ قطعہ تاریخ کتاب انوار احمدی اردو

قطعہ فارسی بصنعت تخرجہ تدخلو

اقتباس : ۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہوا کہ عناصر سے کر اجسام اور جمادات سے لے کر ملکوت اور زمین سے لیکر آسمان اور ازل سے لیکر ابد تک ہر چیز عظمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہی دے رہی ہے ۔ اب رہے جن والنس یہ بیچارے معرض امتحان میں کچھ ایسے پڑے ہیں کہ نہ انکو اسی قسم کے امور کا مشاہدہ ہے کہ جنکی بدولت واقعی حالات پر مطلع ہوں نہ ایسی عقل رسا کہ جس سے حقائق اشیاء اور مدارج وجود کو معلوم کر سکیں ۔ اگر غافل ہیں تو یہی دو ہیں ۔ سوائے ان کے ہر چیز یاد الٰہی میں مستغرق ہے۔[1]

---

[1] "انوار احمدی" مولفہ محمد انوار اللہ صاحب مستجاب کمپنی حیدرآباد دکن ۱۲۸۰ھ کا اوّل کراچی ۵ھ

رسالۂ سیرت

سیرت خاتم الانبیاءؐ

یہ کتاب عام کتابوں کیطرح ہے خاص کر چھوٹے بچے بڑی آسانی سے سیرت کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ جوشِ عقیدت کے طور پر (محمد) نے تحریر فرمائی اور ۲۰ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ ۲۰ مئی ۱۹۶۷ء کو پاکستان الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لائل پور کو شائع ہوئی کتاب ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں فہرست درج نہیں ہیں۔ اہم عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

پیدائش۔ امن قائم کرنیوالی انجمن کا قیام۔ کعبہ شریف کی تعمیر اور حجر اسود کا رکھنا بعثت اور نبوت۔ نبوت کی تعلیم کا مقصد۔ ہجرت۔ قبا میں داخلہ۔ قریش کی مسلمانوں کے خلاف سازش اور جنگ بدر۔ لباس مبارک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضہ۔ اصحاب مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسمائے عشرہ مبشرہ ذکر وفات شریف۔

اقتباس:۔ "ایک بڑی خصوصیت ذات اشرف کی یہ تھی کہ جب آپ محو خواب ہوتے تو آنکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بند رہتی تھیں۔ لیکن قلب مطہر انتظار وحی میں بیدار رہتا۔ مشغول بذات خداوندی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے وقت سانس کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لیکن خراٹا جو ایک مکروہ آواز بعض سونے والوں سے سنائی دیتی ہے نہیں سنا گیا۔ [1]

اس کتاب (رسالہ) میں سیرت کے چند واقعات تحریر میں لائے گئے ہیں سیرت سے زیادہ شمائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زبان میں بھی الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ حالانکہ اسکو سلیس اردو میں لکھنا چاہئے تھا لیکن مصنف نے اس کا خیال نہیں رکھا۔

---

[1] رسالۂ سیرت۔ سیرت خاتم الانبیاءؐ مصنف "محمد" ص ۵۸ سنہ ۱۹۶۷ء لائل پور

نقش سیرت

سیرت کی یہ کتاب نثار احمد صاحب ایم۔ اے نے مرتب کی ہے۔ یہ ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء (۱۳۸۸ھ) میں
منظر عام پر آئی۔ اسکے ناشر "ادارۂ نقش تحریر" والے ہیں اور یہ سیرت کی کتاب
انجمن پریس کراچی نے طبع کی ہے۔ اس کتاب میں ۸۳۲ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں
۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں۔ نقش سیرت، آرٹ پیپر پر طبع
ہوئی ہے اسلیے بہت صاف ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مختلف عنوانات
مختلف علماء کرام کے تحریر کردہ ہیں جن میں خاص خاص یہ ہیں۔

علامہ ابن سعد، ابن ہشام، علامہ راغب اصفہانی، مولانا شبلی نعمانی، علامہ
سید سلیمان ندوی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی،
مولانا نعیم صدیقی، اور مولانا عبدالقدوس ہاشمی قابل ذکر ہیں۔

حقائق و صداقت کی روشنی میں واقعات سیرت مرتب کیے گئے ہیں۔ زبان
عالمانہ ہے لیکن اس میں سلاست ہے اور روانی بھی۔ الفاظ دل میں اترتے چلے
جاتے ہیں۔ اس قسم کی تحریریں انفرادیت کی حامل ہوتی ہیں۔ چند خوبیوں کے لحاظ سے
یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں نہ صرف اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ انفرادیت کی بھی حامل ہے

"نقش سیرت" مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔ شروع میں مقدمہ ہے
اور حصہ اول میں ابتدائیہ۔ یہ عنوانات ہیں۔

نبوت و رسالت کا لغوی مفہوم، نبوت کے خصائص و لوازم، رسالت اور اسکے احکام
ختم نبوت، معجزات نبوی، سیرت کا تحریری سرمایہ، اہم عربی ماخذ، اردو میں
سیرت نگاری۔ چند مغربی سیرت نگار۔

حصہ دوم:۔ عکس سیرت:۔ قرآن کے آئینے میں، حدیث کے آئینے میں۔

حصہ سوم:۔ سحر سے پہلے، دنیا فساد کی آغوش میں، عرب۔ دور جاہلیت میں،
مذہبی دائرے، معاشی نظام، سیاسی فضا، معاشرتی ماحول، عسکری حالات
علمی افق۔

حصہ چہارم :- طلوع صبح، نسب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، آبائے رسول ص، شخصیت ایک نظر میں، غار حرا تک، اور اجالا پھیلتا چلا گیا، بلندیوں پر، عقبہ کی گھاٹی میں۔

حصہ پنجم :- الوداع! اے وطن، ہجرت کیا ہے؟ مکہ سے مدینہ! نتائج وثمرات

حصہ ششم :- مدینہ طیبہ میں، بساط سیاست پر، میدان کارزار میں، عرب اسلام کے سائے میں، حجۃ الوداع، آخری لمحات۔

حصہ ہفتم :- نقوش حیات :- پیغمبرانہ زندگی، معاشرتی زندگی، ازدواجی زندگی سیاسی زندگی، معاشی زندگی، عسکری زندگی، معلمانہ زندگی، جامعیت کبری

حصہ ہشتم :- تعلیمات نبوی :- ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت، سیاست اخلاقیات، دعوت وتبلیغ، حدود وتعزیرات،

حصہ نہم :- نوائے رسول :- خطبات، دعائیں، اذکار

نمونہ اقتباس :- "پیغمبر کا اصلی معجزہ اور اسکے منجانب اللہ ہونے کی کھلی نشانی خود اس کا سراپا وجود ہوتا ہے۔ دیکھنے والوں کیلئے اسکے چشم وابرو میں اور سننے والوں کیلئے اسکے لہجہ کی آوازیں اور سمجھنے والوں کیلئے اسکے پیام ودعوت میں اعجاز ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ احساس حقیقت سے فروتر ہوتے ہیں انکو اس سے تسکین نہیں ہوتی۔ اور وہ مادی اور محسوس نشانیوں کے طلب گار ہوتے ہیں جو بالآخر انکو دی جاتی ہیں۔ لیکن انبیاء کے متبعین میں سے سابقین اولین اور صدیقین وصالحین نے اپنے پیغمبروں سے معجزہ طلب نہیں کیا۔ حضرت ہارون علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھکر ان کو پیغمبر نہیں تسلیم کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان کا معجزہ دیکھ کر آسمانی دولت کا حصہ نہیں پایا تھا۔ حضرت خدیجہ رض سب سے پہلے آنحضرت پر ایمان لائیں مگر چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھکر نہیں بلکہ یہ جان کر کہ آپ غریبوں کے دست وبازو ہیں۔ قرضداروں کی تسکین اور سہارا ہیں، مسافروں کے ملجا وماویٰ ہیں۔"

صفحہ ۳۳۴۔ نقوش سیرت، مرتبہ نثار احمد، ادارہ نقش تحریر کراچی ستمبر سنہ ۱۹۶۸ء / ۱۳۸۸ھ

شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم - حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

یہ کتابچہ جس میں صرف شمائل نبوی درج ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے قلمبند کیا ہے۔ یہ کتابچہ صرف ۶۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکو محمد حسنی ایم نوری نے جاوید پریس سیکلوڈ روڈ کراچی میں طبع کروا کر " صفیہ اکیڈمی کراچی نمبر ۵ سے جون ۱۹۶۸ء / ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا۔

سیرت کے معیار کے لحاظ سے یہ کتابچہ بڑی اہمیت کا حامل ہے سیرت کے واقعات جو اس میں درج ہیں سچے اور حقائق پر مبنی نظر آتے ہیں۔ ادبی معیار بھی نظر آتا ہے۔

فہرست مضامین حسب ذیل ہے - پیش لفظ —

(۱۲) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں کے نام
(۱۳) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو لوگ زیادہ مقبول تھے انکے نام
(۱۴) عشرہ بشرہ کے نام
(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں کی تفصیل۔
(۱۶) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیاروں کی تفصیل
(۱۷) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کا بیان
(۱۸) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان۔
(۱۹) مناجات —— وغیرہ

نمونۂ اقتباس:۔
آپؐ بیٹھتے اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے اور جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو سب کے اخیر میں بیٹھ جاتے۔ ہرگز کسی کو علیحدہ کرکے آپؐ صدر مجلس میں جاکر نہیں بیٹھتے اور تمام صحابہ کو بھی ایسا ہی کرنے کیلئے تاکید کرتے اور تمام دوستوں کے ساتھ، ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے اور ایسی محبت کرتے کہ کسی کو نہیں معلوم ہوتا تھا کہ حضرتؐ کے پاس کون شخص سب سے زیادہ عزیز ہے۔ ص ۲۲۔ [۱]

---

[۱] شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۲ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔
نور حسن نے طبع کرواکر جاوید پریس کراچی سے
۱۹۶۸ء / ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا۔

مدارج النبوت

مصنف:- علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح
مترجم:- مولوی شمس الحسن بریلوی
ناشر:- سعید ایچ - ایم کمپنی ادب منزل
(- پاکستان چوک کراچی -)

سیرت کی یہ کتاب فارسی میں تھی جسکو مولانا عبدالحق
محدث دہلوی رح نے قلمبند کیا اور اس کا ترجمہ مولوی شمس الحسن صاحب
بریلوی نے کیا - مصنف کی کئی کتابیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں لیکن مدارج
النبوۃ کو ایک خاص مقام حاصل ہے - یہ کتاب سیرت الرسول پر ایک نئے
ڈھنگ سے لکھی گئی ہے - مصنف نے ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو
مستند احادیث کی روشنی میں مرتب کیا ہے - یہ کتاب اسی زمانے کے لوگوں کیلئے بھی
چراغ راہ سے کم نہیں - شستہ لکھی گئی ہے -

مصنف رح نے صرف سیرت کی کتاب ہی نہیں تالیف کی بلکہ قرآن مجید کا
شستہ ترجمہ بھی کیا ہے - مصنف ایک عالم اور سچے مسلمان تھے - واقعات
سیرت حقائق پر مبنی ہیں - چونکہ مصنف نے احادیث صحیحہ اور قرآن حکیم سے
استفادہ کیا ہے اور مترجم نے زبان پرکشش اور مدلل استعمال کی ہے اسلیے
سرمایۂ سیرت میں اس کتاب کا شامل کرنا باعث افتخار ہوگا -

کتاب ۷۵۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور اور ہر سطر میں
۲۳ الفاظ ہیں - اس کا اردو ترجمہ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں ہوا -

فہرست مضامین بڑی طویل ہے - اسکے خاص خاص باب حسب ذیل ہیں -

(۱) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور - حضرت عبدالمطلب کی کفالت
ابو طالب کی اعانت - آغاز وحی - ذکر وفات رسول اللہ ؐ - از ابتدائے مرض تا وقت رحلت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل شریف - کیفیت غسل شریف - آپکی اولاد کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم وغیرہ

نمونۂ اقتباس:- اے عائشہ رض تمہاری بابت مجھ سے ایسا ایسا کہا گیا ہے پس اگر تم اس تہمت سے
پاک اور بری ہو تو اللہ تعالیٰ مجھ کو تمہاری پاکدامنی سے مطلع فرمائے گا - اور اگر تم سے گناہ سرزد ہوا
یا کوئی لغزش ہوئی ہے تو اللہ سے توبہ کرو - اس سے معافی چاہو یقیناً جب بندہ اعتراف گناہ
کرلیتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اللہ اسکے گناہ معاف کردیتا ہے - لہ

لہ مدارج النبوت ص ۲۳۹ عبدالحق محدث دہلوی سعید ایم - ایچ مولوی شمس الحسن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میدان جہاد میں

احسان بی۔ اے

مندرجہ بالا کتاب احسان صاحب نے قلمبند کی ہے۔ دسمبر ۱۹۶۸ء ۱۳۸۸ھ میں ۳۱۶ محبوب چیمبرز وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ دی پاک پبلشرز لمیٹڈ سے شائع ہوئی ۲۰۸ صفحات کی یہ کتاب ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں ہر سطر میں تقریباً ۱۹ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ فہرست ۱۲ ابواب پر مشتمل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

جہاد کا مفہوم، عمل اور ردِ عمل، مدینہ میں، جنگ بدر کا دیباچہ غزوۂ بدر۔ دوسری جنگ کی تیاریاں۔ غزوۂ احد۔ غزوۂ احد کے اثرات ونتائج۔ غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق۔ دورِ فتوحات۔ نگاہ واپسیں۔ اسلام کے قوانین جنگ وصلح وغیرہ ———

مصنف نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ سیرت پر اس سے قبل نقشِ حضورؐ تالیف کی ہے۔ مصنف کا طرزِ تحریر عام فہم ہے ———

یہ کتاب بڑی معلوماتی ہے۔ نیز غزوات رسولؐ پر ایک مستند تالیف ہے جدید جنگی فنون کے اصول وضوابط کے پس منظر میں غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور افادیت اجاگر کرتی ہے۔ اسی کتاب میں مصنف نے بعض جگہ جنگ کے میدان کے نقشے بھی دئے ہیں۔

یہ کتاب بظاہر میدان جنگ کا نقشہ پیش کرتی نظر آتی ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ پیارے نبی اور دنیا کے سب سے عظیم جنرل کی

۲۸

شخصیت کے انتظام جنگ پر روشنی ڈالتی نظر آتی ہے۔ واقعات

صداقت کے قلم سے قلمبند کیے گئے ہیں نیز زبان حقائق کی روشنی میں

تحلیل کر کے منظر عام پر پیش کی گئی ہے۔

سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب انفرادیت کی حامل ہے ۔

نمونۂ اقتباس :-

بدر سے دو ماہ کے بعد ابو سفیان دو سو شتر سواروں کو ساتھ لے کر

مدینے کے نواح میں داخل ہوئے۔ قدیم مورخین اسے ابو سفیان کا

حملہ قرار دیتے ہیں اور یہ قیاس کرتے ہیں کہ ابو سفیان نے صرف

اپنی قسم سے گلو خلاصی کرانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا تھا ۔

لیکن اس حملے کی تفصیلات سے جنگی اہمیت کے بعض دوسرے

پہلو بھی نمایاں ہوتے ہیں جن کو نوٹ کر لینا مفید ہوگا۔

سلہ ۱

سلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میدان جہاد میں ،،

۱۰۴ احسان لی۔ اے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار

مصنف:- محمود خطاب شیت
مترجم:- سید رئیس احمد جعفری
طبع و سنہ اشاعت ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ
شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور۔

مندرجہ بالا کتاب محمود خطاب نے قلمبند کی ہے اور اس کا ترجمہ رئیس احمد جعفری نے کیا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے میں مختلف اور قابل اعتبار ماخذوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لڑائیوں میں سپاہ اسلام کی خود سپہ سالاری کی انکے بارے میں تفصیل اس کتاب میں دستیاب ہے۔ نیز اس کتاب میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت ایک عسکری پیش کیا گیا ہے۔ سارے لوگ جنگ کرنا جانتے ہیں لیکن اصول جنگ، اخلاق جنگ، شرافت جنگ سے واقف نہیں ہیں۔
اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قابل ترین جنرل کی حیثیت سے پیش کیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ نے جنگ کے کیا اصول متعین کیے تھے؟ جنگ کے میدان میں بھی آداب جنگ ملحوظ رکھے۔ واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔ اس سے سیرت کے بہت سے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساری دنیا کو تعجب ہے کہ اتنے قلیل عرصہ میں یہ اسلامی انقلاب کیونکر آ گیا؟۔ یہ سارا کمال ہمارے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور نظام کا رہا ہے۔ مترجم نے زبان بھی مؤثر اور مدلل استعمال کی ہے۔ جن خوبیوں کے لحاظ سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں اضافہ رکھتی ہے ــــ فہرست مضامین کئی صفحات پر مشتمل ہے اسلئے نظر انداز کر رہا ہوں۔ یہ کتاب ۷۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ۱۱۶ الفاظ ہیں ہر سطر میں تقریبا ۲۶ نقطے ملتے ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ میں شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور نے شائع کیا۔

نمونۂ اقتباس:- محاصرہ کر لینا تو آسان ہے لیکن ثابت قدمی کے ساتھ اس پر جمے رہنا اور اسکی سختیاں برداشت کرنا دشوار کام ہے۔ یہ کام وہ جماعت کر سکتی ہے جو صد درجہ منظم اور مستقل مزاج ہو۔ اپنے سامنے کوئی خاص مقصد رکھتی ہو۔ اور دینگی قیادت سے بہرہ ور ہو۔ اور ان قبائل کا جو محاصرہ کیے پڑے تھے حال یہ تھا کہ صبر و برداشت کا جھمیل لے جانا انکے بس سے باہر تھا۔[1]

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار" ص ۲۷۷ محمود خطاب مترجم سید رئیس احمد جعفری شیخ غلام علی اینڈ سنز سنہ ۱۹۶۹ء چوک انارکلی لاہور

رحمۃ للعالمین ؐ از مرزا بشیر الدین محمود احمد سیرت کونسل

احمدیہ دارالمطالعہ ۱۰۰ ہندو روڈ کراچی

یہ کتابچہ مرزا بشیر الدین محمود نے تحریر کیا اور ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ میں سیرت آرٹ پریس کراچی سے شائع کروایا۔ یہ دراصل ہندوؤں اور مغربی جاہل علماء کا جواب ہے۔ متعصب مغربی عالموں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی طرح سے تنقیدی تیر چلائے ہیں۔ لیکن یہ خود لاجواب ہو گئے۔ اس کتابچہ میں سیرت کے سب سے پیارے پہلو یعنی رحمت للعالمین ؐ پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپؐ کی ذات اقدس سارے جہان والوں کیلئے رحمت تھی۔ اسی پیاری صفت کے سبب اتنے قلیل عرصہ میں دنیا میں اسلامی انقلاب برپا ہو سکا۔ زبان کے اعتبار سے یہ کتابچہ سرمایہ سیرت میں بالکل انوکھا ہے۔ اس میں ۵۲ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۱۰ الفاظ ہیں۔

عنوانات حسب ذیل ہیں۔

- آسمان کے لئے رحمت
- فرشتوں کیلئے رحمت
- زمانہ کیلئے رحمت
- زمین کے لئے رحمت
- انسانیت کیلئے رحمت
- نسل انسانی کیلئے رحمت
- گذشتہ انبیاء کیلئے رحمت
- پہلی کتب کیلئے رحمت
- انسانی ضمیر کیلئے رحمت
- معذوروں کیلئے رحمت
- آئندہ نسلوں کیلئے رحمت

نمونہ اقتباس:۔

میں نے کہا اے میرے دل میں بولنے والے میں تیرے ازلی حسن پر قربان بے شک میرا احمدؐ رحمت للعالمین تھا۔ لیکن تو رب العالمین ہے۔ میری رحمت کے قربان۔ ماضی کے ایک منٹ کو کوئی واپس نہیں لا سکتا تو نے گذشتہ صدیوں کے ماضی کو مستقبل بنا دیا اور وہ جسے ہم خیال کرتے تھے کہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اسکی آئندہ ملاقات کا وعدہ دے دیا۔ [۱]

---

[۱] رحمۃ للعالمین ؐ " صفحہ ۵۱-۵۱ مرزا بشیر الدین محمود احمد

وقائع زندگانی

ام ہانی رض

از محمود احمد عباسی

یہ کتاب درحقیقت ایک غلط فہمی کا جواب ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کیا گیا یعنی معراج کی رات آپ ام ہانی رض کے گھر آرام فرما رہے تھے یا نہیں مصنف نے بڑے منطقی طریقہ پر اس کا جواب حقائق کی روشنی میں دیا ہے اور معراج کی حقیقت بیان کی ہے اور اس مسئلہ کا بھی جواب دیا کہ آپؐ کو معراج روحانی ہوئی تھی یا جسمانی ؟

محمود احمد عباسی ایک محقق کی حیثیت سے متعارف ہیں اس سے قبل وہ کئی کتب تحریر کر چکے ہیں ۔ اس میں صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف کا ذکر کیا ہے اور بحث کی ہے ۔ زبان مدلل اور سلیس استعمال کی ہے ۔

اس کو محمود احمد عباسی نے قلمبند کیا ہے ۔ اس کا سال طباعت ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ ہے
اس کا ناشر مکتبہ محمود ۲۱/۱ بی ایریا لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹ ہے ۔ کتاب ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۶ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں
محمود احمد عباسی نے اسکو ۳۰ جولائی ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ کو سپرد قلم کیا ۔

فہرست عنوان طویل ہے ۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں ۔

۱۔ اسم ہانیؓ ، ام ہانی رض کو آنحضرتؐ کا پیام نکاح ، ابو طالب رض کا انکار ، ہبیرہ شوہر ام ہانی موذی رسول اللہؐ ۔ ام ہانی رض کا قبول اسلام ، دوبارہ پیام نکاح ، ام ہانی رض کا عذر ، شب معراج کی ایک وضعی کہانی ام ہانی رض کی زبانی ، اختلاف سلف و علماء ، زمانۂ اسرا (معراج) مفتریات کا شروع کہاں سے ہوا ۔

حرب فجار ، زبیر بن عبد المطلب ، ابو طالب بن عبد المطلب ، کفالت و پرورش کی وضعی روایتیں ۔

نمونۂ اقتباس :-

اس واقعہ عظیم اسراء کے تعین زمانہ ہی میں جب اتنے سارے اختلافات مستند کریں۔ کتب میں بھی ہوں تو ام ہانیؓ سے منسوب روایت اور دوسرے راویوں کے بیانات کو کلام پاک کی آیت کے لحاظ سے اعتبار کا کیا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ جس میں صرف یہ تصریح ہے کہ ایک رات اللہ تعالیٰ اپنے بندے (محمدؐ) کو مسجد حرام سے دور کی ایک مسجد تک لے گیا جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے تاکہ اپنی کچھ نشانیاں اسے دکھائے دور کی مسجد سے مراد کونسی مسجد ہے اسمیں اختلاف ہے۔[1]

---

[1] "وقائع زندگانی ام ہانیؓ" از محمود احمد عباسی ص ۲۲ سنہ ۱۹۶۶ء
مکتبہ محمود ۲/۲۴ بی ایریا لیاقت آباد کراچی

۳۵۸

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
اور
عصر جدید

سید محمد اسماعیل
ناشر:- مکتبہ طلوع سحر
ڈرگ کالونی کراچی

سیرت کی یہ کتاب ۴۳۸ صفحات کی ہے۔ اسکے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں ــ اس کو سید محمد اسماعیل صاحب ۲۲ رجولائی سنہ ۱۹۶۹ء (۱۳۸۹ھ) کو قلمبند کیا۔ اسکے ناشر مکتبۂ طلوع سحر 3/52 کمرشیل ایریا ڈرگ کالونی کراچی نمبر ہیں یہ پہلی بار اکتوبر سنہ ۱۹۶۹ء (۱۳۸۹ھ) میں شائع ہوئی ــ اسکو ایجوکیشنل پریس کراچی نے طبع کیا۔ مصنف نے اس کتاب میں موجودہ دور کے غلط رجحانات اور مغربی تقلید کے غلط اثرات سے جو ہمارے جوانوں میں خرابیاں پیدا ہوئی ہیں انکے جوابات بڑی حسن و خوبی سے دئے گئے ہیں ــ زیادہ تر واقعات مستند کتابوں سے لیے گئے ہیں ــ اس لحاظ سے یہ کتاب بڑی مفید ہے۔

واقعات جو اس کتاب میں مندرج ہیں وہ حقائق اور صداقت پر مبنی ہیں۔ سیرت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جنکا تعلق تعمیر انسانیت سے ہے۔ ویسے آپؐ کی ہر ادا، ہر فعل، ہر قول اور ہر عمل سارے انسانوں کیلئے شمع ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس وقت مصنف نے تبلیغی پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ زبان ادبی معیار پر پوری اترتی ہے ــــ

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص ابواب مندرجہ ذیل ہیں ــ

باب ۱:- علم و عمل کے بنیادی مسائل باب ۲:- متولیان کعبہ باب ۳:- یتیم کی پرورش باب ۴:- مشاغل جوانی باب ۵:- متاہل زندگی۔ باب ۶:- لیلۃ القدر باب ۷:- قانون بالائے قانون باب ۸:- تعلیم و تربیت۔ باب ۹:- جدوجہد باب ۱۰:- استقامت باب ۱۱:- نصرت الٰہی باب ۱۲:- قریش کے عزائم باب ۱۳:- تطہیر کعبہ۔ باب ۱۴:- تکمیل ہدایت۔ باب ۱۵:- عصر جدید

باب ۱۶:- ڈارون، ارتقاء اور تخلیق باب ۱۷:- فرائیڈ۔ نفس اور روح

باب ۱۸:- کارل مارکس اور جدلیاتی مادہ پرستی باب ۱۹:- سرمایہ داری اور سوشلزم

باب ۲۰:- اسلامی نظریۂ حیات، سیاست اور معیشت۔

حرف آخر ۴۳۳ سے ۴۳۵ وغیرہ

نمونۂ اقتباس:-

اسلام زمان و مکان کی قیود سے آزاد، ایک ایسا جامع نظریہ حیات پیش کرتا ہے جو علم و عمل کے بنیادی مسائل کا حل ہے۔ وہ انسانی تمدن کے ہر مرحلہ پر بنیادی رہبری کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن وہ کسی مخصوص نظام سیاست اور کسی مخصوص نظام معیشت کی نہ تو طرفداری کر سکتا ہے اور نہ ہی مخالفت کیونکہ ہر نظام سیاست اور ہر نظام معیشت معاشرہ کے اپنے اپنے مکانی اور زمانی تقاضوں کی پیداوار ہوا کرتے ہیں اور معاشرہ ہمیشہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور ارتقائی منازل طے کرتا ہے اور اپنے موقتی تقاضوں کے مطابق اپنے سیاسی اور معاشی نظاموں میں تبدیلیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ ؎

؎ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور عصر جدید، ص ۵۸۰ سید محمد اسماعیل
ناشر مکتبہ طلوع سحر، ڈرگ روڈ کراچی
سنہ ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ میں شائع ہوئی۔

(۳۶۰)

ریاض التاریخ (یعنی تاریخ اسلام)

مرتبہ:- پروفیسر خورشید حسین بخاری
مطبوعہ:- ملک نذیر احمد مالک تاج بکڈپو اردو بازار لاہور
مطبع:- اکیڈیمک پریس لاہور سن تالیف ۱۹۶۹ء

اس کتاب میں مسلمانوں کی تاریخ زمانۂ جاہلیت سے عصر حاضر تک بیان کی گئی ہے - صفحہ ۹ تا ۱۴۲ میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کی گئی ہے - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور آپ کی زندگی کے مختلف ادوار کے لحاظ سے بیان کرنے کے بجائے عام واقعات ایک ہی جگہ یکجا کر دئے گئے ہیں - اور اس کے بعد انکی نوعیت سے بحث کی گئی ہے - مورخ نے سیرت کے حسب ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی ہے - عرب اور اسکے باشندے - عرب قبل از اسلام - سیرت نبوی کے مطالعے کی اہمیت، ظہور قدسی سے آغاز تبلیغ تک - ہجرت اور ریاست مدینہ - ہجرت کی اہمیت - میثاق مدینہ، غزوات، غزوات کی نوعیت صلح حدیبیہ اور فتح مکہ - حجۃ الوداع اور وصال، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی، اسوۂ حسنہ اور کردار نبوی، مذہبی تبلیغ اور کامیابی -

اس کتاب کو پروفیسر خورشید حسین بخاری نے ۱۹۶۹ء میں مرتب کیا - کتاب ۴۴۸ صفحات پر مبنی ہے لیکن سیرت صرف صفحات نمبر ۹ تا ۱۴۲ تک محدود ہے (یعنی ۱۳۲ صفحات سیرت کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں) کتاب، چونکہ تاریخ سے تعلق رکھتی ہے اسلئے زبان بھی اسی انداز کی استعمال کی گئی ہے البتہ واقعات "ابن اسحاق" سے متاثر ہو کر قلمبند کیے گئے ہیں (ابن اسحٰق کو سیرت نبوی میں ایک خاص مقام حاصل ہے) اس لحاظ سے واقعات حقائق پر مبنی ہیں ہر صفحہ میں ۲۳ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں - معیار سیرت پر یہ کتاب پوری اترتی ہے -

نمونۂ اقتباس:- ان میں وہ بھی تھے جو آپ کی مخالفت کرتے تھے، آپ بازاروں میں تبلیغ کرتے تو دیوانہ، پاگل، کاہن ساحر کہتے اور پتھر مارتے وہ بھی تھے جو آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے اور گڑھے کھودتے تھے - وہ بھی تھے جو راستہ چلتے تو آپ پر گندگی اور کوڑا کرکٹ ڈالتے تھے - وہ بھی تھے جو آپ کو شہید کرنے کی غرض سے دارالندوہ میں اکٹھے ہوئے تھے، وہ بھی تھے جنہوں نے آپ کے خلاف ہر جنگ میں شرکت کی اور وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو ایذا دے دے کر مار دینا چاہتے تھے، آج انھیں اپنی زندگی ختم ہوتی نظر آ رہی تھی انکے جسم کپکپا اور سر چکرا رہے تھے - رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا "تمہیں معلوم ہے میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں" وہ پکارے "تو شریف بھائی ہے اور نجیب برادر زادہ ہے" اس پر آپ نے فرمایا "جاؤ تم سب آزاد ہو" [1]

---

[1] ریاض التاریخ مرتبہ پروفیسر خورشید حسین - صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ:- تاج بکڈپو اردو بازار لاہور
مطبع:- اکیڈیمک پریس لاہور

(٣٦١)

محبوب خدا ؐ

مصنف :- چوہدری افضل حق

مطبوعہ :- رشید احمد چودھری

تاریخ طباعت :- اکتوبر ۱۹۶۷ء ۱۳۸۶ھ

مکتبۂ جدید پریس فیروز پور روڈ لاہور - راولپنڈی

"محبوب خدا ؐ" مصنف نے لاہور جیل اور ملتان جیل میں تحریر کی - کتابیں اکثر لوگ لکھتے ہیں لیکن جو مزہ دکھے دلوں سے نکلے ہوئے الفاظ میں آتا ہے جب وہ قلم کی زبان اختیار کرتے ہیں تو مزہ سوا ہو جاتا ہے - یہ کتاب بہت سی خوبیوں کی مالک ہے ـــــ راولپنڈی جیل میں ایک بم ساز اور بم باز بنگالی نوجوان ڈاکٹر بوس ۷۵ سال کی لمبی عمر قید کاٹ رہا تھا - اسکے پاس سیرت کی کئی کتابیں تھیں نیز وہ سیرت پاک سے بڑا شغف رکھتا تھا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر متعدد انگریزی کتابیں اسکے پاس ہر وقت موجود رہتی تھیں - مصنف کو اسکے ذخیرہ کتب سے بہت ہی فائدہ پہنچا (صفحہ گذارش احوال) مصنف نے اسکے علاوہ مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی ؐ سے بھی فیض اٹھایا ہے -

یہ سیرت کی کتاب مولانا شبلی کی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر قلمبند کی گئی ہے ـــــ نیز ایک غیر مسلم بنگالی کے شوق سیرت نے مصنف کو جوش اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لکھنے پر مجبور کیا ـــــ واقعات صداقت پر مبنی ہیں - غیر ضروری واقعات جو ضعیف احادیث یا روایت پر ہوتے ہیں انکو نظر انداز کیا گیا ہے

زبان بھی پرکشش اور خوشتر ہے -

یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے -

فہرست مضامین درج نہیں ہے۔

یہ کتاب ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۲۹ نقطے ہیں اور ۱۵ الفاظ ملتے ہیں۔ سنہ ۱۹۶۹ء میں (بار ششم) مکتبہ جدید پریس فیروز پور روڈ لاہور نے شائع کی۔

نمونۂ اقتباس:۔

۔ حضرت عمر رضی کی جھکی ہوئی آنکھیں انکے عزم کا پتہ دے رہی تھیں تاہم حضرت عمر رضی نے لڑکھڑائی ہوئی زبان سے عرض کیا کہ "حضورؐ ایمان لانے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش مسرت سے نعرہ تکبیر بلند کیا ارقم کے گھر میں جتنے مسلمان موجود تھے وہ بھی اس زور سے اللہ اکبر پکارے کہ تکبیر کی صدائے بازگشت سے مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔[1]

---

[1] "محبوب خدا" چوہدری فضل حق ص ۷۶ مطبوعہ رشید احمد چودھری مکتبہ جدید فیروز پور روڈ لاہور سنہ ۱۹۶۹ء (بار ششم)

محمد رسول اللہ ؐ
(غیر مسلموں کی نظر میں)

مصنف - مولانا محمد حنیف یزدانی
ناشر - مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ساہیوال
آغاز - ۶ نومبر ۱۹۶۹ء
تکمیل - ۹ اپریل ۱۹۶۹ء ۱۳۸۹ھ
سنہ اشاعت - دسمبر ۱۹۶۹ء

سیرت کی اس کتاب کو مولانا محمد حنیف یزدانی صاحب نے ۹ اپریل ۱۹۶۹ء ۱۳۸۹ھ کو پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔
یہ کتاب دراصل ایک تبلیغی کوشش ہے جو مصنف نے بڑی کاوش سے شروع کی ہے۔ مصنف کو ایک لگن ہے اسی وجہ سے وہ دینی کتب (کتاب و سنت کی اشاعت) اکثر بیشتر تحریر کرتے رہے اور شائع کرواتے رہے۔ کتاب میں قرآن و احادیث سے سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز دوسرے مذاہب والوں کی رائے دی ہے۔ ان میں یورپین اور ہندو بھی شامل ہیں۔

صداقت اور حقیقت کہتے ہیں اسکو ہیں جسکے غیر بھی مانوس ہو جائیں اور مجبور ہو جائیں حقیقت کو بیان کرنے پر۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی مبارک اسی طرح کی ہے جنکی تعریف و توصیف اپنے ہی نہیں کرتے بلکہ غیر بھی کرتے نظر آتے ہیں خواہ وہ کافر ہوں یا مشرک۔ مصنف نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے سہارا لیکر اسکو قلمبند کیا ہے اور دوسروں کی رائیں بھی دی ہیں۔ ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے جسکی وجہ سے زبان عام فہم اور شستہ نظر آتی ہے۔

کتاب میں ۲۱۲ صفحے اور ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ اور ۱۲ الفاظ موجود ہیں۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے اسلیے اسکو تحریر میں لانا مشکل ہے ۱۸۲ عنوانات کے تحت سیرت مبارکہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس قسم کی کتاب موجودہ دور کے لیے ایک علاج کی حیثیت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ دور دورِ فساد اور خرابی کا ہے۔ نئی نسل مذہب سے دور بھاگتی ہے اور مادہ پرستوں کے جال میں پھنستی جارہی ہے اس قسم کی کتابوں کے مطالعہ سے ممکن ہے یہ نسل سدھر جائے۔

نمونۂ اقتباس:—
نفلی عبادت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے عرض کی کہ آپ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اتنی تکلیف کیوں فرماتے ہیں۔ فرمایا کیا میں اپنے رب کا شکر ادا نہ کروں۔ [1]

---

[1] محمد رسول اللہ ؐ، غیر مسلموں کی نظر میں ص [illegible] مرتبہ مولانا محمد حنیف یزدانی مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی ساہیوال ۱۹۶۹ء

۲

محمد عربیؐ

محمد عنایت اللہ سبحانی اصلاحی
اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ
۱۳ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

یہ کتاب دراصل ایک عربی کتاب کا نقش ثانی ہے۔ عرصہ ہوا مصر میں ایک استاد محمد احمد برانق کی نگرانی میں سیرت نبوی پر ایک مجموعہ شائع ہوا تھا جو چودہ حصوں پر مشتمل تھا۔ یہ مجموعہ عبدالحی صاحب (مدیر الحسنات رامپور یوپی) اپنے ساتھ لیتے آئے اور انھوں نے چاہا کہ اسی طرح اردو میں بھی شائع ہو۔ چنانچہ اسی کام کی تکمیل پر محمد عنایت اللہ سبحانی اصلاحی صاحب کو مقرر کیا انھوں نے اسے قلمبند کیا اور ایور گرین پریس چیمبرلین روڈ لاہور نے مئی ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ میں شائع کر دیا۔ اس کے طابع اور ناشر اخلاق حسین صاحب ہیں۔

یہ کتاب ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۲ سطریں ہیں اور ہر سطر میں ۱۱۳ الفاظ اور ۷۲ نقاط ہیں۔ فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) عرض ناشر - دیباچہ - مقدمہ (۲) ہوتا ہے سحر پیدا (۳) کرنیں ابھرتی ہیں (۴) خدا کی آواز (۵) پہلی پکار (۶) طوفانی کشمکش (۷) کالی گھٹائیں (۸) نازک مرحلے (۹) اور کارواں بنتا گیا (۱۰) الوداع اے وطن (۱۱) دعوت حق تلواروں کی چھاؤں میں (۱۲) خونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات (۱۳) مشعل توحید پر آندھیوں کی یلغار (۱۴) اور ــــ بت ٹوٹ گئے (۱۵) دم واپسیں (۱۶) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور میں (نظم)

یہ کتاب سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالتی نظر آتی ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ حقائق پر مبنی نظر آتے ہیں، انداز تحریر مؤثر ہے۔ اسی سبب سے یہ کتاب قاری کو متاثر کرتی ہے۔ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب افسانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

نمونۂ اقتباس:- اس سال رمضان آیا تو آپؐ پھر غار حرا چلے گئے اور ہر چیز سے کٹ کر غور و فکر اور عبادت میں لگ گئے۔ کسی کسی وقت گھر والے بھی آ جاتے وہ آپ کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے اور کچھ کھانا پانی بھی رکھ جاتے۔ غریب محتاج بھی آتے رہتے اور آپؐ کی سخاوت سے سیراب ہوتے ــــ [1]

---

[1] محمد عربیؐ، محمد عنایت اللہ سبحانی ص ۱۰۲ تاریخ اشاعت ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سید محمد اسمٰعیل (بی۔ اے۔ ایف سی ڈپلوما لندن)
ریٹائرڈ چیف آڈیٹر نیول پاکستان ترقیاتی کارپوریشن

اور

عصر جدید

سیرت کی اس کتاب کو سید محمد اسماعیل صاحب نے اکتوبر سنہ ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ میں ایجوکیشنل پریس کراچی سے شائع کروایا اور خود اسکو تالیف کیا۔ یہ کتاب ۴۳۸ صفحات پر مشتمل ہے اور تقریباً ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں۔ مصنف نے دور جدید کے گمراہ کن فلسفوں اور مادہ پرستی کے رجحانات کا جواب سیرت محمدیؐ سے بڑے احسن نمونہ سے دیا ہے خواہ فلسفہ فرائیڈ ہو خواہ کارل مارکس کی گندگی ہو سب کا جواب بڑی خوبی سے دیا ہے۔

فساد اور مادہ پرستی کے اس نازک دور میں عجیب خلفشار نظر آتا ہے ساری دنیا بے چینی کا شکار نظر آتی ہے۔ مغربی اور گمراہ کن مفکروں کے باطل نظریات نے مغرب کو بالکل تباہ کر دیا ہے اور اسکے اثرات آہستہ آہستہ مشرق میں آتے جارہے ہیں اور نوجوان طبقہ جسے مذہب سے بیزاری کا سبق دیا ہے انکے نظریات کو قبول کرتے جارہے ہیں —— اسلیے یہ ضروری ہے کہ مسلمان عالم، ادیب، شاعر، اور معلم حضرات آئیں اور سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان اندھیروں کو شمع رسالت سے روشن کریں۔ مصنف کی یہ کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے اور سرمایۂ سیرت میں نہ صرف اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ انفرادیت کی بھی حامل ہے ——

فہرست مضامین بہت طویل ہے خاص خاص ابواب یہ ہیں

باب اول:- عمل اور عمل کے بنیادی مسائل۔ عہد عتیق اور دور جاہلیت
باب دوم:- متولیان کعبہ۔ باب سوم:- یتیم کی پرورش
باب چہارم:- مشاغل جوانی۔ باب پنجم:- مسائل زندگی۔ باب ششم: لیلۃ القدر

باب ہفتم :- قانون بالائے قانون۔ باب ہشتم :- تعلیم و تربیت۔ باب نہم :- جدوجہد
باب دہم :- استقامت باب یازدہم :- مطلع الفجر۔ نصرت الٰہی باب دوازدہم :-
قریش کے عزائم باب سیزدہم :- تطہیر کعبہ۔ باب چہاردہم :- تکمیل ہدایت
باب پانزدہم (عصر جدید) مغربی تہذیب کے نئے چراغ باب شانزدہم :-
ڈارون ارتقا اور تخلیق باب ہفدہم :- فرائیڈ نفس اور روح۔
باب ہژدہم :- کارل مارکس اور جدلیاتی مادہ پرستی۔ باب نوزدہم :- سرمایہ
داری اور سوشلزم۔ باب بستم :- اسلامی نظریہ حیات سیاست و معیشت
حرف آخر ——

نمونۂ اقتباس :-

پھر دور انحطاط آیا مسلمانوں نے کائنات میں تفکر و تدبر کی عادت ترک کردی علوم جامد ہونے لگے۔ علماء نے یہ غضب کیا کہ پیشروؤں کے تفکر کو حرف آخر قرار دیا مزید غور و فکر پر بدعت اور گمراہی کی مہر لگادی اور قوم کو جہالت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ بے عملی سر اٹھانے لگی۔ اخلاقی پستی نے آن گھیرا اور اسلامی ممالک ایک ایک کرکے نکبت و پستی کا شکار ہونے لگے۔ چند صدیوں کے الٹ پھیر میں اکناف عالم میں اقتدار کا ڈنکا بجانے والی مسلم قوم کی نسلیں تو باقی رہ گئیں۔ لیکن اقتدار و سربلندی علم و حکمت کے پیچھے پیچھے رخصت ہوگئے آج ہم سروں کو گنتے ہوئے دنیا کی آبادی کے ایک ثلث سے کم نہیں لیکن دنیا کی کمزور ترین قوموں میں شمار ہوتے ہیں۔[1]

۳۰

---

[1] رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سید محمد اسمٰعیل ایجوکیشنل پریس کراچی ص ۳۱۹
اکتوبر ۱۹۶۹ء / ۱۳۸۹ھ۔

(۳۹۷)

رسول رحمتؐ

مصنف مولانا ابوالکلام آزاد
مرتبہ - مولانا غلام رسول مہر
سنِ اشاعت - ۱۹۷۰ء
سلسلہ - شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور

صفحات - ۷۹۹
الفاظ - ۲۰
سطور - ۲۵

رسول رحمت، مولانا ابوالکلام آزاد کے مقالات ہیں - جنکو بہ ترتیب و اضافہ مطالب مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیا - یہ مقالات کتابی شکل میں پہلی بار ۱۹۷۰ء / ۱۳۹۰ھ میں شائع ہوئے - رسول رحمت، اسی مجسم رحمت فخر آن فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہر پہلو سے ایک جامع کتاب ہے - ہر باب میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا ہے کہ تمام معلومات مستند ہوں - کوئی ایسا جزئیہ نظرانداز نہ ہونے پائے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت پر روشنی نہ پڑتی ہو - چونکہ دونوں اہل قلم حضرات عالم بھی تھے اور ادیب اسلوبہ سے دونوں نے تحقیق سے کام لیا ہے -

سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب انفرادیت کی حامل ہے - چونکہ مصنف نے سیرت کے مواد کے اخذ کرنے میں احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے اسلیے غیر مستند واقعات کو جگہ نہیں دی گئی - زبان کے اعتبار سے یہ کتاب معیاری معلوم ہوتی ہے -

فہرست مضامین بڑی طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

۱۱- غزوۂ احد

۱۲- غزوۂ خندق

۱۳- فتح مبین

۱۴- غزوۂ حنین

۱۵- غزوۂ تبوک

۱۶- پیغام حق کے معجز نما نتائج

۱۷- حج

۱۸- وفات

۱۹- اسوۂ محمدی

۲۰- رحمۃ للعالمین

نمونۂ اقتباس :-

رسول اللہ صلعم نے حسن معاملہ، عدل و انصاف، جہان نوازی کے معیار قائم کیے آپؐ شرم و حیا، عزم و استقلال اور شجاعت کا پیکر تھے۔ عائلی زندگی کا بہترین نمونہ حضورؐ نے پیش کیا۔ اور ازواج سے اچھے برتاؤ کے بارے میں بار بار تاکید فرمائی۔ فرمایا — تم میں سے بہتر وہ ہے جو اہل خانہ کیلیے بہتر ہے چرند و پرند پر شفقت فرماتے دوسروں کے کام کر دینے کیلیے ہمیشہ تیار رہتے۔ [۱]

---

[۱] "رسولؐ رحمت"۔ مولانا ابوالکلام آزاد ص ۶۹۳ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز مولانا غلام رسول مہر لاہور ۱۹۷۰ء

مختصر سیرت نبویہ، علیہ الصلوٰۃ والسلام از محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی

یہ کتاب محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی نے تحریر فرمائی۔ کتاب اگرچہ مختصر اور چھوٹی ہے لیکن اپنے خصوصی موضوع پر ہی ایک کتاب ہے اسکا پورا نام "سیرت الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الرفیع ہے" اس کو حافظ عبدالقدیر صاحب مکتبہ اصلاح و تبلیغ ہیرا آباد جامع مسجد روڈ حیدر آباد نے بی ۶۸۲ کورنگی ٹاؤن شپ کراچی سے شائع کی۔ یہ کتاب دوسری مرتبہ ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔

یہ کتاب ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۳۰ الفاظ ہیں۔

سیرت کے اس کتابچہ میں مصنف نے سیرت کے تبلیغی پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ واقعات حقائق پر تحریر کیے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتابچہ سراپا سیرت ہیں سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ زبان بھی آسان اور سلیس ہے پڑھتے وقت قاری کو کسی قسم کی دقت نہیں ہوئی۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے۔

نمونۂ اقتباس:-

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی وفات کے بعد پھر عرب میں کوئی نبی مبعوث ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تو کسی دوسرے مقام میں بھی کوئی نبی نہ آیا۔ اشتداد زمانہ سے فرامین ربانیہ میں بہت کچھ تحریفیں ہو گئیں اور ابلیس کی تعلیمات کا ہر طرف رواج ہو گیا۔ تمام دنیا تیرہ و تاریک ہو گئی۔[1]

---

[1] مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام از محمد عبدالشکور لکھنوی ص ۱۲
دوسری بار ۱۹۷۰ء کراچی

پیارے نبی ۴ فیروز سنز

محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت پاک کی یہ کتاب بچوں کیلیے ایک بہترین استاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کو فیروز سنز والوں نے بار ششم سنہ ۱۹۷۱ء کو شائع کیا۔ بچوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سمجھنے کیلیے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ بہت ہی سادا اور عام فہم ہیں۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے ذہن اسکو سمجھ کر زندگی کے منازل طے کر سکیں۔ کتاب ۱۱۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۱ الفاظ ہیں ——

اس کتابچہ میں سیرت کے پیارے پیارے واقعات درج ہیں۔ اسمیں عدل وانصاف کے پہلو کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ واقعات سچے اور حقائق پر مبنی ہیں۔ اسلیے اس کو سرمایہ سیرت میں شریک کیا جا سکتا ہے۔ زبان بالکل آسان اور رواں استعمال کی گئی ہے۔

فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

حضورؐ کا بچپن ۔ خدا کے رسول ۔ مسلمانوں پر ظلم ۔ مدینہ میں اسلام ۔ ہجرت بدر کی جنگ ۔ احد کی جنگ ۔ خندق کی جنگ ۔ حدیبیہ کی صلح ۔ خیبر کی جنگ ۔ مکہ کی فتح ۔ حجۃ الوداع ۔ حضورؐ کی سیرت ——

نمونہ :-

ایک دفعہ مدینہ میں آپؐ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ ایک طرف یہودی اور دوسری طرف مسلمان تھا۔ چونکہ یہودی سچا تھا اسلیے آپؐ نے فیصلہ اسکے حق میں کیا۔ اور اسکی پروا نہ کی کہ مسلمان اور اسکے خاندان والے برا مانیں گے۔ [سلہ ۱]

سلہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فیروز سنز صفحہ ۱۱۲ بار ششم سنہ ۱۹۷۱ء

شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(سراپائے رسولؐ کا حسین وجمیل مرقع)

از یوسف بن اسمٰعیل النبہانیؒ
ناشر۔ ادارۂ معارف گنج بخش اردو لاہور
مترجم۔ محمد میاں صدیقی
طابع مکتبہ جدید پریس شارع فاطمہ جناح لاہور

"شمائل رسولؐ" ایک بہترین اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس کتاب کے مؤلف فلسطین کے عالم، شاعر اور باکمال صوفی علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی ہیں۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ احادیث میں شمائل رسول پر جتنی روایات ہیں انکو مولانا نے یکجا جمع کر دیئے اور ان کو آٹھ ابواب میں مرتب کر دیا ہے۔ یہ کتاب ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۱۳ الفاظ ہیں۔ اس کتاب کو ادارہ معارف گنج بخش لاہور نے سنہ ۱۹۶۲ء (۱۳۹۶ھ) میں شائع کیا۔ سن تالیف کا ذکر کہیں نہیں ملتا۔ صرف ترجمہ جو محمد میاں صدیقی نے کیا اور بعد میں ۱۹۶۲ء میں اسکو شائع کر دیا گیا۔

ترتیب مضامین درج ذیل ہے۔

دیباچہ۔ مقدمہ۔ نسب مبارک[1]۔ حلیہ مبارک[2]۔ لباس اور اسلحہ وغیرہ[3]۔ کھانا، پینا اور سونا[4]۔ اخلاق حسنہ[5]۔ عبادت اور تلاوت قرآن[6]۔ مختلف حالات وواقعات[7]۔ عمر شریف، وصال، میراث، خواب میں دیدار مبارک[8]۔ اشاریہ۔

نمونۂ اقتباس:۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔ ایک روز آپؐ کی مجلس میں ایک شخص آیا اس نے زرد رنگ کی خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپکی عادت شریفہ یہ تھی کہ جس چیز سے ناگواری محسوس ہوتی اس طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب وہ شخص اٹھ کر جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا کاش تم لوگ اس سے کہو اور یہ زرد رنگ دھو ڈالے۔[1]

اس کتاب میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریف وحالات زندگی کا ذکر ملتا ہے۔ خاص کر اخلاق حسنہ پر زور دیا ہے۔ واقعات کو احادیث صحیحہ سے لیا گیا ہے۔ زبان عام فہم ہے۔

---

[1] شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم مترجم محمد میاں صدیقی ص ۱۱۲ سنہ ۱۹۶۲ء۔

تذکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب:- حکیم محمد سعید
مطبوعہ:- ہمدرد اکیڈمی ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن پاکستان کراچی
سن اشاعت اپریل ۱۹۶۷ء، ۱۳۸۷ھ

صفحات - ۱۷۵
الفاظ - ۱۶
سطور - ۲۲

"تذکار محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ان مضامین کا مجموعہ ہے جو مئی ۱۹۶۷ء میں شام ہمدرد (تذکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف تھی) اسمیں بہترین دماغوں کو دعوت دی گئی تھی یہ مجموعہ انہیں کے افکار پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب جن ادباء اور علمائے کرام کے مضامین پر مشتمل ہے انہوں نے واقعات اور حالات زندگی اور کردار رسولؐ پر بڑی تحقیق سے روشنی ڈالی ہے اس لحاظ سے یہ کتاب سرمایہ سیرت میں انفرادیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان بھی آسان اور عام فہم ہے اس محفل مقدس میں شریک ہر دانشور نے سیرت کا مطالعہ کسی خاص حیثیت میں کیا تھا اس لحاظ سے یہ مجموعہ منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل اہل قلم اور علمائے کرام کے نام مع مضمون درج کیا جا رہا ہے۔

۱- کلمات ابتدائیہ — حکیم محمد سعید
۲- تقریظ — حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - استاذ اور طلبہ (جناب عبد الہاشم خاں)
۴- " " - بحیثیت ونہدہ نظام معاشی واقتصادی (مولانا محمد اشرف صاحب)
۵- " " - بہ حیثیت مقنن وقانون ساز (جسٹس شیخ عبد الحمید)
۶- " " - بہ حیثیت ایک منتظم (نواب زادہ شیر علی خاں)
۷- " " - بحیثیت معلم و محرک تعلیم (جناب محمد مسعود)
۸- " " - بحیثیت عسکری رہنما (جناب بریگیڈیر گلزار احمد)
۹- و انک لعلیٰ خلق عظیم۔ (مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی)
۱۰- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ بحیثیت کلام اللہ کے پیکر عمل (جسٹس تدبیر الدین احمد)
۱۱- " " - بحیثیت قانون ساز و منصف (جسٹس ایس۔ اے رحمان)
۱۲- " " - بحیثیت نمونۂ کامل (جسٹس سجاد احمد خاں)

۱۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - بحیثیت رحمۃ للعالمین (ڈاکٹر سراج الحق)

۱۴- " " - بحیثیت تاریخ ساز (ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی)

۱۵- " " - بحیثیت رحمۃ للعالمین (ملا واحدی)

۱۶- " " - بحیثیت معلم (مولانا حکیم سید احمد اللہ ندوی)

۱۷- " " - بحیثیت حبیب مدبر(؟) (علامہ عباس محمودی، حکیم سید افتخار حسن ندوی)

۱۸- " " - بحیثیت شوہر (حکیم محمد سعید)

نمونۂ اقتباس:-

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت کی ادائیگی پر خدمت لینے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی بعثت سے پہلے اجرت لے کر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور آپ نے ان لوگوں کو بھی اجرت ادا کی جو زمانۂ نبوت میں ان کے لیے خدمات انجام دیتے تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ مزدور کی اجرت ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کی پیشانی کا پسینہ خشک ہو۔[۱]

۱۔ تذکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ حکیم محمد سعید ص ۳۲ ہمدرد اکیڈمی کراچی اپریل ۱۹۷۶ء

(۳۷۹) سلوک محمدی ۴

مصنف:- میاں محمد ظہور الدین احمد (مرحوم)
پرنسپل:- بہاء الدین کالج جونا گڑھ

مندرجہ بالا کتاب محمد ظہور الدین احمد مرحوم نے قلمبند کی اور ایم ضیاء الدین احمد نے پبلش کروائی اور اسکو رینبا منشن وڈ اسٹریٹ کراچی سے شائع کیا گیا۔

تاریخ اشاعت اگست ۱۹۷۲ء / ۱۳۹۲ھ درج ہے اور اسکے پرنٹر پاکستان ہیرالڈ پریس ہارون ہاوس ڈاکٹر ضیاء الدین احمد روڈ کراچی ہیں۔ کتاب ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اسکے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

پیش لفظ - مقدمہ - بنیاد سلوک محبت - مقامات سلوک - فرائض و واجبات سلوک - فرائض سلوک - توحید باری تعالی کے ثبوت - ذات باری تعالی کی مومنین و موحدین سے رضامندی اور منکرین و مشرکین پر عتاب - علم - غیر شعوری علم - غیر شعوری روحانی علم رویائے صادقہ - الہام - القا - وحی - مقصد و معراج وحی - سلوک محمدی کے مقاصد - سلوک محمدی کا طریقہ روحانی لطائف کی تعلیم و تربیت - لطیفۂ روح کی تربیت - لطیفۂ غذا یا رزق کی تربیت - خدا شعوری فی النوم - سلوک محمدیؐ پر عمل کرنے والوں کا روحانی ارتقا اور انکے مدارج۔

یہ کتاب روحانی نکات پر مبنی ہے۔ خاص کر صوفیانہ رنگ جھلک رہا ہے۔ مصنف نے بڑی جانفشانی اور جد وجہد مسلسل سے یہ سیرت کی کتاب تحریر کی۔ انکے انتقال کے بعد ان کے لڑکے ایم ضیاء الدین احمد بی - ای (سول) اے - ایم - آئی - ای - اے - ایف - اے پی - ای کیوبک (کینیڈا) شائع کروائی - ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب معیاری ہے۔

نمونۂ اقتباس:- اس فقیر کو ہنسی آجاتی ہے جب بعض وہ اشخاص جو اپنے آپ کو گذشتہ ادیان کے پیرو تصور کرتے ہیں اور رسول اکرم صلعم کے پیغام سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے اور پھر روحانی ترقیوں اور اندرونی آواز سننے کا دعوی کرتے ہیں اور پھر ان کے اندھے پیرو ان کی آواز پر آمنا صدقنا کہتے ہیں - یہ دعوی ان لوگوں کے اسلام اور بانئ اسلام کی روحانی اصلاحات اور علم دین کی ترقیوں کی معراج سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔[1]

---

[1] سلوک محمدی مصنف محمد ظہور الدین احمد ص ۲۳۲ رینبا منشن وڈ اسٹریٹ کراچی تاریخ اشاعت - اگست ۱۹۷۲ء

۳

حیاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم   مصنف :- راجہ محمد شریف

(واقعاتِ عظیمہ کی ترتیب زمانی)

مندرجہ بالا کتاب راجہ محمد شریف نے تالیف کی اور اسکو مارچ ۱۹۷۲ء ۱۳۹۲ھ میں انصار آرٹ پریس اردو بازار سرگودھا سے شائع کرائی۔ طریقۂ طباعت آفسٹ ہے ۵۲۶ صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ فہرست طویل ہے اور ۶ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ البتہ فہرست ہذا میں غزوات ۲۸ سرایا ۴۶ ازواج مطہرات ۱۱ اولاد چار لڑکیاں ۳ لڑکے اور ۲۶ وفود درج ہیں[1] — اس کتاب کے ماخذ حسب ذیل ہیں -

قرآن حکیم - ارض القرآن (علامہ سید سلیمان ندوی) سیرت النبیؐ کامل (ابن ہشام) تاریخ ابن خلدون (ابن خلدون) سیرت النبیؐ (علامہ شبلی) رحمت للعالمین (قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری) سیرت المصطفیٰؐ (مولانا محمد ادریس کاندھلوی) اصح السیر (حکیم عبدالرؤف داناپوری) محسن انسانیت (نعیم صدیقی) حیات سرور کائناتؐ (علاء الدین) قصص القرآن (مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی) رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی (ڈاکٹر محمد حمید اللہ) اصحاب بدر (قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری) سیر الصحابہؓ (مولوی شاہ معین الدین احمد ندوی) سیر الانصارؓ (مولوی مفتی احمد یار خان) صحابیاتؓ (نیاز فتحپوری) مسلمانوں کی مائیں (رازق الخیری) حدیث دفاع (سابق میجر جنرل محمد اکبر خان) تقویم تاریخی (عبدالقدوس ہاشمی) مصنف نے واقعات سن ہجری کے مطابق ترتیب دئے ہیں نیز یہ کتاب معقول دلائل کے ساتھ قلمبند کی گئی ہے۔ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اقتباس :- ایک بار حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ نے حضرت صفیہؓ سے کہا "ہم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہیں۔ ہم آپؐ کی بیوی بھی ہیں اور چچازاد بہن بھی۔" یہ بات حضرت صفیہؓ کو ناگوار گذری انہوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلعم سے کیا۔ حضورؐ نے سن کر ارشاد فرمایا۔ "تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے زیادہ معزز کیسے ہو سکتی ہو۔ میرے شوہر محمدؐ میرے باپ ہارونؑ اور میرے چچا موسیٰؑ ہیں۔"[2]

---

[1] سیرت کی اس کتاب کو تحقیق اور حقیقت کی زبان میں قلمبند کیا گیا ہے۔ واقعات صداقت پر مبنی ہیں۔ مصنف نے قرآن اور احادیث صحیحہ کا سہارا لیا ہے اسلیے یہ کتاب سرمایہ سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

[2] حیات رسالتمآبؐ ص ۲۸۱ مصنف راجہ محمد شریف انصار آرٹ پریس سرگودھا۔ تاریخ طباعت مارچ ۱۹۷۲ء

رسول نمبر

(جلد اول)

"سیارہ ڈائجسٹ" والوں نے "رسول نمبر" ۲ جلدوں میں بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے جس میں بڑے بڑے علماء کرام اور محققین عظام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جسکی وجہ سے "رسول نمبر" اپنے اندر معلومات کا خزانہ لیے ہوئے ہے۔ سیرت ﷺ کے ہر پہلو کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(رسول نمبر، جلد اول) شمارہ ۵۔ نومبر ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ جلد ۲۰ کو نوائے وقت پرنٹرز لمیٹڈ لاہور سے شائع کیا گیا۔ جلد اول میں ۴۹۱ صفحات ہیں اور ہر صفحہ ۲۷ سطور کا حامل ہے اور ہر سطر میں ۲۱ الفاظ ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۳۱ نقطے ہیں۔

مندرجہ ذیل عنوانات منتخب کیے ہیں جنکو بڑے بڑے محققین، شعراء، ادیبوں نے قلمبند کیا ہے

۱۔ صلوٰۃ وسلام :۔ بہزاد لکھنوی، مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی، عبدالعزیز خالد، علامہ اقبال، ماہر القادری، حالی وغیرہ

۲۔ حقائق و اسرار نبوت ۔ سلیم احمد، اعجاز احمد فاروقی، محمود فاروقی، عبدالکریم، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا مفتی محمد شفیع، سعدی شیرازی، داغ دہلوی،

۳۔ نقیبوں کی منادی :۔ میاں امیرالدین، شاہ اسمٰعیل شہید، رحمان کیانی، امیر مینائی، سر سید احمد خان، عرفان غازی (شاہ ولی اللہ دہلوی)، عرفان غازی، قدسی ایرانی، محمد علی جوہر، محمود فاروقی۔ مولانا محمد حنیف ندوی) بین الاقوامی پیغام بحیثیت نوع بشر کے ہیں (از مکاتب)

۴۔ افق سے افق تک اندھیرا :۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، عرفان غازی، قدسی ایرانی، محمد علی جوہر، محمود فاروقی، مولانا محمد حنیف ندوی

۵۔ خلوت وجلوت :۔ عبدالکریم عابد، عبدالواحد خاں درانی، مولانا حفیظ الرحمان سیوہاروی، سید محمد اسمٰعیل، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا امین احسن اصلاحی۔ عبدالواحد خاں درانی، حکیم محمد سعید، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، نعیم صدیقی وغیرہ۔

۶- مجلسی اور عوامی زندگی :- مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، ماہر القادری، ادارہ، قاری احمد پیلی بھیتی، نعیم صدیقی، پروفیسر خلیق احمد نظامی،

۷- چند اہم واقعات :- مولانا مفتی محمد شفیع، عبد الکریم عابد، الاستاد سعید شامل، الاستاد احمد عبد الغفور عطار، مولانا سید مناظر احسن گیلانی، اعجاز رحمانی، نعیم صدیقی، مولانا عبد الباری آسی، منور بدایونی، محمد سردار احمد، اعجاز احمد فاروقی وغیرہ

۸- خصائص کبریٰ :- مفتی شجاعت علی قادری، احسان دانش، نواب بہادر یار جنگ مولانا حسرت موہانی، شفیق جونپوری، عبد الکریم عابد، حافظ مظہر الدین، یوسف ظفر، شاہ عظیم آبادی، طالب ہاشمی، اصغر گونڈوی، اختر شیرانی، مولانا سید سلیمان ندوی، اعجاز احمد فاروقی وغیرہ

۹- لعل و گہر :- اسکو ادارہ نے ترتیب دیا ہے۔ (اللہ کا حق، تقدیر، پہلی وحی، ایمان خدیجہ رضی اللہ عنہا، خطبہ صفا وغیرہ)

جہانتک اقتباس کا تعلق ہے ہر ایک اسکا اگر ماشہ پارہ جواب نہیں رکھتا۔

"کرن کرن اجالے"

لے راہ نمائی کا ستارہ دامنِ شب پر ہیرے کی طرح دمک رہا تھا۔ اللہ رب العالمین نے پردۂ شب کو چاک کر کے روئے سحر کو جلوہ آراء کر دیا تھا۔ اندھیروں اور ظلمتوں کا دور ختم ہو رہا تھا۔ اجالے کرن کرن بڑھے چلے آرہے تھے۔ اور اسی نور و ظلمت کی حدِ فاصل پر اللہ کا ایک رسول کھڑا ہوا، اللہ کی آیات پڑھ رہا تھا۔ اسکے مخاطب اسکے اپنے وطن اپنے قبیلے کے لوگ تھے۔ اسکے مخاطب دنیا جہان کے لوگ تھے۔ اس کا خطاب زندگی کے آخری کنارے تک کے لیے تھا۔ ان سارے زمانوں تک کیلیے جو مستقبل کے بطن میں پوشیدہ تھے۔ کروڑوں انسانوں کے لیے جو پیدا ہو چکے تھے۔

۳

اور جو عالم وجود میں آنے والے تھے۔ ان سب کے لیے جو دامن صفا سے عرصۂ قیامت تک پھیلے ہوئے تھے۔ نسل در نسل! عصر بہ عصر! (محمود فاروقی)

ے اذان کی ابتداء

"اور دیکھو دن کے پانچ وقتوں میں کڑاک کڑاک، گرج گرج کر بلند آوازوں سے پکارنے والے مشرق میں، مغرب میں زمین کے آخری کناروں تک بھی پکار رہے ہیں، پکارتے رہیں گے۔ کیا ناقوس سے بوق سے، قرنا سے، گھنٹاں سے، طبل سے، نقاروں سے یہ بات ممکن تھی جس کی ابتداء، اذان کے عجیب و غریب ندائی طریقہ سے، اسکے بعد زمین پر اسلام کی سب سے پہلی مسجد میں کی گئی۔ متعدد وطنوں کا بت ٹوٹ گیا، متعدد نسلوں کا صنم چور ہو گیا۔ جو توڑے گئے تھے جٹ گئے، جو بکھیرے گئے تھے سمٹ گئے الغرض جو ایک تھے ایک ہی ہو گئے اور اسی یکتائی کا اعلان صبح و شام جس کا اعلان اذان کی شکل میں پانچوں وقت کیا جاتا ہے۔ محض فکر و خیال میں نہیں بلکہ واقعہ میں۔ عملی طور پر مدینہ میں دنیا کا نقشہ قائم ہو گیا

(مولانا سید مناظر احسن گیلانی)

۳

ے (وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضہ اور دوسری ازواج مطہرات کی کیفیت الفاظ میں نہیں سما سکتی۔ حضرت عائشہ رضہ کی زبان مبارک حرف خصائص نبوت کیلیے وقف تھی

حاشیہ صفحہ ۳۱۲: سلہ صفحہ ۱۹۲ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد اول مضمون نگار (محمود فاروقی) طبع نومبر ۱۹۷۳ء

سلہ صفحہ ۳۶۷ " " (سید مناظر احسن گیلانی) "

آہ! وہ نبیؐ جس نے تمول پر فقیری کو ترجیح دی، جس نے تونگری کو ٹھکرایا اور مسکینی کو قبول کیا —

آہ! وہ نبیؐ دین پرور جو امتِ عاصی کے غم میں پوری ایک رات بھی آرام سے نہ سو سکا۔

آہ! وہ صاحبِ خلقِ عظیم جو مسلسل نفس سے جنگ آزما رہا۔

آہ! وہ رحمۃ للعالمین جس کا بابِ فیض فقیروں اور حاجتمندوں کیلئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ جس کا رحیم دل اور پاک ضمیر دشمنوں کی ایذا رسانی سے کبھی غبار آلودہ نہ ہوا

آہ! وہ نبیؐ جس کے موتی جیسے دانت توڑے گئے۔ مگر اس نے پھر بھی صبر سے کام لیا جبکی نورانی پیشانی کو زخمی کیا گیا مگر اس نے دامنِ عفو کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

۳۱

* "رسول نمبر" اس میں تحقیقی مضامین اور مقالات سیرت ہیں۔ یہ رسالہ سرمایۂ سیرت میں نہ صرف اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ انفرادیت کا بھی حامل ہے۔ زبان اور طرزِ ادائیگی بیشتر مضامین کی نادر اور پُر اثر ہے۔

حاشیہ صفحہ ۳۱۲ کا

۳۱ صفحہ ۲۹ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر جلد اول مضمون نگار

(اعجاز احمد فاروقی)

رسول نمبر (جلد دوم)

رسول نمبر (جلد دوم) بھی سیارہ ڈائجسٹ والوں نے بڑی کاوش سے شائع کیا ہے۔
اس جلد میں بھی بڑے بڑے ادیبوں، شعرا اور علمائے کرام نے حصہ لیا ہے۔

رسول نمبر، جلد دوم شمارہ ۵ نومبر ۱۹۷۳ء ۱۳۹۳ھ نوائے وقت پرنٹرز لمیٹڈ لاہور سے شائع ہوا۔ اس میں ۴۹۶ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۷ سطور اور ہر سطر میں ۲۲ الفاظ ہیں۔

رسالہ کے دونوں حصوں میں جو مضامین اور مقالات درج ہیں وہ نہایت ہی اعلیٰ اور سیرت کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ واقعات حقائق کی روشنی میں درج کیے گئے ہیں۔ زبان بھی پرکشش اور مدلل ہے۔ ضعیف احادیث اور روایتوں کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ یہ نمبر سرمایۂ سیرت میں گراں قدر اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پورے رسالہ کو ذیل کے عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انکو بھی (جلد اول کے) ادیبوں، شعرا اور علمائے کرام نے زینت بخشی ہے۔ کچھ دیگر ادبا، شعرا و علما بھی اس جلد میں شامل کیے گئے ہیں۔

۱۔ تدبیر مملکت :۔ سید قطب شہید، مولانا امین احسن اصلاحی، محمود فاروقی عبدالکریم عابد۔ محمود فاروقی۔ مولانا ظفر علی خاں، حفیظ جالندھری جسٹس شیخ عبدالحمید۔

۲۔ جہاد بالسیف :۔ عرفان غازی، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، سید نواب علی، محمد حسین ہیکل، مولانا غلام رسول مہر، مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری، میجر فضل مقیم خاں، بریگیڈیر گلزار احمد،

۳۔ صاحب الکمال :۔ مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، عبدالکریم عابد، گوہر ملسیانی،

۴۔ حبیب بنی آدم :۔ حکیم نعیم الدین زبیری، فضل الٰہی عارف، اقبال احمد صدیقی، شاہ مصباح الدین شکیل،

۵ - مطالعۂ سیرت :- سید محمد سلیم، مولانا ماہر القادری، پروفیسر محمد اسلم، خواجہ فرید الدین عطار، میر حسن دہلوی،

۶ - منہاج نبوت :- مولانا سید سلمان ندوی، مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی، ملک غلام علی، مرزا غالب، بہادر شاہ ظفر، عرفان غازی

۷ - سماوات طعام :- مولانا نبی احمد سہا، مولانا ابو الکلام آزاد، اعجاز احمد فاروقی مولانا حسن مثنیٰ ندوی،

۸ - مدح رسول :- حکیم محمد سعید، شمیم احمد، مومن دہلوی، افسر صدیقی امروہوی، علی حسن صدیقی،

۹ - لعل و گہر :- اس عنوان کو ادارہ نے ترتیب دیا ہے جس میں درج ذیل ذیلی عنوانات ہیں -

شعب ابی طالب، سمجھوتہ کی شرط، تبوک کا خطبہ، نماز کی تعلیم، بہترین پیادہ، رسول اللہ کی دعائے مغفرت، رحمت للعالمین، دختر حاتم، فاقہ سے نجات، پاک قلوب، یاد حبیب، قصیدہ بانت سعاد، سایۂ الہٰی، صحیفۂ لقمان سے بہتر، طبقات ابن سعد، صحابہ اور حدیث، حضرت علی کا بیان، سرور کائنات کے خدام، شرائط عذاب، طفیل بن عمرو دوسی، دنیا سے محبت کا نتیجہ،

لہ اقتباس بھی بڑے پُر اثر ہیں :- "بت اوندھے گرا دئے گئے، کعبے سے بتوں کا صفایا کر دیا گیا، آپؐ نے فتح مکہ کے پہلے ہی دن وہ مہم سر کرلی جس کے لیے آپ بیس سال سے جدوجہد کر رہے تھے - اور جس کے سلسلہ میں اہل مکہ سے سخت جنگیں بھی چھڑیں، آپؐ نے بت مسمار کر دیے تھے اور قریش کی آنکھوں دیکھتے ہی کعبے سے بت پرستی کا جنازہ نکل گیا - قریش دیکھ رہے تھے کہ جن بتوں کی پوجا وہ اور ان کے باپ دادا کرتے تھے وہ جلب منفعت تو کیا دفع مضرت پر بھی قادر نہیں - (محمد حسین ہیکل)

لہ صفحہ ۲۰۲ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر (جلد دوم) نقوش ڈاٹ پرنٹرز لمیٹڈ لاہور، تاریخ اشاعت نومبر ۱۹۷۳ء

اقتباس ۲ :—

" سیرت و کردار کا سیاست ، معاشرت کا ، اور دنیا کے جغرافیہ کا

یہ بے نظیر انقلاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو

دلیل راہ بنانے کے سبب ظہور میں آیا۔ اور آج بھی دنیا میں تعمیری انقلاب

اسی وقت آئے گا جب انسان کامل کا پیش کیا ہوا نقشہ عنوان عمل اور

موضوع فکر و نظر ہوگا ۔ جو کوئی حیوان رہنا چاہتا ہے وہ شوق سے اس گندگی میں

مبتلا رہے مگر جسے انسان بننا مطلوب ہے تو اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارۂ کار ہی

نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ہدایت اور

روشنی حاصل کرے ۔ "[1]

(مولانا ماہر القادری)

---

[1] صفحہ ۳۲۴ ، ۳۲۵ ، رسول نمبر (جلد دوم) سیارہ ڈائجسٹ

طبع نومبر سنہ ۱۹۷۳ء

پیغمبر اسلام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی

حیات طیبہ کا ازدواجی شعبہ

از سید ابوظفر زین -

مندرجہ بالا کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے جسکو ازدواج کہتے ہیں — نیز بعض سوالات جو اکثر کم فہم لوگوں کے ذہن میں کثرت شادی کے سلسلہ میں پیدا ہوتے ہیں - انکے جوابات بڑے احسن طریقہ سے دئیے گئے ہیں -

اس کتاب میں سیرت کے گھریلو اور اندرونی پہلو پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے - آپکی ذات اقدس ایک کھلی ہوئی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے - آپکی زندگی کا کوئی بھی شعبہ لیا جائے وہ ہدایت دیتا نظر آتا ہے - ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے -

کتاب ۱۳۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ ہیں - اسکو ابوظفر زین نے قلمبند کیا اور حاجی مشتاق الہٰی فاروقی نے ۴۰۲ لوٹیا بلڈنگ نمبر ۱۰ لائٹ ہاؤس سینما ایم - اے جناح روڈ کراچی سے جولائی ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ میں شائع کیا - (مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک)

۳۱

عنوانات حسب ذیل ہیں -

۱ - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی شادیاں کیوں کیں -

۲ - دین و مذہب

۳ - ازدواج کی وحدت یا کثرت

۴ - ازواج مطہرات

۵ - کیا حضور کو اتنی شادیاں کرنیکی اجازت تھی -

۶ - سیرت -

۷۔ کیا آپؐ کی شادیاں جنس اور محبت کیلیے تھیں ۔

۸۔ کیا آپؐ نے اقتدار، دولت، یا اولادِ نرینہ کی خاطر شادیاں کیں

۹۔ ازواجِ مطہرات اور تبلیغ اسلام ،

۱۰۔ حضورؐ نے ان شادیوں سے کیا کام لیا

۱۱۔ امہات المومنین کا مرتبہ

۱۲۔ حضورؐ کی محبت ازواجِ مطہرات سے

۱۳۔ ازواجِ مطہرات کی محبت حضورؐ سے

۱۴۔ خدمتِ اسلام میں ازواجِ مطہرات کی کارگزاریاں

۱۵۔ چند سوالات و جوابات وغیرہ

۳

نمونۂ اقتباس :—

شادی کیلیے رشتہ تلاش کرنے میں قرآن پاک سارا زور ایمان پر ڈالتا ہے ۔ اور اس طرح صاف الفاظ میں غلام باندی کو آزاد مرد عورت پر ترجیح دے کر سوسائٹی میں غلاموں اور باندیوں کا مقام بلند کر دیتا ہے۔[۱]

---

[۱] پیغمبرِ اسلام حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ازدواجی شعبہ (سید ابوالحسن زین) صفحہ ۷۶ ۔ نوٹیا بازار کراچی سنہ ۱۹۷۳ء

۹۱۳۹۲

(۳۸۵)

سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) از مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
مکتبہ اہل حدیث سیالکوٹ
جون ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔

اس کتاب کو مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے قلمبند کیا۔ یہ دراصل اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں مسلسل شائع ہوتی رہی۔ اب اسکو کتابی شکل دے کر ۱۹۲۳ء / ۱۳۹۳ھ میں شائع کیا گیا واقعات وحالات مستند ہیں اور انہوں نے اپنے عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب کو قلمبند کیا ہے۔ جس میں بلا حوالہ واقعات اور ضعیف باتوں کو قطعاً جگہ نہیں دی ہے

سیرت کے واقعات جو قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے لیے گئے ہیں ان میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں لیکن جن حضرات نے ضعیف احادیث اور اپنی رائے اور عقیدت کو جگہ دی ہے وہاں حقائق مدھم نظر آتے ہیں۔ مصنف نے سیرت کے دونوں اہم ماخذوں سے استفادہ کیا ہے اسوجہ سے واقعات صحیح اور سچے نظر آتے ہیں۔ زبان وبیان کے اعتبار سے بھی یہ کتاب بالا مال ہے۔ سرمایہ سیرت میں یہ کتاب اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے۔ کتاب ۴۶۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ بن عبد المطلب۔ آنحضرت کے آباد کا مذہب۔ علمائے سنت کے اقوال۔ سلسلۂ نسب نبوی میں سے حضرت کعب بن لوی۔ آنحضرت کے ذاتی حالات، خاندان، نام اور عقیقہ۔ رضاعت۔ پہلا سفر شام۔ بچپن میں آنحضرت کی گلہ بانی۔ آنحضرت کی قبولیت عامہ۔ تعمیر کعبہ۔ غار حرا میں عزلت وگوشہ نشینی۔ غار حرا میں طریقہ عبادت۔ اس جلد میں نبوت سے پہلے کے واقعات وحالات ملتے ہیں۔ زبان سادہ اور عام استعمال کی گئی ہے۔

نمونہ:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے یوں پہلے ہی دن ایمان لے آنے میں کسی کو کلام نہیں نسب میں قریشیوں کے ہم ذات ہیں۔ مال میں انکے ہم سنگ ہیں۔ مروت واحسان اور اخلاق وطہارت میں بڑھ کر ہیں۔ اپنے بیرانے سب کی نظروں میں معزز ومقبول ہیں۔ ساکین ومظلومین کی امداد میں مشہور ہیں۔ [1]

---

[1] سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) ص ۲۲۱ محمد ابراہیم سیالکوٹی مکتبہ اہل حدیث سیالکوٹ ۱۹۲۳ء / ۱۳۹۳ھ

۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گوستنش برژیل گیورگیو
مترجم - عبدالصمد صارم الازہری
ناشر - مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور (پاکستان)
پہلی بار ۱۹۷۲ء / ۱۳۹۲ھ میں طبع ہوئی

یہ ایک مغربی مصنف کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس میں مصنف نے ایام طفولیت سے لیکر وفات تک کے حالات قلمبند کیے ہیں۔ کتاب ۳۶۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ مترجم نے ترجمہ آسان اردو میں کیا ہے اسلیے عام فہم ہے۔

سیرت کی یہ کتاب ایک غیر مسلم نے حقائق کے قلم سے لکھنے کی کوشش کی ہے اور اس نے اعتراف کیا ہے کہ آپ ؐ کی سیرت صرف دینی ہی نہ تھی بلکہ ایک اجتماعی و اقتصادی بھی تھی اس سبب سے پوری دنیا میں ہر قسم کی اخلاقی تبدیلی رونما ہوئی۔ مترجم نے زبان آسان اور عام فہم استعمال کی ہے۔ اسکو سرمایہ سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

عنوانات ۴۳ ہیں اسلیے ان کا ذکر ممکن نہیں۔ خاص خاص عنوانات درج ہیں۔
ایام طفولیت۔ حلف الفضول۔ حضرت خدیجہ رضہ سے شادی۔ گھریلو زندگی۔ آغاز رسالت۔ مسلمانوں کی پہلی ہجرت۔ معراج کی علمی توضیح۔ قبا سے مدینہ کیطرف۔ بدر میں رسول اللہ ؐ کا طرز حرب۔ غزوۂ احد۔ عربستان میں پہلی خندق۔ فتح مکہ۔ سال وفود۔ رحلت۔

نمونۂ اقتباس:- آپ ؐ کی رسالت میں بعض ایسی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو ایک غیر جانبدار انسان کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ آپ ؐ کی رسالت صرف ایک دینی رسالت نہ تھی بلکہ ایک اجتماعی و اقتصادی رسالت بھی تھی۔ چودہ سو سال پہلے ان رسومات کے ہوتے ہوئے جن کا بیان گزر چکا ہے، عرب جیسی بے آب و گیاہ سرزمین میں ایک اجتماعی و اقتصادی تحریک قائم کرنا مافوق العادات بات ہے۔ [1]

اس کتاب میں قرآن، پیغمبر اسلام، مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسکی ہر چیز سے پیرو جواں کچھ نہ کچھ آشنا ہے مگر جو کچھ بھی اپنوں یا غیروں کی زبانی اب تک سنا ہے اس میں اور اس میں فرق ہے۔ اس کتاب میں علم و فہم و تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ اسکے پڑھنے کے بعد زندگی میں تبدیلی آسکتی ہے۔

---

[1] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، گوستنش ویر ژیل گیورگیو صفحہ ۵۲ مترجم عبدالصمد صارم الازہری مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور تاریخ طبع ۱۹۷۲ء

اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مولف - عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی
خلیفہ مجاز مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر - ادارہ اشاعت اسلام
۶۵ ای بلاک ایف نمبر ۱۸ ناظم آباد کراچی

ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب نے سیرت کی اس کتاب کو اس اچھے انداز میں تحریر کیا ہے کہ ہر شخص اسکو سمجھ سکتا ہے - اور سیرت سے زندگی کے ہر گوشہ میں رہنمائی حاصل کر سکتا ہے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ جامع الصفات ہے - مولف نے حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبۂ زندگی اور ہر حال کے متعلق ہدایات پیش کی ہیں - جن سے اتباع سنت اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے - بغیر آپؐ کی اتباع کے زندگی کے کسی بھی گوشہ کو روشن نہیں کیا جا سکتا -

واقعات حقائق کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں - سیرت کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے - زبان آسان اور سلیس استعمال کی گئی ہے -

یہ کتاب طویل ہے اور ۶۵۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں - اسکی پہلی اشاعت سنہ ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء اور دوسری محرم الحرام سنہ ۱۳۹۶ھ اور سوم رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۶ھ میں ہوئی - اسکے ناشر ادارہ اشاعت اسلام ہے اور اسکو شمس انٹرپرائزز پریس ۵۰-۹ ایم خور مارکیٹ ناظم آباد کراچی نمبر ۲ نے طبع کیا -

فہرست طویل ہے - خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں -

حصہ اول - (مضامین افتتاحیہ -

حصہ دوم - (مکارم اخلاق، مظہر خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ سوم — (خصوصیات انداز زندگانی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ چہارم — (تعلیمات - دین اکمل واتم، معلم اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم

نمونۂ اقتباس :—

رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت کشادہ رو رہتے - نرم اخلاق تھے آسانی سے موافق ہو جاتے تھے - نہ سخت خو تھے نہ درشت گو تھے نہ چلا کر بولتے اور نہ نامناسب بات فرماتے - جو بات (یعنی خواہش) کسی شخص کی آپؐ کی طبیعت کے خلاف ہوتی تو اس سے تغافل فرماتے (یعنی اس پر گرفت نہ فرماتے) اور (تصریحاً) اس سے باز پرس بھی نہ فرماتے بلکہ خاموش ہو جاتے - آپؐ نے تین چیزوں سے اپنے کو بچا رکھا تھا ① ریا سے اور ② کثرت کلام سے اور ③ بے سود بات سے اور تین چیزوں سے دوسرے آدمیوں کو بچا رکھا تھا - ① کسی کی مذمت نہ فرماتے ② کسی کو عار نہ دلاتے ③ نہ کسی کا عیب تلاش کرتے - [1]

---

[1] اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم - مولف ڈاکٹر محمد عبدالحی صفحات ۹۹ تا ۱۰۰ شمس انڈیا برادرز پریس ۵۰-۹۹ لم ہومارکیٹ کراچی

عالمگیر نبوت

علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی

اس کتاب کو علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب جسمیں قرآن و حدیث سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہے۔ کتاب مختصر ہے اور ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن دلائل بڑے ٹھوس ہیں عقلی و نقلی دونوں طرح کے دلائل دئیے ہیں ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ ناشر: ادارہ تفہیم دین حیدر آباد نے ۱۹۷۵ء ۱۳۹۵ھ میں شائع کیا۔

سیرت کے سلسلے میں یہ کتاب عقیدت و محبت کی زبان میں تحریر کی گئی ہے واقعات بھی سچے معلوم ہوتے ہیں۔ زبان بھی آسان اور سلیس استعمال کی گئی ہے مصنف نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کسی خاص علاقہ یا خاص طبقہ یا قبیلہ کیلئے نہیں تھی بلکہ عالمگیر تھی۔ سارے جہان والوں کے آپ نبی ہیں اسلئے آپکی سیرت عالمگیر ہے۔ سرمایۂ سیرت میں اسکو شامل کیا جا سکتا ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔ لا نبی بعدی، ختم نبوت، قرآن اور ختم نبوت، نئے نبی کی حیثیت، اتمام نعمت قرآن کا چوتھا اعلان۔ حدیث ہشتم۔ حضورؐ تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اجماع صحابہؓ۔ بہائی اور مرزائی دونوں غیر مسلم ہیں ——

اقتباس:- الغرض محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیین کے مصدق ہیں ان کو مہر صداقت دینے والے ہیں۔ انپر گواہ ہیں۔ تمام انبیاءؑ مدعی نبوت بن کر آئے اور سب کے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ دعوی اور مدعی پہلے آئے تصدیق و گواہ بعد میں آئے قرآن مجید میں وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا (پ۵ النساء آیت ۴۱)
(ہم آپ کو اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام نبیوں پر گواہ بنا کر لائے ہیں)[۱] ص ۹۹

---

[۱] عالمگیر نبوت، محمد ہاشم شمسی ص ۹۹ ادارہ تفہیم دین حیدر آباد اشاعت ۱۹۷۵ء

اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

از ڈاکٹر محمد عبد الحی۔

سیرت کی یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں عقائد و اعمال اور دوسرے میں آپ ﷺ کی عام زندگی۔ اس کو محمد عبد الحی صاحب نے ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ میں قلمبند کیا اور چوتھی بار ۱۹۷۹ء / ۱۳۹۹ھ میں شائع ہوئی۔ اس میں ۶۵۲ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں ۲۱ الفاظ ہیں۔ کتاب کے ماخذ ۲۲ ہیں جنیں قرآن و حدیث اور سیرت کی مختلف کتب شامل ہیں۔ یہ کتاب موجودہ دور کیلئے نعمت عالیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو جمع کرکے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایات پیش کی گئی ہیں۔ جن سے اتباع سنت اور اطاعت رسول ﷺ کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

فہرست بڑی طویل ہے۔ خاص خاص ابواب حسب ذیل ہیں:

حصہ اول۔ (مضامین افتتاحیہ)۔ حصہ دوم۔ (مکارم اخلاق)
حصہ سوم۔ (خصوصیات انداز زندگانی) حصہ چہارم (تعلیمات دین اکمل و اتم)
حصہ پنجم۔ (اخلاقیات) حصہ ششم (حیات طیبہ کے صبح و شام وغیرہ

اشارۂ مضامین مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ حصہ اول —— مضامین افتتاحیہ
۲۔ ‶ دوم —— مکارم اخلاق
۳۔ ‶ سوم —— خصوصیات انداز زندگانی
۴۔ ‶ چہارم —— تعلیمات دین اکمل و اتم معلم اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱ ایمانیات باب ۴ معاشرت باب ۷ مناکحت و نومولود
باب ۲ عبادات باب ۵ اخلاقیات باب ۸ مرض و عیادت موت و مابعد الموت
باب ۳ معاملات باب ۶ حیات طیبہ کے صبح و شام مناجات

نمونۂ اقتباس :- آپؐ کی مجلس حلم و علم، حیا و صبر اور متانت و سکون کی مجلس ہوتی تھی۔ اس میں آوازیں بلند نہ کی جاتی تھیں اور کسی کی حرمت پر کوئی داغ نہ لگایا جاتا تھا اور کسی کی غلطیوں کی تشہیر نہ کی جاتی تھی۔ [۱]
نشر الطیب) (تھانوی)

مآخذ

(۱) قرآن حکیم (۲) صحیح بخاری (۳) شمائل ترمذی (۴) خصائص نبوی (شرح شمائل ترمذی)
(۵) مشکوٰۃ شریف (۶) جامع ترمذی (۷) حصن حصین (۸) الادب المفرد
(۹) مدارج نبوت (۱۰) کتاب الشفا (۱۱) زاد المعاد (۱۲) طبقات ابن سعد
(۱۳) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (سلیمان ندوی قدس سرہ) (۱۴) تفسیر بیان القرآن
(اشرف علی تھانوی) (۱۵) نشر الطیب (۱۶) زاد السعید (۱۷) حیوٰۃ المسلمین
(۱۸) بہشتی زیور (۱۹) بہشتی گوہر (۲۰) کثرت الازدواج لصاحب المعراج
(۲۱) معارف الحدیث مکمل (۲۲) ترجمان السنّۃ -

مصنف نے مندرجہ بالا مآخذ سے استفادہ کیا ہے، جو واقعات سیرت کے سلسلہ میں پیش کیے گئے ہیں وہ حقائق پر مبنی نظر آتے ہیں۔ سیرت کے اہم مآخذ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ ہیں۔ جن سے مصنف نے پورا پورا فیض اٹھایا ہے۔ ادبی معیار کے لحاظ سے کتاب بہتر نظر آتی ہے۔ زبان شستہ اور مدلل ہے۔ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب ایک اضافہ کی حامل نظر آتی ہے ـــــ

---

[۱] اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۹۷ از ڈاکٹر محمد عبد الحی سنہ ۱۳۹۸ھ

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم از کوثر نیازی

یہ کتاب میلاد کی ہے اسکو مولانا کوثر نیازی نے یکم فروری ۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ میں قلمبند کیا
اور شیخ نیاز احمد نے مارچ ۱۹۷۶ء میں پہلی بار طبع کروایا اور ۱۳۹۶ھ میں
اسکو شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز نے ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور سے
شائع کیا۔ اس کتاب میں ۱۶۸ صفحات ہیں ہر صفحہ میں تقریباً ۱۹ سطور ہیں
اور ہر سطر میں تقریباً ۱۴ الفاظ ہیں۔ کتاب میں پانچ باب ہیں۔ اور اہم
ترین باب "عید میلاد النبی" اور آداب محفل سے لاپرواہی" ہے
کتاب شرعی حیثیت سے پوری طرح مدلل و مستند ہے اور عبارت بھی سلیس اور
دلآویز ہے۔

بظاہر یہ کتاب میلاد کیلئے معلوم ہوتی ہے لیکن مصنف نے واقعات سیرت کو
بڑے اچھے ڈھنگ سے پیش کیا ہے جس سے قاری اور سامعین پورا پورا فیض اٹھا سکتے ہیں۔
زبان اور بیان کے اعتبار سے یہ کتاب معیاری معلوم ہوتی ہے۔

فہرست مضامین کے خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

باب اول۔ عید میلاد النبی ؐ کے مختلف پہلو۔ باب دوم۔ آنحضورؐ کی جامع صفات شخصیت
باب سوم۔ ختم المرسلین کی شان رسالت۔ باب چہارم۔ رسولؐ کی محبت، اطاعت اور پیروی سنت
باب پنجم۔ میلاد کی تقاریب، ہمارا عمل، اور فرائض وغیرہ

اس کتاب میں میلاد کے علاوہ سیرت پاک پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ عام فہم زبان میں تحریر کی گئی ہے

اقتباس:۔ عرب کے اس خونریز اور خون آشام خطہ میں جہاں برسہا برس سے
تلواریں لہو برسا رہی تھیں آسمان نے یہ عجیب و غریب منظر دیکھا کہ مکہ کے مہاجر
اور مدینہ کے انصار گلے مل رہے ہیں۔ اور ان کے درمیان مساوات اور بھائی
چارے کا رشتہ قائم ہو رہا ہے۔ انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کے لیے
اپنی زمینیں اور اپنے مکانات و باغات تک کی تقسیم عمل لا رہے ہیں اور جہاں
ان کا پسینہ گرتا ہے وہاں اپنا خون گرانے کو تیار ہیں۔ ؎[1]

۳

---

[1] ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ کوثر نیازی۔ ص ۵ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۶ء

۳۹۳

شواھد النبوۃ

نور الدین عبد الرحمان جامی
مترجم :- بشیر حسین ناظم
مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

یہ کتاب حضرت العلام نور الدین عبد الرحمان جامی رح نے "شواھد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ" تحریر کی سن تحریر درج نہیں ہے اور اسکا ترجمہ بشیر حسین ناظم نے کیا اسکی کتابت محمد شریف گل نے کی ــــ اور اسکو نورت پرنٹرز لاہور نے مارچ ۱۹۷۵ء ۱۳۹۲ھ میں طبع کیا ــــ کتاب بڑی خوبیوں کی مالک ہے اس میں سیرت نبویؐ کے بیشتر واقعات و حالات مستند طور پر مندرج ہیں - نیز نبوت کے شواھد تحقیقی طور پر تحریر میں لائے گئے ہیں ــ اسکے ۳۳۲ صفحات ہیں نیز (ضخامت $\frac{۲۳ \times ۱۸}{۱۶}$ ۳۳۲ صفحات) اس کے ہر صفحہ میں تقریباً ۲۳ سطور ہیں نیز ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں ــــ زبان آسان استعمال کی گئی ہے - اس میں سیرت کے ساتھ ساتھ شمائل اور معجزات کا بھی ذکر ہے - خاص بات اس کتاب کی یہ ہے کہ بیشتر صحابہ کرام کے نام سلسلہ وار بیان کیے گئے ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا -

زبان کے اعتبار سے یہ کتاب معیاری نظر آتی ہے البتہ واقعات سیرت جو مصنف نے بیان کیے ہیں وہ کہیں کہیں حقائق سے دور نظر آتے ہیں - یہ کتاب غالباً جذبات کی زبان میں تحریر کی گئی ہے - فہرست طویل ہے -

۳

اقتباس :-

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مجھے قریش کا آپ کو ایذا دینا اچھا نہ لگا - مجھے گمان ہوا کہ میں ملک شام کیطرف چلا گیا وہاں جب میں ایک صومعہ میں پہنچا تو وہاں کے راہبوں نے اپنے سردار کو میرے آنے کی خبر دی - اس نے انھیں حکم دیا کہ تین دن تک میری خاطر تواضع کریں - جب تین دن گذر گئے تو انھوں نے سردار سے کہا وہ تو نہیں جاتا - سردار نے مجھے طلب کیا اور کہا

تو اہل حرم سے ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا جس شخص نے دعویٰ نبوت
کر رکھا ہے اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں ہاں! اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور
مجھے صومعہ کے اندر لے آیا۔ اس صومعہ میں بہت سی تصویریں بنی ہوئی تھیں
کہنے لگا کیا ان تصویروں میں تجھے پیغمبر مبعوث کی تصویر نظر آتی ہے
میں نے نظر دوڑائی تو مجھے وہ تصویر نظر نہ آئی۔ اسکے بعد وہ مجھے ایک بڑے
صومعہ میں لے گیا جہیں اس سے بھی زیادہ تصویریں تھیں۔ کہنے لگا۔ اچھی
طرح دیکھو انہیں تو انکی تصویر ہے۔ جب میں نے بنظر غور دیکھا تو ان میں
حضور علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رض کی تصویر بھی دیکھی
جنہوں نے آپکے کندھے کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت
ابوبکر رض کی تصویر دیکھی ہے؟۔ میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے دل ہی دل میں کہا کہ
اسے نہ بتاؤں گا کہ وہ کون شخص ہے؟ تاکہ معلوم کروں کہ وہ کیا کہتا ہے
اس نے حضور اقدس ؐ کے چہرۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا ان کی
تصویر وہ ہے ___ ۱ے

۳

۱ے شواہد نبوۃ، نور الدین عبد الرحمان
صفحہ ۳۴ مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
مترجم بشیر حسین ناظم

نگران شیخ نیاز احمد مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا ، تاریخ اسلام کے آئینہ میں (روشن کتابیں)

مدیر - رب نواز

مجلس مشاورت - اے حمید

محمد حنیف شاہد - عنیقان خالد

"پیغمبرِ اسلام کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ"

از مولف - ایم - ایس ناز

ادارہ { مطبوعات شیخ غلام علی ادب مارکیٹ چوک انارکلی لاہور

ایس - ایم ناز کا مندرجہ بالا مضمون بڑی تحقیق کا نچوڑ ہے ۔ اس مضمون میں مولف نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے ۔ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین شخصیت اور حالات زندگی کا اجمالی تذکرہ ملتا ہے ۔ آپؐ کے فخر و کمال کا ذکر ہے ۔ عشق و جمال کی باتیں ہیں ۔ فخر و کمال اور عشق و جمال کی یہ داستان جہاں جہاں پہنچی وہیں وہیں زمین نے بڑھ کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور فلک سایہ فگن ہوا ۔ برکتوں ، محبتوں اور برکتوں کا آب حیات جہاں جہاں برسا وہیں وہیں ہر ذرہ بے مایہ رشک چمن ہوا ۔

اس رسالہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور قدسی سے لیکر آپؐ کی مراجعت الی اللہ تک آپکی مبارک و مطہر زندگی کے واقعات موجود ہیں — یہ رسالہ ماہ ستمبر ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ میں شائع ہوا ۔

اس مضمون کی خاص بات یہ ہے کہ صفحہ ۷۱ تا ۷۸ میں سیرت کا خلاصہ تحریر کیا ہے جو محقق کیلئے سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ واقعات سیرت حقائق کے قلم سے قلمبند کئے گئے ہیں ۔ زبان آسان اور سلیس استعمال کی گئی ہے ۔

اس میں ۷۸ صفحات ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ہر صفحہ میں ۳۹+۳۱ = ۷۰ سطور ہیں ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ اور ۲۹ نقاط ہیں ۔

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے ۔

۴ - سیرت طیبہ (سیرت رسولؐ کے مختلف پہلوؤں کا اجمالی تذکرہ)

۵ - جہاد بالسیف (غزوات و شاجرات جن میں حضورؐ نے شرکت فرمائی)

۶ - جہاد بالقلم (شاہ حبش، قیصر روم، پاپائے روم، خسرو پرویز، حاکم مصر اور دوسرے بادشاہوں کے نام حضورؐ کے مکتوبات)

۷ - گھریلو زندگی (حضورؐ کی عائلی زندگی، ازواج مطہراتؓ، اور آنحضرتؐ بحیثیت شوہر)

۸ - خصائص مصطفےٰ (حضورؐ کا سراپا، اعضائے مبارک کی تصویر کشی اور عادات و اطوار)

۹ - عقیدت کے پھول (مشہور یورپین مستشرقین کا حضورؐ کو نذرانۂ عقیدت حضورؐ غیر مسلموں کی نظر میں، فرمودات و اقعامات)

نمونۂ اقتباس :-

عرب کا ایک مشہور پہلوان ابوالاشدؓ کلدہ بن جمحی تھا اسکی طاقت جسمانی کی یہ کیفیت تھی کہ وہ گائے کے چمڑے پر زور لگاتا تھا تو چمڑا پھٹ جاتا تھا اور ابوالاشد اپنی جگہ سے مطلق جنبش نہ کرتا تھا۔ علامہ سہیلی نے (روض الانف) میں لکھا ہے کہ اس ابوالاشد نے ایک دفعہ رسول اللہ صلعم کہا کہ اگر آپؐ مجھے پچھاڑ دیں تو میں آپؐ پر ایمان لے آؤنگا۔ حضورؐ بلا تامل اس سے کشتی لڑنے پر تیار ہو گئے اور پھر آپؐ نے اسکو کئی بار پچھاڑا۔ لیکن وہ اپنے قول سے پھر گیا اور اسلام قبول کرنے کی سعادت سے محروم رہا — [1]

---

[1] انسائیکلو پیڈیا ص ۲۵

مؤلف :- ایم۔ الیس نار

طابع :- شیخ نیاز
مطبع :- غلام علی پبلشرز لاہور
۱۰ رماہ ستمبر ۱۹۷۶ء

ھادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

از حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ظفر آبادی
ادارہ طبی شاہکار رحیم یار خاں
مطبع - معارف پریس لاہور سنہ ۱۹۷۶ء اپریل ۱۳۹۶ھ

اس کتاب میں مصنف صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشتر حالات و واقعات کو مستند طور پر تحریر کیا ہے اور آنؐ کے بے مثل بشر اور انسان کامل ہونے کی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کے عظیم ترین کارناموں اور آپ کی تعلیمات عالیہ کو ایسے پرجوش، پرخلوص اور حسین و جمیل انداز میں بیان کیا ہے کہ اسے زیادہ مؤثر انداز شاید کوئی سوانح نگار اختیار کر سکتا ہے۔ زبان و بیان، بلاغت، تحقیق اور شگفتگی کی لاثانی اور مصدقہ و مستند واقعات سے بھرپور نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اسمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ نسب بھی درج ہے۔

مصنف نے سرمایۂ سیرت کو مستند ماخذوں سے لیا ہے۔ اسی وجہ سے کتاب حقائق پر مبنی نظر آتی ہے۔ واقعات سیرت بھی قرین قیاس معلوم ہوتے ہیں۔ آسان زبان میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ کتاب ۲۷۸ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں۔ فہرست ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

مکہ پر ابرہہ کا حملہ۔ شجرۂ مقدسہ، نسب نامہ حضرت اسمٰعیلؑ۔ آغاز ایام رضاعت۔ غار حرا میں عبادت کرنا۔ نبوت کا مقصد۔ واقعۂ معراج۔ صفہ۔ اخوت کے رشتے۔ غزوۂ بدر۔ غزوۂ احد۔ صلح حدیبیہ۔ خطبہ وغیرہ۔

اقتباس :- یہ مسجد ہر قسم کے تکلفات سے بری۔ اور اسلام کی سادگی کی تصویر تھی۔ کچی اینٹوں کی دیواریں۔ برگ خرما کا چھپر۔ کھجور کے تنوں کے ستون تھے۔ اس مسجد کا قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ کیونکہ اس وقت تک نماز اسی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی۔ لیکن قبلہ بدل کر کعبہ کیطرف ہو گیا تو پھر شمالی جانب ایک نیا دروازہ قائم کر دیا گیا —— [1]

---

[1] ھادیٔ کونین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حکیم محمد اسمٰعیل ظفر آبادی ص ۲۳۹ - مطبع معارف پریس لاہور اپریل سنہ ۱۹۷۶ء

ترتیب شیخین صابر

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا
آخری خطبہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا تھا وہ اسلامی تحریک کا بہترین نمونہ ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری خطبہ قانونی حیثیت رکھتا ہے اور مسلمانوں کیلئے
دستور حیات ہے۔ مصنف نے بڑی پیاری زبان میں اسکو ترتیب دیکر پیش کیا ہے
بحیثیت مسلمان اگر اسکو اپنائیں تو ہم سچے معنوں میں مسلمان کہلا سکتے ہیں —

یہ خطبہ ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں
۱۵ الفاظ ہیں۔ اسکو شیخین صابر نے مرتب کیا ہے۔ ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ میں اسکو معارف پریس
لاہور نے شائع کیا۔ فہرست مضامین دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں خاص عنوان یہ ہے

آدمی کا آدمی سے حق دلایا آپؐ نے + اللہ اللہ انتخاب سرور دنیا و دیں

حصہ دوم میں مندرجہ ذیل خاص عنوانات یہ ہیں۔
خطبۂ حجۃ الوداع کا وقت اور مقام (ب) اہمیت خطبہ۔ معیار فضیلت صرف تقویٰ ہے۔
انسانی جان۔ مال اور عزت کی حفاظت۔ سود اور ربا سب ختم۔ اسلامی بھائی بندی۔
دیانت۔ حرام کاری کی سزا پتھر۔ میاں بیوی کے باہمی حقوق۔ قرآن ہمیشہ گمراہی سے
بچائے گا۔

اس خطبہ کو بد طینت حکمرانوں نے بند کر دیا تھا لیکن ان کی یہ کوشش ناکام ہو گئی
اور دوبارہ جاری کرنے کی اجازت دینی پڑی۔ اس خطبہ میں عشرہ مبشرہ بالجنۃ کا
ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ساری امت آل رسول ہے۔ دس صحابہ کرام مندرجہ
ذیل ہیں جنکو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔
۱۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ۲۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضؓ (۳) امیر المومنین سیدنا
حضرت عثمان غنی امام برحق رضؓ (۴) امیر المومنین سیدنا علی ابوتراب رضؓ (۵) شایان خلافت سیدنا عبدالرحمٰن رضؓ
(۶) شایان خلافت زندہ شہید طلحۃ الخیر رضؓ (۷) شایان خلافت سیدنا ابوعبیدہ رضؓ (۸) شایان خلافت علمبردار
زبیر حواری رسولؐ (۹) شایان خلافت خال النبی سعد فاتح ایران رضؓ (۱۰) مجاہد اسلام سیدنا سعید رضؓ۔
نمونہ:۔ سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انھیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں
ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔ [1]

---

[1] آخری نبی کا آخری خطبہ۔ شیخین صابر صفحہ ۶۴ لاہور سنی سنٹر صابر منزل صابر اسٹریٹ نمبر ۵ زیور دار اچھرہ لاہور
سن طباعت ۱۹۷۶ء

پیغمبر صحرا

مصنف :- کے ایل - گابا

تاریخ اشاعت :- ۱۵ اگست ۱۹۷۶ء

مترجم :- پروفیسر احمد الدین مارہروی

طابع :- الجدید پرنٹرز پریس لاہور

رسالہ :- "شاہکار" زیر ادارت سید قاسم محمود (ناشر)

پیغمبر صحرا، صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے کے ایل گابا نے تحریر کیا ہے اور اسکا ترجمہ پروفیسر احمد الدین مارہروی نے بہت خوبی سے سرانجام دیا ہے۔ خدا جسکو ہدایت دیتا ہے اسکو ہدایت کے تمام راستے مل جاتے ہیں۔ کسی زمانہ میں کے۔ ایل۔ گابا (کنھیالال گابا) ہوا کرتے تھے لیکن مسلمان ہونے کے بعد خالد لطیف گابا کہلانے لگا۔ انھوں نے ہندو مذہب سے الگ ہٹ کے ساتھ عیسائیت کا بھی مطالعہ کیا لیکن وہاں بھی انکو روشنی نہ مل سکی۔ آخر میں انھوں نے قرآن حکیم کا مطالعہ گہری نگاہ سے کیا اور ہدایت کی روشنی مل گئی۔

اسکے بعد مصنف نے سیرت پر لکھنا چاہا لیکن اردو سے دوری کی وجہ سے انھوں نے انگریزی کتب سے استفادہ کیا لیکن ان میں ڈیوک پکھتال کا لفظی ترجمہ جو تشریح و توضیح سے خالی ہے اور دوسرا احمدی جماعت کے مشہور مبلغ محمد علی کا "ہولی قرآن" جس میں انھوں نے اپنے عقائد کو پوری طرح سمو دیا ہے۔ اسی وجہ سے مصنف نے بھی بعض مقامات پر نادانستہ ان خیالات کا اعادہ کر دیا ہے جو قابل معافی ہے۔ مثلاً مصنف کا یہ کہنا کہ مسلمانوں میں تین شادیاں جائز ہیں یا متبنّٰی اولاد کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو صلبی اولاد کو اسی طرح سے یہ عقیدہ کہ نیک سیرت انسان خواہ اس کا عقیدہ کوئی بھی ہو اسلام کے نزدیک نجات کا مستحق ہے وغیرہ۔[1]

مندرجہ بالا مضمون ۲۲ × ۱۴/۲ = ۱۲۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۴ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۹ الفاظ اور ۱۵ نقطے ہیں۔

---

[1] اس کا اردو ترجمہ ۱۵ اگست ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں ہوا۔ زبان آسان اور سلیس استعمال کی گئی ہے۔ ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ سرمایۂ سیرت میں اسکا شمار باعث خوشی ہے چونکہ اسمیں یہ سیرت لکھنے کی کوشش کی ہے جو نیا نیا مسلمان ہوا ——

فہرست مضامین درج نہیں ہے البتہ عنوانات کچھ اسطرح دئے گئے ہیں۔

ایک نو مسلم کے قلم سے جو عقیدت کے پھول کھلے ہیں وہ قابل داد ہیں نیز اس نے عمداً غلطی نہیں کی ہے اور ایک سچے مسلمان کیطرح اس نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کی جسکا اظہار مندرجہ بالا مضمون سے کوشش کی ساتوں ابواب میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف حیثیتوں سے مصنف نے سمجھا اور انکا اظہار کیا ہے ——

نمونۂ اقتباس :- " اہل مکہ اپنے محمد صلعم کو اس وقت سے جانتے ہیں جب ان کا مقاطعہ کیا گیا تھا - اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچائی جاتی تھیں - مدینہ میں انکی جو شان و شوکت تھی اس کا حال انھوں نے صرف زبانی سنا تھا - اب جو وہ بہ نفس نفیس انکے درمیان مقیم ہیں - ان کے سامنے و شنا کرتے ، اور مکّلات کا تصفیہ کرتے ہیں - روزمرہ ان سے ملتے ہیں - اور بہتوں وغیرہ معاملات طے کرتے ہیں - تو ان کو اس بات کا موقع ملا ہے کہ آپؐ کو بالکل قریب سے دیکھکر معلوم کریں کہ یہ کس نوعیت کی ہستی ہے جس میں شہنشاہی اور پیغمبری دونوں مجتمع ہو گئی ہیں - [1]

---

[1] پیغمبر صحرا ، مصنف کے ایل گابا - مترجم احمد الدین پروفیسر ص ۶۶ " رسالہ ثنا سعادہ ، الجمعیہ پریس لاہور

سن اشاعت :- ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء
۱۳۶۶ھ

سید المرسلین ۲ از پروفیسر سعید اختر

مکتبہ کاروان ۔ لاہور

اس کتاب کو پروفیسر سعید اختر نے قلمبند کیا ہے زبان عام فہم اور تاثراتی ہے نیز بعض باتیں انفرادیت کی حامل ہیں ۔ خاصکر "محمد رسول اللہ صحابہ کرام کی نظر میں اور سید انکونین مفکرین اسلام کی نظر میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں ۔ مولانا شبلی نعمانی کیطرح کا طرز اختیار کیا گیا ہے ۔

یہ کتاب مولانا شبلی کی سیرت سے متاثر ہوکر قلمبند کی گئی ہے ۔ واقعات حقائق کی روشنی میں قلمبند کیے گئے ہیں ۔ زبان موثر استعمال کی ہے ۔ سرمایۂ سیرت میں اس کا شریک کرنا باعث زینت ہے ۔

اس کتاب میں ۴۰۴ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۸ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۹ الفاظ ہیں ۔ سن تصنیف درج نہیں ہے البتہ سن اشاعت ستمبر ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ تحریر کیا گیا ہے مطبع کاروان پریس لاہور ہے ۔

فہرست طویل ہے ۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں ۔

عرب ایام جاہلیت میں ۔ پیدائش اور لڑکپن ۔ عہد شباب ۔ آثار نبوت ۔ مکی زندگی نبوت کے بعد ۔ اعلان حق ، دعوت دین ۔ اوچھے ہتھکنڈے ۔ معراج النبیؐ ۔ مدنی زندگی ۔ ہجرت ۔ میثاق مدینہ ۔ غزوات ۔ معاصر سلاطین کو دعوت اسلام ۔ وفود عرب ۔ خطبہ حجۃ الوداع ۔

علالت و وفات

اقتباس :-

۱ شاعر اور ادیب اور واعظ خطیب افصح العرب والعجم کے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد کردہ خطبہ اور خطبۂ حجۃ الوداع کا توجہ سے مطالعہ کریں اور یہ دیکھیں کہ کس طرح چند الفاظ میں معانی کے دریا موج زن ہیں [۱]

۲ ۔ قریش تعاقب اور تجسس کرتے کرتے عین غار کے کنارے جا پہنچے ۔ ایک گلہ بان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا گلہ بان نے اٹکل سے جواب دیا ممکن ہے کہ غار میں روپوش ہوں ۔ قریش غار کے دہانے پر آن کھڑے ہوئے ۔ حضرت ابوبکر رض کو پسینہ آگیا ۔ عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی کی اپنے قدموں پر نظر پڑ جائے تو وہ ہمیں ضرور دیکھ پائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ؛

لا تحزن إن الله معنا ، ص ۸۳

ا

---

[۱] سید المرسلین ﷺ از پروفیسر سعید اختر ص ۸۳ مکتبہ کاروان لاہور ستمبر سنہ ۱۹۷۶ء

(فلسطینی)

از شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رح

۴۰۳ شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مترجم :- محمد میاں صدیقی

اسلامک بک فاؤنڈیشن - لاہور

یہ کتاب جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا ذکر بڑے دلنشین پیرائے میں کیا گیا ہے - واقعات مختصر ہیں لیکن جامع ہیں - اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا حسن و جمال رکھ رکھاؤ، معاشرت اور شب و روز کے معمولات کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ آپکی زندگی مبارک کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے

بظاہر یہ کتاب شمائل شریف کی ترجمانی کرتی نظر آتی ہے لیکن مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور طرز معاشرت کا بھی ذکر کیا ہے - واقعات حقائق کے قلم سے قلمبند کیے گئے ہیں نیز مترجم نے جذبات محبت سے ترجمہ کیا ہے اسوجہ سے اس میں تسلسل اور روانی پائی جاتی ہے - سرمایہ سیرت میں یہ ترجمہ اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے ـــــ ـــ ـــــ

اسکو شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی نے قلمبند کیا ہے اور محمد میاں صدیقی نے ترجمہ کیا - ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ میں معارف پرنٹنگ پریس لاہور سے طبع کیا ـــــ سلسلۂ مطبوعات ۲۷ اسلامک فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کروایا ـــــ

اس میں ۱۶۰ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں -

طرز تحریر سادہ اور دلکش ہے -

فہرست مضامین کے خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں -

(۱) نسب مبارک - اسمائے شریفہ (۲) حلیہ مبارک - اوصاف حمیدہ (۳) لباس اور اسلحہ وغیرہ (۴) کھانا، پینا اور سونا (۵) اخلاق حسنہ (۶) عبادت اور تلاوت قرآن (۷) مختلف حالات و واقعات (۸) عمر شریف، وصال، میراث، خواب میں دیدار مبارک، میراث، خواب میں دیکھنا - اشاریہ وغیرہ -

ـــــــــــــ

اقتباس:—

آپ سب لوگوں سے زیادہ خوبرو، اور خوش خلق تھے، قد مبارک نہ بہت دراز نہ چھوٹا میانہ قد تھا۔ جب آپؐ تنہا چلتے کوئی دوسرا آپؐ کے ہمراہ نہ ہوتا۔ تو قدرے دراز قامت معلوم ہوتے، اگر دراز قامت لوگوں کے ساتھ چلتے تو قد مبارک نسبتاً کم دکھتا۔ پستہ قد لوگوں کے ساتھ چلتے تو دراز قامت نظر آتے۔ بہرکیف آپؐ کا قد مبارک میانہ اور موزوں تھا، آپ خود فرمایا کرتے اعتدال اور درمیانہ پن ہی خیر مقدور کی گئی ہے۔ ۳

سلہ

لہ شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم شیخ یوسف بن اسماعیل ص ۲۶ مترجم محمد میاں صدیقی اسلامک بک فاونڈیشن لاہور ۱۹۷۷ء

تالیف :- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
ترتیب :- نعیم صدیقی اور عبدالوکیل علوی
ادارہ ترجمان القرآن لاہور

(۴۰۵) سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سیرت کی تحقیقی اور معلوماتی کتاب چار جلدوں میں ہے جسکو نعیم صدیقی اور عبدالوکیل علوی صاحبان نے مرتب کیا ہے۔ اور اسکو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے تالیف کیا۔

مولانا ہی کے مضامین، کتب اور مقالات سیرت سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ خاص کر ان تمام تحریروں اور تقریروں اور ضروری اقتباسات کو جمع کیا گیا ہے جو یا تو منصب نبوت، نظامِ وحی، تصورِ دین اور دوسرے متعلقہ موضوعات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اور دوسری طرف بعثت کے دور اور اس سے پہلے کے تہذیبی، تاریخی، مذہبی اور سیاسی ماحول کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہ مباحث اگرچہ سیرتِ پاک کے سلسلہ واقعات کو پیش نہیں کرتے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت، آپؐ کے منصب اور آپؐ کا جدوجہد کو سمجھنے میں ان سے بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔ ابھی تک صرف دو جلدیں منظر عام پر آئی ہیں بقیہ دو جلدوں کی تیاری جاری ہے۔ اسوقت جو جلد زیرِ بحث ہے اس میں بنیادی مباحث، منصب نبوت اور نظام وحی، بعثت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ماقبل بعثت کے ماحول اور دعوت کی مخاطب قوم اور عرب کے مختلف گروہوں کے احوال سے ہے۔

کتاب ۷۶۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۵ الفاظ ہیں۔ یہ پہلی بار ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۸ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۹۷۸ء کو شائع ہوئی۔ الحرا آرٹ پرنٹرز لاہور میں طبع ہوئی۔

فہرست مضامین طویل ہے اور ۱۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکے چیدہ چیدہ عنوانات درج ذیل ہیں۔

باب ۲ وحی فصل ۱ وحی کا مفہوم، اسکی صورتیں اور اسکے اقسام۔

باب ۳ نبوت کی ضرورت اور اسکے دلائل فصل ۱ پچھلے انبیاؑ کے بعد آپؐ کے مبعوث کیے جانے کی وجہ
فصل ۲ نبوتِ محمدیؐ کا عقلی ثبوت۔ فصل ۳ نبوت محمدیؐ پر قرآن کا استدلال۔ فصل ۴۔ بعثت
سرورِ عالمؐ کے متعلق تورات و انجیل کی پیشین گوئیاں۔

باب ۴:۔ سرورِ عالمؐ فصل ۱ سرورِ عالمؐ، پوری دنیا کی مشترک میراث۔ فصل ۲۔ سرورِ عالمؐ کا اصلی کارنامہ۔

باب ۵ ختم نبوتؐ فصل ۱۔ ختم نبوت کی حقیقت اور اسکے دلائل۔ فصل ۲۔ عقیدہ ختم نبوت پر جامع تحقیقی بحث
فصل ۳۔ مسیح موعود کی حقیقت احادیث کی روشنی میں۔ فصل ۴۔ قادیانیوں کی مزید تاویلات

باب ۶۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت شخصی اور حیثیت نبویؐ فصل ۱۔ اتباع و اطاعتِ رسولؐ
فصل ۲۔ نبیؐ کی اطاعت اور آزادیٔ رائے کا اسلامی تصور۔ فصل ۳۔ رسالت اور اسکے احکام
فصل ۴۔ رسولؐ کی حیثیت شخصی اور حیثیتِ نبوی کا جائزہ۔ فصل ۵۔ منصبِ نبوت اور اسکے فرائض
ازروئے قرآن۔ فصل ۶۔ حضورؐ پر قرآن کے علاوہ وحی کا نزول۔

باب ۷۔ بشریتِ رسولؐ فصل ۱۔ نبوت و بشریت۔ فصل ۲ بشریت انبیاءؑ۔ فصل ۳۔ نبی اکرمؐ بھی انسان تھے

باب ۸۔ دینِ حق فصل ۱۔ مذہب کا جاہلی تصور اور اسلامی تصور۔ فصل ۲ دین حق کیا ہے؟
فصل ۳ اسلام اور جاہلیت کی کشمکش۔ فصل ۴۔ دین کا قرآنی تصور

باب ۹۔ معجزات فصل ۱۔ مسئلہ معجزات۔ فصل ۲۔ انبیاءِ ماسبق کے معجزات پر ایک نظر۔
فصل ۳۔ ایک عظیم حسی معجزہ۔

باب ۱۰ مسئلہ شفاعت فصل ۱۔ مسئلہ شفاعت کے مختلف پہلو،

باب ۱۱۔ حضورؐ کی چند اہم پیشینگوئیاں فصل ۱۔ غلبۂ روم قرآن کی پیشین گوئیاں۔ فصل ۲۔ احادیث میں پیشین گوئیاں۔

فصل ۱۔ مستشرقین کا نامعقول طریقِ کار۔ فصل ۲۔ بحیرا
راہب کا افسانہ۔ فصل ۳۔ قرآن کے بیان قصص کی بحث۔

باب ۱۲۔ قرآن اور حضورؐ کے متعلق مستشرقین کی علمی خیانتیں

جلد اول حصہ ۱ بعثت سے پہلے کا ماحول اقوام ماضیہ

باب ۱۳ - سابق امتوں کی تباہی اور انکے آثار۔

باب ۱۴ - مشرکین۔ باب ۱۵ - عربوں کے چند دیگر مذاہب۔ باب ۱۶ یہود اور یہودیت باب ۱۷ نصاریٰ اور عیسائیت

باب ۱۸ - مختلف ممالک سے عربوں کے وسیع رابطے۔ باب ۱۹ سیرت کا پیغام وغیرہ۔

"اس میں شک نہیں کہ جو کچھ اس کتاب میں درج کیا گیا ہے، میری کتابوں اور تحریروں کے ناظرین کی نگاہ سے وہ یا اس کا کم و بیش اچھا خاصا حصہ پہلے ہی گزر چکا ہے۔ اور پڑھی ہوئی چیزوں کو دوبارہ پڑھنا ایک حد تک آدمی کو ناگوار گذرتا ہے۔ مگر پڑھنے والے جب اس کتاب کو پڑھیں گے تو خود محسوس کریں گے کہ سیرت پاک کے متعلق جو مضامین مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے تھے اور تیس چالیس سال کے دوران میں مختلف مواقع پر لکھے گئے تھے وہ یہاں آپکے سامنے یکجا مرتب صورت میں آگئے ہیں اور اس مجموعی صورت میں ان کا مطالعہ اس مطالعہ کی بہ نسبت اپنا ایک جداگانہ فائدہ رکھتا ہے جو متفرق صورت میں حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ (ابوالاعلیٰ (مقدمہ صفحہ ۳) مندرجہ بالا اقتباس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب ۳۰، ۴۰ سال کا نچوڑ ہے اس اعتبار سے یہ کتاب سیرت میں، سرمایہ سیرت کی حیثیت رکھتی ہے۔

زبان و بیان کے اعتبار سے یہ نادر کتابوں میں سے ایک ہے۔

نمونۂ اقتباس: - جس شہر کے لوگوں نے تیرہ برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم و ستم ڈھایا تھا اسی شہر میں آپؐ کا فاتحانہ داخلہ اس شان سے ہوا تھا کہ آپؐ کا سر خدا کے آگے جھکا جا رہا تھا آپؐ کی پیشانی اونٹ کے کجاوے سے لگی جا رہی تھی اور آپؐ کے طرز عمل میں آپؐ کو ہجرت پر مجبور کر دیا تھا اور ہجرت کے بعد بھی آٹھ برس تک آپؐ سے برسر جنگ رہے تھے، جب مغلوب ہو کر آپؐ کے سامنے پیش ہوئے تو انھوں نے آپ سے رحم و کرم کی التجا کی اور آپؐ نے انتقام لینے کے بجائے فرمایا: "لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء"

(آج تم پر کوئی گرفت نہیں جاؤ تم چھوڑ دئے گئے) ۱

---

۱ سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ مؤلف مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صفحہ ۷۳۴/۷۳۶ مرتبہ نعیم صدیقی و عبد الکریم ۱۹۷۸ء اچھرہ لاہور شائع

سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (جلد دوم)

پہلی جلد میں بنیادی مباحث، منصب نبوت اور نظام وحی، بعثت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ما قبل بعثت کے ماحول اور دعوت کی مخاطب قوم اور عرب کے مختلف گروہوں کے حالات درج تھے۔ اس دوسری جلد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے حالات سے لیکر ہجرت مدینہ پر ختم ہو رہی ہے۔ اسکے بعد والی جلدوں میں مدنی دور کے حالات و واقعات مندرج ہونگے۔ اس دوسری جلد میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بڑی تفصیل سے سیرت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس جلد میں مولانا نے بکثرت اضافے بھی کئے ہیں۔ تاکہ کتاب مربوط شکل میں آسکے۔ اس میں ۷۶۲ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۲۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۲۲ الفاظ ہیں۔ یہ پہلی بار ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۸ء کو شائع ہوئی۔ مطبع الحمراء آرٹ پرنٹرز لاہور سے چھپی ہے۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ اور ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

اسکے چیدہ عنوانات درج ذیل ہیں

باب ۱:۔ قرآن اپنے لانے والے کو کس حیثیت میں پیش کرتا ہے۔

باب ۲:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان۔ باب ۳:۔ پیدائش سے آغاز نبوت تک۔

باب ۴:۔ آغاز رسالت اور خفیہ دعوت کے ابتدائی تین سال۔

باب ۵:۔ دعوت حق کے لیے ہدایات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔

باب ۶:۔ دعوت اسلام کی حقیقی نوعیت۔ فصل اول:۔ توحید کی تعلیم اور شرک کی تردید

فصل ۲:۔ رسالت محمدی پر ایمان کی دعوت۔ فصل سوم۔ قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان کی دعوت۔ فصل چہارم:۔ آخرت پر ایمان لانے کی دعوت۔ فصل پنجم:۔ اخلاقی تعلیمات۔ فصل ششم عالمگیر امت مسلمہ کی تاسیس۔ فصل ہفتم:۔ نبی اور غیر نبی کے کام کا فرق۔

باب ۷:۔ دعوت عام کی ابتداء۔ باب ۸:۔ دعوت اسلامی کو روکنے کے لیے قریش کی تدبیریں

باب ۹:۔ ہجرت حبشہ باب ۱۰:۔ ۶ سنہ بعد بعثت سے ۱۰ سنہ بعد بعثت تک۔

باب ۱۱:۔ اسراء و معراج باب ۱۲:۔ مکی دور کے آخری تین سال باب ۱۳:۔ ہجرت الی المدینہ۔

باب ۱۴:۔ مکی دور پر ایک مجموعی نظر۔

جیسا کہ پہلی جلد میں بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ مولانا کی ۳۰، ۴۰ سال کی محنت کا ثمرہ ہے
جو اسوقت ترتیب دیکر مولانا نعیم صدیقی صاحب نے پیش کیا ہے اور اسوقت دوسری جلد میں مولانا نے
اضافے بھی کئے ہیں تاکہ سیرت بیان کرنے میں تسلسل پایا جائے اور تشنگی یا خلا محسوس نہ ہو۔
موجودہ دور کی بہترین کتاب سیرت میں سے اسکا شمار ہو سکتا ہے۔ یہ ان اقتباسات کا مجموعہ ہے
جو مولانا نے وقتاً فوقتاً تفہیم اور رسائل و دیگر مذہبی کتب میں ۳۰، ۴۰ سال کی مدت میں لکھے۔
زبان و بیان کے اعتبار سے یہ کتاب مایہ ناز ہے۔ ادبی معیار، مذہبی معلومات، حقائق و صداقت
اس کتاب میں موجود ہے۔ سیرت کی کتابوں میں یہ ایک اضافی حیثیت رکھتی ہے۔

نمونۂ اقتباس:۔ (معراج)

حدیث میں جو تفصیلات آئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے قریب جبرئیل علیہ السلام
آپؐ کو اٹھا کر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک براق پر لے گئے وہاں آپؐ نے انبیاءؑ کے ساتھ
نماز ادا کی پھر وہ آپؐ کو عالم بالا کیطرف لے چلے اور وہاں مختلف طبقات سماوی میں مختلف
جلیل القدر انبیاءؑ سے آپکی ملاقات ہوئی۔ آخر آپؐ انتہائی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب کے
حضور حاضر ہوئے اور اس حضوری کے موقع پر دوسری اہم ہدایات کے علاوہ آپؐ کو پنج وقتہ
نماز کی فرضیت کا حکم دیا گیا اسکے بعد آپؐ بیت المقدس کیطرف پلٹے اور وہاں سے مسجد حرام
تشریف لے آئے۔ اس سلسلہ میں بکثرت روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جنت اور دوزخ کا
بھی مشاہدہ کرایا گیا نیز معتبر روایات یہ بھی بتاتی ہیں کہ دوسرے روز آپؐ نے اس واقعہ کا
لوگوں سے ذکر کیا تو کفار مکہ نے اسکا بہت مذاق اڑایا اور مسلمانوں میں سے بھی بعض کے
ایمان متزلزل ہو گئے۔ [1]

---

[1] سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (جلد دوم) صفحہ ۶۲۵ مطبع الحمرا آرٹ پرنٹرز لاہور

اکتوبر ۱۹۷۸ء
۱۳۹۸ھ

اجمالی خاکہ باب چہارم

اس باب میں ۱۹۴۷ء کے بعد سے ۱۹۷۸ء تک کی ۲۱۱ کتب سیر کو شامل مقالہ کیا گیا ہے
اس دور کی آخری کتاب جو دستیاب ہو سکی وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو فی الوقت
دو جلدوں میں منظرِ عام پر آسکی ہے۔ اس کو ملک کے عالم دین اور مفکر مولانا ابوالاعلیٰ
مودودی صاحب نے عرصہ ۳۰، ۴۰ برس میں مختلف کتب و جرائد اور تفہیم میں جمع کیا تھا
اسکو نعیم صدیقی اور عبد الوکیل صاحب نے مرتب کیا۔ اس دور کی یہ بہترین کتابوں میں سے
ایک ہے۔ اس دور کی بقیہ چیدہ چیدہ کتب سیر حسب ذیل ہیں —

دُرِّ یتیم، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت کبریٰ، سیّد الانبیاء (لکچر)
سیّد المرسلین، سیرتِ پاک، سرور کائنات، سیّد العرب، آفتاب نبوت، شانِ
شاہکار نبوت، رسول نمبر جلد (اول اور دوم) سیّارہ ڈائجسٹ، رؤف الرحیم، محسنِ انسانیت
محمد رسول اللہ، زاد المعاد (ترجمہ) نقشِ سیرت، پیغمبر صحرا، خطباتِ مدراس اور
حیاتِ طیبہ وغیرہ —

نمونۂ اقتباسات جو دور جدید کی جھلکیاں پیش کرتے ہیں جو اپنے اندر الفاظ و محاورات کے
موتی بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں —

"اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو، اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو
اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ، اگر تم نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ احد سے
عبرت حاصل کرو، اگر تم استاد اور معلم ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم قدسی کو دیکھو، اگر شاگرد ہو تو
روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے کو دیکھو، اگر واعظ اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہو کر کہنے والے کی باتیں سنو"[۱]

"آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ آفتاب کو میرے داہنے ہاتھ میں ماہتاب کو میرے بائیں ہاتھ میں
اسلیے رکھ دیں کہ میں اپنی دعوت سے باز آجاؤں تو یہ کبھی نہ ہوگا۔ اب چاہے اللہ مجھکو
کامیاب کرے یا میں اس سعی میں ہلاک ہو جاؤں۔"[۲]

۱۔ خطباتِ مدراس، سید سلیمان ندوی صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹ اردو اکیڈیمی کراچی فروری ۱۹۶۲ء

۲۔ تاریخ طبری (اول) طبری (مترجم محمد ابراہیم) ———— "

باب پنجم

وہ کتب سیر جن کا سنِ تالیف یا سنِ اشاعت درج نہیں ہے

(کتب سیر کا جائزہ اور اجمالی خاکہ)

- سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
- سیرت المصطفیٰ (اول)
- سیرت پاک ؐ
- سیرت طیبہ ؐ
- تقریر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- تقریر سید البشر ؐ
- سیرت کبریٰ ؐ
- سیرت النبی ؐ (اول تا دوم)
- سرور عالم ؐ
- سیرت خیر الرسل ؐ
- سیرت نبوی ؐ (اول)
- سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
- رسول اللہ ؐ کے اخلاق
- رسول اللہ ؐ کے تبلیغی اخلاق
- رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
- رحمت العالمین ؐ
- رسول اللہ ؐ میدان جنگ میں
- ذکر حبیب ؐ
- ذکر جمیل ؐ

- النبی الامی ؐ
- انوار
- اصلاحات کبریٰ
- الذکر الحسین فی سیرت الامین ؐ
- آداب الاخلاق
- محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کا منظر
- معراج نامہ (منظوم مخطوطہ)
- معجزات خیر الانام ؐ
- حیات الرسول ؐ
- حیات النبی ؐ
- خطیب قرآن
- خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
- خطبات نبوی ؐ
- نور نامہ (مخطوطہ)
- نبوت کا ظہور اتم
- نشر الطیب
- عہد نبوی ؐ میں نظام حکمرانی
- عہد نبوی ؐ کے میدان جنگ
- بلاغ مبین ؐ
- پیغمبر انسانیت ؐ

- پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم
- تاریخ الامت (جلد اول)
  سیرت الرسول ؐ
- تذکار مقدس (تقریر سیرت)
- شان رسالت ؐ
- گنبد خضرا
- شمائل نامہ (منظوم مخطوطہ)
- وفات نامہ (توثیق دکنی)
- وفات نامہ (منظوم مخطوطہ)
  (محمد مختار)

عہد نبوی کے میدان جنگ　　از ڈاکٹر حمید اللہ خان

مندرجہ بالا کتاب میں صرف مخصوص میدان جنگ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بظاہر کتاب بہت چھوٹی نظر آتی ہے مگر مصنف نے بڑی کاوش سے کتاب کا مواد جمع کیا ہے۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر حمید اللہ خان صاحب ہیں اور ناشر اسرار حسین خاں ہیں۔ اسکو نامی پریس لاہور نے طبع کیا ہے۔ سن تالیف اور سن طباعت کا ذکر کتاب میں نہیں ہے۔ کتاب بڑی تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے دو ایڈیشن فرانسیسی زبان میں شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب میں ۱۰۳ صفحات ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ ہیں۔ اور ہر سطر میں تقریباً ۲۵ الفاظ ہیں۔ کتاب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ باعث تحریر　۲۔ عہد نبوی کی جنگوں کے وجوہ　۳۔ بدر
۴۔ موجودہ بدر کے آثار و نباتات　۵۔ احد　۶۔ خندق
۷۔ فتح مکہ　۸۔ حنین اور طائف　۹۔ یہودیوں کی لڑائی
۱۰۔ کتابیات۔

کتاب میں مؤلف نے تقریباً ۳۶ مختلف کتابوں اور رسائل کے حوالہ جات تحریر کئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ سیرت ابن ہشام۔ ۲۔ سیرت الشامی (مخطوطہ قرویین، فاس، مراکش)
۳۔ تاریخ الطبری۔ ۴۔ تفسیر الطبری۔ ۵۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر
۶۔ طبقات ابن سعد۔ ۷۔ وفاء الوفاء للسمہودی۔ ۸۔ مغازی الواقدی۔ (مخطوطہ برٹش میوزیم) ۹۔ مرآۃ الحرمین (لامحمود رفعت پاشا جلد ۲)
۱۰۔ نظام الحکومۃ النبویہ المسمی التراتیب الاداریہ للکتانی جلد ۲۔

۱۱- الاستیعاب لابن عبدالبر ۱۲- الاصابہ لابن حجر ۱۳- التنبیہ والاشراف
للمسعودی - ۱۴- الوثائق السیاسیہ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدہ لمحمد حمید اللہ
(قاہرہ ۱۹۴۱ء) ۱۵- قرآنی تصور مملکت (فرانک ورلڈ اپریل ۱۹۳۶ء (انگریزی)
نیز معارف اعظم گڈھ جنوری فروری ۱۹۳۷ء) ۱۶- شہری مملکت مکہ (اسلامک
کلچر جولائی ۱۹۳۸ء انگریزی نیز معارف اعظم گڈھ فروری ۱۹۴۴ء) ۱۷- دنیا کا
سب سے پہلا تحریری دستور (مجلہ طیلسانین جولائی ۱۹۳۹ء نیز اسلامک ریویو ووکنگ
اگست تا نومبر ۱۹۴۱ء) ۱۸- سرورِ کائنات کی حکومت (مجلہ جامعہ مارچ
اپریل ۱۹۳۱ء) ۱۹- عربوں اور بیزنطینیوں کے تعلقات (مجموعہ تحقیقات علمیہ
جامعہ عثمانیہ سالنامہ سوم) ۲۰- عرب حبشی تعلقات اور نودستیاب شدہ مکتوب
نبویؐ بنام نجاشی (مجلہ نظامیہ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ ہجری - ۲۱- عہد نبوی کے
عرب ایرانی تعلقات (معارف جولائی ۱۹۳۲ء - ۲۲- عدل گستری ابتدائے اسلام میں
(مجلہ عثمانیہ ربیع الاول مارچ ۱۹۳۸ء نیز معارف اعظم گڈھ جولائی ۱۹۳۲ء
۲۳- تجارت کا تعلق آنحضرتؐ اور خلفاء راشدین سے (تجلی حیدرآباد ذی الحجہ
۱۳۳۶ھ ف ۲۴- عہد نبوی کا نظام تعلیم (اسلامک کلچر جنوری ۱۹۳۹ء انگریزی نیز
معارف اعظم گڈھ نومبر ۱۹۴۱ء - ۲۵- عہد نبویؐ کی سیاست خارجہ کے بعض اصول
(تالیف قلمی) مجلہ نظامیہ ربیع الاول ۱۳۷۵ ہجری - ۲۶- عہد نبوی کی سیاست کاری
سیاست جنوری ۱۹۳۰ء - ۲۷- ہجرت (یا نوآبادکاری (سیاست جولائی ۱۹۴۰ء
۲۸- آنحضرتؐ کا خط قیصر روم کے نام (معارف جون ۱۹۳۵ء (۲۹) مکتوبات
نبویؐ کے دو اصول (مجلہ عثمانیہ ۱۹۳۶ء - ۳۰- فتح مکہ نمبر (رہبر دکن ۲۶ رمضان
۱۳۵۶ھ - ۳۱- مدینہ منورہ کے چند عربی کتبے (اسلامک کلچر اکتوبر ۱۹۳۹ء انگریزی
۳۲- رسول کریمؐ کی سیرت کا کیوں مطالعہ کیا جائے (تالیف محمد حمید اللہ)

۳۳ - اسلامی سیاست خارجہ عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں از محمد حمید اللہ (مطبوعہ پیرس ۱۹۳۵ء) فرنچ - ۳۴ - عہد نبوی کے میدان جنگ رسالہ R.E.I پیرس جنوری ۱۹۳۹ء فرنچ - ۳۵ - غیر جانبداری اسلامی قانون میں بین الممالک میں (ZDMG) برلن جنوری ۱۹۳۵ء جرمن - ۳۶ - آثار المدینۃ المنورہ لعبد القدوس الہاشمی المدنی -

مصنف نے بہت محنت کی ہے اور جنگ کے میدانوں کا نقشہ کچھ اسطرح کھینچا ہے کہ ہر چیز سامنے نظر آتی ہے - ہاتھ کے نقشے بھی مع حدود اربعہ بنائے ہیں جن سے میدانوں کی اہمیت و جگہ کا پتا معلوم ہوتا ہے -

نمونہ اقتباس :- "مجھے اپنے ملک میں لے چلو اور مجھے اپنی حفاظت میں اس تحریک کو چلانے دو جلد ہی تم نہ صرف پورے عرب کے سردار ہو جاؤ گے بلکہ قیصر و کسریٰ کے خزانے بھی تمہارے پاؤں میں نچھاور ہو جائیں گے -"[1]

۲ ہر حال جو بھی ہو یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ جنگوں میں یورش کا مقابلہ آنحضرت صلعم نے ترقی یافتہ اصول جنگ سے کیا - کم و بیش یہی رائے آپ کی جنگ احد میں تھی کہ شہر ہی محصور رہ کر مدافعت کریں - مگر نوجوان سپاہیوں اور افسروں کے اصرار پر آپ نے شہر سے باہر نکل کر مقابلہ کیا تھا - اور ستر مسلمانوں کی قلیل تعداد کا نقصان برداشت کرنا پڑا تھا -[2]

بظاہر یہ کتاب صرف میدان جنگ کا نقشہ پیش کرتی ہے لیکن درحقیقت اسمیں بعض سیرت کے پہلو نمایاں ہیں کہ آپ کسطرح میدان جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیتے تھے بحیثیت سپہ سالار کسطرح آپ نے جنگیں لڑیں ہیں دنیا کا کوئی بھی جرنل آپ کے مقابلے نہیں کھڑا کیا جا سکتا جس نے اتنی کم مدت میں ۸۲ جنگیں لڑیں ہوں - کتاب کا ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے - اس لحاظ سے یہ کتاب سیرت کے خزانے میں انفرادیت کی حامل نظر آتی ہے ـــــــ

---

[1] عہد نبوی کے میدان جنگ مؤلف ڈاکٹر حمید اللہ خاں صفحہ ۱۲ (ابن ہشام)

[2] ،، ،، ۶۳ ،، ،,

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت کی یہ کتاب جناب مولوی حافظ سید جلال الدین احمد جعفری زینبی نے تحریر کی ہے۔

اور یہ کتاب الہ آباد سے جناب انوار احمد صاحب نے طبع فرمائی ہے لیکن سن تالیف تحریر نہیں کیا ہے صرف شہر کا نام ملتا ہے۔ کتاب میں ۳۳۱ عنوانات ہیں اسوجہ سے ان کا تحریر میں لانا مشکل ہے۔ کتاب جامع ہے اور اسوقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے جیسا کہ مصنف خود رقمطراز ہیں۔ "اردو داں حضرات کیلئے کوئی عمدہ کتاب نہ تھی جس سے حضورؐ کے حالات معلوم ہوسکیں۔ خدا غریق رحمت کرے علامہ شبلی نعمانی کو کہ انھوں نے ایک صحیح اور مکمل کتاب سیرت النبیؐ لکھکر اردو زبان میں اسی بڑی کمی کو پورا کیا۔ جسکو ان کے انتقال کے بعد ان کے شاگرد رشید سید سلیمان ندوی نے تکمیل کو پہنچایا۔ مگر یہ کتاب کئی ضخیم جلدوں میں ہے اور علمی مباحث کیوجہ سے ایسی دقیق ہیں کہ ہر شخص اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ اسلم جیراجپوری نے تاریخ الامت لکھی اسکی پہلی جلد میں حضورؐ کے حالات ہیں مگر بہت مختصر اور معجزات وغیرہ بہت سی چیزیں نہیں ہیں۔ پنجاب میں قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم منصورپوری نے رحمۃ للعالمین لکھی یہ بھی بہت اچھی کتاب ہے مگر بہت بڑی ہے اسلئے میں نے آسان اردو میں یہ کتاب لکھی ہے۔ تاکہ مختصر اور جامع ہو تاکہ ہر شخص سمجھ سکے اور دلچسپی سے پڑھے اور حضورؐ کے حالات سے سبق حاصل کرے۔"[1]

سیرت کی یہ کتاب ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں ۲۰ سطور ہیں۔ کاغذ عام استعمال کیا گیا ہے لیکن صفحے بڑے ہیں۔ مصنف نے کوشش یہ کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حالات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔ اسلئے ہر ضروری خبر اس کتاب میں موجود ہے۔ لیکن تحقیق سے کام نہیں لیا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ

۱۔ مقدمہ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳ - ح ۳ مطبوعہ ۱۹۳

تحریر ہے کہ " ایک دفعہ ایک صاحب زرد کپڑے پہن کر آئے اس وقت آپؐ نے
کچھ نہ فرمایا انکے جانے کے بعد لوگوں سے کہا کہ ان سے کہہ دینا کہ یہ رنگ دھو کر صاف کر دیں۔[1]

دوسری جگہ مصنف نے یہ تحریر کیا ہے کہ " کمبل اوڑھتے تھے سفید کپڑے آپکو
زیادہ پسند تھے۔ دھاری دار یمنی چادریں بھی بہت پسند فرماتے تھے۔ زرد رنگ بھی
بہت پسند تھا "[2]

مندرجہ بالا اقتباسات میں تضاد نظر آ رہا ہے اگر آپکو زرد رنگ بہت پسند تھا
تو صحابیؓ کو آپؐ نے کیوں منع فرمایا آپؐ جو بھی چیز پسند فرماتے تھے وہ صحابہ کرام کو
عطا فرماتے تھے۔ مصنف نے تحقیق سے کام لیا ہوتا تو یہ تضاد نہ پایا جاتا۔

اس کتاب کا سن تالیف تحریر نہیں کیا۔ مصنف نے واقعات جو تحریر کئے ہیں
ان میں بعض باتیں قرین قیاس نہیں لیکن بعض صداقت پر مبنی ہیں ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ کتاب انھوں نے قدیم سیرت کی کتابوں سے متاثر ہو کر تحریر کی ہے۔ زبان بھی کوئی
خاص استعمال نہیں کی۔

نمونۂ اقتباس :-

" جو عبادت آپؐ نے شروع کی کبھی ترک نہیں کی جس کام کیلئے جو وقت
آپؐ نے مقرر فرما لیا کبھی اسکے خلاف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ سونے جاگنے کا
وقت لوگوں سے ملنے جلنے کا وقت اور انداز۔ کسی میں کبھی کوئی فرق نہیں آیا۔[3]

---

۱ صفحہ ۱۹۳

۲ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ص۱۹۵

۳ " " ص۱۷۱

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول) مرتبہ پروفیسر علامہ فیروز الدین صاحب روحی

صفحات - ۱۲۰
سطور - ۱۸
نقاط - ۱۵
(مطبوعہ ناظر پرنٹنگ پریس پاؤسنگ سوسائٹی کراچی
میکلوروڈ)

سیرت نبویؐ، کو علامہ فیروز الدین روحی صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں عقیدت کے پھولوں کا گلدستہ سجا ہے۔ واقعات مختصر قلمبند کیے ہیں لیکن ہر جملہ سے عقیدت اور محبت نمایاں ہے۔ سن تالیف تحریر نہیں ہے۔ ناظر پرنٹنگ پریس کراچی نے شائع کیا ہے۔ کتاب کے ورق بتاتے ہیں کہ کافی پرانی ہے اور اسکو لکھے ہوئے عرصہ گزر چکا ہے۔ اسمیں صرف ۱۲۰ صفحات ہیں ہر صفحہ میں تقریباً ۱۸ سطور ہیں۔

فہرست بھی درج نہیں ہے۔ خاص خاص عنوانات یہ ہیں۔

۱- مقدمہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان)

۲- باشندگان عرب کی حالت

۳- حضرت نبی کریمؐ کی تشریف آوری

۴- آسمانی بارش

۵- روحانی پرورش

۶- جمال خداوندی کا ظہور

۷- پرورش۔ آپؐ کی والدہ اور دادا کی وفات

۸- بحیرہ راہب کی ملاقات

۹- آپکی تجارت سے دلچسپی

۱۰- ملکی خدمت اور قیام امن

۱۱- قرب زمانۂ نبوت

۱۲- مذاہب عالم

۱۳- ہمارے نبی اکرم ﷺ کو دو بڑے صدمے

۱۴- مکہ معظمہ کی واپسی

اسی طرح کے عنوانات سے سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ابتدائی زندگی سے لیکر اسلام کے ابتدائی دور تک کے حالات کو قلمبند کرنیکی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن بہت مختصراً۔

ادبی لحاظ سے یہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ زبان اور طرز ادائیگی میں کشش ہے اور قاری اس سے متاثر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل اقتباس سے اسکی صداقت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اقتباس :—

جب دنیا میں سچائی کے تمام درخت مرجھا گئے۔ نیکی اور بھلائی کی لہلہاتی کھیتیاں بالکل خشک ہو گئیں۔ گلستانِ عدل و انصاف اجڑ گیا اور نیکی کا نام دنیا سے مٹ گیا یہی نہیں بلکہ کلمۂ حق کے پاکیزہ درخت کے ہرے بھرے پتے سب جھڑ چکے تو اس وقت غیرت حق کو ایک دم جنبش ہوئی اور اس نے ربیع الاول کی ۹ تاریخ کو موسم بہار میں پیر کے دن صبح صادق کے نورانی وقت میں عبد اللہ بن عبد المطلب کے یتیم اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے جگر گوشہ فخر عرب و عجم۔ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کی بستیوں میں اسکے اندھیروں کو اجالے میں بدل دینے کیلئے جلوہ گر فرمایا۔ [۱]

---

[۱] سیرت النبوی ﷺ مرتبہ پروفیسر فیروز الدین روحی صفحہ ۱۹ ناظر پرنٹنگ پریس کراچی

رسول صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں

سید واجد رضوی
ناشر :- انتصار علی چودھری
مقام اشاعت :- پنجاب بکڈپو لاہور
مطبع :- جدید پریس لاہور
ایڈیشن ۲

یہ کتاب بڑی نرالی ہے، چونکہ اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جرنیل کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور مصنف نے موجودہ دور کی جنگوں سے بھی موازنہ کیا ہے۔ کتاب صرف تین باب پر مشتمل ہے مگر ان ابواب میں بے پناہ سرمایۂ جنگ جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل طرز پر رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا ہے اور آپؐ نے جنگ کے اصول کیا کیا متعین فرمائے ہیں؟ ان کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔

(الف) میدان جنگ کے اصول کیا ہیں (ب) بحیثیت سپہ سالار آپؐ کا کردار کیا ہے؟ اور فن حرب کے اعتبار سے آپؐ کی جنگیں تاریخ کی دوسری جنگوں سے ممتاز کیوں ہیں؟

(ج) قوانین جنگ میں آپؐ نے کیا اصلاحات فرمائی ہیں اور ان کی کیا اہمیت ہے؟

پہلے باب میں جہاد کے اصول اور اسلامی جنگوں کے جواز پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو فن حرب اور تاریخ کے چند اہم میدانہائے جنگ کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے اور تیسرے باب میں ان اصلاحات کی تشریح کی گئی ہے جو آپؐ نے قوانین جنگ نافذ کی ہیں اور ان اصلاحات کا مقابلہ دیگر مذاہب اور عہد جدید کے قوانین جنگ سے کیا گیا ہے۔

کتاب ۳۰۹ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ

فہرست مضامین یہ ہے۔

دوسرا باب — رسول عربی کی جنگیں، فن حرب کے پس منظر میں

تیسرا باب — قوانین جنگ اور رسول عربی کی تعلیمات

نمونۂ اقتباس: —

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام باغات کو تباہ کر کے اہل طائف کو مرعوب اور مجبور کر سکتے تھے۔ آپؐ کو بھی قلعہ شکن آلات حرب فراہم ہو گئے تھے اور محاصرہ کو طویل عرصہ تک جاری رکھنے کیلئے وسائل موجود تھے — آپؐ نے ہر اس فعل سے اجتناب کیا جو غیر ضروری نقصان اور خونریزی کا باعث ہو سکتا تھا — آپؐ کو قرآنی صداقتوں پر اعتماد تھا۔ انسانیت اور انسانی خون کی حرمت کا پاس اور خدائے ذو الجلال کو یہ منظور تھا کہ رحمت للعالمین کی صداقت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جریدۂ عالم پر ثبت کر دیا جائے۔ [1]

۳

اس کتاب میں سن تالیف اور سن اشاعت درج نہیں ہے۔ سیرت کے ایک اہم پہلو (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار یا جنرل) کو پیش کیا گیا ہے واقعات جو تحریر میں لائے گئے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں اس لحاظ سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں شامل کی جا سکتی ہے۔ اردو سلیس اور آسان استعمال کی ہے جس سے وضاحت پیدا ہو گئی ہے۔

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں صفحہ ۲۵۴ / ۲۵۵ مرتبہ سید واجد رضوی

مولانا محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی — مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

شائع کردہ - مکتبہ اصلاح و تبلیغ
ہیرا آباد حیدر آباد

صفحات - ۶۴
الفاظ - ۱۹
سطور - ۲۳

سیرت کی یہ کتاب بہت مختصر ہے جسے مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نے احادیث اور قرآن حکیم سے چیدہ چیدہ واقعات کو یکجا کرکے رسالہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔ بچوں اور کم وقت (مصروف) لوگوں کیلئے یہ بہت مفید ہے۔ اسکے پیش کرنے کا مقصد چونکہ تبلیغ و اصلاح ہے اس وجہ سے سیرت کے صرف اسی پہلو کو زیادہ نمایاں کیا گیا ہے۔

فہرست مضامین بھی درج نہیں ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک ہیرے کی مانند ہے جسکا ہر پہلو بے مثال ہے —— آپکی سیرت کا ہر پہلو مثالی ہے ——

نمونۂ اقتباس :- قیام مدینہ کے زمانے میں بھی بہت سے مصائب و مظالم آپ پر ہوتے رہے اور گو بہ نسبت مظالم مکہ کے سہل تھے مگر پھر بھی انسانی طاقت سے باہر تھے۔ چنانچہ منافقین نے آپکو اور آپکے متبعین کو ذلیل کیا اور آپکو مدینے سے نکال دینے کا ارادہ کیا۔ [1]

چونکہ مصنف نے تاریخ درج نہیں کی اس وجہ سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کب تحریر کی گئی ہے۔ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ پاکستان بننے کے بعد ہی تحریر کی گئی ہے۔ اس میں سیرت کے بہت ہلکے نقوش نظر آتے ہیں جو چھوٹے بچوں کو سمجھانے کیلئے تو بہتر ہو سکتے ہیں لیکن عام لوگوں کیلئے نہیں۔ زبان بھی عام ہے

---

[1] مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۲۰ مرتبہ عبدالشکور لکھنوی۔ مکتبہ اصلاح و تبلیغ ہیرا آباد حیدر آباد

سیرت خیر الرسل ؐ

مصنف۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد
امام جماعت احمدیہ

سن اشاعت۔ ________

صفحات ۔ ۲۱۶
الفاظ ۔ ۱۵
سطور ۔ ۱۸

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
مطبوعہ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

سیرت خیر الرسل ؐ، کو مرزا بشیر الدین نے تحریر کیا ہے۔ اس تحریر میں سیرت و صورت دونوں کا ذکر قرآن اور احادیث کی روشنی میں کیا ہے۔ احادیث میں صرف بخاری کی احادیث کو لیا ہے۔ کتاب ۲۱۶ صفحات کی ہے، ہر صفحہ میں ۱۸ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں۔ بظاہر یہ کتاب احمدی نے تحریر کی ہے جسمیں شکل سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتا لیکن کہیں کہیں اشارہ ضرور ملتا ہے۔ مصنف بدعقیدہ ہے مگر یہ لوگ سیدھے سادے مسلمانوں کو بہکانے کیلئے اس قسم کی کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔ سن تالیف و سن اشاعت درج نہیں ہے اسوجہ سے اس کا بتانا مشکل ہے۔

فہرست مضامین چار ابواب کی شکل میں ہے جسمیں ۱۲۳ عنوانات ہیں خاص خاص عنوانات درج ہیں۔

باب اول (آپ ؐ کا حلیہ۔ لباس، کھانا اور بعض دیگر طریق عمل
باب دوم (آپ ؐ کی عادات۔ ہر معاملہ میں خدا کا ذکر لاتے
باب سوم (اخلاق پر مجموعی بحث۔ رسول کریم ؐ کے اخلاق حسنہ کے متعلق آپکی اولاد اور اپنی بیوی کی گواہی۔
باب چہارم (بیان طہارت نفس، آپ ؐ کا وقار، مال کے متعلق آپ ؐ کا احتیاط، علم غیب سے انکار حضور ؐ ہمیشہ خیر اختیار کرتے۔ حضور ؐ کا تحمل اور بردباری۔

اقتباس:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا میں کیلئے ایک کامل نمونہ ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ ؐ ہر ایک امر میں دوسروں سے افضل ہیں اور ہر ایک نیکی میں دوسروں کیلئے رہنما ہیں۔ ہر ایک پاک صفت آپ ؐ میں پائی جاتی ہے۔ آپ ؐ کا کمال دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور آپ ؐ کے نور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ علماء میں آپ ؐ سر برآوردہ ہیں۔ متقیوں میں آپ ؐ افضل ہیں۔ انبیاء میں آپ سردار ہیں۔ ملک داری میں آپ ؐ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قربانی میں آپ فرد وحید ہیں غرضکہ ہر ایک امر میں آپ ؐ خاتم ہیں۔ اور آپ ؐ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ [۱]

---

[۱] سیرت خیر الرسل ؐ مرتبہ مرزا بشیر الدین احمد صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ ضیاء اسلام پریس ربوہ

خطباتِ نبویؐ

مصنف — حضرت مولانا عبدالقیوم ندوی
مرتبہ —
سنِ اشاعت — NIL
سنِ طباعت — NIL

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کو یکجا کرکے مولانا عبدالقیوم ندوی صاحب نے سیرت کے عملی پہلو کو اجاگر کرنیکی کوشش کی ہے۔ ایک سو سے زائد خطبے درج ہیں۔ ہر خطبہ عملی زندگی کی زندہ مثال ہے۔ ہر خطبہ زندگی کا ترجمان ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنائیں تو رسول اکرم کی سیرت کو پڑھیں ورنہ دوسرا کوئی راہبر نہیں ملے گا۔ اس کتاب میں ۲۲۸ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ سن تالیف و اشاعت درج نہیں ہے۔

خطبات کے اعتبار سے یہ کتاب منفرد نظر آتی ہے۔ ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ اس حیثیت سے یہ سرمایہ سیرت میں ایک اضافہ ہے۔

فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ خاص خاص ابواب حسب ذیل ہیں:
پہلا باب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت۔ دوسرا باب — خطابت نبویؐ
تیسرا باب۔ خطبات نبویؐ۔ چوتھا باب — قرآن حکیم کی عظیم الشان تعلیمات
پانچواں باب — قرآن کی اہم تاکیدیں۔ چھٹا باب — اسلامی اخلاق
ساتواں باب — رسول اللہؐ نے اخلاق کی کیا تعلیم دی —

نمونۂ اقتباس :—

اور پھر فرمایا — مسجد میں داخل ہونے پر ان دس باتوں کا خیال رکھنا چاہئے
۱۔ جوتے اتارنا چاہئے ۲۔ داہنے پاؤں کو مسجد میں رکھنا چاہئے۔ بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ و علی ملائکۃ اللہ کہنا چاہئے پھر اللھم افتح لی ابواب رحمتک کہنا چاہئے تمام لوگوں پر سلام کرنا چاہئے۔ اگر کوئی نہ ہو تو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین کہنا چاہئے اور اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کہنا چاہئے۔ نمازیوں کے سامنے سے نہ گذرنا چاہئے۔ دنیاوی باتیں اور مشاغل نہ کرنے چاہئیں اور جب تک دو رکعت نماز ادا نہ کرلے مسجد سے نہ نکلنا چاہئے۔[1]

---

[1] خطبات نبویؐ — مولانا عبدالقیوم ندوی — صفحہ ۲۱۱

(۴۲۳)

سرور عالم ﷺ — غلام رسول قہر — کتاب منزل لاہور

سیرت کی اس کتاب کو غلام رسول قہر نے تحریر کی ہے۔ یہ کتاب دراصل سرشتہ تعلیمات پنجاب کے مطابق چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کی دینیات کیلئے تحریر کی گئی ہے۔ اس وجہ سے اسلوب بیان اور اظہار مطالب میں زیادہ سے زیادہ سلاست پیش نظر رکھی گئی ہے۔ مصنف نے بعد میں ان کتب کو ایک مستقل سیرت کی کتاب کی شکل دی تاکہ عام لوگ بھی اس سے فیض پا سکیں۔ اس میں سیرت کریمہ کا کوئی ضروری پہلو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ نیز تمام واقعات و حالات مستند کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ غلام رسول قہر نے سیرت کو کچھ اسطرح پیش کیا ہے کہ حقائق زندگی بالکل سامنے آجاتے ہیں اور سیرت مبارکہ نظروں کے سامنے پھرتی نظر آتی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہے کہ کب تالیف کی گئی اور کب شائع ہوئی۔ بظاہر یہ کتاب بچوں کیلئے تحریر کی گئی ہے لیکن یہ عام لوگوں کیلئے بھی معلومات سیرت کا خزانہ ہے۔ مصنف نے احادیث صحیحہ سے استفادہ کیا ہے اسی لیے جملہ واقعات صداقت پر مبنی ہیں۔ ادبی معیار بھی موجود ہے۔

اس کتاب میں ۲۵۶ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ اور ۷۰ نقاط ہیں۔ سن اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب منزل لاہور نے شائع کیا ہے۔

فہرست مضامین درج ہے۔

گیارھواں باب - قریش کی عداوت اور اسلام کی ترقی - بارھواں باب - ہجرت حبشہ اور مجبوری

تیرھواں ,, - طائف کا سفر چودھواں ,, - ہجرت کا مقدمہ

پندرھواں ,, - مکہ معظمہ سے ہجرت - سالھواں ,, - یثرب کا سفر

سترھواں ,, - مدینہ منورہ کی آبادی - اٹھارھواں ,, - صلح و امن کے انتظامات

انیسواں ,, - جنگ بدر - بیسواں ,, - جنگ احد

اکیسواں ,, - جنگ خندق - بائیسواں ,, حدیبیہ اور بیعت رضوان

تیسواں ,, - تبلیغ اسلام - چوبیسواں ,, خیبر اور موتہ کی جنگیں

پچیسواں ,, - فتح مکہ - چھبیسواں ,, جنگ حنین اور محاصرہ طائف

ستائیسواں ,, - سفر تبوک - اٹھائیسواں ,, مخالفین اور منافقین

انتیسواں ,, - عرب کا قبول اسلام - تیسواں ,, عرب کا قبول اسلام

اکتیسواں ,, - حجۃ الوداع - بتیسواں ,, حجۃ الوداع

تینتیسواں ,, - رسول پاکؐ کا وصال - چونتیسواں ,, تجہیز و تکفین

پینتیسواں ,, ازواج و اولاد - چھتیسواں ,, اخلاق نبویؐ

سینتیسواں ,, اخلاق نبوی اڑتیسواں ,, جہانوں کیلئے رحمت

نمونۂ اقتباس :- یثرب کے عرب بھی اگرچہ عام لوگوں کی طرح بت پرست تھے لیکن انھوں نے اپنے پڑوسی یہودیوں سے سن رکھا تھا کہ خدا کا پاک نبیؐ ظاہر ہونے والا ہے رسول پاکؐ کی زبان مبارک سے نیکی اور پاکیزگی کی تعلیم سنی تو ان کے دل پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ اسی وقت حضورؐ پر ایمان لے آئے - وطن واپس پہنچے تو اپنے لوگوں میں دین حق کی منادی شروع کردی - [1]

---

[1] سرورِ عالمؐ غلام رسول مہر صفحہ ۷۹ کتاب منزل لاہور

« ذکر جمیل » از محمد حبیب الرحمٰن خاں شیروانی

ذکر جمیل، کتابچہ کی شکل میں ہے اسکو الحاج محمد حبیب الرحمٰن شیروانی نے تحریر کیا۔
سن تالیف و اشاعت درج نہیں کی ہے۔ اس کتابچہ میں سیرت کے بہت کم پہلو
نظر آتے ہیں۔ زبان البتہ عام فہم استعمال کی ہے —— اس کتابچہ میں حمد اور
نعتیں بھی تحریر کی گئی ہیں۔ اور سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات کا ذکر کیا گیا ہے
غزوات جن میں بدر، احد، خندق وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔

کتاب صرف ۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں
۱۲ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ حسب ذیل سرخیاں کچھ اسطرح پر ہیں
حمد، نعت، اوصاف و آداب مجلس، تقاضائے محبت، نمونۂ فرمانبرداری، شجرہ و
ولادت مبارک، رضاعت و کفالت، اخلاق حسنہ، غار حرا میں نزول وحی، تبلیغ اسلام
مشرکوں کی ایذا رسانی، نرمی اور طمع کا فریب، ہجرت حبشہ، شعب ابی طالب میں محصوری
طائف کا سفر، ایام حج میں تبلیغ، مدینہ کو ہجرت، ثور، مواخات، احد، خندق
فتح طائف، خطبہ حجۃ الوداع، رحلت۔

طرز کتاب "میلاد" ہے، عام لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں جو لوگ ضخیم کتابیں
نہیں دیکھ سکتے وہ چیدہ چیدہ واقعات معلوم کر سکتے ہیں۔

نمونۂ اقتباس:— دنیا میں بلحاظ شوق و محبت کے انسانوں کے مختلف احوال ہیں
کوئی کسی سے محبت رکھتا ہے اور کسی کو کسی چیز کا شوق ہے۔ کوئی علم دوست ہے کوئی
شکار پسند۔ کسی کو کھانے کا شوق ہے تو کسی کو گانے کا۔ کوئی حسن صورت پر
فریفتہ ہے تو کوئی حسن سیرت پر غرض ہزاروں شوق ہیں اور ہزاروں الفت
مگر ان سب کا دارو مدار صرف ایک چیز ہے۔ وہ کیا؟ مناسبت طبیعت۔ جب
کسی کی طبیعت کسی سے مناسبت کھا جاتی ہے تو اسکی محبت دل میں بس جاتی ہے
اور شوق غالب آجاتا ہے۔ غلبۂ شوق کا یہ اثر ہوتا ہے کہ سوائے محبوب کے
اسکی نظر میں کوئی نہیں سماتا۔[1]

---

[1] ذکر جمیل، مولفہ حبیب الرحمٰن صفحہ ۱۱ — رشاد بکڈپو تا لپور بلڈنگ بندر روڈ کراچی
۵۲ کچہری روڈ لاہور

۲۷۸

سیرت النبی ۲ — مصنفہ - ابوالفرح عبدالرحمٰن دہلوی

معرفت غلام رسول

(جلد اول تا دوم)

بکسیلر موہن لال روڈ لاہور

سیرت کی یہ کتاب دو جلدوں میں ہے - مصنف نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے - اور مواد سنِ ہجری کے مطابق ترتیب دیا ہے - دونوں جلدوں میں کل صفحات ۰۰۰لم ہیں - ہر صفحہ میں ۲۶ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۲۱ الفاظ ہیں دونوں جلدوں میں سنِ تحریر موجود نہیں ہے - مقام اشاعت بکسیلر موہن لال روڈ لاہور درج ہے - زبان کوئی خاص استعمال نہیں کی گئی - فہرست مضامین بھی درج نہیں ہے - پہلی جلد میں خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

حضورؐ کا خاندان ، تربیت ، قوم نے حضورؐ کو امین کا خطاب دیا - حضرت خدیجہؓ سے شادی - حضرت صدیق رضؓ کی خدمات کا آغاز - طائف کا خطرناک سفر - ہجرت کی ابتداء ، حضرت علی رضؓ کی شادی اور حضرت حمزہ رضؓ کا واقعہ - منافقوں کی شرارت

دوسری جلد کے اہم عنوانات یہ ہیں -

حضرت خبیب رضؓ کی دردناک شہادت - مبلغین اسلام کا دردناک قتل - غزوہ بنی لحیان ، غزوہ خندق ، پردہ کا حکم ۵ھ حضرت سلمہؓ بن اکوع کے کارنامے ۷ھ - غزوہ خیبر ۷ھ خالد بن ولید رضؓ ، عمرو بن عاصؓ اور عثمانؓ بن طلحہؓ مسلمان ہوتے ہیں ، پتے کھانے والی فوج - خدا اپنی فوج کو کس طرح رزق مہیا کرتا ہے

داستان عشق - غزوہ حنین - حضورؐ کی بہادری ،

ان دونوں جلدوں میں بعض واقعات اس قسم کے درج ہیں جو عام طور پر سیرت کی کتابوں میں نہیں ملتے خاصکر داستان عشق میں ایک مجرم کس طرح اپنی محبوبہ سے آخر وقت ملاقات کرتا ہے اور دونوں اپنی اپنی محبت میں فنا ہوجاتے ہیں - اسی طرح پتے کھانے والی فوج میں "مسلمان کس طرح میدان کارزار میں بھوک کی شدت کو ختم کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کس طرح سمندر سے ایک لحیم شحیم مچھلی کو خشکی میں بھیجتا ہے اور وہ ان مجاہدوں کی خوراک کا سبب بنتی ہے - وغیرہ -

نمونۂ اقتباس :- ۱ انصار کہتے ہیں ایک روز ہم نے مدینہ میں جمع ہوکر آپس میں مشورہ کیا ہم کب تک رسول اللہؐ کو اس حالت میں چھوڑ سکتے ہیں کہ آپ مکہ کے پہاڑوں میں دھکے کھاتے رہیں اور ہر وقت آپکو جان کا خطرہ لگا رہے - [1]

۲ - آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر ناجیہ بن عمیر کو دیا جو آپکی قربانی کے اونٹ ہانکنے پر متعین تھا [2] ناجیہ یہ تیر لیکر کنوئیں میں اترا اور عین وسط میں اسکو گاڑ دیا - دفعۃً پانی جوش مارنے لگا حتیٰ کہ سارا کنواں بھر گیا -

---

۱ سیرت النبی ابوالفرح عبدالرحمٰن دہلوی صفحہ ۸۲ جلد اول بکسیلر موہن لال روڈ لاہور

۲ " " " ۲۸۳ جلد دوم

مصنف - مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری

پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت کی اس کتاب کو مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری نے قلمبند کیا ہے اور اسکو دین محمدی پریس بل روڈ لاہور نے شائع کیا - سن تالیف کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا - یہ کتاب سیرت پر ہلکی سی روشنی پیش کرتی ہے یہ پرانی کتب سیر سے متاثر ہو کر تحریر میں لائی گئی - زبان آسان اور عام فہم استعمال کی ہے -

کتاب ۶۳۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ ہیں - فہرست بڑی طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں - پاکستان وہندوستان کے خادمان سیرت - تحریک سیرت - سیرت کمیٹی پٹی - بعثت نبوی سے پہلے دنیا کی حالت - ولادت باسعادت - ایمان خدیجہ رض - ایک سعید روح (ابوبکر رض) حضور اکرم پر جفائیں - حقیقت ہجرت - مسجد نبوی کی تعمیر - حجۃ الوداع یا حجۃ البلاغ شدہ -

مصنف نے صحابہ کرام رض کے حالات بھی درج کیے ہیں -

نمونہ اقتباس :-

پھر اس معاہدے کی اساس ان اخلاقی قدروں پر رکھی گئی جنکی افادی اور انسانی حیثیت سے کوئی عقل سلیم منکر نہیں ہو سکتی - یعنی مظلوم کی امداد بر و تقوی میں تعاون ، اثم و عدوان میں عدم تعاون ، امن و امان کا قیام اور فساد و خونریزی سے اجتناب وغیرہ - [۱]

---

[۱] پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم مصنف شاہ محمد جعفر پھلواری صـ ۲۹۶ دین محمدی پریس لاہور

سیرت کبریٰ (جلد اول) مصنف - مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری
مکتبہ صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر

سیرت کبریٰ دو جلدوں پر مشتمل ہے اسس کو مولانا ابو القاسم رفیق صاحب نے بڑی محنت و کاوش سے تحریر کیا ہے۔ مصنف نے سیرت سے متعلق جملہ حالات و واقعات کو قلمبند کرنیکی سعی کی ہے۔ پہلی جلد میں جسکا دیباچہ ۲۷ صفحات اور مقدمہ ۱۷۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں ضرورت وحی، منصب نبوت کی حقیقت اسکے لوازم و خصائص اور قبل از اسلام دنیا کے مشہور ممالک اور خصوصاً عرب کی مذہبی اور اخلاقی حالت کا تذکرہ ملتا ہے۔ اصل کتاب میں آپؐ کا نسب نامہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ سے لیکر آپؐ کے والد ماجد تک خاندانی حالات۔ آپکی بعثت کی بشارتیں، عہد طفلی تا بعثت کی چہل سالہ زندگی۔ نزول وحی، برملا تبلیغ حق کا فرمان خداوندی، دعوت کی مشکلات، مخالفت قریش کے اسباب۔ قریش کی چیرہ دستیاں۔ صحابہؓ کی مظلومی، حبشہ کیطرف پہلی ہجرت، راہ تبلیغ میں قریش کی مزاحمتیں اور آپؐ کے قتل و جان لینے کی پیہم کوششیں وغیرہ کوائف و حالات بالتفصیل درج ہیں۔

یہ حصہ ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۲ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں۔

سن تالیف اور سن اشاعت درج نہیں ہے۔ سیرت کے معیار پر یہ کتاب کسی حد تک پوری اترتی ہے۔ واقعات زیادہ تر صداقت پر مبنی ہیں ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے۔

فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔

نمونۂ اقتباس :—

الغرض دوستدارانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مظلومی کی یہ ایک مختصر سی روداد ہے جو قارئین کرام کی عبرت آموزی کیلیے پیش کی گئی ہے۔ گو اس وقت طاقت و اقتدار کے نشہ نے ظالموں کی آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور انھوں نے اہل ایمان کو اپنے جور و ستم کا تختۂ مشق بنا رکھا تھا لیکن اہل حق کی یہی مظلومی تھی جو انجام کار اس خاک دان کے گرد و غبار سے نکل کر اس فریاد سننے والے تک پہنچی جو تمام کائنات کے لیے آخری عدالت ہے۔ [1]

---

[1] سیرتِ کبریٰ جلد اول مصنف ابو القاسم دلاوری ص ۳۷۷ مکتبہ حیدریہ لقیہ ملتان،

(۴۲۹) تقریر سیدالبشر ؐ از قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان

قاضی صاحب رحؒ کی یہ تقریر جو ایم۔ اے او ہائی اسکول امرتسر میں بالاقساط چار روز میں ختم ہوئی تھی اس کو قاضی ابوالفضل حبیب الرحمان الطارق نے کتابی شکل دیدی۔ یہ کتابچہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور میں ہر سطر میں ۱۰ الفاظ ہیں۔ تقریر کا عنوان " سیدالبشر صلی اللہ علیہ وسلم ہے " قاضی محمد سلیمان صاحب نے اس تقریر میں سیرت کے بیشتر گوشوں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے سیرت کے اہم پہلوؤں کا بھی صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔

اس کتاب کو شیخ محمد قمرالدین پبلشر گوجر گلی موچی دروازہ لاہور نے شائع کیا۔ سن اشاعت درج نہیں ہے۔

مرتب نے زبان کا لحاظ رکھا ہے۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے۔

نمونہ اقتباس :-

اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ سے ملادیں فلسفہ اور منطق کی تعلیم دینا ان کا کام نہیں ہے۔ اس سبب سے ایک مرتبہ جب مسجد نبوی ؐ میں چند صحابہ تدبیر و تقدیر کے متعلق بحث کر رہے تھے تو آپ ؐ نے سختی کے ساتھ انھیں روک دیا اور فرمایا " فضول بحثوں میں پڑ کر کام کرنیکی قوت جاتی رہتی ہے۔ ص ۲۸ [1]

---

[1] تقریر سیدالبشر ؐ ص ۲۸ قاضی محمد سلیمان ؐ سلمان منصور فتح پوری شیخ محمد دین پبلشر گوجر گلی موچی دروازہ لاہور

تقریر۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم — سید نور الحسن بخاری

تقریر، کو کتابچہ کی شکل دیدی گئی ہے اس میں سید نور الحسن بخاری نے نبی کریمؐ کی سیرت طیبّہ کا ایک عجیب ایمان افروز پہلو، آپؐ کے جاں نثار و فداکار اصحاب رضی کی فدائیت و جانبازی کے ولولہ انگیز دلآویز واقعات بیان کیے ہیں۔

کتابچہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں ہر سطر میں اندازاً ۱۱ الفاظ ہیں۔ یہ تقریر سید نور الحسن بخاری صاحب کی ہے اسکو دارالتصنیف و الاشاعت قدیر آباد ملتان نے شائع کیا۔

یہ تقریر، جو کتابچہ کی شکل میں ہے سیرت کی کتابوں میں شمار کی جاسکتی ہے مصنف نے جو بیان کیا ہے وہ حقائق پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ طرز ادائیگی بہتر ہے زبان اور بیان میں سادگی پائی جاتی ہے۔ سن تالیف و اشاعت درج نہیں ہے۔ فہرست درج نہیں ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

سیرت کے معنی۔ سیرت النبیؐ کی حقیقت، سیرت سازی، حضورؐ کی سیرت سازی کے کمال کا بے مثال منظر۔ تبرکات حبیبؐ سے عقیدت و وابستگی، حضرت امیر معاویہ رضی کی حضورؐ سے محبت و عقیدت، حضرت ابو دجانہ رضی کی جاں نثاری و فداکاری۔ حضرت قتادہ رضی کی قربانی، حضرت خبیبؓ رضی کی فدا اور خدا کے دین کیلیے شہادت۔ حضرت زید رضی کے عشق رسولؐ کا سخت و شدید امتحان۔ دو بچوں کا جذبۂ عشق نبی اور جوش جہاد (حضرت معاذ و معوذ رض)

نمونۂ اقتباس:۔ اللہ اکبر! ان پروانوں رضی پر قربان جاؤں، یا اس شمعؐ پر جسکے فیض نے پروانوں کو یہ سوز دیا۔ کل آپؐ پوچھیں، تیری ناک اور تیرے کان کیا ہوئے تو میں عرض کروں "فیک وفی رسولک" تیری اور تیرے رسولؐ پاک کی محبت کی نذر ہو گئے۔[۱]

۱۔ تقریر، سیرت النبیؐ ص ۷۶ سید نور الحسن بخاری دارالتصنیف والاشاعت قدیر آباد ملتان

۱۔ دو بچے معاذ رضی اور معوذ رضی

۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی

آداب الاخلاق یعنی اخلاق محمدیؐ — امام محمد غزالیؒ

(۴۳۲)

مترجم - منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور

سیرت کے ایک پہلو (آداب اخلاق) پر یہ کتاب سند کی حیثیت رکھتی ہے چونکہ مصنف نے زیادہ تر واقعات حدیث و قرآن سے لیے ہیں۔ کتاب ۵۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں۔ ہر صفحہ میں فٹ نوٹس تحریر ہیں۔ اسکے مصنف امام غزالی ہیں۔ اس کا ترجمہ ملک حنیف الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور نے کروا کر شائع کیا۔ تاریخ ترجمہ و اشاعت درج نہیں ہے۔

نہ مولف نے نہ ہی مترجم نے تاریخ درج کی ہے۔ سیرت کے اخلاقی پہلو کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مترجم نے زبان سلیس استعمال کی ہے اسلیے یہ سیرت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

فہرست مضامین بھی درج نہیں ہے۔ خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و معجزات۔ اس امر میں کہ آنحضرت صلعم کو اللہ تعالی نے آداب قرآن سے مودب فرمایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اخلاق حمیدہ کے ذکر میں جو بعض علمائے احادیث نے منتخب کیے ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اخلاق و آداب کے ذکر میں جو حضرت ابو البختریؓ نے روایت کیے۔ حضور علیہ السلام کی گفتگو اور خندہ کے ذکر میں۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے کے آداب کے ذکر میں۔ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و آداب متعلقہ لباس کے ذکر میں۔ اس ذکر میں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود قدرت کے مجرموں کے قصور معاف فرما دیا کرتے تھے۔ سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت کے ذکر میں۔ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شجاعت کے ذکر میں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع کے ذکر میں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے ذکر میں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے ذکر میں - جن سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہوتی ہے -

نمونہ اقتباس :-

جب حضورؐ جنگ حنین سے واپس تشریف لائے تو اعرابیوں نے
آپؐ سے مانگنا شروع کیا - یہاں تک کہ سائلوں کی کثرت اور بھیڑ کے
باعث آپؐ کو مجبوراً ببول (کیکر) کے درخت کیطرف جانا پڑا -
اس درخت میں حضورؐ کی چادر مبارک اٹک گئی - آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ
میری چادر تو دیدو (واللہ) اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد میں
بھی اونٹ ہوتے تو وہ بھی تمکو دیدیتا - تم مجھے ہرگز بخیل - جھوٹا اور
بزدل نہ پاؤ گے - [1]

---

[1] آداب الاخلاق یعنی اخلاق محمدی - امام غزالی ص ۳۹
منزل نقشبندیہ لاہور

رحمت للعالمین ۲ حامد حسن نعمانی

ناشر - جمیل احمد عثمانی - محمود باغ ٹیکاٹولی ڈھاکہ - (مشرقی پاکستان)

سیرت کی یہ کتاب مختصر مگر جامع ہے مصنف نے بیشتر واقعات کو تحریر میں لانیکی کوشش کی ہے - زیادہ تر واقعات جذبات پر مبنی ہیں - کتاب ۱۳۹ صفحات کی ہے - ہر صفحہ میں ۱۶ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ ہیں - کتاب کے مصنف حامد حسن نعمانی ہیں - سن اشاعت و سن تصنیف درج نہیں ہے - البتہ یہ کتاب مطبوعہ لکھنؤ آرٹ پریس ۱۵ کورٹ ہاؤس ڈھاکہ ہے - سیرت کی عام کتابوں کیطرح یہ بھی ایک کتاب ہے جسمیں عقیدت اور جذبات کا اظہار جگہ جگہ ملتا ہے -

جہانتک حقائق کا تعلق ہے اسکے لیے صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصنف نے ضعیف راویوں کا سہارا لیا ہے - اسلیے اسکو سیرت میں تو شامل کیا جا سکتا ہے لیکن سند طور پر نہیں - زبان البتہ بڑی موثر استعمال کی ہے - فہرست مضامین طویل ہے خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

مقدمہ - حمد - نعت - ظہور محمدی، دریتیم، حبیب خدا حضرت ابو طالب کے گھر، آفتاب رسالت کی کرنیں - انسان کامل - رحمت للعالمین کا ایثار اور تنظیم - قوم نے حضور کو صادق اور امین مان لیا - توحید کی سچی تعلیم - عبد اور معبود کا امتیاز - بے مثال زندگی - طائف والوں نے پانی تک نہیں پینے دیا - مکہ سے مدینہ کو ہجرت - حضور کا سراقہ کو آیا اور مسلمان ہو گیا - مکہ میں اسلام کا بول بالا ہونا - اور کعبہ کا بتوں اور کافروں سے پاک ہونا - رسول اللہ ہادی کامل اور انسانی زندگی کے بہترین نمونہ تھے - ہمارے پیارے نبی کے کارنامے - وفات الرسول اور اسکا سین -

نمونہ اقتباس :- ان گندی فطرتوں کو وہ صیقل دیا کہ حقیقی محبوب کا وہ چہرہ جو ہزاروں مجازی معبودوں کی گھٹا میں چھپا ہوا تھا وہیں آخر نظر آنے لگا - اب کیا ہے جو کام ہے اسی معبود لایزال کے نام ہے - کھانا، پینا، اٹھنا بیٹھنا آنا جانا سب خدا کے نام ہے نکاح ہو، شادی ہو، غمی ہو، موت ہو، ہر حال میں اسی کی تقدیس اسی کی تحمید اسی کا شکر اور اسی کا ذکر، سفر کو جائیں دعا، سفر سے لوٹیں تو دعا، قلت بارش کا خوف ہو تو دعا - بجلی کی کڑک ہو تو دعا - بھلا انسان کی میلان فطرت کا مظہر دعا سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے - [1]

---

[1] رحمت للعالمین" حامد حسن نعمانی ص ۱۳۸ ناشر جمیل احمد عثمانی محمود باغ ڈھاکہ

نبوت کا ظہور اتم

از خواجہ کمال الدین احمدی

سیرت کی اس کتاب میں مصنف نے "مارگولیاتھ" کی کتاب The Prophet [illegible] کے جوابات حقائق کی روشنی میں پیش کیے ہیں۔ ہندو اور مغربی کم فہم پڑھے لکھے جاہلوں نے جو بے بنیاد الزامات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے ہیں انکے جوابات جو حقائق پر مبنی ہوں دینا ضروری تھا اسلیے خواجہ کمال الدین احمدی نے اسی نکتہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جوابات تحریر کیے ہیں۔ اور سیرت کے بیشتر پہلوؤں کو منظر عام پر لاکر بتایا ہے کہ آپ ص کی شخصیت بے عیب تھی اور کمال انسانیت کی جیتی جاگتی کتاب ہے جو ہر دور میں انسانوں کیلیے روشنی فراہم کرتی ہے۔ زندگی کے کسی بھی شعبہ کو دیکھنا ہو آپ ص کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کر کے ہدایت مل جائیگی۔ ادبی معیار قائم رکھا گیا ہے اور زبان سلیس استعمال کی گئی ہے اسلیے روانی موجود ہے۔

کتاب میں ۳۲۷ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں۔ سن اشاعت و مقام اشاعت درج نہیں ہے۔ کتاب چونکہ پرانی ہے اور شروع کے چند صفحات غائب ہیں اسلیے فہرست مضامین نہیں ہے۔ البتہ خاص خاص ابواب درج ذیل ہیں۔

نمونہ اقتباس:۔ منجملہ اصلاحات مختلفہ شراب نوشی اور قماربازی کے انسداد کیوجہ سے بھی آپ ص کا احسان دنیا پر تا قیامت رہے گا یہ دونوں لعنتیں آج بھی مغربی دنیا میں مسلط ہیں اور یورپی اقوام تنگ آکر انکے خلاف حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن آپ نے ان باتوں کے عیوب کو اس وقت دیکھ لیا تھا جب کوئی ان کو برا نہ سمجھتا تھا۔ یسوع ع نے تو شراب کا معجزہ بھی دکھایا تھا۔ لہذا آنحضرت ص کی دوربینی کی بدولت آج دنیا کی آبادی کا چوتھائی حصہ اس لعنت سے پاک ہے۔ [1]

---

[1] نبوت کا ظہور اتم از خواجہ کمال الدین احمدی ص ۲۴۸

(۴۴۲)

از مرتب :- خالد مینائی ایم۔اے

ذکر حبیب ۵

(امیر مینائی کے نعتیہ کلام کا انتخاب)

یہ کتاب نعت اور سیرت پر مشتمل ہے اسکو امیر مینائی نے مرتب کیا ہے اور خالد مینائی نے ترتیب دیا ہے۔ کلام امیر مینائی کا ہے۔ اس میں نظم اور نثر دونوں شامل ہیں۔ نثر کے ساتھ ساتھ بعض نعتیہ اشعار بھی درج ہیں ـــــ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۷۵ میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی گئی ہے بقیہ شروع اور بعد میں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درج ہے۔ یہ کتاب ۲۷۱ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۳ الفاظ ہیں ـــ سن اشاعت درج نہیں ہے "مکتبہ الحبیب" ۷۹ مین بازار اچھرہ لاہور سے شائع ہوئی۔

شاعر مصنف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ کتاب تحریر کی ہے جسمیں عقیدت کے ساتھ ساتھ حقائق سے کام لیا ہے، محبت بھرے اشعار بھی شان رسالت ؐ میں پیش کئے ہیں۔ سیرت کے سرمایہ میں یہ کتاب اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اشاریہ :-
چند اشعار - مختصر حالات زندگی - جائزہ کلام - نعت، تصوف، تشبیہات۔
نثر ـــ نظم (ردیف وار) از محامد خاتم النبیین ؐ ـــ
انتخاب از خیابانِ آفرینش :- سبب تالیف، نور نبی اور احوال پیدائش، احوال رضاعت حضورؐ کا لڑکپن، حضورؐ کی فراست، حلیہ مبارک، حضورؐ کے خصائل، نزول وحی شروع زمانۂ اسلام، صحابہؓ اور نجاشی، حضرت عمرؓ کا ایمان لانا۔ معراج، ہجرت مناجاتیں۔

نمونۂ اقتباس:- [کبھی دوستوں سے خوش طبعی بھی فرماتے تاکہ صحبت میں انقباض نہ ہو مگر خوش طبعی میں بھی صداقت ہوتی تھی۔ اگر نماز جمعہ طویل پڑھتے تو خطبہ چھوٹا پڑھتے اسلئے کہ نماز میں اللہ کی طرف توجہ ہوتی ہے اور خطبہ میں خلق کیطرف خطاب ہوتا ہے القصہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حمیدہ اور اتفاق پسندیدہ سے سیکڑوں دفتر بھر جائیں تو بھی ایک صفت تمام نہ ہو۔ ؎

نمونہ :- جس روز مدینے کی طرف گھر سے چلیں گے ـــ آنکھوں سے رواں ہونگے کبھی سر کے بل چلیں گے
وہ ہم نہیں رہ جائیں جو پیچھے صفت گرد ـــ اڑتے ہوئے بڑھتے ہوئے سرحد سے چلیں گے
مرقد میں امیر آئیں نکیرین تو ہم بھی ـــ فقرے جو پرانے ہیں نئے سر سے چلیں گے۔ ۲

---

۱ ذکر حبیب - امیر مینائی مرتبہ خالد مینائی صفحہ ۱۲۰ الحبیب مکتبۂ لاہور
۲ " " " ۲۲۲ " " "

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مولفہ:- مولانا عتیق احمد صاحب

ناشرین:- ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور

سیرت کی یہ کتاب چھوٹے بچوں کیلئے تحریر میں لائی گئی ہے۔ اسکو مولانا عتیق احمد صاحب نے قلمبند کیا اور لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے ناشرین ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور ہیں۔

مصنف نے سن تالیف اور سن اشاعت درج نہیں کیا ہے۔ یہ ۱۹۲ صفحات کی کتاب نہ صرف بچوں کیلئے سودمند ہے بلکہ بڑے بھی اس سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اسلئے کہ مصنف نے سیرت کے کئی پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ زبان بڑی پُراثر ہے دل میں اترتی چلی جاتی ہے سلیس اور عام فہم ہے۔ سراپا سیرت میں اضافہ کا سبب ہے۔

کتاب ۱۹۲ صفحے کی ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ ہیں۔ کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے ہر عنوان کا خلاصہ دیدیا ہے تاکہ عنوان پڑھنے کے بعد مطلب اچھی طرح ذہن نشین ہو سکے۔ زبان آسان اور سادہ ہے تاکہ چھوٹے ذہن سمجھ سکیں۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

پیغمبر یا رسول کی ضرورت۔ نبی یا رسول کہاں کہاں آئے اور انکی تعداد۔ آنحضرتؐ کی ولادت مبارک۔ منصب نبوت۔ نزول وحی یا الہام۔ سب سے پہلے مسلمان۔ کفار مکہ کیطرف سے آپکی مخالفت و ایذا رسانی۔ غار ثور میں آپؐ کا قیام اور خوراک قوت کا نمونہ۔ صلح حدیبیہ یا شاہان عالم کو دعوت اسلام ۶ھ۔ فتح مکہ ۸ھ خانہ کعبہ پر اسلام کا جھنڈا۔ مرض وفات ۱۱ھ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اخلاق و عادات، آنحضرتؐ عیدوں کی نظر میں وغیرہ وغیرہ

اقتباس:- ہجرت کے ساتویں مہینے رمضان المبارک میں حضرت حمزہ رضؓ کی سرداری میں سب سے پہلا لشکر ابوجہل کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوا۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد تیس تھی اور کفار تین سو تھے لیکن مجدی بن عمر جہنی نے بیچ بچاؤ کر کے جنگ روک دی۔ [1]

---

[1] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مولفہ عتیق احمد ص ۱۱۵ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور

(۲۹۷) خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم — از محمد اسماعیل آزاد

مکتبہ معارف الحق کراچی

سیرت کی یہ کتاب جو ۴۷ عنوانات پر مشتمل ہے، اسکو محمد اسماعیل آزاد صاحب نے تحریر کیا ہے تاریخ اشاعت درج نہیں ہے۔ البتہ مقام اشاعت موجود ہے۔ مکتبہ معارف الحق کراچی نے اسکو شائع کیا۔ کتاب ۸۹ صفحات کی ہے ہر صفحہ میں ۲۳ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۷ الفاظ ہیں۔ اسمیں عام واقعات جو دوسرے حضرات نے بھی تحریر کیے ہیں پائے جاتے ہیں۔ البتہ ایک عنوان " حضورؐ کی وراثت " منفرد درج ہے۔ اسمیں مصنف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی جائداد وغیرہ نہ تھی اسلیے کہ وراثت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ علم آپؐ کی وراثت میں شمار کر سکتے ہیں جو جملہ مسلمانوں کو عطا کیا گیا۔

مصنف نے سن تالیف اور نہ سن اشاعت تحریر کیا ہے اسی وجہ سے یہ کہنا کہ کب لکھی گئی بے سود معلوم ہوتا ہے۔ کتاب میں سیرت کا بہت اہم نکتہ " وراثت نبی " بڑے احسن طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اسلیے یہ کتاب سیرت میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان عام فہم ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں:—

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عرب کی حالت۔ لڑکپن میں مظلوم کی امداد۔ محنت کشوں کے احوال پر آپؐ کا مطلع ہونا۔ ایام جوانی میں آپؐ اپنے غریب رشتہ داروں کے کفیل تھے۔ اعلان نبوت پر عوامی رد عمل۔ دعوت اسلام کی ترتیب۔ بشر اور نور۔ سیرت النبیؐ اور حقوق انسانیت۔ ہجرت۔ کامیابی کا زینہ۔ مذہب اور عبادت کے نام پر گروہ بندی کا خاتمہ۔ حضورؐ کی وراثت۔ حضورؐ کی شخصیت اور ماحول۔

نمونۂ اقتباس:۔ احادیث مبارک میں واضح طور پر آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مال و جائیداد، درہم و دینار ترکے میں نہیں چھوڑا۔ اہل تشیع کی مستند کتاب اصول کافی میں دو روایات اسی مضمون کی موجود ہیں۔ جن میں پوری وضاحت سے کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم و دینار، مکان و جائیداد کی قسم سے کوئی ورثہ نہیں چھوڑا آپ نے اپنا علم ورثہ میں چھوڑا۔ [1]

---

[1] خیر البشرؐ " مصنف محمد اسمٰعیل آزاد صفحہ ۸۶ مکتبہ معارف الحق کراچی

سیرت طیبہ

مرتبہ امیرالدین
ناظم مدرسہ تعلیم القرآن نواں شہر ملتان

یہ کتاب امیرالدین صاحب ناظم مدرسہ تعلیم القرآن ملتان نے مرتب کی ہے تاریخ ترتیب و اشاعت درج نہیں ہے۔ یہ کتاب ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ ہیں۔ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن کسی خاص نکتہ کیطرف رہنمائی نہیں کی گئی۔ عام واقعات جو دوسری سیرت کی کتابوں میں ملتے ہیں تقریباً دہرا دئے گئے ہیں۔ فہرست طویل ہے خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

مطالعہ سیرت کیضرورت۔ نبی اور اسکی ضرورت۔ اسلام سے پہلے دنیا کی حالت۔ مکہ معظمہ قربانی۔ خانہ کعبہ۔ حضور کا سلسلہ نسب۔ اصحاب فیل۔ غیبی بشارات۔ ظہور قدسی اسمائے مبارکہ۔ زمانۂ بچپن کے عادات و خصائل۔ گلہ بانی۔ امین کا خطاب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ سے نکاح۔ عجائبات کا ظہور۔ آفتاب نبوت کا طلوع۔ رسول اور اسکی خصوصیات۔ خاتم النبیین راہ دعوت کی مشکلات۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ۔ استعداد قبولیت۔ ترک موالات۔ حضرت عمر رضی اللہ طائف کا سفر۔ معراج سنہ ۲۱ھ۔ مدینہ میں اسلام کی ابتداء۔ حضور کی ہجرت مقدسہ۔ تکمیل نماز اور اذان۔ جہاد۔ غزوات کا سلسلہ۔ تحویل قبلہ اور آغاز غزوات۔ غزوہ بدر۔ غزوہ بنی قینقاع۔ غزوہ احد۔ غزوہ بنو قریظہ۔ صلح حدیبیہ۔ اسلام کی سیاست خارجہ۔ غزوہ خیبر سنہ ۷ھ فتح مکہ۔ غزوہ حنین، غزوہ تبوک سنہ ۹ھ۔ وفود کی آمد سنہ ۹ھ۔ ازواج مطہرات۔ عام تعلقات۔

<u>نمونہ اقتباس</u>:۔ ضماد بن ثعلبہ یمن کے رہنے والے تھے۔ منتر اور جھاڑ پھونک سے لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ ان دنوں مکہ آئے اور لوگوں سے یہ سن کر کہ آپ پر جنات کا اثر ہے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اس کا علاج جانتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کا علاج کردوں اور آپ کو اپنا منتر سناؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے مجھ سے سن لو۔ پھر آپ نے ضماد کے سامنے ایک خطبہ پڑھا۔ ضماد کا قلب نور ایمان سے منور ہو گیا اور اسی وقت حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور اپنی قوم کیطرف واپس لوٹ گئے (سیدنا المصطفیٰ ص۲۱)[1]

---

[1] سیرت طیبہ، مرتبہ امیرالدین صفحہ ۲۱۳ ناظم مدرسہ تعلیم القرآن نواں شہر ملتان
مقام اشاعت درج نہیں ہے۔

سیرت کی اس کتاب میں خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے حالات و واقعات زندگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سے ثابت کیے ہیں۔ جہاں کوئی واقعہ بیان کرنا ہوا وہیں قرآن کی آیت سے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کو محمد غوث محی الدین نے قلمبند کیا ہے۔

یہ کتاب معیار سیرت پر پوری اترتی ہے اسلیے کہ اسے قرآن مجید کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ زبان بھی معیاری استعمال کی گئی ہے۔

تاریخ تالیف و اشاعت درج نہیں ہے۔ اسکو "صاحب پریس حیدرآباد دکن" سے شائع کیا گیا۔ اس میں ۲۰۲ صفحات ہیں۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ ہیں۔

فہرست مضامین درج نہیں ہے۔ خاص خاص باب اور عنوانات مندرجہ ذیل ہیں زمانہ جہالت۔ طلوع آفتاب نبوت۔ شہادت نبوت۔ عقد مبارک۔ تعمیر کعبہ زمانہ نبوت کی ابتدا اور تکمیل۔ تبلیغ اسلام۔ جنات کا قبول اسلام۔ نزول وحی معجزہ قرآن۔ تحویل قبلہ۔ آداب نبویؐ۔ ہجرت نبویؐ۔ حضور انورؐ کا آخری حج۔ حجۃ الوداع شمائل۔ حلیہ مبارک۔ صحابہؓ کو خلافت ملنے کی بشارت ——

اقتباس:- پیارے بھتیجے آج تمہاری قوم کے لوگ ایسی ایسی بات کہہ گئے ہیں آپؐ نے اس سخت اور خطرناک موقع پر بھی اسی استقلال اور عالی ہمتی سے جواب دیا۔ فرمایا "اگر مشرکین قریش میرے داہنے ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر مہتاب لا رکھیں گے تب بھی میں اشاعت اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔" ؎

حیات الرسولؐ، محمد غوث محی الدین صفحہ ۵۵ تاریخ اور مقام اشاعت غیر مندرج

(۱۷۹) رسول اللہؐ کے تبلیغی اخلاق

از مولانا سید عبد السلام ندوی
میر خواجہ معین الدین۔

یہ کتابچہ ۳۲ صفحات کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں اور ہر سطر میں

تقریباً ۱۵ الفاظ ہیں اسکو عبد السلام ندوی نے تحریر کیا۔ سن اشاعت درج نہیں

اسے شانی پریس ارتسر نے شائع کیا۔

سیرت کے تبلیغی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسے سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے

زبان سلیس اور آسان استعمال کی گئی ہے۔

اس مختصر کتابچہ میں سیرت کے ایک اہم پہلو "اخلاق" پر روشنی ڈالی گئی ہے

اور یہ کہ آپؐ نے کس طرح تبلیغی مشن کو آگے بڑھایا۔ کن کن طریقوں سے تبلیغ اسلام کو

پھیلایا۔ مصنف نے صحیح احادیث اور قرآن مجید کا سہارا لیا ہے۔

نمونہ اقتباس:۔

ایک یہودی عالم نے جب آپؐ کو تقاضائے قرض میں اسقدر تنگ کیا کہ

ظہر کی نماز سے لیکر فجر تک آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑا تو صحابہ کرامؓ نے اسکو سخت

دھمکیاں دیں لیکن آپؐ نے فرمایا۔ "خدا نے مجھے کسی ذمی پر ظلم کرنیکی

اجازت نہیں دی۔"[1]

---

[1] رسول اللہؐ کے تبلیغی اخلاق، صفحہ ۱۵ از مولانا عبد السلام ندوی

تاریخ درج نہیں ہے۔

سیرت پاک ۱   مرتبہ - بشر محمد شارق دہلوی

سیرت کی یہ کتاب بچوں کیلئے قلمبند کی گئی ہے - زبان نہایت سادہ استعمال کی گئی ہے - کتاب جامع ہے - سیرت کے تقریباً تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے - اس کو بشر محمد شارق دہلوی نے مرتب کیا ہے - کتاب ۱۹۲ صفحات کی ہے - ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۱۳ الفاظ ہیں - سن تالیف درج نہیں ہے - اسکو کارخانہ تجارت کتب فریر روڈ کراچی نے شائع کیا ہے -

زبان میں سلاست اور روانی موجود ہے اسلیے یہ ادبی لحاظ سے بھی قابل قدر ہے -

فہرست طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

اسلام سے پہلے کا عرب، پیدائش، بچپن کے حالات، جوانی اور معاش
شادی، واقعۂ حجر اسود، نبوت اور تبلیغ، خاندان ہاشم کا بائیکاٹ
ہجرت حبشہ، قبائل میں تبلیغ اسلام - معراج، ہجرت مدینہ، مدینہ کی زندگی
جنگ بدر، جنگ احد، صلح حدیبیہ، آخری حج، معجزات، ازواج مطہرات،
حلیہ مبارک، اقوال مبارک -

اقتباس:- زید رضؓ کو ایک دوسرے قریشی نے اس لیے خریدا تھا کہ مکہ کے تماشائیوں کے سامنے اس کے قتل کا تماشا دکھائے گا - جب قاتل تلوار لے کر آگے بڑھا تو ابوسفیان نے پوچھا "سچ کہنا اگر اسوقت تمہارے بدلے محمدؐ قتل کیے جاتے تو تم خوش نہ ہوتے" آپ بولے "خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کیلئے رسول اللہؐ کے پاؤں میں کانٹا بھی لگے"[۱]

---

۱ سیرت پاک - مرتبہ بشیر محمد شارق صفحہ ۷۳ کارخانہ تجارت کتب فریر روڈ کراچی

مرتبہ خواجہ محمد اسلام لاہور
مطبع تعمیر پرنٹنگ پریس
فیروز پور روڈ لاہور

(۴۴۳) محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کا منظر

سیرت کی اس کتاب کو خواجہ محمد اسلام نے مرتب کیا۔ اور تعمیر پرنٹنگ پریس فیروز پور روڈ لاہور سے طبع کروایا۔ کتاب ۸۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں تقریباً ۱۹ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ ہیں۔ کتاب احادیث کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ واقعات و حالات مستند ہیں۔ زبان آسان اور عام فہم ہے۔ اس وجہ سے یہ کتاب معیاری ہے۔ سرمایۂ سیرت میں یہ کتاب اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

حبیب خدا ۔ رسول اکرم اور قرآن ۔ آل اسماعیل ۔ اصحاب فیل ۔ صبح سعادت ۔ عطیۂ خداوندی ۔ روح مصطفی ۔ مدینہ کا سفر اور مادر مشفقہ کی وفات ۔ بتاپرستی سے نفرت ۔ مکہ کے امین تاجر ۔ ازواج مطہرات ۔ سابقین الاولین حضرات کے اوصاف ۔ دیدار الہٰی اور ہم کلامی ۔ پیغمبر آخر الزماں کی شان ۔ سراپائے رسول ۔ معجزات رسول ۔ آؤ مدینہ چلیں وغیرہ۔

اقتباس :- دین کی تکمیل ہو چکی ۔ فرائض نبوت تمام ہو چکے ۔ پیام کی منادی تم کر چکے ۔ حق کیلئے اور حق کے خالق کے حکم سے ۔ خلق کی جانب اپنے دل پر جبر کر کے بہت رجوع رہ چکے ۔ بس اب وقت ہے کہ اپنے اصل ذوق کے مطابق صورۃً بھی تمام تر حق ہی کی طرف رخ کر لو ۔ خالق ہی کی جانب رجوع ہو جاؤ ۔ اسی کی حمد کی تسبیح میں لگ جاؤ ۔ اسی سے استغفار شروع کر دو ۔ اسی سے اپنی حفاظت کی دعائیں کرنے لگو وہ تمہارا رب ۔ جو تمہارا اور سب کا رب حقیقی ہے ۔ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا بڑا ہی رجوع بہ رحمت کرنے والا ہے ۔[۱]

---

[۱] محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ، مرتبہ خواجہ محمد اسلام ص ۵۷۶ مطبع تعمیر پرنٹنگ پریس فیروز پور روڈ لاہور

از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

(۲۲۶) الذکر الحسین فی سیرۃ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) مدینہ پبلشنگ کمپنی

ناشر ایم اے جناح روڈ کراچی

سیرت کی اس کتاب کو مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب نے قلمبند کیا ہے۔ سن تالیف و سن اشاعت درج نہیں ہے۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی اسکے ناشر ہیں۔ اس کتاب میں ۲۱۶ صفحات ہیں لیکن ۲۱۳ صفحات میں سیرت قلمبند کی گئی ہے۔ اور تین صفحات میں کتابوں کا تعارف ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۸ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خدا کا نور۔ باعث ایجاد دو عالم۔ وسیلہ آدم علیہ السلام۔ آفتاب نبوت بنیاد کلمہ۔ دعائے خلیل علیہ السلام۔ ولادت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حلیہ اور غذا کی برکتیں۔ شق صدر سفر شام۔ حلف الفضول۔ حجر اسود کے نصب پر جھگڑا۔ تاریخ کعبہ۔ علمائے یہود و نصاریٰ کا حسد۔ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رویائے صادقہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا حجاب رب کو دیکھنا۔ سب سے پہلے کون اسلام لایا وغیرہ

کتاب کی حسن تحریر میں کوئی کلام نہیں۔ البتہ جذبات سے کام لیا گیا ہے۔ مصنف نے قرآن مجید اور احادیث کا حوالہ بھی دیا ہے۔ کتاب کی زبان عام فہم ہے اسلئے روانی پائی جاتی ہے۔ کہیں کہیں مصنف نے بعض مسائل کو اپنے زور جذبات سے حل کرنیکی کوشش کی ہے۔ زبان اور بیان کے لحاظ سے یہ کتاب معیاری ہے لیکن سیرت کے واقعات کچھ اچھے طرز پر تحریر کیے گئے ہیں۔

نمونہ۔ شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینۂ اقدس کے شق کیے جانے میں بے شمار حکمتیں مضمر ہیں۔ جن میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قوت قدسیہ بالفعل ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی سے مشرف ہونے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے۔[1]

نمونہ۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا جن کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے ایک معزز خاتون نہایت شریف النفس اور پاکیزہ اخلاق اور بہت ہی زیادہ مالدار تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ ان کو طاہرہ اور سیدہ نساء قریش کہکر پکارتے تھے۔[2]

۱؎ الذکر الحسین فی سیرۃ النبی الامین ج ۲ ص ۱۲۷ مولانا شفیع اوکاڑوی

۲؎ ص ۱۶۷ (زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۹۹ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

مطبع تعلیمی بیرون اکبری دروازہ لاہور

سیرت المصطفیٰ ا کو مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے تحریر کیا ہے لیکن سنہ اشاعت کا پتہ نہیں ملتا۔ تعلیمی مطبع بیرون اکبری دروازہ لاہور سے اسکو شائع کیا انھوں نے بھی سن اشاعت تحریر نہیں کیا۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے حصہ اول میں از وقت ولادت باسعادت تا ابتداء سلسلہ غزوات و سرایا کا ذکر ملتا ہے۔ پہلا حصہ ۳۶۰ صفحات کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں ۱۷ الفاظ ہیں۔ تقریباً ۳۲ الفاظ ہر سطر میں ہیں۔

فارسی زبان کی کثرت آمیزش کی وجہ سے وضاحت میں کمی محسوس ہوتی ہے۔

فہرست مضامین طویل ہے۔ مصنف نے مسائل درود شریف وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ سیرت کی یہ کتاب جذبۂ محبت کے تحت تحریر میں لائی گئی ہے۔ اسی وجہ سے مصنف نے پوری پوری کوشش کی ہے کہ سیرت کے تمام واقعات قلمبند کیے جائیں۔ لیکن سیرت نبوی اتنا طویل مضمون ہے کہ کسی طرح بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ سیرت بھی ایسی اکمل ترین شخصیت کی جسکا ثانی کوئی نہیں — ہر سیرت نویس نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق سیرت پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ایسی ہستی کی مکمل سیرت پر قلم اٹھانا ناممکن ہے۔

مولانا ادریس صاحب نے یہ کوشش کی ہے کہ واقعات حقائق کی روشنی میں پیش کیے جائیں اور کسی حد تک مصنف کو اس بارے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مصنف نے ادبی معیار بھی قائم رکھا ہے۔ زبان آسان اور موثر ہے۔

نمونہ:۔ جنت میں ایک بازار لگے گا جس نے یہاں خدائے عزوجل کے ہاتھ اپنی جان و مال فروخت کیا اور سب جان و مال اسکے حوالہ کر دیا اسکو وہاں اختیار ہوگا کہ اس بازار سے جو چاہے بلا قیمت لے لے۔ اسلیے کہ وہ قیمت (جان و مال) پیشگی دے چکا ہے[1]

---

[1] سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول) صفحہ ۲۵ از مطبع تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور

حیات النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

حیات النبیؐ، سیرت کی یہ کتاب اصل میں علامہ شبلی نعمانی کی مستند عربی تاریخ "بدور الاسلام" کے فارسی ترجمہ کا اردو خلاصہ ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ عنایت اللہ منتظم تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ نے قلمبند کیا ہے۔ اسکے سن تالیف کا پتہ نہیں کہ کب لکھی گئی اور کب شائع ہوئی۔ یہ کتاب صرف ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بچوں کے لیے بڑی مفید کتاب ہے۔ ٹائیٹل بڑا خوبصورت ہے ہر صفحہ میں ۱۶ سطور اور ہر سطر میں ۱۱ الفاظ ہیں اور ہر سطر میں ۳ نقطے ہیں۔ زمین پیلی ہے اور الفاظ سیاہ ہیں۔

دیباچہ میں عنایت اللہ مرحوم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بچوں کو انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کا سلسلہ بہت ضروری ہے تاکہ بچے اپنے بزرگوں کے حالات سے باخبر ہوں۔ اس وجہ سے عنایت اللہ صاحب نے ۱۔ حیات النبیؐ ۲۔ سیرت الصدیق رضؓ ۳۔ سیرت عمر رضؓ ۴۔ سیرت عثمان رضؓ مرتب کی ہیں۔ اس کتاب کی زبان عام فہم رکھی گئی ہے۔ اور اس کے ماخذ مستند کتابیں ہیں۔ مثلاً تاریخ الخلفاء، علامہ جلال الدین سیوطی۔ الفاروق شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی، وغیرہ) حالات مختصر طور پر درج کیے گئے ہیں تاکہ چھوٹے چھوٹے بچے اسکو کہانی کے طور پڑھ کر سمجھ سکیں اور انکا علمی، مذہبی خزانہ بڑھ سکے۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں چند غزوات اور جنگوں کا حال دیا گیا ہے مختصر حالات تحریر میں لائے گئے ہیں۔

کتاب کے حسب ذیل عنوانات ہیں۔

دیباچہ۔ سوانح حیات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولادت باسعادت۔ ازواج۔ اولاد، آغاز رسالت، آغاز دعوت، حضرت عمر رضؓ کا ایمان لانا، ہجرت حبشہ، ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات اور آنحضرتؐ کا طائف تشریف لے جانا۔ آغاز انصار۔ ہجرت مدینہ طیبہ۔ جنگ بدر۔ غزوۂ السویق، غزوۂ احد، غزوۂ حمراء الاسد، جنگ رجیع، غزوۂ بیر معونہ، غزوۂ بدر ثانیہ، غزوۂ خندق غزوۂ بنی قریظہ، جنگ بنی مصطلق، عمرہ و صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر۔

اسلام خالدؓ، واقعہ موتہ وغیرہ، فتح مکہ، غزوۂ حنین،
غزوۂ تبوک، وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، شمائل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم۔ نمونہ اقوال مبارک ________

نمونۂ اقتباس:۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوصاف ظاہری و باطنی میں تمام جہان سے
بہتر تھے اور جس قدر صبر و بردباری، عفو و انکسار، شرم و سخاوت، جرأت و
متانت، مروت و جوانمردی اور دلیری، ہمدردی آپؐ میں پائی گئی کسی کو
میسر نہیں ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ آپ ہمیشہ پاک و صاف رہتے، ستھرا لباس
پہنتے۔ خوشبو کو بہت پسند فرماتے اور اکثر استعمال میں لاتے تھے۔ آپؐ
نہایت تیز عقل۔ شیریں گفتار۔ پاکیزہ اخلاق اور خوش عادت تھے۔"[1]

۱؎ حیات النبیؐ صفحہ ۲۷ تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

(۴۷۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق — از مولانا رحم الہٰی شاہ صاحب نقشبندی

(پہلا و دوسرا حصہ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ مختصر کتاب جو ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اسکو مولانا رحم الہٰی نقشبندی صاحب نے تحریر کیا ہے۔ اور اسکو ادارہ آفتاب ہدایت بل بنگش دہلی نے شائع کیا ہے۔ سن اشاعت تحریر نہیں ہے۔ اس کتاب میں صرف سیرت کے ایک پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یعنی اخلاق حسنہ بیان کیے گئے ہیں یہ کتابچہ اصل میں تقریر کی شکل میں ہے جو مولانا نے تبلیغ کے سلسلے میں کی جیساکہ اوپر بتایا گیا ہے کہ کتاب میں ۱۱۲ صفحات ہیں ہر صفحہ میں تقریباً ۱۸ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۲ الفاظ اور ۱۶ لفاظ ہیں۔ نثر کے ساتھ ساتھ نظم بھی موجود ہے کہیں کہیں اشعار کی مدد سے دل کی بات بیان کی گئی ہے۔

اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کیے گئے ہیں۔ جو سیرت کا اہم جز ہے اس اعتبار سے یہ کتاب سرمایۂ سیرت میں شمار ہو سکتی ہے زبان بھی سلیس استعمال کی گئی ہے۔ ادبی اعتبار سے بھی یہ کتاب مالامال ہے۔

فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے

۱۔ رسول اللہؐ کے اخلاق ۲۔ عرب میں زمانۂ جاہلیت۔ عورت کی حالت شیطان کا نار۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا نزول۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت۔ ولادت کا بیان نظم میں۔ مبارک ہو کہ ختم المرسلین تشریف لے آئے۔ سلام۔ حلیمہ سعدیہ کا حضورؐ کو دودھ پلانے لے جانا۔ قافلے کی گھر کی طرف واپسی۔ حضرت آمنہ رضؓ کا شوہر کی قبر پر جانا۔ آپکیؐ والدہ کا انتقال۔ آپؐ کے دادا کا انتقال۔ تعمیر کعبہ حضورؐ کے متعلق لوگوں کی رائے۔

عرب کا قحط ۔ حضرت خدیجہ رضؓ کی تجارت کے لیے جانا ۔ حضرت خدیجہ رضؓ سے شادی ۔ حضرت خدیجہ رضؓ کا حضورؐ کے پاس پیغام ۔ ایفائے عہد کا ایک واقعہ ۔ غارِ حرا میں عبادت ۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا وحی لے کر نازل ہونا ۔

نمونۂ اقتباس :۔

لوگو! یہ وہ نبیؐ ہیں جو ہزارہا میل کے گہرے دوزخ کے کنوئیں سے امت کے ہزاروں گنہگاروں کو کھینچ کر باہر لائیں گے ۔ اس مبارک ذات کے لیے یہ حقیر سا کنواں کیا چیز تھا ۔ جب حضور اکرمؐ نے ابوجہل کو باہر نکال کر فرمایا ۔ اب اپنا وعدہ وفا کرو ۔ کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ ۔ محمد رسول اللّٰہ پڑھو ۔ لعین شقی ازلی نے اپنا منہ پھیر کر یہ کہا کہ مجھے آج معلوم ہوگیا آپ پورے جادوگر ہیں ۔ سچ یہ ہے کہ ان کافروں میں سے تھا جن کے دلوں میں خدا نے شقاوت کی مہر لگادی تھی ۔ یہ کسی طرح بھی مسلمان نہ ہوسکتا تھا ۔ [1]

---

[1] رسول اللّٰہؐ کے اخلاق" مرتبہ رحم الٰہی صفحہ ۶ ادارہ آفتاب رسالت پبلشنگ دہلی

خطیب قرآن" نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم (از سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی)

سیرت کی اس کتاب کو سید مرتضیٰ حسین نے قلمبند کیا ہے۔ کتاب بظاہر ۲۷۰ صفحات پر مشتمل ہے لیکن سیرت پر اتنا اچھا مواد نہیں ہے جو ایک سیرت کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ سن تالیف واشاعت بھی درج نہیں ہے۔ اس کتاب کو شیخ نیاز احمد نے طبع کیا ہے اور علمی پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔

فہرست مضامین بڑی طویل ہے جسکا احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ خاص بات اس کتاب کی یہ ہے کہ اہم مقامات کے ۳۲ نقشے اور مرقعے بھی شامل ہیں۔ دوسری خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے قرآن کی روشنی میں سیرت کی جھلک دکھائی ہے۔ ہر صفحہ میں تقریبا ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۶ الفاظ۔

یہ کتاب جس میں سیرت کے کئی اہم پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے اور واقعات حقائق کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں قرآن مجید اور احادیث سے سیرت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کو سیرت کے سرمایہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب بڑی خوبیوں کی مالک ہے۔

فہرست تصاویر ونقشہ جات حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقشہ ملک عرب ۲۔ تصویر کعبہ معظمہ ۳۔ تصویر خریطہ مکہ ۴۔ رسم حرم مکی ۵۔ حجر اسود ۶۔ تصویر جبل نور ۷۔ مولد فاطمہؓ ۸۔ جنت المعلیٰ ۹۔ مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ۱۰۔ مزار حضرت آمنہؓ ۱۱۔ تصویر مزار ابو طالب ۱۲۔ قبر مبارک ام المومنین خدیجہؓ ۱۳۔ تصویر مسجد عقبہ ۱۴۔ نقشہ مدینہ منورہ ۱۵۔ عرب کی ایک پرانی گڑھی کے آثار اور کھنڈر ۱۶۔ شہر کی فضائی تصویر ۱۷۔ نقشہ میدان بدر ۱۸۔ تصویر شہر بدر کے چند مکان ۱۹۔ تصویر شہر بدر کا طائرانہ منظر ۲۰۔ تصویر کوہ احد ۲۱۔ تصویر چشمہ بدر ۲۲۔ تصویر احد میں آرام گاہ مومنین ۲۳۔ تصویر قبر حمزہؓ ۲۴۔ میدان خندق ۲۵۔ مسجد علیؓ وابوبکرؓ

۲۶۔ تصویر سکہ ہرقل ۲۷۔ تصویر مکہ معظمہ اور حرم ۲۸۔

نقشہ ملک عرب ۲۹۔ منظر حرم نبوی ۔

نمونۂ اقتباس :۔

"ان الدین عند اللہ الاسلام" کا بنیادی تصور تھا کہ تمام

روئے زمین پیغام خداوندی سن لے ۔ دعوت الٰہی کے لیے غیر معمولی

فوق فطرت سروش غیبی استعمال نہیں ہو سکتا ۔ عام روزمرہ کے

وسائل میں اس وقت اتنی وسعت نہ تھی کہ ہوائی جہاز یا بین الاقوامی

معاہدے کے ذریعے ایک آواز پہنچانے کی کوشش ہوتی ۔ بس یہی ممکن تھا کہ

ممکن ذرائع سے باہوش و عقل افراد خصوصی نمائندوں کو دعوت سے

آشنا کیا جاتا ۔ اب یہ ان کا فرض تھا کہ وہ اس سنے ہوئے

پیغام کو عام کرتے ۔ [۱]

---

[۱] خطیب قرآن ، از سید مرتضیٰ حسین فاضل صفحہ ۳۵۵ علمی پرنٹنگ پریس

لاہور

"شانِ رسالت" ازمولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب

کتب خانہ صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر۔ بارسوم

شانِ رسالت، یہ ایک کتابچہ ہے جسمیں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ شروع شروع میں منطقی طور پر سیرت پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتابچہ صرف ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ اور ۱۶ نقطے ملتے ہیں۔ سن تالیف تحریر نہیں ہے۔ البتہ مقام اشاعت "کتب خانہ صدیقیہ بیرون بوہر دروازہ ملتان شہر مندرج ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ لفظ "شان" کے منطقی معنی بڑے احسن طریقہ پر بیان کیے گئے ہیں۔

یہ کتابچہ اگرچہ بظاہر مختصر نظر آتا ہے لیکن عقیدت و محبت سے قلمبند کیا گیا ہے اور سیرت کے کچھ پہلوؤں پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے۔ خاص کر لفظ "شان" کو بڑے اچھے طریقہ سے سیرت سے منسوب کیا گیا ہے۔ زبان آسان استعمال کی گئی ہے اسلیے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی اس لحاظ سے کتابچہ سیرت اور ادب دونوں معیار پر پورا اترتا ہے۔ فہرست مضامین بڑی طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

۱۔ شانِ رسالت۔ شان کی تعریف۔ حال کی وجہ تسمیہ۔ حال اور عمل۔ غلبۂ حال و بلا حال کی ایک مثال۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا فہم۔ حال کی قسمیں۔ محبت کے مدارج۔ منہ پر تعریف کرنے کی ممانعت۔ نسب بغیر عمل کے بیکار ہے۔ نصوص شرعیہ میں تعارض نہیں ہوتا۔ شانوں کا اختلاف۔ اور اہل اللہ کی شانیں۔ صاحب شان اور صاحب مقام۔ شانِ رسالت۔ شریعت محمدیہ کی کمال جامعیت۔ دربار الٰہی میں خاتم الانبیاءؐ کا مقام۔ مقام محمود۔ خوش نصیب آنکھیں۔ اعترافِ عجز۔ حیات المسلمین۔ وغیرہ

نمونۂ اقتباس:۔ صحابہؓ کی شانیں جن کے رنگ ہزاروں ہیں۔ کسی پر شانِ علم غالب ہے کسی پر شانِ عشق کسی پر شانِ اخلاق غالب ہے۔ کسی پر شانِ عمل۔ کسی پر شانِ ناز غالب ہے کسی پر شانِ ناز۔ کسی پر شانِ سیاست غالب ہے۔ کسی پر شانِ دیانت کسی پر شانِ جلوت غالب ہے کسی پر شانِ خلوت کی ہزاروں شانیں آئے دن

جس جس مجمع شئون اور مرکز احوال سے آتی ہیں تو اسکی مجموعی شان کیا ہوگی۔ ۱

" قاری محمد طیب صاحب نے اس کتابچہ پر خوب محنت کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ کتابچہ معلوماتی ہے ______ تبلیغی زبان استعمال کی گئی ہے اسلیے اسمیں اثر ہے۔ لیکن مولف نے سیرت پر سیر حاصل بحث نہیں کی کہیں کہیں ہلکی ہلکی روشنی پڑتی ہے۔ قرآن کی آیات و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی سہارا لیا ہے۔

مختصر یہ کہ کتابچہ دلی جذبات کی بولتی ہوئی تصویر ہے

---

۱ " شان رسالت " قاری محمد طیب صفحہ ۳۹ کتب خانہ صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر۔

(۴۵۶) اصلاحاتِ کبریٰ — مصنفہ - مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری

سیرت کی اس کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جن ایام آشوب میں ختم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم ناسوت میں قدم رنجہ ہوئے اس وقت صفحہ ہستی پر عموماً اور سرزمین عرب میں خصوصاً کیا کیا خرابیاں اور برائیاں رونما تھیں اور دنیا کے سب سے بڑے مصلح اعظمؐ نے ان کو کسطرح دور کیا اور ایس کیا کیا اصلاحات فرمائیں جن سے ساری دنیا میں اسلامی انقلاب برپا ہوا۔

اس میں سیرت کے شروع کے واقعات مندرج ہیں۔ معیار سیرت کا جہاں تک تعلق ہے اسپر یہ کتاب پوری نہیں اترتی — البتہ ادبی معیار قائم رکھا گیا ہے۔

کتاب ۷۹۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۲ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں اسکو مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے تحریر کیا ہے۔ اسکی سن تالیف اور سن اشاعت درج نہیں ہے۔ اسکو عملی پرنٹنگ پریس لاہور نے طبع کرا کے کتاب منزل لاہور سے شائع کیا۔ فہرست مضامین طویل ہے اور فصل ۸۳ پر پوری کتاب مشتمل ہوئی ہے

نمونۂ اقتباس :- منکرین حشر و نشر کا زیادہ انکار انسان کی آخری حالت پر مبنی تھا وہ کہتے تھے کہ انسان مرکر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اسکے اجزائے بدن منتشر ہو جاتے ہیں پھر ان اجزاء کا باہم جمع کرنا اور بدستور اول اسی قالب میں سیکڑوں ہزاروں سال کے بعد جان ڈالنا اور اسکی مدت العمر کے اقوال افعال اور جملہ حالات و واقعات کا قلمبند ہونے کے بعد خدا کے سامنے پیش ہونا جیسا کہ قرآن اور پیغمبر اسلام کا دعویٰ ہے فہم میں نہیں آتا

---

[۱] اصلاحات کبریٰ ص ۹۳ ابوالقاسم رفیق دلاوری

(۴۵۵) تذکار مقدس، (تقریر سیرت) از مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی تقریر جو انھوں نے سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں کی اسکی یہ کتابی شکل ہے جسمیں انھوں نے سیرت کے بعض پہلوؤں پر بڑی بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتابچہ صرف ۸۰ صفحوں کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں — سنِ تصنیف اور سنِ اشاعت درج نہیں ہے البتہ مقام اشاعت موجود ہے۔ اسکو سید سرور شاہ گیلانی نے ہدایت منزل سعدی پارک مزنگ لاہور (اور ویسٹ ڈپو ۹۲ پریڈی اسٹریٹ کیمپ کراچی) سے شائع کیا گیا — ادبی لحاظ سے اس کا مقام ہے لیکن سیرت کے خزانہ میں اس کا شمار کرنا مشکل نظر آتا ہے۔

خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیرت کے کن کن پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ روحانی تربیت۔ تکمیل ہدایت، امتِ مسلمہ کی تاسیس کس کی یاد رکھے۔ شاہان عالم۔ بے سود تذکار۔ دور جدید۔ صراط مستقیم۔ تقسیم مذاہب۔ حضرت مسیح علیہ السلام۔ آرین سلسلہ۔ ولادت باسعادت۔ عالمگیر پیام۔ قدوسیت کبریٰ کائنات ہستی کی محبوبیت اعلیٰ۔ وحدہٗ لاشریک۔ جشن حصول و ماتم ضیاع۔ ظہور و مقصد ظہور۔ آتشیں شریعت۔ استبدال نعمت۔ یادگار حرمت۔

نمونۂ اقتباس:۔ بلاشبہ محبت نبوی اور عشق محمدیؐ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق و شوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی قیمتی حفاظت کرو کہ یہ تمہارا یہ عشق الٰہی ہے تمہاری یہ محبت ربانی ہے۔ تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے تم اس وجود مقدس و مطہر کی محبت رکھتے ہو جسکو تمام کائنات انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کیلئے چن لیا اور محبوبیت عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے وجود اقدس پر راست آیا۔ کرۂ ارض کی سطح پر انسان کیلئے بڑی سے بڑی بات جو کہی جا سکتی ہے زیادہ سے زیادہ جو عشق کیا جا سکتا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ مدح و ثنا جو کی جا سکتی ہے غرضکہ انسان کی زبان انسان کیلئے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کر سکتی ہے وہ سب کا سب اسی ایک کامل و اکمل کیلئے ہے۔ اور اسکا مستحق اسکے سوا کوئی نہیں۔[1]

---

[1] تذکار مقدس۔ از مولانا ابوالکلام آزاد ص ۲۵ سید سرور شاہ گیلانی پرنٹر و پبلشر نے مرکنٹائل پریس لاہور سے چھپوا کر لاہور سے شائع کیا۔

معجزات خیر الانام ؐ

(۵۲۹)

اس کتاب کو شبیر حسن چشتی نظامی نے تحریر کیا ہے۔ جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے کہ اس میں صرف معجزاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے کوشش یہ کی ہے کہ کوئی بھی معجزہ رہ نہ جائے۔ اس طرح ۲۵۹ معجزات کو قلمبند کیا ہے۔

اس کتاب کی خاص بات یہی ہے کہ مصنف نے اپنی خداداد صلاحیت سے معجزے اکٹھا کر کے کتابی شکل دیدی ہے جس میں پیدائش عالم سے قیامت تک کی نشانیاں موجود ہیں۔ اس رسالہ (کتاب) کا ماخذ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی مشہور تصنیف "الخصائص" ہے یعنی اس کا ترجمہ ہے۔

چونکہ مصنف نے معجزات کو یکجا کر کے کتابی شکل دیدی ہے اسلیے سیرت کے صرف ایک پہلو پر روشنی پڑتی نظر آتی ہے۔ البتہ سیرتِ خاص کا ذکر نظر نہیں آتا۔ البتہ معجزات حقائق کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں۔ ادبی معیار بھی قائم رکھا گیا ہے۔ زبان آسان اور عام فہم بھی ہے اور موثر بھی ——

یہ کتاب ۲۳۲ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۸ سطور اور ہر سطر میں ۱۵ الفاظ ہیں۔ ہر سطر میں ۲۰ نقطے ہیں۔ سب سے پہلے اس کتاب کو آشانہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی والوں نے شائع کیا۔ پاکستان میں اسکو شائع کرنے کے حقوق مولانا فیوض الرحمٰن صاحب عثمانی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور کو حاصل ہیں۔ کتاب کب لکھی گئی؟ اور کب شائع ہوئی اس پر درج نہیں۔

فہرست مضامین بہت طویل ہے جن میں سے خاص خاص حسب ذیل ہیں۔

ظہور نور محمدیؐ، حضورؐ کی شانِ محبوبیت، شب بعثت حضورؐ کا قول، حضورؐ کا نام عرش پر منقوش ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا۔ حضورؐ کے نام کی برکت۔ اصحاب رسولؐ کا ذکر کتب سماوی میں، زبور میں صحابہ رضٰ کرام کا ذکر، حضرت صدیق رضٰ کا

حلیہ کتب سابقہ میں - حضرت فاروق رضؓ کا حلیہ کتب سابقہ میں - حضورؐ کے اجداد میں کوئی بے نکاح نہ تھا - حضرت آدم علیہ نے حضورؐ کی زیارت کی - ابلیس کا آسمان پر داخلہ بند، بت اوندھے ہو گئے - بی بی حلیمہ رضؓ کے گھر میں خیر و برکت شق صدر، خاتم نبوت - حضورؐ کے پسینہ کا اعجاز - حضورؐ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے - قرآن شریف کا اعجاز، معجزہ شق القمر، حضورؐ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری - حضورؐ سے ایک اونٹ کی شکایت، بکری کا بھنا ہوا گوشت بولا - حضورؐ کے غلام کو شیر نے راستہ بتایا - حضورؐ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے - توبہ کا دروازہ کب بند ہوگا -

اقتباس:-

سلمہ بن الاکوع رضؓ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ حنین میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جس وقت گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور شاھت الوجوہ فرما کر لشکر کفار کی طرف پھینکی جو تمام لشکر کفار کی آنکھوں میں بھر گئی اور اسی وقت پشت پھیر بھاگ گئے (مسلم)

"حضورؐ نے فرمایا کہ شریعت میرے اقوال کا نام ہے، طریقت میرے افعال کو کہتے ہیں - معرفت میرے اعمال ہیں اور حقیقت میرے احوال کا نام ہے" [۳]

---

[۱] معجزات خیر الانام شبیر حسن چشتی نظامی صفحہ ۱ (بیسیں نوٹ؟) آستانہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی (محبوب المطابع برقی پریس دہلی)

[۲] " " ص ۱۹۲ (حدیث مسلم)

[۳] " " ص ۱۲

سید محمد ساجد ندوی

انوار

سیرت کا یہ کتابچہ ۱۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اسکو محمد ساجد کاظمی ندوی نے تحریر کیا۔ تاریخ تالیف درج نہیں ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۷ سطور ہیں اور ہر سطر میں اندازاً ۹ الفاظ ہیں۔ اس میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ایک ہلکی سی روشنی ڈالی گئی ہے ۸۰ عنوانات ہیں جنمیں خاص خاص یہ ہیں۔

مصنف نے تالیف کرتے وقت ضعیف احادیث کا سہارا لیا ہے اسلیے واقعات حقائق سے دور معلوم ہوتے ہیں۔ یہ کتاب جذبات و محبت کی آئینہ دار ہے لیکن سیرت کے سرمایہ میں اسکا کیا مقام ہے یہ کہنا مشکل ہے البتہ زبان کے اعتبار سے یہ کتاب وزن رکھتی ہے۔ خاص خاص عنوانات

تمہید۔ دور اعظم ۲۔ یقین محکم ۳۔ کائنات کا مرکز و محور ۴۔ حب رسول ۵۔ حدیث محبت ۶۔ حیاۃ تازہ کا چشمہ

صلوات

عظمت صلوٰۃ وسلام پر چند عظیم اشارات۔ حافظ ابن قیم کے عظیم کلمات۔ واقعات ـ ایک بار صلوٰۃ پر دس بار نزول رحمت۔ ھدیہ صلوٰۃ پر عطیۂ رب ایمان کامل کی راہ۔ باپ کی محبت کی قربانی کا ایک منظر۔ بارگاہ رسالت میں۔

نمونہ:-

"مدینہ منورہ کے ایک امیر نے جمعہ کا خطبہ دیا، خطبہ میں درود پڑھنا بھول گیا۔ جب وہ خطبہ تمام کرکے نماز کی طرف متوجہ ہوا لوگوں نے ہر چہار طرف سے آوازیں بلند کیں۔ منبر پر آتے ہوئے کہا اے لوگو! شیطان انسان کو بہکانے سے کسی وقت چوکتا نہیں اس نے آج ہمیں بھی آ لیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بھلا دیا۔" [1]

---

[1] "انوار" مصنف سید محمد ساجد ندوی ص ۱۰۲-۱۰۳ تاریخ و جگہ نامعلوم

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم   از مولوی حافظ سید جلال الدین احمد جعفری زینبی
"   انوار احمد نے طبع کروایا - الہ آباد

(۴۵۹)

اس جامع کتاب میں مصنف نے جملہ واقعات و حالات لکھنے کی کوشش کی ہے اور تحقیق سے بھی کام لیا ہے - اسکی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے سیرت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور تاریخ بھی بتائی ہے کہ سیرت کیونکر لکھی گئی ؟ اسکو سید جلال الدین احمد جعفری نے قلمبند کیا ہے - سن تالیف درج نہیں ہے اسکو انوار احمد الہ آبادی نے طبع کروایا ہے - سیرت کے سرمایہ میں یہ قابل قدر اضافہ ہے - زبان و بیان پُر اثر ہے -

کتاب ۱۹۴۷ء سے پہلے کی معلوم ہوتی ہے - کتاب ۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۲۱ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۷ الفاظ ہیں - فہرست طویل ہے - خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں -

ابتدائے اسلام میں لوگ لکھنا جانتے تھے یا نہیں ؟ - تصنیف و تالیف کی ابتداء - عرب - ادیان عرب - حضورؐ کا سلسلۂ نسب - مسلمانوں پر کفار کے مظالم - حضورؐ کا قبائل عرب کا دورہ - مسجد نبویؐ اور حجروں کی تعمیر - اذان کی ابتداء - اصحاب صفہ - غزوات کا سلسلہ - فتح مکہ - حجۃ الوداع - حکومت اسلام کی طرز و شائستگی - وفات - شمائل محمدیہ - آپؐ کے معمولات - ازواج مطہرات - معجزات - آیات - دلائل - مناجات منظوم وغیرہ

اقتباس:- "مسلمانوں نے اتنا ہی نہیں کیا کہ اپنے پیغمبرؐ کے حالات قلمبند کیے بلکہ آپؐ کے اقوال و افعال و حالات کو صحت کے ساتھ لکھنے کے لیے آپؐ کے دیکھنے والوں اور ملنے والوں میں تقریباً ۱۳ ہزار اشخاص کے نام اور حالات قلمبند کیے تاکہ اس کا یقین ہو سکے کہ ان سے حضورؐ کے جو حالات معلوم ہوئے وہ اعتبار کے قابل ہیں یا نہیں" [1]

" - فتح مکہ کے بعد اس تیزی سے اسلام پھیلا کہ تین ماہ میں تو سارے حجاز نے اسلام قبول کر لیا اور تین سال یعنی ۸ھ-۹ھ-۱۰ھ میں یمن - بحرین - یمامہ - عمان - عراق اور شام وغیرہ ہر جگہ اسلام پھیل گیا - اسلام نے دین قبول کرانے کے لیے کبھی تلوار نہیں اٹھائی - حق سچائی اور اخلاق سے بڑھا -" [2]

۱؎ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲ مولوی حافظ سید جلال الدین احمد جعفری الہ آباد (انڈیا)

۲؎ "   "   "   "

(۴۹۰)

بلاغ مبین یعنی مکاتیب سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم   از محمد حفظ الرحمان سیوہاروی

سیرت کی یہ منفرد کتاب ہے جسکا موضوع واحد حرف فرامین مقدسہ کی جمع و ترتیب اور ان سے متعلق بیش قیمت تاریخی حوالہ جات و اسانید کا پوری محنت و جانفشانی کے ساتھ بہم پہنچانا ہے۔ جو خالص تبلیغ اسلام کی غرض سے لکھے گئے ہیں۔

اس کتاب میں سیرت کا وہ حصہ شامل کیا گیا ہے جو تبلیغ پر مبنی ہے۔ مصنف نے یہ کوشش کی ہے کہ جو خطوط (مکاتیب) بادشاہوں، افراد کو بسلسلہ اسلام روانہ کیے ہیں انکو جمع کر کے تبلیغ کے طریقۂ کار سے آگاہ کیا جائے سیرت کے سرمایہ میں اسکو شامل کرنا ناگزیر ہے اسلیے کہ تبلیغ کا یہ حصہ سرمایہ سیرت ہے۔

کتاب ۲۹۶ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۰ الفاظ ہیں۔ اسکو محمد حفظ الرحمان نے تحریر کیا ہے سن تالیف اور سن اشاعت درج نہیں ہے۔ فہرست طویل ہے۔ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے۔

پہلے حصے کا نام اصول تبلیغ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دین کی نشر و اشاعت اور کلمۂ حق کے اعلاء حقیقی کا صحیح طریقہ کیا ہے اور اسلام نے اس کے لیے کیا اصول وضع کیے ہیں۔

دوسرا حصہ:۔ فرامین سیدالمرسلین کے عنوان سے معنون ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین مقدسہ کو جمع کیا گیا ہے جو آپؐ نے دنیا کے مختلف بادشاہوں کے نام روانہ فرمائے تھے۔ کتاب کا یہ حصہ مہتم بالشان ہے یہ حصہ درحقیقت مصنف کی وسیع النظری، دقیقہ رسی اور مہارت علمی کا شاہد عدل ہے۔

تیسرا حصہ:۔ تاریخ و سیر کے نام سے موسوم ہے اسمیں وہ تمام معرکۃ الآراء مباحث ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام اور مکتوب سلاطین عالم جنکے نام یہ

فرامین ارسال کیے گئے تھے۔ انکے اس دعوتِ نبوت کو قبول یا انکار کرنے سے
پیدا ہو گئے ہیں —
اس کتاب میں ضعیف احادیث اور روایات کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔
حقائق سے کام لیا گیا ہے —

نمونۂ اقتباس :-

"وہ ایک خدا کی عبادت کا حکم کرتا ہے۔ شرک سے منع کرتا ہے
نماز، راست گوئی، پاکدامنی کی تعلیم دیتا ہے۔ سو یہ تمام باتیں اگر
سچی ہیں تو میری اس پائیگاہ تک قبضہ ہو جائے گا۔ مجھ کو یہ تو ضرور
خیال تھا کہ ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ لیکن یہ تو ہرگز گمان نہ تھا کہ وہ
عرب میں پیدا ہوگا اگر میں اسکے پاس جا سکتا تو اسکے پاؤں دھوتا"[1]

---

[1] بلاغ مبین، محمد حفظ الرحمان سیوہاروی صفحہ ۱۱۲

"النبی الامیؐ"

علامہ شیخ احمد بن محمد حجر قطر
مترجم:- مختار احمد سلفی ندوی

ہندوستان کے ایک مقالہ نگار (نام نہیں دیا) نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے قبل لکھنا پڑھنا جانتے تھے بالکل غلط اور حقیقت کے خلاف ہے۔ آپؐ نہ نبوت سے قبل قاری اور کاتب تھے نہ بعد میں۔ اس کا جواب شیخ احمد بن حجر نے جنکا تعلق قطر سے ہے مدلل دیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مختار احمد سلفی ندوی خطیب جامع مسجد مومن پورہ بمبئی نے کیا ہے۔ سن تصنیف درج نہیں ہے۔ سن اشاعت اور ترجمہ بھی درج نہیں ہے۔ اسکو یونیورسل لیتھو پریس ۲۳ نوروجی اسٹریٹ بمبئی ۲ سے شائع کیا گیا۔ اس میں ۲۲۴ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۰ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۶ الفاظ ہیں۔

یہ کتاب درحقیقت ایک ناسمجھ مقالہ نگار کا جواب ہے اور سیرت کے کچھ پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اسلیے اسکو سیرت میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ مترجم نے زبان بھی آسان اور عام فہم استعمال کی ہے اسلیے ادبی معیار بھی پایا جاتا ہے۔

فہرست طویل ہے اور ۸۳ عنوانات مندرج ہیں۔ خاص خاص عنوانات درج ذیل ہیں
آپؐ کا نسب۔ ولادت باسعادت۔ رضاعی مائیں۔ والدہ کی وفات۔ دادا کی وفات
حرب الفجار۔ خفیہ تبلیغ۔ اعلانیہ تبلیغ۔ طائف کا سفر۔ غزوۂ بدر۔ غزوۂ خندق
حجۃ الوداع۔ لسان العرب۔ سیرت طیبہ۔ نبیؐ کے امی ہونے کے بارے میں شہادتیں۔

اعتراضات اور انکے جوابات — (اقتباس)

اگر کسی نے آپکو پڑھایا ہوتا تو استاد کی حیثیت سے آپؐ اسے صحابہؓ کے سامنے پیش کرتے اور ان کا احترام واعزاز فرماتے اور خود معلم بھی لوگوں سے اسکا چرچا کرتا۔ لیکن یہ مسلمات میں سے ہے کہ ایسی کوئی بات بھی تاریخ کے پردے پر نہیں آئی۔[1]

لکھنا پڑھنا سیکھنے کیلیے خاص وقت چاہیے اور جن ملکوں میں تعلیم کا چرچا نہیں وہاں تو اور زیادہ لہذا اگر آپؐ اپنی تعلیم کی کوشش کرتے تو آپؐ کو سخت مشکلات سے دو چار ہونا پڑتا۔ اور آپؐ اسکو کسی سے چھپا نہیں سکتے تھے۔ لوگ کسی نہ کسی طرح دیکھ ہی لیتے۔ جبکہ آپؐ ہمیشہ اپنے امی ہونے کا بانگ دہل عوام میں اعلان فرماتے رہے[2]

---

[1] النبی الامیؐ، علامہ شیخ احمد بن حجر ص ۱۵۲ یونیورسل لیتھو پریس نوروجی اسٹریٹ بمبئی سے شائع کیا گیا
[2] " مترجم مختار احمد سلفی ص ۱۵۲
"

"گنبد خضراء"

از محمد معراج الاسلام بی۔ اے
صدر مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سرگودھا
مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور
(مکتبہ ضیاء حرم بھیرہ ضلع سرگودھا)

یہ کتاب جس میں گنبد خضراء کی تاریخ اور واقعات جو اس سے متعلق ہیں درج کیے گئے ہیں اسکے ساتھ ساتھ سیرت نبوی پر بھی ہلکی سی روشنی ڈالی گئی ہے۔ زیادہ زور مصنف کا گنبد خضراء تک ہے۔ مصنف نے فرقہ قادیانی اور وہابیہ پر بھی بحث کی ہے۔ کتاب جذبات کی نذر ہوگئی ہے اسلیے اصل واقعات پر روشنی نظر نہیں آتی۔

ادبی لحاظ سے اسکو مقام حاصل ہے البتہ سیرت میں اس کا شمار کرنا مشکل ہے سیرت کے ایک پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے اسلیے اس کتاب کی سیرت میں شمار کیا جا سکے۔

اس کتاب میں ۲۶۸ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں اور ہر سطر میں ۱۸ الفاظ ہیں۔
اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ گنبد خضراء کا فوٹو کئی طرح سے دیا گیا ہے۔

فہرست طویل ہے۔ خاص خاص ابواب مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا باب۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض کا حجرہ شریفہ۔ دوسرا باب۔ وصال شریف سے پانچ روز پہلے تیسرا باب۔ روضۂ اقدس میں۔ چوتھا باب۔ حضرت صدیق اکبر رض آپ کا وصال اور تدفین پانچواں باب۔ حضرت فاروق اعظم رض شہادت اور تدفین چھٹا باب۔ گنبد خضراء کی تعمیر کی تدریجی مراحل ساتواں باب۔ گنبد خضراء کی اعجازی شان۔ آٹھواں باب۔ گنبد خضراء کی زیارت۔ نواں باب۔ گنبد خضراء کی سیاحت کے زائرین۔ وغیرہ

نمونۂ اقتباس:—

حضور ﷺ نے کمال شفقت سے انھیں اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ حضرت عائشہ رض نے چادر اوپر لے لی اور اپنی ٹھوڑی جان جہاں کے مبارک کاندھے پر رکھدی اور روئے انور کے ساتھ چہرہ لگا کر جنگی کمالات کا مظاہرہ دیکھنا شروع کر دیا۔ اس شان قربت اور خصوصی عنایت کے نورانی جلوے کے سے اشتیاق دیکھیں جب طبیعت سیر ہوگئی تو پیچھے ہٹ گئیں ص۲۹ [1]

---

[1] گنبد خضراء۔ محمد معراج الاسلام صفحہ [illegible] بخاری شریف مکتبہ قادریہ لاہور

از حسن

نورنامہ (منظوم)   صفحات ۸۸ تا ۱۰۵   کل صفحات ۱۰۷   (۴۶۴)

ہر صفحہ میں ۱۳ اشعار قلمی اور ہر دو مصرعوں میں اندازاً ۱۲ الفاظ ہیں

نمونہ :- شروع [1]

خداوند عالم کا پالنہار + سرانا بھوت ھی ہیں سزاوار

جو کوئی نیک ہی ہوں پرہیزگار + کیا عاقبت کا — برقرار

محمد نبی پر صلوات وسلام + سبھی ہیں آل پر ہوں اصحاب تمام

نمونہ :- درمیان —

جو اس نور کی انگ دوائی سوں ہوا + دو قطرہ جیسے دو فرشتے ہوئے

ابھی لگ بچاس ہزاراں بہار + آنکھیں اس تارے کی برجارہ تہار

تھا کچھ ہمارا اپنا نور جو + صفت نور کا بات بوجھ سفر

نمونہ :- اخیر :-

محمد نبی مصطفیٰ پہ سلام + ہزاراں صلوات و لاکھاں تمام

حسن بندہ عاجز گنہگار ھی + نبی کا کرم دیکھوں درکار ھی

الہیٰ نبی کی برکات سوں + گنہ بخش اسکا عنایات سوں

نکہ رکھ تون اپنی بندہ سیں الہیٰ + بلیات غیبی سوں ھوئی جدے لیسی

اس نورنامہ کا سن تصنیف درج نہیں ہے - زبان قدیم ہے ۔ نسخہ کامل ہے لیکن

بعض الفاظ دھندلے تحریر ہیں جسکی وجہ سے سمجھنے میں کافی دقت ہوتی ہے -

مفہوم پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت و عقیدت ہے -

یہ نسخہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے منظوم شکل میں ہے اس میں ۱۰۷ صفحات ہیں

لیکن صفحہ ۸۸ تا ۱۰۵ پر نورنامہ درج ہے ہر صفحہ میں ۱۳ اشعار ہیں اسکو حسن نے

تحریر کیا ہے ۔ کتاب شکستہ حالت میں ہے ۔ ادبی لحاظ سے اس دور کی عکاسی کر رہی ہے

جبکہ اردو شروع ہو رہی تھی - قدیم اردو ہے

---

[1] نورنامہ از حسن ص ۸۸ نیشنل میوزیم کراچی۔

"معراج نامہ" (منظوم) از بلاقی

صفحات ۲۶ — ہر صفحہ میں ۱۷ اشعار مع فٹ نوٹس

نمونۂ کلام :- رسیدن نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسدرۃ المنتہیٰ واز آنجا ہمراہ میکائیل بجانب عرش رفتن -

کہ وانز چلے انکے اطلس اوپر + دو عالم کے سرور شہ تاج سر
اتھا جا دواں سدرۃ المنتہا + سو جبریل جاکر کھر پروان رہا
سراوش جہار کے بات اندیشن + کہ کانان سرکے سو نپے دلبشن [1]

مہمانی کردن حق سبحانہ و تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را

نمونہ — خدا تعالیٰ جو ہر مہربان بنے کفر بت اپنا دو مہمان جان
نوازش جبر کرنا موسا آکریا + ہزاں زلف شو خوان آنکے لیا دہریا
کہ رب نے نبر کون سر مہمان کرلے دکھلا کنن کہانا سوا سرت شکر [2]

در اختتام معراج نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوید

نمونہ :- قصا بو بریا ہو خلق میں عجب + کہ تھا چاند سولا سو ماہ رجب
ہزار ایک پنج شخصت زماں میں + سو یکشنبہ کے روز خوشحال میں
سو اس روز میں خلق عالم کیا + خدا نے نبو کے اد سر کردیا
محمدؐ بزما کیا جبد تن + دو عالم لرد سب اس کو قتن [3]

یہ معراج نامہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے - اس میں کل ۲۶ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۷ اشعار مع فٹ نوٹس ہیں - زبان قدیم ہے لیکن فصاحت موجود ہے - سیرت کی کتابوں میں اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا چونکہ صرف چند پہلوؤں پر بلاقی نے روشنی ڈالی ہے لیکن اشعار کی زبان میں عقیدت ظاہر کی ہے -

---

۱ معراج نامہ منظوم بلاقی صفحہ ۱۷
۲ " " " ۱۹
۳ " " " ۲۵

۴۷۷ "وفات نامہ" (منظوم) از محمد مختار

کل صفحات ۷۳ - ہر صفحہ میں ۱۳ اشعار ہیں۔ سن تالیف ندارد

نمونہ:۔ (یکہ واقعہ بوقت مرض حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

درد ھوا غالب الون پر جدان + حکم کئے سرورِ عالم ندان

سات حوض کانکوں توں سات سوں + بھر کر تمیں لیایا والس ھاتوں

مجکو نہلاؤ تمیں یاراں تمام + ناھودی کفیف کردا ھتمام

نمونہ - دیگر واقعہ بوقت مرض حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ ولایت کے روایت سنوں + یعنی علی یو حکایت سنوں

درد کی سختی میں خیر البشر + ساری صحابہ کون بولا بھیج کر

سب کو نصیحت و وصیت کیے + سب کون صبوری تے حمت دی

یہ قلمی نسخہ (وفات نامہ) نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے۔ اسکو مختار نے تحریر کیا۔ اس میں کل ۷۳ صفحات ہیں اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا (منظوم) حال تحریر ہے۔ آپؐ کیسے اور کب بیمار ہوئے اور آپؐ نے کب دنیا سے رخصت فرمائی۔ واقعہ درست تحریر کیا ہے اسوجہ سے اسکو سیرت کی ایک جھلکی میں شمار کیا جا سکتا ہے

۱؎ وفات نامہ" محمد مختار صفحہ ۱۲

"شمائل نامہ" (نظم و نثر دونوں میں ہے) (۱۱۶)

۱۱ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۱۳ اشعار ہیں ہر شعر میں تقریباً ۱۱ الفاظ ہیں — زبان بڑی دقیق ہے ۔ کتاب کو کیڑا کھا چکا ہے کہیں کہیں تو الفاظ بالکل ندارد ہیں ۔

نمونہ :— نبیؐ کی ضبا رن بون پر کہاں —— سمتی بال پھر کیے جو بولوں بیان
حدیثا ہوں روایت منی کری —— کیا دور دیر نی شمائل بنی
کہ فرمائی ہیں سرور انبیاء —— کہ جس خلل راہ قطب اولیا ۔
شمائل میرا کوئی پڑی پالنی —— اجیں بیغفر عم نی کو نین ہنی
سبھی کئی ہیں محمدؐ نی پاکون —— ثواب ہی اسی مجکوں دیکھا ہی توں
وجود مبارک کر کوئی سکی —— صفت سنلس الحان نطت اسی [1]

"شمائل نامہ" یہ نسخہ نظم اور نثر دونوں میں تحریر کیا گیا ہے ۔ اسکے لکھنے والے کا نام غائب ہے ۔ چونکہ یہ کتاب اسی وقت نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے لیکن اسکو کیڑا کھا چکا ہے ۔ نیز بعض الفاظ ناقابل فہم ہیں اسلیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کب اور کسنے تحریر کی ۔ زبان قدیم دور کی غمازی کر رہی ہے ۔ قدیم زبان کے مطابق اسکا معیار بہتر معلوم ہوتا ہے البتہ سیرت کی کتابوں میں اسی کا شمار کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ واقعہ بھی جذبات کی زبان میں تحریر کیا گیا ہے ۔ یعنی آپؐکے شمائل جس میں بہت سے راویوں نے جذبات کا سہارا لیا ہے صحیح معلومات نہیں مل پائیں اس وجہ سے اسکو بھی سیرت میں شامل کرنا ممکن نہیں ۔

[illegible]

---

[1] شمائل نامہ —— نام ندارد

وفات نامہ ۔۔ آنحضرت سرور کونین ؐ مصنفہ توفیق دکھنی (۲۱۸)

(منظوم) سنِ کتابت ندارد ۱ ـــ ۲۱ صفحات

(۹ ربیع الاول)

ہر صفحہ میں ۱۲ اشعار ہیں اور ہر دو سطروں میں ۱۰ الفاظ ہیں ۔

نمونہ شروع کا :- بنا اول کروں حمد خدا سیں + زباں او پر اسکے ابتدا میں

کیا قدرت سوں ـــ اپنی قدرت + بنا کر جگ دیکھا یا اپنی قدرت

نہ تھا سو سب کیا ہر شے کوں موجود + لگو ایا سب کسیقا آپ معبود

دیا ہر شی کوں اپنی آشنا + جہانیکے دلا ملیں دہر صفائے

درمیان :- سنو یو تم نبی ہنی اپنی ات + جو شنو نیو لکا تمن کوں در قیامت

ہوئی خوشحال سو ہنی اپنی ات + خدا کا شکر کیتے دین محمدؐ

سو یو جبھی جبرئیل سو نبات + خیاز کیا کر کیا کوں امانت

آخر :- دعا میرا تونکر بقبول یارب + رلنجا جنت نیکے امتاں سب

کیا بار شار نظم نیوں یو + یو نیاں میں درد صد درست ادبیر

دیا توفیق اپنا باد یارب + کیا اس بیت پر آخر مرتب [۱]

"وفات نامہ آنحضرت سرور کونینؐ" یہ قلمی نسخہ منظوم شکل میں نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے

چونکہ سنِ تالیف موجود نہیں ہے اسلیے یہ کہنا مشکل ہے کہ کب تحریر کیا گیا ۔

چونکہ یہ نسخہ شکستہ حالت میں ہے اسلیے اس کا سمجھنا بھی مشکل ہے ۔ بعض

الفاظ ناقابلِ فہم ہیں ۔ سیرت کی کتابوں میں اس کا شمار حرف جزوی حیثیت سے

کیا جا سکتا ہے ۔

---

[۱] وفات نامہ ۔ توفیق دکھنی ۔

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ۔ عنایت اللہ
تاج کمپنی

(۴۷۹)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتاب بڑی خوبصورت انداز میں تحریر کی گئی ہے اس کا کاغذ آرٹ پیپر ہے نیز ترتیب بڑی خوبی سے کی گئی ہے۔ کتاب ۳۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں ۲۰ الفاظ ہیں۔ شروع صفحہ پر مزار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے۔

نشر الطیب جس جامعیت اور محاسن صفات کی حامل ہے وہ کسی دوسری سیرت کی کتاب کو میسر نہیں۔ اسمیں عربی قصائد مع اردو تراجم اور با موقع مواعظ و نصائح درج ہیں۔ شمائل و اخلاق پر سیر حاصل تبصرہ ہے۔

اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس میں قصائد بھی ہیں اور سیرت بھی۔ مصنف نے ذاتی کوششوں سے اسمیں چار چاند لگا دئیے ہیں۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ کتاب بڑی مفید اور اہم ہے۔ زبان بڑی موثر استعمال کی گئی ہے۔ جملہ خوبیوں کے لحاظ سے اس کتاب کو سیرت میں ایک اضافہ کی حیثیت حاصل ہے۔ سن اشاعت درج نہیں ہے۔
فہرست مضامین درج نہیں ہے۔

نمونہ :۔ عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب فیل کو گذرے تھے۔ لہٰذا عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اہل باطل کعبہ پر غالب نہ آویں گے بعد فتح مکہ کے سب عرب کو اعتقاد حقیقت اسلام کا ہوا اور فوج در فوج اہل عرب اسلام میں داخل ہوئے اور قریات اور قبائل کے لوگ اسلامی ہو گئے۔[1]

---

[1] نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ عنایت اللہ صفحہ ۱۳۲
تاج کمپنی

تبصرہ

تاریخ الامت (جلد اول)

سیرت الرسول ؐ   علامہ اسلم جیراجپوری

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک تاریخی حیثیت کی کتاب ہے اور اسکو علامہ اسلم جیراجپوری نے قلمبند کیا ہے ۔ علامہ نے مسلمانوں کی تاریخ کو دنیا کے سامنے کچھ اسطرح پیش کیا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی دور تشنہ نہیں چھوڑا ہے ۔ جلد اول چونکہ سیرت النبی ؐ سے متعلق ہے اور انھوں نے واقعات و حالات کو مختصر مگر مکمل پیش کرنیکی کوشش کی ہے ۔ اس کتاب کی نہ سن تالیف درج ہے اور نہ سن اشاعت البتہ تاریخ الامت جلد اول (دوسرا ایڈیشن) کو ادارہ طلوع اسلام ۲۵ - بی گلبرگ لاہور نے شائع کیا ہے ۔ ۲۴۰ صفحات کی یہ کتاب ہے ہر صفحہ میں ۱۷ سطور اور ہر سطر میں ۱۲ الفاظ اور ۲ الفاظ ہیں ۔ کاغذ اخباری استعمال کیا ہے ۔ مصنف نے مقدمہ میں فن تاریخ پر بھی روشنی ڈالی ہے ۔ ایک جگہ اسلامی تاریخ کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

" تمام اقوام عالم کی تواریخ میں اسلامی تاریخ کو جو امتیاز حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اہل اسلام نے ابتداء سے اپنی تاریخ محفوظ رکھی ہے ۔ اور اس طرح پر محفوظ رکھی ہے کہ واقعات کی روایات کے سلسلہ میں اسناد کو کہیں نہیں چھوڑا ۔ چونکہ دنیا کی کسی قوم کی تاریخ میں یہ بات نہیں پائی جاتی اسلیئے تمام اقوام کی تاریخ بے ثبوت قرار پائی ہے اور صرف اہل اسلام کی تاریخ قابل اعتبار ٹھہری ہے ۔" [1]

فہرست مضامین حسب ذیل ہے

تعارف ۔
دیباچہ
تمہید
مقدمہ فن تاریخ
تاریخ کی ضرورت
تاریخ کا فائدہ
درس تاریخ
اسلامی تاریخ کی خصوصیت
تاریخ اسلام کا مفہوم
جزیرہ نما عرب
اہل عرب

---

[1] تاریخ الامت (سیرت الرسول ؐ) جلد اول ایڈیشن ۲ علامہ اسلم جیراجپوری ص ۱۷

قحطان
عدنان
بنی حنیفہ اور محل
حضری و بدوی
تجارت
صنعت و حرفت
عربی کتبہ
عرب جاہلیت کا نظام سیاسی
ملوک یمن
ملوک حیرہ
ملوک شام
امارت حجاز
حکومت قبائل
عرب کے قومی اخلاق
کرم و مہمان نوازی
وفاءِ عہد
شجاعت
قمار بازی
شراب خوری
عربی زبان
علوم عرب
کتابت
شاعری
نجوم

طب
قیافہ
صنعت
ادیان عرب
مشرکین
یہود
نصاری
موحدین
کاہن
شجرہ قریش
ولادت محمد
تاریخ ولادت
رضاعت
آمنہ کی وفات
وفات عبد المطلب
سفر شام
حرب فجار
حلف فضول
عقد نکاح
تجدید کعبہ
حجر اسود
حالات قبل نبوت

بعثت

وحی
ابتدائے وحی
تاریخ نزول وحی

آغاز تبلیغ
اعلان دعوت
کفار قریش
ہجرت حبشہ
قطع تعلق
وفات ابوطالب و خدیجہ
سفر طائف
اہل یثرب
بیعت عقبہ اولی
مشورۂ قتل
ہجرت

تعلیمات مکیہ

توحید
نبوت
روز جزا
اخلاق حسنہ
عبادات
معراج قانون اساسی
قیام مدینہ
دشمنوں کا مقابلہ
غزوۂ بدر
غزوۂ سویق
بنی قینقاع
کعب بن اشرف

جنگ احد
واقعہ رجیع
بیر معونہ
بنی نضیر
ذات الرقاع
بدر دوم
بنی قریظہ
بنی لحیان
ذی قرد
بنی مصطلق
واقعہ حدیبیہ
خیبر
فدک
عمرۂ حدیبیہ
سریہ موتہ
فتح مکہ
جنگ حنین
غزوۂ تبوک
حج اکبر
حجۃ الوداع
ختم قرآن
دعوت اسلام اور اسکے نتائج

وفود
مراسلات
تعلیمات مدینہ
آیت قتال
عہد و پیمان
اسیران جنگ
غلامی
عبادات
نظام اجتماعی
اخوت و مساوات
احترام حقوق
فرلضہ لیہ
معاشرت خانگی
وراثت
معاملات
آداب
حلم و کرم
تواضع
قصاص
شجاعت
راستی
حدود
حیا

وقار
صفات و اخلاق نبوی ۲
حسن معاشرت
بیت نبوی ۲
لطافت جسم
رافت و رحمت
فصاحت و بلاغت
وفاء عہد
پاس مروت
وفات ———

نمونۂ اقتباس :-

خود آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ وہ اور انکے پیرو زبردست کافروں سے مغلوب اور خستہ حال تھے - اور ان کے ہاتھوں سے ہر قسم کی سختیاں اٹھاتے تھے - لیکن باوجود اسکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کامیابی کا یقین دلایا گیا تھا - اور قرآن پکار پکار کر کہہ رہا تھا - (عنقریب اس کا انجام تم کو معلوم ہو جائیگا) انھوں نے جھٹلایا تو ہے مگر عنقریب اس عذاب کی حقیقت انکو معلوم ہو جائے گی - جسکی ہنسی اڑایا کرتے تھے) (عنقریب یہ گروہ شکست کھا جائیگا اور مسلمانوں کے مقابلہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگے گا) - آخر قرآن کا ایک ایک لفظ پورا ہو کر رہا - [1]

یہ کتاب سیرت کے سرمایہ میں ایک اہم اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے واقعات کو حقائق کو کسوٹی پر پرکھا گیا ہے - غیر ضروری واقعات جو جذبات کی وجہ سے بعض مورخ قلمبند کر دیتے ہیں اس سے پرہیز کیا گیا ہے تاکہ سیرت اپنے تمام نقوش کے ساتھ جلوہ گر ہو سکے ادبی معیار بھی برقرار رکھا گیا ہے

---

[1] تاریخ الامت جلد اول ایڈیشن دوسرا صفحہ ۹۹ - ۱۰۰

۳۷۷

(مکتبہ فیض القرآن دیوبند یوپی)
مطبوعہ:- محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند

پیغمبر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

از (مولانا یعقوب الرحمان عثمانی رح لکچرار عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن)

سیرت کا یہ کتابچہ مولانا یعقوب الرحمان عثمانی نے قلمبند کیا اور محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند (یوپی) نے شائع کیا۔ سنہ اشاعت درج نہیں ہے۔ البتہ مطبع کا نام درج ہے۔

اس کتابچہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق مختصر لیکن مستند واقعات ملتے ہیں۔ آپؐ کی پوری زندگی پر اختصار کے ساتھ آسان اردو میں کلام کیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ بچوں اور خاصکر عورتوں کیلئے بہت مفید ہے۔ چیدہ چیدہ واقعات چھوٹے چھوٹے ذہنوں میں بڑی آسانی سے سما سکتے ہیں۔

مؤثر الفاظ سے اسکی زبان پرکشش بنادی ہے۔ تاکہ قاری اس سے فیض اٹھاسکے یہ رسالہ عام لوگوں کے لیے بڑا اہم ہے۔ سیرت کے بعض اہم نکات اس میں بیان کیے ہیں۔

یہ کتابچہ صرف ۳۲ صفحات کا ہے ہر صفحہ میں ۱۹ سطور اور ہر سطر میں اندازاً ۱۸ الفاظ ہیں۔

فہرست مضامین حسب ذیل ہے:-

مسجد نبوی کی سادگی، مسجد نبوی میں روشنی، مسجد نبوی کو سب سے پہلے کس نے روشن کیا، مسجد نبوی میں اضافہ اور اسکی آراستگی، سلاطین اسلام اور دفعتاً ظہر حرم نبوی کے دروازے، مسجد نبوی میں منبر، آپکے اخلاق، خادم خاص کا بیان، ایک سفر کا حال، ایک اور سفر کا حال۔ خوش مزاجی، غریبوں کی معاشی حالت کی درستگی، غریبوں کی ایسی مدد کہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں اور محنت کرکے کھائیں نہ کہ مانگنے کا پیشہ اختیار کریں۔

نمونۂ اقتباس:۔

" خدا کے نیک مقبول بندوں کی دعا سے خدا کی رحمت کو جوش آیا، اور دنیا کی سب سے بڑی ضرورت، انسانیت کی سب سے بڑی مانگ کو پورا کرنے کیلئے خدا نے ایک پیغمبر تمام انسانی برادری کے لیے بھیجا۔ اور اسکے ذریعہ ایک قانون انسانی زندگی کے لیے خدا نے عطا کیا۔ جس میں بتایا کہ انسانوں کا خدا ایک ہی ہے۔ اگلا اللہ ہی ہے۔ اور سب انسان صرف اسی کی عبادت کریں اور اسی سے مدد چاہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام قوموں، ملکوں اور نسلوں غرض تمام انسانی برادری کے پیغمبر ہیں۔ اللہ کیطرف سے بھیجے گئے ہیں۔ عربی زبان میں رسول اللہ اسی کا ترجمہ ہے۔ چونکہ یہ انسانوں کی سب سے بڑی اور سب سے آخری ضرورت تھی جو پوری کردی گئی۔ اسلئے اب ان کے بعد کوئی اور پیغمبر آنیکی وجہ نہ تھی اسی لیے ان کا لقب آخری پیغمبر (خاتم النبیین) ہے۔[1]

---

[1] پیغمبر انسانیت .. مولانا یعقوب الرحمان عثمانی صفحہ ۵-۶ مطبوعہ محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند

عہد نبوی میں نظام حکمرانی (جلد اول) مصنف محمد حمید اللہ
مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

سیرت کے ایک اہم پہلو کو کتاب ہذا میں جگہ دی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بہادر جرنیل کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ ۲۳ سال کی قلیل مدت میں جنگی بہادری، بردباری اور اعلیٰ کردار نے ساری دنیا میں محمدی پیدا کر دے۔
مصنف نے اس کتاب میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام سلطنت اور طرز معاشرت بڑے اچھے ڈھنگ سے پیش کیا ہے۔ واقعات بھی مصدقہ معلوم ہوتے ہیں زبان بھی آسان استعمال کی گئی ہے۔ اسی سبب سے یہ سیرت میں شامل کی جا سکتی ہے۔ معیار سیرت پر پوری اترتی ہے۔

کتاب ۳۱۹ صفحات کی ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۰ سطور اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔ اسکے مصنف محمد حمید اللہ ہیں جنہوں نے سیرت پر بہت کچھ لکھا ہے۔ یہ کتاب مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ سن اشاعت درج نہیں ہے۔
اس کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے سیرت کے مطالعہ کو بہت ضروری قرار دیا ہے۔ اسی لیے انھوں نے یہ عنوان تجویز کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے۔

فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

نمونہ اقتباس۔ بہ حیثیت سپہ سالار کے آپ ﷺ کی لڑائیوں میں بمشکل چند سو آدمی فریقین کے مارے گئے لیکن دس سال میں بارہ لاکھ مربع میل کا رقبہ مطیع اور ماتحت ہو گیا۔ پھر یہ آپ ﷺ ہی کے تربیت یافتہ تھے جن سے زیادہ مہذب وحشی کبھی فتوحات کیلئے نہیں نکلے اور جن سے زیادہ تیز اور ٹھوس فتوحات کا اگلوں پچھلوں میں کسی نے ریکارڈ نہیں قائم کیا[1]

[1] عہد نبوی ﷺ میں نظام حکمرانی، جلد اول صفحہ ۹ مصنف محمد حمید اللہ مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

اسوۃ الرسولؐ (جلد سوم) از سید اولاد حیدر بلگرامی

نظامی پریس وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ میں چھپی —

سیرت کی اس جلد میں ہجرت کے باقی پانچ برس دو مہینوں کے حالات کا تتمہ ہے۔ اس جلد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل اور مسلسل حالات و واقعات صلح حدیبیہ ذی قعدہ سنہ ۶ھ سے لیکر ۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ تک قلمبند ہیں۔ آخر میں آپؐ کی اولاد اور ازواج مطہرات رضا کے مختصر حالات بھی ضمیمہ کے طور پر مندرج ہیں۔

اس جلد میں ۵۲۰ صفحات ہیں ہر صفحہ میں ۲۳ سطور ہیں نیز ہر سطر میں اندازاً ۱۹ الفاظ ہیں۔ فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوان حسب ذیل ہیں۔

آغاز سال سنہ ۶ھ (شیدایان وطن کے جذبات اور صلح حدیبیہ)

آغاز سال سنہ ۷ھ (غزوہ خیبر ...)

آغاز سال سنہ ۸ھ (غزوہ موتہ ...)

آغاز سال سنہ ۹ھ (واقعہ ایلاء - غزوہ تبوک)

آغاز سال سنہ ۱۰ھ (حجۃ الوداع — خون جاہلیت کی صفائی)

آغاز سال سنہ ۱۱ھ (وفات جناب سرور کائنات صلعم ...)

واقعہ قرطاس — وغیرہ

مصنف نے مولانا شبلی سے اس کتاب میں بحث کی ہے کہ مولانا نے بعض واقعات کو حقائق سے پیش نہیں کیا ہے۔ حالانکہ خود مصنف کئی جگہ جذبات کی وجہ سے حقائق کو نظر انداز کر گیا ہے۔ عقائد اور جذبات سے حقائق نظر انداز ہو جایا کرتے ہیں — پھر بھی یہ کتاب سیرت کیلئے سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان بھی سلیس اور آسان استعمال کی گئی ہے۔

نمونہ نثر: — عہد رسالت میں عبد اللہ بن رواحہ صحابی یہودان خیبر سے نصف پیداوار وصول کرنے کیلئے جاتے تھے۔ علامہ بلگرامی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ فصل طیار (تیار) ہو جانے پر عبد اللہ رضا جاتے تھے۔ اراضیات خیبر کے تمام غلوں کو اکٹھا کروا کے دو مساوی حصوں میں جمع کر دیتے تھے۔ پھر یہود سے کہتے تھے کہ ان میں سے جو حصہ تمہارا جی چاہے لے لو اور دوسرا ہمارے لیے چھوڑ دو۔ وہ اپنا حصہ اٹھا لیتے تھے اور عبد اللہ رضا اپنا حصہ لے کر مدینہ واپس آتے تھے۔ ؎

؎ اسوۃ الرسولؐ (جلد سوم) صفحہ ۹۵ اولاد بلگرامی نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

ذکر حبیب ؐ

مؤلفہ :- مولانا عبدالشکور فاروقی
مکتبہ فاروقیہ گولیمار کراچی و حیدرآباد

یہ کتابچہ چھوٹے بچوں اور بچیوں کیلئے تحریر میں لایا گیا ہے ۔۔۔ اسکو مولانا عبدالشکور فاروقی نے قلمبند کیا ۔۔ اور اسکو ناظم مکتبہ فاروقیہ حیدرآباد گولیمار کراچی سے شائع کی ۔ تاریخ اشاعت اور تاریخ تدوین درج نہیں ۔ کتابچہ ۹۶ صفحات پر مبنی ہے ۔

یہ کتابچہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ، بچوں کیلئے ہے لیکن عام لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں ۔ اور سیرت کے بعض پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں ۔ واقعات محبت کی زبان میں تحریر کیے گئے ہیں اسلیے حقائق کی روشنی کہیں کہیں مدھم نظر آتی ہے ۔ البتہ زبان آسان استعمال کی گئی ہے جسے بچے اور عام لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں ۔

فہرست مضامین درج نہیں البتہ کچھ عنوانات اسطرح کے ہیں ۔

مقدمہ :- عقائد ضروریہ اسلامیہ کا بیان ۔ پہلا عقیدہ ، عقیدۂ توحید ، عقیدہ نبوت ، فرشتوں کا بیان ۔ عقیدۂ قیامت ۔ متفرقات ، ولادت شریف ۔ رضاعت کا بیان ۔ بعثت کا ذکر ۔ واقعات قبل ہجرت ۔ معجزات ۔ حلیہ مبارک اور آپکے اخلاق و عادات ۔ آپ ؐ کے متعلقین اور مخصوصین ۔

اقتباس :- ایک یہودی بغرض تجارت شہر مکہ میں مقیم تھا ، شب ولادت اسنے اور یہودیوں کو جمع کر کے کہا " احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ستارہ نکل آیا وہ اسی شب میں پیدا ہونگے ۔ " پھر قریش سے پوچھنا شروع کیا کہ کسی کے یہاں ولادت تو نہیں ہوئی ۔ معلوم ہوا کہ حضرت عبد المطلب کے یہاں ہوئی ہے ۔ سب یہودی حضرت آمنہ ؓ کے دروازے پر حاضر ہوئے اور خواہش کی کہ ہم اس بچہ کو دیکھنا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ انھوں نے دکھا دیا وہ یہودی دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا اور کہنے لگا " افسوس بنی اسرائیل سے نبوت نکل گئی [1]

---

[1] ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مصنف مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی صفحہ ۳۴
ناظم مکتبہ فاروقیہ گولیمار کراچی

(۴۷۹) رسالت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف: سید عبد الحمید الخطیب
ترجمہ: محمد عادل قدوسی گنگوہی

(جلد دوم)

یہ کتاب دوسری جلد میں ہے۔ اسکو بھی سید عبد الحمید الخطیب نے تحریر کیا ہے۔
اور اس کا ترجمہ محمد عادل قدوسی گنگوہی نے کیا ہے۔ اور اسکو خان بہادر
حاجی وجیہ الدین (ایم۔بی۔اے) نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۳۲۵ صفحات پر
مشتمل ہے۔ اور ہر صفحہ میں ۲۱ سطور ہیں اور ہر سطر میں تقریباً ۱۲ الفاظ ہیں۔
فہرست مضامین طویل ہے۔ خاص خاص عنوانات حسب ذیل ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات وسرایا۔ تحویل قبلہ۔ غزوہ بدر کبریٰ
واقعۂ احد۔ واقعۂ افک۔ بیعت رضوان۔ حدیبیہ کا معاہدہ۔
آنحضرتؐ کے سیاسی مکتوبات۔ آنحضرتؐ کا زیارت بیت اللہ کیلئے
تشریف لے جانا۔ جنگ شام (غزوۂ موتہ)۔ فتح مکہ۔ معرکۂ ہوازن و
ثقیف (غزوۂ حنین) سورہ برأت کے مضرات کی توضیح۔ وفود کا سال
حجۃ الوداع۔ خطبۂ حجۃ الوداع۔ حضرت اسامہؓ کی روانگی۔
رسول اللہؐ کی علالت اور وصال۔ نبی کریمؐ کے شخصی حالات۔ آپکی اولاد۔
ازواج مطہرات۔ آنحضرتؐ کی رسالت۔ آنحضرتؐ کا اخلاق کی اصلاح فرمانا۔

ارکان ایمان۔ ایمان باللہ۔

یہ کتاب جسمیں جملہ تفصیلات غزوات موجود ہیں یہ تمام واقعات
حقائق پر مبنی ہیں۔ چونکہ مصنف نے قرآن وحدیث سے واقعات لیے ہیں
اور غیر ضروری واقعات وحالات کو جگہ نہیں دی ہے اور سیرت پاکؐ کا
صحیح روپ ظاہر کرنیکی کوشش کی ہے۔

مترجم نے زبان بھی بڑی آسان اور سلیس استعمال کی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ
کتاب میں روانی اور سلاست پائی جاتی ہے ۔ سیرت اور زبان دونوں لحاظ سے
یہ کتاب خوبیوں کی حامل ہے ۔

نمونۂ اقتباس :-

مسلمان، یہود اور نصاریٰ سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ صرف خدا ہی
تمام عالم میں تصرف کرنے والا اور وہی اس کا خالق اور نظم و نسق چلانے
والا ہے ۔ اسی نے تمام رسولوں کو اس غرض سے مبعوث فرمایا کہ وہ بنی نوع
انسان کو خدا کے نزدیک پسندیدہ و ناپسندیدہ اعمال کو بتلائیں نیز اس میں
کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ خود مسیح علیہ السلام نے اپنے لیے الوہیت کا
دعویٰ نہیں کیا بلکہ وہ ہمیشہ خدا کی وحدانیت اور اسکی طرف سے اپنی رسالت کا
اعتراف فرماتے رہے ہیں ۔

یوحنا کی انجیل میں خود ان کا ارشاد ہے ۔ "یہی ابدی زندگی ہے
کہ انسان تجھے جان لیں کہ تنہا تو ہی حقیقی خدا ہے ۔ اور یسوع مسیح وہ ہے
جسے تو نے ہی اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے ۔" ؎

؎ رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جلد دوم مصنف سید عبد الحمید الخطیب
مترجم :- محمد عادل قدوسی گنگوہی صفحہ ۱۹۳ شائع کردہ
خان بہادر حاجی وجیہ الدین ایم ۔ ایل ۔ اے
کراچی

ناقص الاول - ابتدا میں تمہید - چوتھے صفحے سے

مجلس اول در بیان وفات سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

فارسی قطعہ (۲ شعر) بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد (ابتدا ہوتی ہے)

ابتدا :- " راویان جگر سوز و ناقلان آثار غم اندوز نے اسطرح کسی روایت کی ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض نے شدت کی ایکدن عمامہ سر پر باندہ کی اور دونوبات فضل بن عباس کی کاندہے پر رکھا اور مسجد میں تشریف لائی اور منبر پر خطبہ پڑہا .." الخ (اہل بیت کی فضیلت پر زور دیا ہے) حضرت فاطمہ رض کی حضور صلعم سے محبت کا حال بیان کیا ہے) صفحہ ۷ تک - آخر میں چند اشعار حضرت فاطمہ کی مدح میں صفحہ ۸ سے حضرت فاطمہ کی وفات کی مجلس

آخر :- ایکدن عائشہ رض نے کہا ای رسولخدا ؐ یہ نہیں چاہیے کہ باپ بیٹی کی تعظیم کری اور اسقدر پیار کری - فرمایا حضرت نے کہ ای عائشہ نہیں جانتی تو کہ بیراں قطرہ سے اسکی خدا کی آگیا اور مجھی ایسی بو بہشت آتی ہے " الخ -

---

کسکی تحریر کی ؟ نام نہیں دیا - یہ نسخہ بھی نیشنل میوزیم میں موجود ہے اسکے ورق ۶۲ اور سطور ۱۷ ہیں - اردو سے زیادہ فارسی کا استعمال کیا گیا ہے - واقعات جو تحریر میں لائے گئے ہیں وہ صداقت پر مبنی نہیں ہیں اسلیے اسکو کتاب سیرت میں شامل نہیں کیا جا سکتا - البتہ ایک ہلکی سی جھلکی ضرور نظر آتی ہے جو سیرت کی عکس حد تک شمار کی جا سکتی ہے -

---

اجمالی خاکہ باب پنجم

اس باب میں ان کتب سیر کو شامل مقالہ کیا گیا ہے جن کا سن تالیف یا سن اشاعت درج نہیں ہے۔ ان میں قدیم اور جدید دونوں ادوار کی کتب سیر شامل ہیں اس میں اسطرح کی ۷۲ کتب سیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چونکہ اس دور میں قدیم اور جدید کا امتزاج ہے اسلیے اسپر سیر حاصل بحث کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس باب کی خاص خاص کتب سیر مندرجہ ذیل ہیں۔

سیرت المصطفیٰ[۴]، سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت طیبہ، سیرت خیر الرسل[۴] ذکر حبیب[۵]، ذکر جمیل[۴]، حیات النبی[۳]، پیغمبر انسانیت[۲]، اور تذکار مقدس وغیرہ۔

قدیم اور جدید دور کے نمونہ اقتباسات ــــــ

<u>دور قدیم</u> ۔ شاہ ولایت کے روایت سنوں + یعنی علی یو حکایت سنوں (وفات نامہ)

درد کی سختی میں خیر البشر[۲] + ساری صحابہ کوں بلا بھیج کر

سب کوں نصیحت و وصیت کیے + سب کوں صبوری نے ہمت دی [1]

<u>دور جدید</u> = جب دنیا میں سچائی کے تمام درخت مرجھا گئے نیکی اور بھلائی کی لہلہاتی کھیتیاں بالکل خشک ہو گئیں، گلستان عدل و انصاف اجڑ گیا اور نیکی کا نام دنیا سے مٹ گیا یہی نہیں بلکہ ملت حق کے پاکیزہ درخت کے ہرے بھرے پتے سب جھڑ گئے تو اسی وقت غیرت حق کو ایک دم جنبش ہوئی اور اس نے ربیع الاول کی ۹ تاریخ کو موسم بہار میں پیر کے دن صبح صادق کے نورانی وقت میں عبد اللہ بن عبد المطلب کے یتیم اور حضرت آمنہ رضی کے جگر گوشہ، فخر عرب و عجم، سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کی بستیوں میں اسکے اندھیروں کو بدل دینے کیلیے جلوہ گر فرمایا۔ [2]

---

[1] وفات نامہ (مخطوطہ) کل صفحات ۳۲ سن تالیف ندارد صفحہ ۱۲ - نیشنل میوزیم کراچی

[2] سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (مرتبہ نیرو زرامی) صفحہ ۱۹ ناظر پرنٹنگ پریس کراچی

(میلاد نامے)

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
ذکر میلاد مولود النبی القاسم	تجمل حسین	اردو انجمن ترقی اردو جنوری سنہ ۱۹۲۳ء	ص ۸۵
تذکرہ رسول اکرمؐ	—	سنہ ۱۹۲۱ء مطبع نولکشور —	
ترجمہ میلاد شریف	جوزی، علامہ (عربی)	اردو ص ۱۰۰ سنہ ۱۳۰۸ء نولکشور لکھنؤ مطبع	مجتبائی دہلی ص ۱۹۶
اعجاز احمدی	جلال الدین	ص ۸۵۵ فہرست کتابیات برائے ہندوستانی	اکیڈمی الہ آباد
جلسۂ محمدیؐ		ادارہ اشاعت چارمینار حیدرآباد دکن	
شبیہ احمدیؐ	جلال الدین حسین محمد	ص ۵۱ سنہ ۱۸۹۳ء مطبع نامی لکھنؤ	
شمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ	جمیل احمد	فہرست کتب خانہ دار الکلام حیدرآباد	دکن
پیغمبر اسلامؐ	جوش ملیح آبادی	فہرست صدیق بکڈپو لکھنؤ ص ۵۷	
میلاد محمدیؐ	حافظ علی خواجہ	سنہ ۱۹۳۰ء ص ۷۲ مرتضائی پریس آگرہ	
محامد النبی احوال السید المکی	حامد علی لکھنوی	سنہ ۱۸۹۰ء ص ۳۲ سنہ ۱۹۳۲ء مطبع نولکشور	لکھنؤ
مولود شریف	حالی مولانا خواجہ الطاف حسین پانی پتی	سنہ ۱۸۶۲ء ص ۹۶ حالی پریس پانی پت	
سرچشمۂ رحمت	حبیب الدین	مطبع مظہر العجائب مدراس	
مولود سلطان الانبیاءؐ اشرف المرسلین	حبیب اللہ محمد	سنہ ۱۳۳۲ء ص ۳۶۰ عثمانی پریس حیدرآباد دکن	
زمانہ میلاد	حبیب حسن	سنہ ۱۹۳۵ء ص ۳۲ فہرست صدیق بکڈپو لکھنؤ ص ۸۳	
میلاد حبیبؐ	"	سنہ ۱۹۳۰ء ص ۵۳ ہندوستانی پریس لکھنؤ صدیق بکڈپو، لکھنؤ	فہرست کتب خانہ
ریاض السیر	حسرت غلام محمود	سنہ ۱۲۹۹ء قلمی کتب خانہ نواب سالار جنگ وضاحتی فہرست ص ۷۷۹	کی اردو قلمی کتابوں کی
میلاد نامہ اور رسول نبیؐ	حسن نظامی دہلوی خواجہ	سنہ ۱۹۳۲ء حلقہ نظام المشائخ دہلی	
محمدؐ کی سرکار	حسن نظامی دہلوی خواجہ	سیرت نبوی ص ۱۲۳ —	
محمدؐ درشن	"	سیرت نبوی ۱۲۳	
اسلامی رسولؐ	"	" "	
تفریح العاشقین فی میلاد خیر المرسلین	حسن بخش کاکوروی مولوی	حوالہ نفحات العنبریہ ص ۲۰۸	

(میلاد نامے)

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
ولادت محمدیؐ کا راز	حسین احمد مدنی، مولانا، سید	ص ۱۶ دار التبلیغ دیوبند	
اسوۂ حسنہؐ	حشمت علی	کتابیات برائے ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد	جامع نظام اللہ شہابی
میلاد النبیؐ (ترجمہ مولود برزنجی)	حفاظت حسین میر	سنہ ۱۲۸۳ء ص ۱۲۷ فہرست کتب خانہ خاص مولوی عبد الحق انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی ۵۳۴۳	—
ذکر کرم	حفیظ الرحمان	۱۳۵۷ھ ص ۱۴۶ فاروقی پریس دہلی	
میلاد برق	حکیم الدین	ابو العلائی پریس آگرہ ص ۴۸ سنہ ۱۲۹۹ء مطبع نولکشور لکھنؤ	
خمسۂ محمدیؐ		ص ۲۹ سنہ ۱۲۹۸ھ مطبع نولکشور لکھنؤ	
جلوۂ ظہور	خیر اللہ ابو الخیر	ص ۳۲ شمس المطابع حیدر آباد دکن	
مولود محمدیہ (منظوم)	رؤف احمد بھوپالی۔ مولوی	ص ۳۳ سنہ ۱۱۷۳ھ قلمی، فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۳۹۰ - محمدیہ پریس بمبئی سے سنہ ۱۳۶۲ھ میں عبد الرؤف کے نام سے شائع ہوا ہے۔	
مرغوب القلوب فی معراج المحبوب	رؤف احمد بھوپالی مولوی۔	ص ۲۳۰ سنہ ۱۲۴۲ھ، مظہر الاخبار پریس ولیور	
مولود نامہ	رحمت اللہ احمد آبادی	سنہ ۱۱۵۲ھ رسالہ نوائے ادب بمبئی میں سنہ ۱۹۵۲ء نمونہ: یہ مولود ذکر رحمت اللہ تمام ہر کسی کو مشغول صبح و شام	
لمعۂ حسنہ	رحمن علیخان	سنہ ۱۹۲۳ء نولکشور لکھنؤ، تذکرہ علمائے ہند ص ۲۶۰۔ اس میں احادیث صحیحہ سے میلاد اور قیام میلاد کو ثابت کیا ہے۔	
مولود محمود (نظم)	رکن الدین	فہرست اللہ والے کی قومی دکان	لاہور ص ۱۳
پیغمبر اسلامؐ	رگھو ناتھ سہائے	فہرست کتب خانہ انجمن ترقی اردو	جامع مسجد دہلی ص ۲۶
خطبہ در ذکر میلاد	سجاد مرزا بیگ دہلوی	—	—
میلاد رسول	سراج الدین اکبر آبادی محمد میاں جوان بشر	سنہ ۱۹۳۰ ص ۶۲ ابو العلائی پریس آگرہ	
تاریخ احمدیؐ	سراج الیقین	سنہ ۱۸۹۲ فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۱۲۴	
حالات ولادت آنحضرتؐ (زبان دکنی)	سید کریم الدین دکنی۔	سنہ ۱۳۱۷ھ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۳۸۶	
میلاد سرور انبیاؐ	سرور علی، قاضی، سید	سنہ ۱۸۹۲ء ص ۱۶ اودھ اخبار پریس لکھنؤ بحوالہ	الفہرست ص ۱۶۶
مولود سعیدی	سعید مولوی	سنہ ۱۹۲۵ء ص ۴۸ مطبع محمدی بمبئی و سلطان جیند	بحوالہ سندھ تاجر کتب کراچی
خدا کی رحمت	سعادت اللہ	سنہ ۱۸۹۲ء ص ۳۴ مطبع نامی پریس کانپور	(میلاد کے فضائل کے بیان میں)

(میلاد نامے)

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
مولود شریف	سلامت اللہ شاہ	سنہ ۱۲۶۰ھ ص ۷۹ مصطفائی پریس لکھنؤ	
خلاصۃ المتقین	"	سنہ ۱۲۶۰ھ ص ۶۶ " "	
اسوۂ حسنہ	سلیمان منصورپوری، مولانا	فہرست صدیق بکڈپو لکھنؤ	
جلاء القلوب بذکر المحبوب	سید احمد خاں سر	سنہ ۱۲۵۸ھ ص ۳۲ تصانیف احمدیہ ص ۳۱۳	انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڑھ آنحضرت ﷺ کی سوانح حیات مجالس میلاد میں پڑھنے کیلئے ترتیب دیگئی ہیں
یادِ رسول ﷺ		مرغوب ایجنسی لاہور	
زمانہ میلاد	سیماب مولانا عاشق حسین اکبرآبادی	شاعر آگرہ نمبر سنہ ۱۹۳۶ء ص ۲۶	
ظہورِ رحمت (مسدس)	شاد عظیم آبادی	ص ۱۳۰ سنہ ۱۹۳۶ء دارالاشاعت جامع پٹنہ۔ فہرست صدیق بکڈپو لکھنؤ ص ۱۳۹	
ولادت سرورِ عالم ﷺ (علامہ ابن جوزی)	شرر مولوی عبدالحلیم لکھنوی	سنہ ۱۹۲۴ء ص ۶۲ دلگداز پریس لکھنؤ، فیروز اینڈ سنز ص ۱۲۷	مترجم:- (مولانا عین القضاۃ لکھنوی کے فرمانے پر شرر مرحوم نے علامہ ابن جوزی کی کتاب کا ترجمہ کیا ہے مجالس میلاد میں پڑھنے کیلئے بہت خوب ہے
فضیلۃ المصطفیٰ ﷺ	شرف الدین سعید ؒ	جید برقی پریس دہلی۔	
تولد نامہ	شریف	ص ۳۰ سنہ ۱۱۱۲ھ قلمی حوالہ، فہرست کتب خانہ خاص، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نمبر الف ۱۳۸	
باغِ سرورِ کائنات ﷺ	شفیق کبیرالنساء بیگم	ص ۱۴ سنہ ۱۹۵۴ء محمد تسنیم بک سیلر طاق محل کانپور	عام میلادی روایات کے ساتھ مولف کا نعتیہ کلام بھی شامل ہے۔
شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفیٰ ﷺ		مطبع نولکشور لکھنؤ	
سیرتِ مصطفیٰ ﷺ (سیرۃ بیرکر)	شاہجہاں بیگم والیہ بھوپال نواب،	فہرست صدیق بکڈپو لکھنؤ صفحہ ۳۴۰	
مولود شریف بہاریہ (منظوم)	شہید مولانا غلام امام امیٹھوی	ص ۴۴ رحمان پریس مدراس	
میلاد شریف (شہید)	شہید مولانا غلام امام	ص ۱۲۴ سنہ ۱۸۴۳ء برقی پریس کانپور حوالہ الفہرست ص ۱۶۸	
خدا کی رحمت	شہید مولانا "	سنہ ۱۲۶۰ھ " مدراس فہرست ص ۱۹۲	
اعجاز احمدی	شیدا نوازش علی خاں	ص ۴۳۹ سنہ ۱۱۸۶ھ قلمی حوالہ کتب خانہ نواب سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست ص ۲۶۷	
مولود شریف	صاحب علی خاں	ص ۳۲ سنہ ۱۲۹۸ھ مطبع جلال الہ آباد	
آفتاب عالم ﷺ	صادق حسین	صدیق بکڈپو لکھنؤ	
شمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ	صدیق حسن خاں (نواب)	سنہ ۱۳۰۵ھ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن جلد ۳ ص ۳۸۶ فہرست کتب خانہ محمدیہ (بمبئی)	

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
طریقۂ میلاد	—	کتب خانہ عزیزیہ دیوبند	
میلاد طپش	طپش رحمان علی	ص ۸۰ عباسی کتب خانہ کراچی	
اسرار نبوتؐ	ظہیر الدین بلگرامی محمد	سنہ ۱۸۹۰ء نولکشور لکھنؤ فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۱۲۲ بر ظہیر احمد شاہ شاہ نامہ	
مولود شریف	ظہور الدین	نولکشور لکھنؤ	
میلاد عارف	عارف مولانا ولایت حسین امروہوی	کراچی - بحکیم حافظ الرحمن امروہوی ناشر	
مظہر میلاد (منظوم)	عاقل شیخ وزیر علی	سنہ ۱۳۰۰ھ ص ۱۶ داستان پریس حیدرآباد دکن	
ریاض الاطہر	عاشق علی	—	—
یادگار عاصیہ	عاصی سعید الدین	سنہ ۱۳۵۳ھ ص ۹۹ عباسی کتاب خانہ کراچی	
عاصم نالۂ عاصم (فارسی اردو)		سنہ ۱۸۹۱ء مطبع اودھ اخبار لکھنؤ - در بیان میلاد شریف	
احیاء القلوب فی مولود المحبوب - عبد الجلیل		سنہ ۱۳۱۷ھ ص ۱۳۲ محمدی پریس مدراس	
فضائل محمدیؐ	عبد الحفیظ	سنہ ۱۳۰۵ھ ص ۲۲۳ احمدی پریس لکھنؤ	
الدر المنتظم فی بیان الحکم مولد النبی الاعظم	عبد الحئی الہ آبادی مولانا	سنہ ۱۳۰۷ھ ص ۱۲۰ محمود المطابع دہلی مجتبائی پریس	
ذکر مبارک	عبد الرحمان	لباب المعارف العلمیہ ص ۱۵۷ فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۲۱۸	
سیرت رسولؐ	عبد الرزاق ملیح آبادی مولانا	سنہ ۱۹۳۲ء ص ۳۵۲ دفتر ہند کلکتہ	مصری ڈرامہ کا ترجمہ
میلاد نامہ جدید	عبد الرزاق	سنہ ۱۹۳۱ء مطبوعہ لکھنؤ	—
میلاد النبیؐ (سوانح حضورؐ)	عبد السبحان	صوفی پنڈی بہاء الدین	
آفتاب رسالتؐ	عبد السبحان	فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۸۶	
مولود شریف مسمی بہار جنت	عبد السمیع محمد	سنہ ۱۸۹۹ء ص ۷۲ مطبوعہ میرٹھ	
راحت القلوب فی مولود المحبوب	"	سنہ ۱۲۹۰ھ ص ۱۳ نولکشور لکھنؤ	
مولود شریف عزیز	عبد العزیز محدث دہلوی	سنہ ۱۸۹۵ء مطبع نولکشور لکھنؤ	
میلاد النبیؐ	عبد الغفار محمد	پیرو جیکٹ مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی	
مولود شریف پسر مصطفیٰ	عبد القادر (مولوی)	سنہ ۱۳۰۷ھ مرتضوی پریس دہلی	
سودائے آخرت	عبد القادر	سنہ ۱۳۸۲ھ ص ۱۶ عباسی کتب خانہ کراچی	
محفل میلاد (۱۳ حصے)	عبد المجید	سنہ ۱۳۳۲ھ نظام المطابع حیدرآباد دکن	
پیغام رحمت	عبد المجید قریشی مولانا	سیرت کمیٹی لاہور	

"میلاد نامے"

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
محافل الانوار (سیرت النبیؐ)	عبدالمجید بدایونی	سنہ ۱۲۳۱ھ قلمی حوالہ، کتابیات ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد	
عید میلاد محمدیؐ	عبداللہ مقبول احمدی	ص ۶۰ سنہ ۱۲۹۰ھ گلزار محمدی، لکھنؤ	
وسیلۃ العباد فی اثبات میلاد خیر العباد	عبداللہ محمدؐ	فہرست کتب خانہ سردار الملک حیدرآباد دکن	
مجموعہ میلاد وعظ (نظم ونثر)	عبداللہ کانپوری	فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۲۳۱	ذکر میلاد نظم ونثر میں ہے اسکا ساتھ وعظ ونصیحت بھی ہے۔ آخر میں غوث پاک کا ذکر ہے۔
مولود نامہ	عبدالمالک بہروچی	تذکرہ اردو مخطوطات خانہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن جلد اول صفحہ ۲۳ — ڈھائی سو اشعار کی مثنوی ہے جس میں آنحضرتؐ کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے — نمونہ:- یا الٰہی شکر تیرا کس زباں سوں میں کروں توں خدا صاحب سبھوں کا حکم تیرے میں رہوں عاجز غریب عبدالمالک لیایا محمد سوں پناہ بخشے الٰہی توں اسے تیرے کرم سوں سب گناہ	
تذکرۃ الحق	عبدالوحید مرموی	ص ۲۲۴ سنہ ۱۲۶۵ھ مطبوعہ دہلی	
فتح مبین	عزیز اللہ صفی پوری	آصفیہ حیدرآباد دکن جلد ۱ ص ۱۲۸	غزوات وسرایا کا بیان ہے۔
مولود مکرم وصراط المستقیم	عظمت اللہ قادری	ص ۱۰۴ مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن —	
مولود النبیؐ (منظوم)	عظمت اللہ	ص ۲۰ سنہ ۱۱۴۰ھ مطبع گلزار محمدی بمبئی -	
میلاد خیر البشرؐ	علی نواز قلندر شاہ	ترجمہ شمامۃ العنبر فی میلاد خیر البشر سنہ ۱۲۹۸ھ مطبع نامی لکھنؤ	
تاریخ مولود النبیؐ	علی بن شبیر۔ حیدرآبادی	ص ۵۲ سنہ ۱۳۵۱ھ دکن لاء رپورٹ حیدرآباد دکن	
مجالس حسنی (مثنوی دکنی)	علی	فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن ص ۳۸۶ ص ۶ قلمی حوالہ فہرست کتب خانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی نمبر ۱۶۵۴ الف ۱۲ ۱/۵	
مولود عرضی بہار	علی مرزا	ص ۶۶ ۱۳۱۳ھ نولکشور لکھنؤ	
سراج منیر (میلاد نامہ)	علیم الاحسان	ص ۴۸ سنہ ۱۳۷۳ھ کراچی	
انوار رسولؐ	عمار شاہ قادری	ص ۴۸ سنہ ۱۳۷۵ھ منیر انوار پولی بنگلور	

"میلاد نامے"

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
نویں ربیع الاول کی عید	فاضل غلام جبار	ص ۵۲ سنہ ۱۳۳۹ھ محمدی پریس لکھنؤ	
مولود نامہ فتاح (منظوم دکنی اردو)	فتاحی ورنقی	ص ۲۶۷ سنہ ۱۰۹۵ھ فہرست کتب خانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو پاکستان الف ج ۱ ۸/۲۲	
مطلع آفتاب رسالت (میلاد شریف کا بیان)	فصیح عبدالرحمان خان	فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۲۱۸	
دربار رسالت	فضل اللہ خان شاہجہانپوری	فہرست صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۲۳۰	
مولود منظوم مع قصائد-	فضل رسول محمد	ص ۹۳ سنہ ۱۲۹۲ھ دار الطبع حیدرآباد دکن	
رسالہ مولود (منظوم)	فضل رسول	ص ۴۶ سنہ ۱۲۵۰ھ قلمی حوالہ نواب سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست ص ۲۸۲ نمونہ:- حمد کے لائق وہی معبود ہے / جو کہ ہر حال کا وہی محمود ہے	
مولود رسول اکرمؐ	فیاض احمد خان	ص ۱۹ سنہ ۱۹۲۶ء کتابیات برائے ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد	
فیض عام	فیض الحسن	ص ۱۶۳ سنہ ۱۸۸۳ء مطبعہ لودھیانہ	
مولود النبیؐ	قاسم	ص ۲۷۷ اوائل سنہ ۱۲ھ قلمی حوالہ- کتب خانہ سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست ص ۲۷۲	
میلاد منظوم	کیفی مولانا، نورالدین احمد کاکوری	۵- سنہ ۱۳۲۵ھ ص ۳۴۵ سنہ ۱۹۲۵ء جیاوانی نگاوں حوالہ مشاہیر کاکوری	
گلزار اکبری	—	ص ۲۰ علوی پریس بمبئی، فہرست کتب خانہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی نمبر ۵۱۲۴	
گلزار ولادت (میلاد)	—	سنہ ۱۸۹۶ء مطبع مجتبائی دہلی -	
مولود شریف	لطف، سلامت اللہ	ص ۶۹ سنہ ۱۳۶۶ھ مصطفائی پریس، لکھنؤ	
ذکر جمیل	ماہر القادری، مولانا، مرحوم	ص ۱۳۷ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن	
شمس الضحیٰ فی میلاد مصطفیٰ	حبیب اللہ مروی	سنہ ۱۸۹۲ء - نولکشور لکھنؤ	
میلاد و سوانح عمری غوث محمد	حبیب اللہ	سنہ ۱۸۸۶ء نولکشور لکھنؤ	
مجموعہ میلاد مصطفیٰ	—	سنہ ۱۹۲۷ء نولکشور لکھنؤ	
مجموعہ بہشت خیز (نظم و نثر)	—	سنہ ۱۹۰۱ء مطبع مجتبائی دہلی -	

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
سبحان المولود	محمد مدنی شیخ الخطیب	ص ۴۸ سنہ ۱۹۲۷ء سلطان حسین اینڈ سنز کراچی	
آفتاب عالمتاب مولود شریف	محمد حسن اردو مولوی حکیم	سنہ ۱۲۹۲ھ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن جلد ۲ ص ۳۰۴	
ظہور خاتم الانبیاء ۲ دائرہ میلاد [illegible]	محمد ادریس ماندھلوی	سنہ ۱۳۵۸ھ نولکشور لکھنؤ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن - جلد ۳ - ص ۵۵۰	
نور ہدایت	ایم - مسلم	ص ۳۲ سنہ ۱۹۲۵ء جہانگیر بک لاہور -	عہد نبوت کا ایک واقعہ قصہ حضور پر نظم کے جو بچوں کیلئے سبق آموز ہے
نور محمدیؐ	محمد اسمعیل	ص ۱۲۵ سنہ ۱۸۸۳ء مطبع [illegible] میرٹھ	
مولود شریف	محمد اکبر علی	ص سنہ ۱۸۹۷ء وزیر ہند پریس امرتسر	
قمر بنی ہاشم	محمد الیاس رضوی امروہوی	سنہ ۱۲۷۸ھ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن جلد ۲ ص ۳۸۸	
اذکار محمدی	محمد امیر	سنہ ۱۸۷۷ء ص ۴۲ گلشن ہند آگرہ	
انوار محمدی	محمد امیر - مولوی	سنہ ۱۸۷۸ء مطبع گلشن ہند آگرہ	
مراد المشتاقینؒ	محمد امین زبیری	ماخذ بیرون، مولوی فہرست اردو بلگرامی لکھنؤ ص ۲۱۶	
میلاد محمدیؐ	محمد بن ابراہیم	تراجم علمائے اہل حدیث ہند - جلد ا ص ۱۸۹	
ریاض الانوار	محمد بشیر	سنہ ۱۸۹۲ء مطبع نولکشور لکھنؤ	میلاد النبی کے سلسلہ میں تحریر کیا گیا ہے
میلاد النبیؐ	محمد جان شاہ (ترجمہ)	ابن جوزی - ناظر پریس لکھنؤ	
نور الابصار فی ذکر خیر الابرار	محمد حسن بن نور اللہ گوپاموی	(ضمیمہ خمخانۂ جاوید) ذکر حسن ص ۶۰ سنہ ۱۲۹۳ھ مطبع [illegible] لکھنؤ بحوالہ آثار العلماء	
میلاد شریف موسوم بہ آفتاب عالم	محمد حسین - حکیم	سنہ ۱۸۷۶ء ص ۱۳۶ مطبع [illegible] دہلی	
گلدستہ عطار	محمد حسین عطار اکبرآبادی	سنہ ۱۹۳۶ء ص ۳ شاعر آگرہ	
منہاج القبول فی ادب رسول	محمد صالح مولوی	سنہ ۱۳۳۹ھ حمایت اسلام پریس لاہور	
مولود طاہریہ	محمد طاہر	سنہ ۱۲۶۳ھ - گلزار محمدی بمبئی	
توشۂ عقبیٰ	محمد عباس	سنہ ۱۸۷۳ء مطبع النجائب مدراس	آنحضرت کے اسمائے مبارک

"میلاد نامے"

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
تحفۂ عثمانیہ نور ماظہور	محمد عظیم	سنہ ۱۹۲۲ء ص ۶۴ مرتضائی پریس آگرہ	میلاد مع معجزات حبیب خدا ؐ
مواعظ میلاد	محمد عظیم - واعظ	ص ۱۹۲ اعظم جاہی پریس حیدرآباد دکن	
نبی ؐ نامہ	محمد علی خاں	ص ۱۵۲ مفید عام آگرہ حوالہ:- فہرست	کراچی یونیورسٹی لائبریری ۹۲۳
سعید البیان فی مولد سید الانس والجان	محمد معصوم شاہ - مولوی	سنہ ۱۹۰۵ء مطبع مجتبائی دہلی -	الفہرست ص ۱۶۸
اسلامی مجلس مذاکرہ علمیہ	محمد وجیہہ مولوی -	سنہ ۱۲۹۲ھ ص ۲۶ مشن پریس کلکتہ -	محفل میلاد پر بیان
مجلس ذکر منیر	—	سنہ ۱۹۰۱ مطبع مجتبائی دہلی	
میلاد مجیدی	مجید الدین ، مولوی	سنہ ۱۹۱۰ء ص ۸۰ مطبع اکبری آگرہ	
میلاد النبی	محب الحق	ص ۹۲ اختر دکن پریس حیدرآباد دکن	
محبوب العاشقین فی ذکر رحمت للعالمین	—	محمود المطابع بمبئی -	
مولود نامہ		ص ۳۵ قلمی حوالہ:- فہرست کتب خانہ خاص مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو پاکستان الف ۱/۱۸۱ —	
مہر نبوت	مردان علی خاں	سنہ ۱۲۸۸ھ نولکشور لکھنؤ	
حبیب خدا کی عیدی	شبیر مخدومی	حوالہ:- فہرست کتب صدیق بکڈپو ص ۲۹۵ لکھنؤ	
مظہر انور	مظہر	شیخ غلام علی تاجر کتب لاہور	
مولود مظہر اسلام	مظہر الاسلام	سنہ ۱۹۰۱ مطبع مجتبائی دہلی -	
مظہر المیلاد	—	سنہ ۱۹۲۳ء نولکشور، لکھنؤ .	اس میں مستند احادیث میلاد کے متعلق جمع کی گئی ہیں
مولود ممتاز	ممتاز	ص ۴ قلمی حوالہ:- فہرست کتب خانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی الف ۱۵۳ ۳/۷	
گلشن فردوس (منظوم)	معصوم علی فتح پوری	ص ۵۶ افضل المطابع مراد آباد	
مقبول احمد میلاد احمدی	—	سنہ ۱۹۰۱ مطبع مجتبائی دہلی	
مقبول احمد میلاد محمدی	—	سنہ ۱۹۰۵ "	
مولود سرور دو عالم ؐ	—	ص ۳ قلمی حوالہ فہرست کتب خانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کراچی الف ۱۵۱۵ ۷/۲۲	
مولود شریف بہاریہ	—	ص ۴ رفاہی پریس کانپور	

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
مولود شریف عزیز	—	ص ۴۰ سنہ ۱۸۹ء نولکشور	
مولود شریف جدید	—	ص ۷۲ عباسی کتب خانہ کراچی	
مولود قدیم	—	ص ۹۲ قلمی حوالہ: فہرست کتب خانہ محمدیہ بمبئی	
مولود مرغوب	—	ص ۶۳ فہرست کتبخانہ خاص ڈاکٹر مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کراچی	۳۳۱۹
مولود تولد نامہ (منظوم)		ص ۱۲ سنہ ۱۳۰۰ھ کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست صفحہ ۷۷۲	
محفل میلاد	مہدی علیخاں محسن الملک	حیدرآباد دکن حوالہ: یاد ایام ص ۲۷۷	
میلاد محمدی	—	سنہ ۱۹۰۵ء مجتبائی دہلی	
میلاد دین محمدی	—	حوالہ فہرست کتب اشاعت منزل لاہور ص ۶۲	
میلاد سرور انبیاء	—	سنہ ۱۹۲۲ نولکشور لکھنؤ	
میلاد النبی ؐ	—	ص ۹۸ عباسی کتب خانہ کراچی	
میلاد مصطفے ؐ		سنہ ۱۸۹۲ء نولکشور لکھنؤ	
شمع لاہوت بزم ملکوت	میاں مہدی علی پروانہ	سنہ ۱۸۹۹ء ص ۶۸ یوسفی پریس لکھنؤ	
دہ مجلس (منظوم)	میر عالم	سنہ ۱۲۳۰ھ قلمی حوالہ: فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن جلد ۱ ص ۲۲۸	
مولود شریف	ناسخ امام بخش	سنہ ۱۲۶۳ھ حوالہ: فہرست کتب خانہ سرور الملک حیدرآباد دکن ص ۷۸۱۸	
ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب	ناصر علی	سنہ ۱۸۹۲ء اردو اخبار لکھنؤ	
مدینۃ الانوار	ناصر - غلام امیر الدین	ص ۷۶ سنہ ۱۲۱۳ھ قلمی حوالہ - کتب خانہ سالار جنگ کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست ص ۷۷۳	تبصرہ: - آغاز: لائق حمد اسی کی ذات ہے جسکے قبضہ میں سب کی موت و حیات
مجموعہ مولود شریف	ندا - مسعود دستگیر	ص ۱ سنہ ۱۲۷۷ھ تذکرہ اردو مخطوطات ڈاکٹر زور جلد ۱ ص ۳۲۰ - میلاد سے متعلق قصیدہ غزل ہے -	

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ	تبصرہ
میلاد شریف	نصیر بیرسٹر	حوالہ یادِ رفتگاں ص ۲۶۴	
فردوس تقی	تقی الدین چشتی	ص ۶۳ احمدی پریس لکھنؤ	
مولود شریف	نوروز علی سید	سنہ ۱۲۵۲ھ، فہرست کتب خانہ مسعود الملک حیدر آباد دکن نشان ۲۶۷	
مولود منبع الحسنات	نور محمد	سنہ ۱۲۳۷ھ فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۹۰۰ ـ قصہ دائی حلیمہ رض و قصہ بلال رض	
مولود رسول اکرم ص	نیاز احمد خان نواب	سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی ص ۱۰۰ و فضائل درود شریف ـ مولانا غلام امام شہید کے میلاد شہید سے ماخوذ ہے ـ	
اذکار جمیل (میلاد)	نیرنگ علم الدین	صدیقی بکڈپو لکھنؤ ص ۳۱۲	
ریاض الاذکار	وجیہہ الدین محمد رضوی	سنہ ۱۳۰۲ھ ص ۲۳۲ حوالہ کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی الف ۱۱/۱ و فہرست کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن جلد ۲ ص ۱۶۲۳	
اذکار محمدی ص (میلاد شریف)	وزیر الدین	سنہ ۱۸۶۲ء ص ۹ امیر المطابع آگرہ	
میلاد مصطفوی ص	وزیر حسن موہانی ـ	نولکشور، لکھنؤ	
گلزار احمدی ص	ملا عبد القادر	ص ۲۶۴ مطبوعہ بمبئی	میلاد شریف کا بیان ہے
میلاد سرفرازی	یاور حسن ابن نواب عاشق حسین ولد جاہی گوپاموی	ص ۱۶۰ ـ سنہ ۱۹۲۵ دفتر القاسم دیوبند	
المیلاد المقبول فی (احوال الرسول)		یاور حسین گوپاموی مولانا ـ حوالہ تذکرہ ابو سعید گوپاموی (قلمی)	

کتب سیر، جرائد، تقاریر، مقالات، مضامین اور مخطوطات وغیرہ

کتابیات

نام کتاب	مصنف اور مولف	مرکز طباعت و اشاعت
اصح السیر	مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف	نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی سنہ ۱۹۵۷ء
النبی الخاتمؐ	مولانا سید مناظر احسن گیلانی	مکتبہ رشیدیہ لاہور سنہ ۱۹۳۶ء
النبی الامیؐ	شیخ احمد بن حجر (مترجم مختار احمد ندوی)	یونیورسل پریس بمبئی سن ندارد
انوار احمد صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا انوار احمد چشتی	مستجاب کمپنی حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۱۵ء اور سنہ ۱۹۶۱ء کراچی
انوار احمدیؐ	محمد انور	معارف پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۶ء
انوار	سید محمد ساجد ندوی	ندارد ″
انوار احمدیؐ	مولانا محمد انوار اللہ خان مہاجر مکی	″
الوحی المحمدی	سید محمد رشید رضا (مترجم سعید رشید ارشد)	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۶۰ء
اسلام منزل بہ منزل	ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری (مترجم رشید احمد جعفری)	علمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۳ء
انسائیکلوپیڈیا (رسالہ) پیغمبر اسلامؐ کی حیات طیبہ و سیرت مقدسہ	ایس ایم ناز	غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۶۶ء
اسوۂ حسنہؐ (جلد اول)	مولانا ظفیر الدین	دار المصنفین جامع مسجد دہلی سنہ ۱۹۵۰ء
اسوۂ حسنہؐ	احمد عبداللہ المسدوسی	مکتبہ خدام ملت کراچی سنہ ۱۹۶۶ء
اسوۂ حسنہ (ہدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم)	شیخ محمد ابو زید (مترجم عبدالرزاق ملیح آبادی طبع ثانی)	کریمی پریس لاہور سنہ ۱۹۳۵ء
اسوۂ رسول اکرمؐ	اعجاز الحق قدوسی	ندارد
اسوۂ رسول اکرمؐ	ڈاکٹر محمد عبدالحی	شمسی انٹرپرائزز پریس کراچی سنہ ۱۹۶۸ء
اسوۂ رسولؐ (حصہ دوم، سوم، چہارم، پنجم)	سید اولاد بلگرامی	قاسمی پریس وکٹوریہ روڈ ... سنہ ۱۹۲۸ء، ۲۹ء
دُکھے انسان	عزیز الملک سلیمانی	عزیز ملک مطبوعہ آفسٹ پریس کراچی چوتھی بار سنہ ۱۹۶۷ء

نام کتاب	مصنف اور مولف	مرکز طباعت و اشاعت
اسلام	مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی	کتب خانہ امدادیہ دیوبند سنہ ۱۳-۱۹۱۲ نیشنل پریس دیوبند
اصلاحات کبریٰ	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری	علمی پرنٹنگ پریس لاہور (سن ندارد)
انبیاء کرام علیہم السلام قرآن کی روشنی میں	مقبول احمد داؤدی	مقبول احمد داؤدی، فیروز سنز لمیٹڈ کراچی سنہ ۱۹۶۲
اخلاق محمدؐ حصہ اول، دوم، سوم	حسینی ڈاکٹر	مقام اشاعت ندارد
الذکر الحسین فی سیرۃ الامین ۲	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی (سن ندارد)
الخطبات الاحمدیہ	سر سید احمد خاں	علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس [illegible] علیگڈھ سنہ ۱۸۷۰ع
آفتاب عالمؐ	مولانا محمد صادق حسین صدیقی	جہانگیر بکڈپو [illegible] بازار لاہور سنہ ۱۹۳۲ع
آفتاب نبوت ۲	مولانا محمد طیب	ادارہ تاج المعارف دیوبند یوپی سنہ ۱۹۵۹ع
آمنہ کا لال	علامہ راشد الخیری	عصمت بکڈپو تیرھویں بار سنہ ۱۹۵۳ع
آنحضرتؐ بحیثیت سپہ سالار	محمود خطاب (مترجم رئیس احمد جعفری)	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۶۹ع
آنحضرتؐ	الیاس احمد مجیبی	جید برقی پریس دہلی بار ششم سنہ ۱۹۵۱ع
آخری نبیؐ کا آخری خطبہ	شیخین صابری —	لاہور سٹی سینٹر صابر منزل صابر اسٹریٹ فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور سنہ ۱۹۷۶ع
آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مفتی محمد شفیع —	شاہین اکیڈمی باندرہ بمبئی رحیمی پریس سنہ ۱۹۲۶ع
آداب الاخلاق یعنی اخلاق محمدیؐ	(امام غزالی)	منزل نقشبندیہ لاہور - کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور سنہ ۱۸۹۴ع
بلاغ مبین (خطوط)	محمد حفظ الرحمان سیوہاروی	— ندارد —
بشریٰ	عنایت رسول -	شیروانی پریس علیگڈھ سنہ ۱۹۳۸ع
باب کرم	انشاء اللہ تسنیم	مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ سنہ ۱۹۸۰ع
پیام امینؐ	محمد عبداللہ منہاس	ندارد
پیغمبر انسانیتؐ	مولانا یعقوب الرحمان عثمانی	محمدی پرنٹنگ پریس دیوبند سن ندارد
پیغمبر صحرا (رسالہ) شاہکار	کے ایل گابا -	الجید پریس لاہور سنہ ۱۹۷۶ع
پیغمبر انسانیت ۲	مولانا شاہ محمد پھلواری	دین محمدی پریس لاہور سن ندارد

نام کتاب	مصنف اور مولف	مرکز طباعت و اشاعت
پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبد الصمد رحمانی	دینی بکڈپو دہلی سنہ ۱۹۶۰ء
پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم	فیروز سنز	فیروز سنز کراچی بار ششم سنہ ۱۹۶۱ء
پیغمبر اسلام ؐ	—	لونیا بلڈنگ لائٹ ہاؤس جناح روڈ کراچی سنہ ۱۹۶۳ء
تاریخ مسعودی المسمی	تنبیہ الاشراف ابو الحسن مترجم عبد اللہ العمادی	ایجوکیشنل پریس کراچی سنہ ۱۹۶۷ء
تاریخ الامت (جلد اول)	علامہ اسلم جیراجپوری	طلوع اسلام لاہور — نوادر
تاریخ اسلام عہد رسالت ؐ	شاہ معین الدین احمد	معارف پریس اعظم گڈھ ۔ بار سوم سنہ ۱۹۵۲ء
تاریخ ابن خلدون (اول)	علامہ عبد الرحمٰن بن خلدون مترجم احمد حسین الہ آبادی	نفیس اکیڈیمی کراچی سنہ ۱۹۶۶ء
تاریخ طبری	طبری	سنہ ۱۹۶۷ء " " "
تاریخ غزنی (مخطوطہ)	نام ندارد	سنہ ۱۱۶۲ھ نیشنل میوزیم کراچی
تواریخ حبیب الٰہ ؐ	حاجی ملک دین	الیکٹرک پریس لاہور سنہ ۱۹۳۹ء
تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	محمد عارف	تاریخ ندارد ۔ دین محمد لاہور
تواریخ الٰہ ؐ	مفتی محمد عنایت اللہ	ندارد
تذکرۃ الحبیب ؐ	مفتی محمد انوار الحق	بھوپال سنہ ۱۳۳۶ھ
تذکار محمد ؐ	حکیم محمد سعید	ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کراچی سنہ ۱۹۶۲ء
تذکار مقدس (تقریریں)	مولانا ابو الکلام آزاد	مرکنٹائل پریس لاہور تاریخ ندارد
تذکرۃ المصطفیٰ ؐ	مولوی سید نواب علی	انسٹی ٹیوٹ علیگڈھ سنہ ۱۹۱۵ء
تاجدار دو عالم ؐ	عبد الرحمٰن بیک عزام ۔ مترجم ظہور وجدانی	نفیس اکیڈمی کراچی طبع سوم سنہ ۱۹۵۶ء
تصویر نور (منظوم)	خان بہادر عزیز جنگ ولاؔ	عزیز المطابع سنہ ۱۳۳۹ھ
تقریر سیر النبی ؐ	سید نور الحسن بخاری	دار التصنیف والاشاعت قدیر آباد ملتان تاریخ ندارد
تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم	محمود احمد ظفر	مکتبہ ادب کشمیری بازار لاہور سنہ ۱۹۵۲ء
تنقید الکلام فی احوال تاریخ الاسلام	امیر علی مترجم ابو الحسن	مکتبہ جعفری تحاشن جدید لکھنؤ سنہ ۱۹۵۰ء
تحفۂ محمدیہ ؐ	مرتبہ عبد الفتاح حسینی	فضل الدین بکہر چھاپہ خانہ سنہ ۱۸۲۹ء
تحفۃ المومنین	سید اکبر علی الہاشمی	مشہور آفسٹ پریس کراچی سنہ ۱۹۶۷ء

نام کتاب	نام مصنف یا مولف	مرکز طباعت و اشاعت
چار باغ احمدی (مخطوطہ)	شیخ احمد	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۲۷۰ھ
حیات طیبہ	محمد عبد الحی	اسلامک پبلیکیشنز لاہور سنہ ۱۹۶۶ء
حیات طیبہ کا ازدواجی شعبہ	سید ابو ظفر زین	ندارد
حیات النبی (سیرۃ الاسلام)	ترجمہ شبلی	تاج کمپنی کراچی سن ندارد
حیات نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم	عبد العلی خاں	ناظر پرنٹنگ پریس کراچی سنہ ۱۹۴۹ء
حیات رسالت مآب	راجہ محمد شریف	العمار آرٹ پریس سرگودھا سنہ ۱۹۶۲ء
حیات سرور کائنات	ملا واحدی	آفسٹ پریس کراچی سنہ ۱۹۵۳ء
حیات الرسول	محمد غوث معین الدین	دار الاشاعت دہلی سنہ ۱۹۳۰ء
حیات الرسول	حکیم سبزواری	ندارد
حبیب خدا	مولانا اشرف علی تھانوی	ثناء اللہ خاں الیکٹرک پریس لاہور سنہ ۱۹۳۹ء (ثانی)
حلیۃ النبی	سید احمد قادری	برقی مشین پریس پٹنہ سنہ ۱۹۳۰ء
خاتم النبیین	ابراہیم العمادی	ناشر سلطان حسین بندر روڈ کراچی سنہ ۱۹۶۲ء
خاتم النبیین	—	الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سنہ ۱۹۲۶ء
ختم نبوت (سہ حصہ)	مفتی محمد شفیع	مکتبہ دار الاشاعت دیوبند و کراچی سنہ ۱۳۷۴ھ سنہ ۱۹۵۵ء
خطبات ماجدی	عبد الماجد دریا آبادی	یونائیٹڈ انڈیا پریس نظیر آباد لکھنؤ سنہ ۱۹۱۰ء
خطبات مدراس	سید سلیمان ندوی	اردو اکیڈمی سندھ کراچی طبع اول سنہ ۱۹۲۶ء بار ثانی سنہ ۱۹۶۲ء (تیسرا ایڈیشن)
خطبات نبوی	مولانا عبد القیوم ندوی	مرکز اشاعت ندارد
خطیب قرآن نبی آخر الزمان	مرتضیٰ حسین	علمی پرنٹنگ پریس لاہور تاریخ ندارد
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا محمد طیب	ادارہ عثمانیہ پرانی انارکلی لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
خیر البشر	محمد اسمٰعیل آزاد	مکتبہ معارف الحق کراچی سن ندارد
خطبات احمدیہ	سر سید احمد خاں	—
خطیب قرآن	مرتضیٰ حسین فاضل	—

نام کتاب	مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
دربار رسالت ۳	فضل اللہ خاں شاہجہاں پوری	علمیہ بکڈپو بھنڈی بازار بمبئی سنہ ۱۹۳۶ء
دربار رسول ؐ کے فیصلے	عبداللہ قرطبی ترجمہ حکیم عبدالرشید	ندارد
دعوت اسلام	پروفیسر آرنلڈ ترجمہ محمد عنایت اللہ دہلوی	مسعود پبلشنگ ہاؤس بلاک سٹریٹ کراچی سنہ ۱۹۵۶ء طبع ثانی سنہ ۱۹۶۶ء
دیباچہ سیرت محمدیہ ۳	احمد بن محمد بن ابی بکر ترجمہ عبدالجبار خاں آصفی	تاج پریس حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۲۵ء
در یتیم ۳	مولانا محمد طیب مہاجر مکی	مرکز اشاعت ندارد سنہ ۱۹۵۹ء
در یتیم ۵	ماہر القادری	مکتبہ مبارک علی لاہور سنہ ۱۹۵۹ء
×		
ذکریٰ ۵	ابوالکلام آزاد	مطبوعہ فیض عام علیگڑھ سنہ ۱۹۳۵ء
ذکر حبیب ؐ	مرتبہ خالد منیانی	الحبیب مکتبہ لاہور سن ندارد
ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبدالشکور فاروقی	مکتبہ فاروقیہ گولیمار کراچی سن ندارد
ذکر مبارک	میمونہ شاہ بانو	مفید عام پریس آگرہ سنہ ۱۹۱۲ء
ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	کوثر نیازی	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۷۶ء
ذکر جمیل ۳	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ بیلہار سنہ ۱۹۵۹ء چوتھی بار سنہ ۱۹۷۱ء
ذکر جمیل ۵	محمد حبیب الرحمان شیروانی	ارشاد بکڈپو تاج بلڈنگ کچہری روڈ کراچی سنہ ندارد
رحمۃ للعالمین ۳ (اول)	قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۱۲ء
" (دوم)	"	"
" (سوم)	"	" سنہ ۱۳۲۶

نام کتاب	مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
رحمت العالمین ﷺ	حامد حسن نعمانی	ناشر جمیل احمد نعمانی محمود باغ ڈھاکہ (سن ندارد)
رحمت العالمین ﷺ	مرزا بشیر الدین محمود	سپیر آرٹ پریس کراچی سنہ ۱۹۴۹ء
رحمت کا خزانہ	عبد القیوم ندوی	ندارد
رحمت کائنات ﷺ	قاضی محمد زاہد الحسینی	دار الاشاعت تبلیغ حسن آباد ضلع اٹک سنہ ۱۹۶۸ء
رسول نمبر (جلد اول)	سیارہ ڈائجسٹ	نومبر سنہ ۱۹۷۳ نوائے وقت پرنٹرز لمیٹڈ لاہور
رسول نمبر (جلد دوم)	"	"
رسول ﷺ میدان جنگ میں	سید واجد علی رضوی	مکتبہ جدید پریس لاہور ایڈیشن ثانی (سن ندارد)
رسول رحمت (مقالات)	ابو الکلام مرتبہ غلام رسول مہر	شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سنہ ۱۹۶۰ء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اول)	رحیم الٰہی	ادارہ آفتاب رسالت پل بنگش دہلی (سن ندارد)
" (دوم)	"	"
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم	رئیس احمد جعفری	اشاعت منزل پل روڈ لاہور سنہ ۱۹۴۹ء
رسول عربی ﷺ اور عصر جدید	محمد اسماعیل	مکتبہ مطبوعات سیمرڈرگ روڈ کراچی ۱۰ سنہ ۱۹۶۹ء
رسول اللہ ﷺ میدان جہاد میں	احسان بی۔اے	ندارد
رسالت خاتم النبیین ﷺ (اول)	سید عبد الحمید خطیب مترجم محمد عادل قدوسی گنگوہی ـ شائع کردہ	خان بہادر حاجی وجیہ الدین کراچی سنہ ۱۹۵۲ء
" (دوم)	"	"
رسول عربی (پیغمبر اسلام کی سوانح حیات)	سکھ پروفیسر جی۔ایس دارا (لندن)	اتحاد پریس لاہور سنہ ۱۹۵۱ء

نام کتاب	مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
رسول مقبول ﷺ	مولانا عتیق احمد صاحب	مکتبہ سراج الدین اینڈ سنز لاہور سنہ ندارد
رسول اللہ ﷺ کے تبلیغی اخلاق	مولانا عبدالسلام ندوی	ثنا پریس امرتسر سنہ ندارد
رسالۃ النبی الموعود (اول)	منشی امیر الدین خان بیکانیر	مطبع نور مرقع الانوار پریس میرٹھ سنہ ۱۹۱۲ء
رسالہ سیرت خاتم الانبیاء	محمدؐ	الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لائل پور سنہ ۱۹۶۶ء
رسالہ من موہن	باقر آگاہ	سنہ ۱۱۸۶ھ نیشنل میوزیم کراچی
روضۂ رحیم	حکیم ابوالکمال محمد حمید اللہ نقشبندی دہلوی	شہور لیتھو آفسٹ پریس کراچی سنہ ۱۹۶۱ء
رسولِ خداؐ کا دشمنوں سے سلوک	امداد صابری -	اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
رسول اللہ ﷺ میدان جہاد میں	احسان بی-اے -	پاک پبلشرز لمیٹڈ محبوب چیمبرز وکٹوریہ کراچی سنہ ۱۹۲۶ء
رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	انٹرنیشنل پریس کراچی سنہ ۱۹۵۵ء

×

نام کتاب	مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
زاد المعاد (اول)	ابن قیم مترجم رئیس احمد جعفری	نفیس اکیڈمی بلاس اسٹریٹ کراچی سنہ ۱۹۶۲ء
" (دوم)	" "	" "
" (سوم)	" "	" " سنہ ۱۹۶۳
" (چہارم)	" "	" "
زندہ نبیؐ کی زندہ تعلیم	محمد علی	ادارہ ادبیات جدید لاہور سنہ ۱۹۶۵ء

دار المصنفین اعظم گڑھ یوپی

×

نام کتاب	مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اول)	شبلی نعمانی	" سنہ ۱۹۲۰
" (دوم)	"	" سنہ ۱۹۲۱ء
" (سوم)	سید سلیمان ندوی	" سنہ ۱۹۲۴

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (چہارم)	سید سلیمان ندوی	دار المصنفین اعظم گڑھ یوپی سنہ ۱۹۳۲ء
″ (پنجم)	″	″ سنہ ۱۹۳۶ء
″ (ششم)	″	″ سنہ ۱۹۳۹ء
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (جلد اول)	(تاریخ طبری) طبری	مرکز اشاعت ندارد
سیرت النبیؐ کامل (اول)	ابن ہشام (اشاعت دوم)	سنہ ۱۹۴۱ غلام علی اینڈ سنز لاہور
″ (دوم)	″	″ ندارد
سیرت النبیؐ	ابو الفرح عبد الرحمان دہلوی	بکسیلر موہنی لال روڈ لاہور سن ندارد
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تقریر)	سید نور الحسن بخاری	ندارد
سیرت طیبہ رسول اکرمؐ	عبد الباری صدیقی	زاہد پریس قلعہ دروازہ حیدرآباد سنہ ۱۹۶۶ء
سیرت طیبہؐ	مرتبہ امیر الدین	ملتان - سن ندارد
سیرت قرانیہ سیدنا رسول عربیؐ	محمد اجمل خاں - مکتبہ تصنیف و تالیف	بلیماران دہلی سنہ ۱۳۳۲ھ
سیرت خاتم النبیینؐ	سید جلال الدین جعفری	الہ آباد سن ندارد
سیرت خاتم النبیینؐ	محمد اجمل	ندارد
سیرت خاتم النبیینؐ	صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی	″
سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مترجم وارث شاہ کامل	ناشر عبد الحمید لاہور سنہ ۱۹۶۶ء
سیرت الرسولؐ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مترجم خلیفہ محمد عاقل	دیوبند سنہ ۱۹۳۹ء
سیرت الرسل (اول)	مرزا حیرت بیگ	کرزن پریس دہلی سنہ ۱۹۰۵ء
″ (دوم)	″	″ ″

نام کتاب	مصنف یا مرتب	مرکز طباعت واشاعت
سیرت رسول عربیؐ	محمد نور بخش توکلی	تاج کمپنی کراچی سن ندارد
سیرت رسول اکرمؐ (الکامل) (اول) (دوم)	ابن اثیر مترجم مقصود علی خیرآبادی	دائرہ معین المعارف کراچی سن ندارد
سیرت رسول خیر الرسلؐ	مرزا بشیر الدین احمد (احمدی)	ضیاء الاسلام پریس ربوہ
سیرت رسول اللہؐ	پروفیسر سید نواب علی	—
سیرت النبویؐ	فیروز الدین روحی -	ناظر پرنٹنگ پریس کراچی سن ندارد
سیرت النبویؐ	سیماب اکبرآبادی	تاج کمپنی کراچی سنہ ۱۹۲۹ء
سیرت نبویؐ (دستور حیات)	خلیفہ محمد سعید	—
سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	مولوی عبدالعلیم احراری	معارف اعظم گڑھ سنہ ۱۹۳۰ء
سیرت المصطفیٰؐ (اول)	محمد ادریس کاندھلوی	تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۵ء
" (سوم)	"	" "
" (چہارم)	"	" "
سیرت المصطفیٰ (اول)	مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی	مکتبہ اہلحدیث سیالکوٹ سنہ ۱۹۴۳ء
سیرت الحبیبؐ	محمد عبد التواب دہلوی -	جید برقی پریس دہلی سنہ ۱۹۳۳ء
سیرت کبریٰ (اول)	مولانا ابوالقاسم دلاوری	— ندارد
سیرت خاتم الانبیاءؐ	مولانا محمد شفیع	دارالاشاعت دیوبند سنہ ۱۹۲۶ء
سیرت نبویؐ پر ایک محققانہ نظر	محمد سعید خلیفہ	تعلیمی پریس سیالکوٹ سنہ ۱۹۵۲ء پہلا سنہ ۱۹۳۱ء
سیرت رسول اللہؐ	پروفیسر سید نواب علی	ندارد دوسرا ایڈیشن سنہ ۱۹۲۶ء
سیرت پاکؐ (رسالہ ماہ نو)	شان الحق حقی خصوصی ایڈیشن پریس کراچی	سنہ ۱۹۶۶ء
سیرت پاکؐ	مرتبہ خورشید احمد انس	ناظر پریس کراچی سنہ ۱۹۶۶ء
سیرت پاکؐ (مرتبہ)	بشیر محمد شارق دہلوی	کتب خانہ تجارت کراچی سن ندارد

نام کتاب	نام مصنف یا مولف	مرکز طباعت و اشاعت
سید العرب ؐ	عمر ابو النصر مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی	مقبول اکیڈمی لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
سید البشر ؐ (تقریر)	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری	فتح محمد دین نوجرجی لاہور (نادر)
سید المرسلین ؐ	پروفیسر سعید اختر	مکتبہ کاروان لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
سید الکونین ؐ	محمد صادق سیالکوٹ	مکتبہ کتاب و سنت دھارو وال سیالکوٹ سنہ ۱۹۶۱ء
سید الانبیاء ؐ	کارلائل کی کتاب کا ترجمہ) مترجم محمد اعظم	مکتبہ کاروان ادب کراچی سنہ ۱۹۵۱ء
سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم	غلام رسول الکرار - سلطان	العلم اکیڈمی نیلا روڈ اچھرہ لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
سرور کائنات ؐ	امیر علی مترجم - منصور احمد	اتحاد پریس ریل روڈ لاہور سنہ ۱۹۶۶ء
سرور عالم ؐ	غلام رسول مہر	کتاب منزل لاہور سنہ نادر
سرور کائنات ؐ	نبی حسن خاں	عجائب دینور سکھر سنہ ۱۹۵۵ء
سرور دو عالم ؐ	خالد بھوپالی	علوی برقی پریس لاہور سنہ ۱۹۳۵ء
سرور دو عالم (جگت گرو)	مولانا صدیق - سلطان المطابع	حیدر آباد دکن سنہ ۱۹۲۷ء
سلوک محمدی ؐ	میاں محمد ظہور الدین مرحوم - زینت	منشی روڈ اسٹریٹ کراچی سنہ ۱۹۶۲ء
سراپائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم	اعجاز الحق قدوسی	برقی پریس رام پور سنہ ۱۹۵۷ء
سراج منیر ؐ	منشی امتیاز علی فیض آبادی	قیصر ہند پریس فیض آباد سنہ (نادر)
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	محمد طاہر فاروقی	یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور سنہ نادر

×

نام کتاب	نام مصنف یا مولف	مرکز طباعت و اشاعت
شمائل الرسل ؐ	یوسف بن اسمٰعیل مترجم عبد الجبار خاں آصفی	مقبول عالم پریس آگرہ سنہ ۱۳۱۶ھ
شمائل کبریٰ	مولانا ابو الکلام فہیم مترجم محمد عبد الحلیم خاں شرر	مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
شمائل ترمذی	ترمذی - ترجمہ (نام نادر)	نور محمد اصح المطابع تجارت کتب دہلی سنہ نادر
شمائل نبوی ؐ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	جاوید پریس میکلوڈ روڈ صفیہ اکیڈمی کراچی سنہ ۱۹۶۸ء
شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم	شیخ یوسف بن اسمٰعیل مترجم محمد میاں صدیقی	ادارہ معارف گنج بخش لاہور سنہ ۱۹۷۲ء

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت واشاعت
شمائل نامہ (منظوم) مخطوطہ	عبد التزین	نیشنل میوزیم کراچی
شمائل نامہ (منظوم) مخطوطہ	ضامن	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۱۹۱ء
شمائل نامہ (منظوم ومنثور) مخطوطہ	نام ندارد	سن ندارد
شادی نامہ (منظوم) مخطوطہ	مخدوم	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۷۰۵ء
شاہکار نبوت ۴	سید آل غزل پیرزادہ	عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار پشاور سنہ ۱۹۵۶ء
شان رسالت ۲	مولانا محمد طیب	کتب خانہ صدیقیہ ملتان (سن ندارد)
شان خاتم الانبیاء (لیکچر)	(غلام محمد قادیانی)	ندارد
شواھد النبوۃ	نورالدین عبدالرحمان جامی مترجم الشیر حسین ناظم	مکتبہ دینیہ گنج بخش روڈ لاہور سنہ ۱۹۶۵ء
طبقات ابن سعد (اول)	ابن سعد مترجم عبد اللہ العمادی	جامعہ عثمانیہ دکن سنہ ۱۹۴۴ء پہلا ایڈیشن
طبقات ابن سعد (دوم)	ابن سعد مترجم عبد اللہ العمادی	دوسرا ایڈیشن نفیس اکیڈمی کراچی سنہ ۱۳۸۹ھ

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت واشاعت
عالمگیر نبوت ۴	محمد ہاشم فاضل شمسی	ادارہ تفہیم دین حیدر آباد سنہ ۱۹۶۵ء
عصمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	سید حشمت حسین جعفری	محبوب پریس حیدر آباد سنہ ۱۹۶۷ء
عہد نبوی کے میدان جنگ	ڈاکٹر حمید اللہ خاں	نامی پریس لاہور (سن ندارد)
عہد نبوی میں نظام حکمرانی (اول)	محمد حمید اللہ	مکتبہ ابراہیمیہ دکن (سن ندارد)
عہد نبوت کے ماہ وسال	علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی	نعمت علی پرنٹر لاہور سنہ ۱۹۶۹ء

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت واشاعت
فوائد بدریہ	قاضی بدر الدولہ	مطبع کشن راج مدراس سنہ ۱۲۷۱ء سنہ ۱۲۶۳ھ
فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	عطا اللہ خاں عطا	انور علی پرنٹر چاوڑی بازار دہلی سنہ ۱۹۵۱ء
فیضان رسالت ۴	عبد القیوم ندوی	اسلم پرنٹنگ پریس کراچی سنہ ۱۹۶۲ء

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
قرآن اور صاحب قرآن	بشیر احمد چودھری	مکتبہ اشاعت ادب انار کلی لاہور سنہ ۱۹۶۵ء
	——— × ———	
گلدستۂ مقالات۔	پیش کردہ بین الاقوامی سیرت النبیؐ کانفرنس	منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ کے۔جی۔گراؤنڈ کراچی سنہ ۱۹۵۹ء
گنبد خضرا	محمد معراج الاسلام	مکتبہ قادریہ لاہور (سن ندارد)
——— × ———	——— × ———	——— × ———
محسنِ انسانیتؐ	نعیم صدیقی	اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور سنہ ۱۹۶۰ء
محسن اعظمؐ و محسنینؓ	فقیر سید وحید الدین	مطبوعہ لائن آرٹ پریس کراچی لمیٹڈ سنہ ۱۹۶۰ء
محسنؐ اعداد	ابو القاسم دلاوری	مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
محسنِ حقیقیؐ	راشد الخیری	جمال پریس دہلی (سن ندارد)
محمد رسول اللہؐ (ڈرامائی انداز میں)	عطیہ خلیل عرب۔	مکتبہ جدید لاہور دوسری بار سنہ ۱۹۶۵ء
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	شیخ محمد رضا مترجم مولوی محمد عادل	تاج کمپنی کراچی سنہ ۱۹۶۷ء
محمد رسول اللہ (غیر مسلموں کی نظر میں)	محمد حنیف یزدانی	مکتبہ تدبیر کراچی سنہ ۱۹۶۷ء
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	شمیم الرحمان دینی بن فیاض مترجم مولوی محمد اسماعیل	ندارد
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	آگوسٹن دی تیروبل مترجم عبد الصمد صارم	مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجموعۂ خطبات)	چودھری افضل الحق	ندارد
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	موسیٰ بن عیاض مترجم مولانا اسمٰعیل	مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سنہ ۱۳۱۲ھ ۱۹ء
محمد عربیؐ	عنایت اللہ سبحانی	گرین پریس چیمبرلین روڈ لاہور
محمد درخشاںؐ	خواجہ حسن نظامی	حلقۂ مشائخ دہلی۔ (سن ندارد)
محمدؐ (نگار رسالہ) فرمانروایان اسلام نمبر	مرتبہ نیاز فتحپوری	جنوری، فروری سنہ ۱۹۵۴ء
معراج نامہ منظوم (مخطوطہ)	بلاقی	نیشنل میوزیم۔ کراچی
معجزات خیر الانام	شبیر حسین چشتی نظامی۔	ندارد
معراج نامہ	قدرت اللہ قاسم	〃
معراج انسانیت	پرویز	ادارہ طلوع اسلام گلبرگ لاہور دوسرا ایڈیشن سنہ ۱۹۶۸ء
معراج نامہ (مخطوطہ)	شیدا	نیشنل میوزیم کراچی

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
مجموعہ مولود شریف (مخطوطہ)	مسعود دستگیر	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۲۷۵ء
میلاد نامہ 〃	رفیع الدین	〃 〃 سنہ ۱۲۵۵ء
میلاد 〃	امیر الدین	〃 〃 سنہ ۱۲۵۹ء
میلاد مولود نامہ 〃	فتاحی	〃 〃 سنہ ۱۰۹۵ء
مثنوی باغ حسرت 〃	ندارد	〃 〃 ندارد
معراج شریف 〃	سید جلال الدین	〃 〃 سنہ ۱۲۸۵ء
معراج نامہ 〃	قدرت اللہ قاسم	〃 〃 سنہ ۱۲۰۲ء
معراج (منظوم) 〃	شیدا	〃 〃 سنہ ۱۲۸۹ء
معجزات خیر الانام	شبیر حسین چشتی نظامی	ندارد
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق ترجمہ الحسن	سعید ایچ۔ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی سنہ ۱۹۶۲ء
مدارج نبوت	عبد الحق محدث دہلوی	— دہلی — ندارد
مکالمات نبوی	مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی	اشرف پریس ایبک روڈ لاہور سنہ ۱۹۵۶ء
مقالات سیرت	ڈاکٹر محمد آصف قدوائی	ندوۃ العلماء لکھنؤ سنہ ۱۹۶۱ء
مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام	محمد عبد الشکور لکھنوی	کورنگی کراچی دوسری بار سنہ ۱۹۶۰ء
مختصر سیرت قرآنیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	بشیر احمد قادیانی	— ربوہ — ندارد
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	مرتبہ خواجہ محمد اسلام	— لاہور —
مختصر سیرت قرآنیہ	عبد الصمد	— — ندارد
مختصر سیرت قرآنیہ	محمد اجمل خاں	یونین پریس دہلی۔ سنہ ۱۹۵۱ء
محبوب خدا	چوہدری افضل حق	مکتبہ جدید فیروز پور روڈ چھٹی بار سنہ ۱۹۶۹ء

x

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
معجزات خیر الانام	شبیر حسن	آستانہ بکڈپو دہلی سن ندارد
محبوب الٰہ کے حسن و جمال کا منظر	مرتبہ خواجہ محمد اسلام	تعمیر پرنٹنگ پریس فیروز پور روڈ لاہور (سن ندارد)
معراج نامہ (مخطوطہ)	بلاقی	نیشنل میوزیم کراچی (سن ندارد)
مختصر سیرت نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام	محمد عبد الشکور لکھنوی	مکتبہ اصلاح و تبلیغ ہیرا آباد حیدرآباد (〃)

x

نام کتاب	نام مصنف یا مؤلف	مرکز طباعت و اشاعت
نقشِ سیرت	نثار احمد ایم۔اے	ادارہ نقش تحریر کراچی سنہ ۱۹۶۸ء
نقشِ حضورؐ	احسان۔بی۔اے	اشرف پریس لاہور سنہ ۱۹۶۳ء
نبی امیؐ	سید محمد آفاق مظاہری	ندوۃ آدم سنہ ۱۹۶۶ء
نبی امیؐ	محمد ابوالنصر مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی	ادارہ فروغ اردو لاہور سنہ ۱۹۵۷ء
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبؐ	اشرف علی تھانوی	تاج کمپنی کراچی -
نبوت کا ظہور اتم	خواجہ کمال الدین احمدی	مرکز اشاعت نوادر
———		———
نور نامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم (رسالہ)	مفتی محمد شفیع	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۱۹۶ء
نور نامہ (مخطوطہ)	عنایت شاہ دکنی	،، ،، نوادر
نور نامہ (منظوم) ،،	حسن	،، سنہ ۱۰۸۹ء
نور نامہ کامل (،،)	احمد	
نور نامہ (،،)	کاتب مصطفیٰ	،، ،، نوادر
———	———	———
وقائع زندگانی (ام ہانیؓ)	محمود احمد عباسی	پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی سنہ ۱۹۶۹ء
وفات النبی صلعم	مولوی اخلاق حسین قاسمی۔	دینی بکڈپو اردو بازار جامع مسجد دہلی سنہ ۱۹۶۵ء
وفات نامہ (مخطوطہ)	محمد نثار	نیشنل میوزیم کراچی نوادر
وفات نامہ آنحضرتؐ	توفیق دکھنی	،، ،، ،،
ہمارے نبیؐ	سید نواب علی رضوی۔	نعمان پریس دہلی سوئیوالان باد سنہ ۱۹۵۲ء
ہادیِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم	حکیم محمد اسماعیل	- نوادر ———
ہمارے آقاؐ	شیخ محمد اسماعیل پانی پتی۔	محمد احمد اکیڈمی رام گلی ۳ لاہور سنہ ۱۹۶۲ء
ہادیِ بادشاہی	مولوی عبدالسلام قدوائی	دار المصنفین اعظم گڑھ یوپی نوادر
ہدایت نامہ (سوال و جواب) مخطوطہ	نوادر	نیشنل میوزیم کراچی سنہ ۱۲۳۲ء
ہشت بہشت (،،)	مولوی باقر آگاہ	،، ،، سنہ ۱۱۸۰ء
ہادیِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم -	حکیم محمد اسمٰعیل -	ادارہ طبی شاہکار رحیم یار خان معارف پریس لاہور سنہ ۱۹۶۰ء

تمت بالخیر